



انتقام عشق

از قلم انیلہ کنول

"یاردلفہ! سر بھی کتنے ظالم ہیں۔ ہر دوسرے لیکچر میں الگ سے اسائنمنٹ اٹھا کر دے دیتے ہیں۔ حد ہے ان کو کیا پتہ ہم کیسے سب کام کرتے ہیں۔ بس ان کو تو کام چاہیے۔ اپنا کام ہے چلتا اور بھاڑ میں جائے جتنا۔" جب سے لیکچر ختم ہوا تھا وہ مسلسل سر کو کوس رہی تھی جنہوں نے آج پھر ایک اور اسائنمنٹ کرنے کو دے دی تھی۔ اور اس دفعہ تو یہ ہر سٹوڈنٹ کو الگ سے ملی تھی مطلب ہر کسی کا اپنا اپنا کام۔

"اف! یار کتنا بولتی ہو تم۔ کیا ہو گیا جو انہوں نے تھوڑا سا کام دے دیا تو۔ اچھا ہی ہے اسی بہانے ہماری تیاری بھی ہو جائے گی۔ کبھی مثبت ناسوچنا تم۔" آخر اتنی باتیں سن سن کر تنگ آ کر اس نے بول ہی دیا۔

"ہاں تم تو ان کی ہی سائیڈ لوگی۔ سر کی چیچی جو ٹھہری۔" جواب میں وہ بھی تنک کر بولی۔

"حیا! سدھر جاؤ تم۔ پٹوگی تم اب مجھ سے" حیا کو گھور کر بولی۔

"ہاں سچ کڑوا ہو تا میری پیاری دوست۔" حیا گھوری کو نظر انداز کرتی بولی۔

"کونسا سچ؟" حیرت سے حیا کی بات پر وہ بولی۔

"یہی کہ مس مزدلفہ آپ سر کی چمچی ہیں۔" حیا بول کر بھاگ نکلی۔

"حیا کی بچی تمہیں اب میں نہیں چھوڑوں گی۔" مزدلفہ حیا کے پیچھے تیز چلتی بولی۔

جبکہ حیا مزدلفہ کی پہنچ سے دور تھی۔

آخر تھک ہار کر ایک ڈیسک پر بیٹھ گئی۔ حیا نے مزدلفہ کو بیٹھے دیکھ کر ہنسنا شروع کر دیا۔

"ویسے دلفہ! تمہیں تنگ کر کے سارے لیکچر کی بوریت ختم ہو جاتی ہے۔" حیا مزدلفہ کے پاس آ کر بولی۔

"ہاں! ایک تو میں ہی ہوں یہاں سب کی بوریت ختم کرنے کو جیسے۔" مزدلفہ نے حیا کو گھور کر کہا۔

"ہا ہا ہا!"

خیر چھوڑو۔ اب کوئی کلاس تو ہے نہیں میں تو گھر جانے کا سوچ رہی۔ کیا خیال ہے؟" حیا ساتھ ہی بیٹھ کر بولی۔

"ہمم! تم جاؤ۔ میں ابھی کچھ کام کروں گئی لائبریری۔ اسائنمنٹ ابھی سے بنانا شروع کروں گی تو ہی بن پائے گی

اور گھر میں تو بننے سے رہی تم جانتی ہو۔" مزدلفہ گھر کے نام سنتے خاموشی سے بولی۔

"کیوں گھر میں کیا ہے جو؟" حیا نے پوچھا۔

"حیا! ایک ہی سوال بار بار کیوں کرتی ہو جب پتہ بھی ہے سب۔" مزدلفہ بولی۔

"تم ایک نمبر کی فضول انسان ہو دلفہ۔ ایک فضول انسان کے پیچھے تم گھر جانے کی بجائے ادھر لا بھری گھسی رہتی ہو۔ خود کو تھوڑا مضبوط کرو اور بس بات ختم۔" حیا پھر سے مزدلفہ کو سمجھاتی بولی۔ جس کا کوئی اثر نہیں ہونے والا تھا۔

"ہو گیا آپ کا؟ اب میں جاؤں؟" مزدلفہ اٹھ کر کھڑی ہوتی بولی۔

"کہیں نہیں جا رہی تم۔ چپ کر کے گھر چلو۔" حیا مزدلفہ کو پکڑ کر بٹھاتی بولی۔

"فضول ضد نہ کیا کرو حیا۔ اور میرے پاس آج کرایہ بھی نہیں ہے رکشہ کے لیے۔ اس لیے بھائی کا انتظار کرنا پڑے گا۔" مزدلفہ خاموشی سے بولی۔

"ہاں تو میں کس لیے ہوں؟ ویسے بھی آج میرے ساتھ چلو۔ تم کسی سے ملواتی ہوں۔" حیا مسکرا کر بولی۔

"مذاق اچھا تھا۔ پر میں نہیں جا رہی۔ تم جانتی ہو ایک دفعہ جانے کا کیا انجام ہوا تھا۔" مزدلفہ گھور کر بولی۔

"ارے بھول بھی جاؤ اب۔ جو ہونا تھا ہو گیا۔ اب بس تم میرے ساتھ چل رہی ہو۔ اور پکا اس بار کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔" حیا رازداری سے بولی۔

"نہیں بالکل بھی نہیں۔ ایک دفعہ کا تجربہ بہت ہے۔" مزدلفہ پرانی بات کو یاد کرتی ڈر کر بولی۔

"دلفہ۔ تم میری دوست نہیں ہو بلکل بھی۔ بس منہ سے بولتی۔ دل سے مانتی نہیں تبھی تو ایسے کرتی۔ کونسا کچھ مانگا میں نے بس ساتھ جانے کا بول رہی وہ بھی ایسے تم۔" حیا آخری طریقہ آزماتی افسردہ شکل بنا کر بولی۔

اور یہی مزدلفہ کو منانے کو کافی تھا۔

"کیسے باتیں کر رہی حیا۔ ایک تم ہی تو دوست ہو میری۔ سب پریشانیوں کو بھول جاتی ہوں صرف تمہاری وجہ سے۔ تھوڑا سکون ملتا ہے تم سے باتیں کر لیتی ہوں اپنے دلہ سنالیتی ہوں تو۔ آئندہ ایسا مت کہنا۔ پہلے ہی میرے پاس گئے جن سے تو رشتے ہیں۔" مزدلفا حیا کی باتوں سے دکھی ہوتی بولی۔

"تو پھر پکا ہے تم جارہی میرے ساتھ۔" حیا ایک دم سیدھی ہو کر بولی۔

"تو یہ سب اس لیے تھا۔" مزدلفا بات کو سمجھ کر حیرت سے حیا کو بولی۔

"ہاں بس یہی سمجھ لو۔ بس اب تم جارہی۔ اور میں کال کر رہی۔" حیا ہنستی ہوئی سیل نکال کر نمبر ملانے لگی۔ ایک دو بیل کے بعد فون اٹھالیا گیا۔

"ہیلو ہینڈ سم !

جلدی آ جاؤ۔ ہم لوگ فری ہیں۔ ہم ویٹ کر رہے۔ اللہ حافظ۔" حیا فون پر بات نہ کر کے فون بند کر گئی۔ مزدلفا حیرت سے حیا کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا؟ ایسے کیوں دیکھ رہی؟" حیا بولی۔

"کون لینے آ رہا؟ اور یہ ہینڈ سم کون ہے؟ بتایا بھی نہیں۔" مزدلفا حیا کو دیکھ کر بولی۔

"ایک منٹ کہیں تمہارا کوئی چکر تو نہیں۔ اور کہیں تم آج ڈیٹ پر تو نہیں جارہی؟؟" مزدلفا خود ہی جواب دیتی بولی۔

حیا مزدلفا کی بات پر ہنس نہ لگ گئی۔

"جب ملو گئی تو جان جاؤ گئی۔" حیا ہنستی بولی،

"حیا! میری بات کان خول کر سن لو۔ میں کہیں نہیں جاؤ گئی۔ تم نے جانا ہے تو جاؤ۔ میں نہیں جاؤ گی تمہارے ساتھ۔ میرے گھر کسی کو پتہ چل گیا تو میری پڑھائی سب کچھ ختم ہو جانا۔ میری ساری محنت پر پانی پھر جانا۔ اور اس نشئی جیسی شکل والے سے میری شادی ہو جائے گی۔ اور میں ممر کر بھی ایسا نہیں ہونے دوں گی۔ میں جا رہی ہوں۔ بائے۔" مزدلفا مستقبل کے سارے خدشات منٹوں میں بیان کرتی پریشانی سے اٹھ کر چلتی بولی۔

حیا ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔

"ہا ہا! دلفہ۔ یار تم بھی کیا چیز ہو آخر۔ آج تو پکا تمہیں میں لے کر ہی جاؤ گی۔" حیا ہنستی ہوئی مزدلفا کا ہاتھ پکڑ کر بولی

"حیا! دوستی اپنی جگہ پر مجھے اپنی پڑھائی، اپنے خواب زیادہ پیارے ہیں۔، اس لیے تم نے جو کہنا کہو میں نہیں جانا تمہارے ساتھ۔" مزدلفا حیا کی باتوں کو نظر انداز کرتی بولی۔

"اف اچھا بابا۔"

رک تو جاؤ۔ بات تو سنو۔" حیا مزدلفا کو پکڑتی بولی۔

"میں کچھ نہیں سننا۔ تم جاؤ۔ میں گھر جا رہی ہوں۔" مزدلفا تیز چلتی ہوئی مین گیٹ پر آتی بولی۔

حیا بھاگ بھاگ کر مزدلفا کو روکنے لگ گئی۔

"ارے یار! جانے بھی دو۔ کچھ نہیں ہوگا۔ کسی ڈیٹ پر نہیں جارہی میں۔ ایک تو تم بیوقوف لڑکی ہو قسم سے
 "حیاسانس پھولے ساتھ بولی۔"

"خود تو بولا تھا تم۔ نے ہینڈ سم کا۔" مزدلفا بولی۔

"تو لازمی ہے کسی اور لڑکے کو بولا ہو۔ بھیا آرہے ہیں آج مجھے لینے۔ اور ان سے تمہیں ملوانا تھا بس اور تم پتہ
 نہیں کیا کیا سمجھ کر بیٹھی ہوئی۔" حیا سر پر ہاتھ مارتی بولی۔

"تو ایسے بھونک لیتی تو، میری سارا خون سکھا دیا تم نے حیا کی بچی۔" مزدلفا گھور کر بولی،

مزدلفا اس کی ساری فیملی کو جانتی تھی۔ صرف باتوں کی حد تک اور کچھ تصویر دیکھی تھیں۔ جن میں اس کا بھیا
 نہیں تھا کیونکہ وہ اپنی پڑھائی کے لیے ملک سے باہر گیا ہوا تھا۔ اور ابھی کچھ دن پہلے حیا نے مزدلفا کو فورس بھی
 کیا تھا کہ وہ چلے کیونکہ انہوں نے بھیا کے انے پر ایک چھوٹی سی تقریب رکھی تھی۔ مگر مزدلفا کو اجازت نامی
 لیکن اگر حیا اپنے بھیا کے بارے میں اگر تقریر کرنے لگ جاتی تو اسے کوئی نہیں ہر اسکتا تھا۔ اس لیے کچھ نابولی
 کہ کہیں پھر سے شروع نا ہو جائے۔ اور دوسرا بھائی ایک دفعہ دیکھا تھا لیکن دور سے جو دکھنے میں کافی اچھا تھا۔
 جیسی خود حیا تھی۔

"اچھا! میری ماں اب چل رہی ہو تم۔" حیا مزدلفا کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔

"نہیں۔ بھلا تمہارے بھیا سے میں کیوں ملوں۔ میرا کیا کام۔" مزدلفا بولی۔

"میری ایک اکلوتی دوست ہو تم۔ اور اسی لیے ملوانا چاہ رہی اور۔۔۔" حیا بولتے بولتے رکی۔
 "اور؟" مزدلفا نے حیا کی طرف دیکھا۔

"کیا پتہ کوئی بات بن جائے۔ جیسے ناول میں ہوتا ہے۔ دوست کے بھائی کو بہن کی دوست سے شدت والا پیار ہو جاتا ہے اور پھر دونوں ایک دوسرے کے لیے بے قرار ہو جاتے ہیں۔ پھر دوست کا بھائی اس لڑکی سے زبردستی شادی کر لیتا ہے۔ اور پھر آخر میں دونوں کی خوش باش زندگی گزارتے ہیں۔" حیا ایک ہی سانس میں جلدی جلدی بولی۔

مزدلفا جو دھیان سے بات سن رہی تھی، حیا کی بات پر تپ کر حیا کو ایک مکار سید دیا۔

"منحوس عورت۔ دفعہ ہو جاؤ۔ میں جا رہی ہوں گھر۔ تمہیں ہی مبارک ہو تمہارا سو کالڈ بھیا۔ اللہ حافظ۔"

مزدلفا تپ کر بولتی وہاں سے جانے لگ گئی۔

جبکہ حیا اسے روکنے لگ گئی۔

"مذاق تھا دلف۔" حیا ہنستی ہوئی بولی۔

"بہت ہی گھٹیا مذاق تھا حیا۔ تم دوست ہو میری پر باتیں اور پلان دشمنوں والے ہیں۔" مزدلفا چڑ کر بولی۔

"ہاں تو مذاق تو مذاق ہوتا ناں۔ اچھا چلو غصہ ختم بھی کرو۔ دلف۔ رک جاؤ پلیز۔" حیا مزدلفا کے پیچھے چلتی بولی۔

"نام حیا ہے بس پر حیا نام کی کوئی چیز نہیں تم میں۔ انتہائی فضول لڑکی ہو قسم سے۔" مزدلفا چلتی ہوئی بولی۔

"حقن تو دوست کس کی ہوں آخر۔" حیا کو نسا کم تھی کسی سے۔

"حیا! بھاڑ میں جاؤ تم۔" مزدلفا رک کر حیا کو بولی۔

"بھاڑ کا رستہ نہیں معلوم۔ اور تم۔ بھی چلو۔ میں اکیلی کیا کروں گئی وہاں۔" حیا مزدلفا کو کھینچ کر پھر سے واپس لاتی بولی۔

"پتہ نہیں کوئی غلطی کی سزا ملی ہے مجھے جو تم جیسی دوست ملی۔" مزدلفا بولی۔

"اب سزا ہے یا جزا بھگتو تم۔" حیا منہ موڑ کر مزدلفا کو دلہ کر بول رہی تھی کہ سامنے سے اتنا ایک دراز قد لڑکا حیا میں زور کر ٹکرا گیا۔

"ہاے اللہ جی۔" حیا درد سے چیخی۔

"Are you oky miss?"

سامنے کھڑا لڑکا بولا۔

"کیا اوکے؟ سمجھا کیا ہے خود کو؟ کوئی ہیرو ہو تم؟ جب دل کرے گا کسی میں بھی ٹکرا دو گے؟" حیا غصے سے ماتھا دباتی بولی۔

جبکہ مزدلفا حیا کو خاموش رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔

"تو مس آپ کو کس نے کہا ہے یوں روڈ پر سیر کرتی پھرو؟ دھیان اپنا نہیں ہوتا اور الزام دوسرے پر۔" سامنے والا بھی کوئی ڈھیٹ قسم کا انسان تھا۔

"تو میرا دھیان نہیں تھا۔ لیکن آپ کا تو تھاناں۔ اللہ نے اتنی بڑی 2 کلو کی آنکھیں دیں ہیں صرف دیکھنے کے لے ناکہ اندھوں کی طرح ٹکرمارنے کو۔" حیا سامنے والے کی باتوں سے مزید آگ بگولہ ہو گئی۔

"حیا! بس چلتے ہیں دفعہ کرو۔" مزدلفا کھینچ کر بولی۔

"اوہ ہیلو تمیز سے۔ جتنی زبان چلتی ہے اتنی ہی آنکھیں بھی چلا لیں تو ایسا ناہو۔" سامنے والا بھی تپ کر بولا۔
"سوری۔۔"

بات کو ختم کریں آپ دونوں۔ فضول میں کیوں بڑھا رہے۔" مزدلفا بات کو بگڑتا دیکھ کر بولی۔
"تم چپ رہو دلف۔ اور ہاں کیا بول رہے آپ؟ میں استمال نہیں کرتی۔ تو خود کیا کر رہے تھے؟ مجھے نہیں نظر آیا تو کیا ہوا۔ خود نہیں دیکھ سکتے تھے؟ ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری بھی۔ حد ہے۔" حیا کمر لڑھاتھ رکھ کر لڑائی کرتی بولی۔

"انتہائی کوئی فضول عورت ہو تم۔ مجھے اپنا دماغ نہیں خراب کرنا۔ جاؤ جا کر کوئی کام کرو۔ بد تمیز۔" سامنے والا نیلی آنکھوں میں غضب کا غصہ لیے بولا۔

جس پر حیا کو تو پتنگے لگ گئے۔

"حیا! بس کر جاؤ پلینز۔" مزدلفا حیا کو کھینچ کر بولی۔

"یہ عورت کس کو بولا؟ خود کیا ہو تم انکل کہیں کے۔ کھڑوس، کڑوا کر یرلا۔" حیا غصے سے بولی۔

"مس آپ ان نمونی کو لے جائیں پلیز۔ کوئی علاج کروائیں اس کا۔ لوگوں کو بھی پاگل کر دے گئی۔" حیا کی لڑا کا باتوں سے تنگ آ کر وہ جھنجھلا کر بولا۔

اور تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔

"کس طرح کے لوگ ہیں یار دلف۔ کتنا چول انسان تھا۔ جاہل۔ الو۔" حیا غصے سے بولتی چلنے لگ گئی۔

"اب ایک لفظ بولی تو میں ایک لگاؤں گئی۔ چپ بلکل چپ۔" مزدلفا حیا سے بولی۔

"دلف! تم بھی مجھے؟" حیا روئی شکل بنا کر بولی۔

اس سے پہلے کہ کچھ کہتی، مزدلفا کا فون بجنے لگ گیا۔

"بھائی کی کال ہے۔ وہ آگے ہیں لگتا۔" مزدلفا بولی۔ کیونکہ اس کا بھائی کال تب ہی کرتا جب وہ گیٹ پر آگیا ہوتا۔

"دلف! تم منع کر دو۔ میرے ساتھ چل رہی ہو بس۔" حیا بولی۔

"پھر کسی دن۔ ابھی میں جاتی ہوں۔ ورنہ تم۔ جانتی ہو مسلہ ہو جانا۔" مزدلفا بولی۔

حیا خاموشی سے حیا کی بات مان گئی۔ اتنے میں حیا کے سیل پر بھی کال آنے لگ گئی۔

"لو بھیا بھی آگے۔" حیا مسکرا کر بولی۔

"چلو اچھا ہوا۔ میں بھی چلتی ہوں پھر۔" مزدلفا گیٹ پر پہنچ کر حیا سے سلام لیتی بولی۔

"او کے اللہ حافظ۔" حیا مسکرا کر بولی۔

"اللہ حافظ۔" مزدلفا بھی بولی۔ اور ایک طرف چل دی جہاں سارے جہاں سے بیزار اس کا بھائی اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اور حیا سامنے ہی کھڑی بلیک کار کی طرف چل دی۔

" You are too late Handsome ."

حیا ناراض ہو رہی بولی۔

" well . I'm just 5 minutes late my cute doll ."

کالی آنکھیں پر گلاس لگائے وہ خوبصورت مسکراہٹ سے بولا۔

"جی نہیں لیٹ کا مطلب لیٹ ہوتا ہے سویٹ ہینڈ سم۔ اور اس کا بدلہ آپ کو دینا ہو گا۔" حیا منہ پھلا کر بولی۔

" ok ok done ."

Now please come in Car ."

حیا کی باتوں پر مسکرا کر وہ بولا۔

حیا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

"میں نے آپ کو اپنی دوست سے ملوانا تھا۔ پر آپ لیٹ ہو گئے بھیا۔" حیا بولی۔

" ohh Really ."

Then I'm so sorry."

حیا کی طرف دیکھ کر کارسٹارٹ کرتا وہ پیار سے بولا۔

"زیادہ خوش ناں ہوں۔ نیکیسٹ سہی۔ ابھی ہم اچھی سی جگہ جارہے ہیں کھانا کھانے۔" حیا مسکرا کر بولی۔

"Ok . my doll "

ہنس کر حیا کی خواہش کے مطابق کارادھر موڑ دی۔

"کب سے انتظار کر رہے ہوں۔ مگر یہاں فکر کس کو ہے۔" مزدلفا کے اتے ہی بھائی بولنے لگ گیا۔

"جیسے ہی تمہاری کال آئی میں اسی وقت آگئی سلمان۔" مزدلفا بولی۔

"ہاں اب بحث کرنا شروع کر دو۔ بس" سلمان غصے سے بولا۔

مزدلفا مزید بات کرنے کی بجائے چپ ہو گئی۔

اور سلمان بانیک چلانے لگ گیا۔

حیا کا تعلق اچھے خاصے کھاتے پتے گھر سے تھا۔ دو بھائیوں کی اکلوتی اور لاڈلی بہن۔

یونی میں آکر حیا کی دوستی مزدلفا سے ہو گئی۔ وجہ مزدلفا کی نیچر تھی۔

مزدلفا کا تعلق متوسط گھر سے تھا۔

بچپن میں ہی اس کا باپ کسی روڈ ایکسیڈنٹ میں وفات پا گیا۔ اور پھر مزدلفا کی ماں، چند ماہ کی بیٹی لیے واپس گھر آ گئی۔ لیکن بھائیوں نے جلد ہی دوسری شادی کر دی۔

لیکن جہاں مزدلفا کی ماں (خالہ) کی شادی ہوئی، اس آدمی کا ایک پہلی بیوی سے بیٹا ولید تھا۔ اور بیوی کسی وجہ سے طلاق لے کر چلی گئی۔ پھر دوسری شادی سے خالہ کے بطن سے 2 بیٹے سلمان اور حماد، اور ایک بیٹی ماہرہ ہیں۔

مزدلفا کو شروع سے ہی اس کے ستیلے باپ نے قبول ناں کیا۔ ہمیشہ ہر بات پر مزدلفا کی شامت آ جاتی۔ مزدلفا کا ستیلے بہن بھائیوں کا رویہ بھی کچھ خاص ناں تھا۔ وجہ دادی تھی جو ہمیشہ مزدلفا کو منحوس اور نا جانے کیا کیا کہتی رہتی۔

مزدلفا کی پڑھائی پر بھی اس کا باپ راضی نا تھا اور خالہ اپنی جمع پونجی سے اسے پڑھا رہی تھیں۔ ایک دفعہ جب حیا مزدلفا کو اپنی کار میں گھر چھوڑنے آئی تو اس کی دادی نے ہنگامہ برپا کر دیا۔ اور اسی وجہ سے مزدلفا کو اس کے باپ نے ایک تھپڑ بھی مارا۔ اور بہت مشکل سے یونی جانے کی پھر سے اجازت ملی۔ مزدلفا کے باپ حمید علی کا پلان تھا کہ۔ مزدلفا کی شادی اپنے نشئی بیٹے ولید سے کر دے۔ اس طرح مزدلفا کو اپنے باپ کی وراثت سے ملی دکان بھی ان کی ہو جائے گی۔

مگر خالدہ اس حق میں نہیں تھیں۔ اسی لیے وہ مزدلفا کو پڑھا رہی تھی۔
لیکن اب خالدہ کی طبیعت بھی خراب رہتی اس لیے گھر کا کام بھی زیادہ مزدلفا کو کرنا پڑتا۔

"آگئی مہارانی؟" مزدلفا کو گھر داخل ہوتے دیکھ کر دادی بولی۔

"السلام علیکم!" مزدلفا نے خاموشی سے سلام کیا۔

"سلمان بیٹا۔ اسے اس موئی جو نیورشتی (یونی) سے بھی لے کر آیا ہے ناں۔" سلمان کو دیکھ کر فوراً دادی بولی۔

"ہاں دادی۔ تھک گیا میں تو باہر انتظار کر کر کے۔ پتہ نہیں کونسے کام ہیں جو اتے وقت ہی یاد آتے اسے۔ اچھا
خاصا انتظار کروایا" سلمان منہ بگاڑ کر بولا۔

"ہائے منحوس ماری۔"

میرے بچے کو کیوں انتظار کروایا۔ سارا دن کیا کرتی ہے وہاں جو انے کا دل نہیں کرتا تیرا۔" دادی ہاتھ نچا کر بولی۔

"دادی میں اسی وقت آگئی تھی۔" مزدلفا بولی۔

"دیکھا دادی۔ کیسے بحث کرتی ہے اگے سے۔" سلمان بولا۔

"ارے دفع کر تو اس منحوس کو۔ جانتی ہوئی کتنی میسنی ہے یہ۔" دادی طنز سے بولی۔

مزدلفاچپ چاپ کمرے کی طرف چل دی۔

"کدھر دفع ہو رہی ہے؟ کھانا کون تیرا باپ بنا کر دے گا۔ چلی ہے مہارانی آرام فرمانے۔ چل آواپس اور کھانا بنا کر دے۔ صبح سے بھوکا مارا تم ماں بیٹی نے ہمیں۔" دادی فوراً بولی۔

مزدلفاچپ کر کے بیگ ایک کرسی پر رکھ کر کچن میں چلی گئی۔

"پہلے مجھے چائے دے دے۔" دادی نے پیچھے سے آواز دی۔

مزدلفا حکم مانتے ہوئے کام پر لگ گئی۔

کچھ دیر میں ماہرہ بھی آگئی تھی۔ ماہرہ 10 کلاس کی سٹوڈنٹ تھی۔ لیکن پڑھائی میں بالکل ہی صفر تھی۔

سکول جاتی تو بس عیش کرنے۔ کیونکہ گھر میں دادی ہر وقت کچھ ناکچھ بولتی رہتی تھی۔

ماہرہ نے آکر بیگ دور سے ہی کرسی پر پھینک دیا۔

"نا سلام نادعا۔ کیا سیکھتی ہو لڑکی تم سکول میں؟" دادی تنک کر بولی۔

"سلمان پانی دو مجھے۔" ماہرہ دادی کی بات کو نظر انداز کرتی سلمان سے بولی۔

"کیوں لڑکی۔ تیری ٹانگیں ٹوٹی ہوئی ہیں جو وہ بچہ لا کر دے۔ کوئی تمیز ہی نہیں ہے تجھ میں تو۔" دادی غصہ سے بولی۔

"سلمان میں کیا بول رہی ہوں؟ سنتا نہیں تمہیں؟ پانی لا کر دو مجھے۔" ماہرہ غصے سے سلمان کو بولی۔

کیونکہ ماہرہ سلمان سے بڑی تھی اس لیے اس کا سلمان پر اچھا خاصا رعب تھا۔

"لاتا ہوں۔ صبر کر لو تھوڑا۔" سلمان غصے سے بولتا کچن میں چلا گیا۔

"ہائے ہائے۔ غضب خدا کا۔ کیا سیکھ کر آتی ہے موئی۔ ماں نے کسی ایک بیٹی کو بھی عقل نہیں دی۔" دادی بھڑک کر بولی۔

"کیا مسئلہ ہے دادی؟ سکون نہیں آپ کو؟ بندہ دو منٹ تو کسی کو سانس لینے دے دے۔ کون سے کوئے کھا کر بیٹھی ہیں جو ہر وقت ٹرٹر بولتی رہتی؟" ماہرہ بھی اسی طرح اگے سے بولی۔

ماہرہ کی بات پر دادی کا پارہ چڑھ گیا۔

"کتنی زبان چلتی ہے تیری۔ عقل ایک ٹکے کی نہیں ہے اور سو گز لمبی زبان ہے۔ آ لینے دے آج ترے باپ کو ایک ایک کر توت بتاتی ہوں۔" دادی بولی۔

"تو بتا دینا۔ ڈرتی نہیں ہوں میں۔ ہر وقت چچی کرتی رہتی ہو۔ سب گھر والوں کا دماغ خراب کر کے رکھا ہوا۔" ماہرہ تیزی سے بولی۔

کیونکہ گھر میں سب سے زیادہ بد تمیز ماہرہ ہی تھی جو باپ اور دادی کو کھرا رکھ کر سنا دیتی۔ بے شک ایک ادھ جوتا بھی پڑ جاتا۔

ایک بات جو ماہرہ میں اچھی تھی وہ یہ تھی کہ وہ مزدلفا کے ساتھ اچھے سے بات کرتی۔ اور دادی کو جواب بھی دے دیتی۔ دادی کی باتوں کا جواب دینا اور کسی کے بس کی بات بھی نہ تھا۔

"اللہ ! میں مر جاؤں۔ کیسی اولاد ہے آج کل کی۔ یہی پڑھ کر آتی ہے تو؟ میں تو حمید سے کہتی تھی لڑکیوں پر پیسہ ضائع نا کر۔ دیکھ لیا انجام۔ ہاتھ سے نکل گئی ہے لڑکی۔ ایک تو پہلے ہی نکلی ہوئی اور اب تو بھی۔ کیا بننے گا ہمارے خاندان کی عزت کا۔ اللہ تو ہی ہے اب۔" دادی سر پر ہاتھ مار کر بولی۔

"ہاں تو مر جاؤ ناں پلینز۔ کم از کم یہ روز کار و نادر ہونا تو ختم ہو جائے۔ میری سب کلاس کے بچوں کی دادی مر گئی ہے ایک میری دادی ہے جو ابھی تک ٹانگ اٹکا کر بیٹھی ہے۔" ماہرہ جواب دیتی اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔

"اللہ۔ یہ دن بھی دیکھنا تھا۔ کل کی لڑکی مجھ بوڑھی کو باتیں سن گئی۔ اللہ ایسی زندگی سے تو موت اچھی ہے۔" جبکہ پیچھے سے دادی اونچی آواز میں روتے ہوئے بولنے لگ گئی۔

اور یہ سب کچھ روز کا معمول تھا۔

"سلمان آمر بھی جاب۔ پانی لینے گیا تھا کہ بنانے۔" ماہرہ کمرے سے بولی۔

اور آرام سے لیٹ گئی۔

تھوڑی دیر میں دروازہ کھلا۔

"اپی آپ کب آئی؟ آج جلدی کیسے۔" ماہرہ اٹھ کر بیٹھتی بولی۔

"ہاں آج جلدی آگئی تھی کلاس نہیں تھی ناں تو۔ یہ لو پانی پیو۔" مزدلفا مسکرا کر بولی۔

"آپ کیوں لے کر آئی وہ سلمان کام چور کہاں ہے؟" ماہرہ گلاس پکڑ کر بولی۔

"اسے میں نے ہی بھیجا ہے۔ کتنی غلط بات ہے ماہی۔ کیسے بات کی تم نے آج دادی سے۔" مزدلفا بولی۔

"اپی پلیز۔ اب آپ ناں شروع ہو جانا۔ پہلے ہی دادی کی باتوں سے میری سرگھوم رہا ہے۔" ماہرہ پانی پتی بولی۔

"ماہی! دیکھو پڑھ لکھ کر یہی تو پتہ چلتا ہے کہ کس سے کیسے بات کرنا ہے۔ اور تم بالکل بھی خیال نہیں کرتی۔ دادی سے بحث اور بد تمیزی کر جاتی ہو۔" مزدلفا بولی۔

"ہاں بالکل۔ اور مجھے پتہ ہے دادی سے بالکل ایسے ہی بات کرنی چاہیے۔" ماہرہ سکون سے بولی۔

"افف کیا بننے کا لڑکی۔ دادی نے ابو کو بتا دیا تو پتہ ہے ناں کیا ہو گا۔" مزدلفا بولی۔

"کیا ہو گا؟ ابو پہلے کو نساکم کرتے جو۔ خیر دفع کریں۔ امی کہاں ہیں؟" ماہرہ نے کہا۔

"سلمان بتا رہا تھا کہ کسی کے گھرتیآرداری کرنے گئی ہیں۔" مزدلفا نے کہا۔

"تبھی تو دادی کو موقع مل گیا تھا باتیں کرنے کا۔ آپ کو بھی اتے ہی بولا ہو گا۔" ماہرہ سوچ کر بولی۔

کو نکہ خالدہ کے سامنے دادی کم ہی ماہرہ کو بولتی تھی۔

"نہیں۔ چلو تم اٹھو او میرے ساتھ کھانا بنا لیا ہے میں نے بس روٹی بنانی ہے اب۔ تھوڑی مدد کر دو۔" مزدلفا کھڑی ہوتی بولی۔

"اپی۔ مجھ سے نہیں ہوتا یہ کھانا بنانا۔ آپ خود ممر لیں ناں۔" ماہرہ سکون سے بولی۔

"بری بات اٹھو شتاباش۔" مزدلفا کھینچ کر بولی۔

"موٹی بڑی والی! بھوکی مارنے کا ارادہ ہے آج کیا۔ ایک نے تو آج باتوں باتوں سے ہی مار ڈالا اب تو پکا والا مار کر دم لے گی کیا۔" دادی باہر سے اونچی آواز میں بولی۔

"لو اگیا دادی کا خطبہ۔ دل تو کر رہا دادی کو زہر دے دوں۔" ماہرہ غصے سے بولی۔

"شرم کرو ماہی۔ ایسے نہیں بولتے۔" مزدلفا بولی،

"اچھا چلیں۔ ورنہ دادی کی باتوں سے میری سر پھر سے گھوم جانا ہے۔" ماہرہ اٹھ کر بولی۔

لڑ پھر دونوں کچن چلی گی۔

"بھیا! آج ایک لڑکے سے میری ٹکڑ ہو گئی۔ بلکہ یہ بولیں کہ اس نے جان کر مجھ میں ٹکڑ ماری۔" حیا کھانا کھاتے بولی۔

"ہا ہا پھر؟" حیا کی بات پر وہ زور سے ہنس دیا۔

"پھر کیا؟ اچھی خاصی سنائی میں نے۔ اب اگلی دفعہ سو بار سوچے گا ضرور ایسی فضول حرکت کرتے ہوئے۔" حیا نے اپنا کارنامہ بتاتے ہوئے کہا۔

" Well .

You are right my doll . "

کالی آنکھوں میں شوخی لیے وہ حیا کی بات پڑھنس کر بولا۔

"ہاں تو اور کیا حیا عالم سے پنگا جو کہ بالکل بھی نہیں ہے چنگا۔" حیا نے فرض کا کرہلا کر بولا۔

"چلو اب کھانا کھاؤ۔ بابا انتظار کر رہے۔" حیا کو باتوں میں لگے دیکھ کر وہ بولا۔

حیا پھر کھانا کھانے لگ گئی۔

اور وہ بیٹھا اپنی گہری کالی آنکھوں میں اپنی بہن کے لیے پیار لیے دیکھتا رہا۔

یہ ہیں شاہیر عالم۔

شاہ عالم کے بڑے اور لاڈلے بیٹے۔ اپنی خوبصورتی مکن اپنی مثال آپ، مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت۔

کالی گہری آنکھیں، ہلکے گلاب ہونٹ جو مسکراتے ہوئے کئی لڑکیوں کا دل دھڑکا جاتے، ہلکی گندمی رنگت، تیکھے نقوش، دراز قد اور سمارٹ، زہانت بے مثال۔ حال میں بھی اپنی تعلیم لندن سے مکمل کر کے آیا۔ اور اب اپنے بابا کا بزنس سنبھالنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

لیکن ابھی کچھ دن ریٹ کر رہا تھا۔ حیا اور شاہیر کی بچپن سے ہی بہت بنتی تھی۔ حیا اپنی ہر بات اسے بتاتی۔ اور وہ جی جان سے اپنی بہن کی ہر بات کو مانتا۔ یہی وجہ تھی کہ حیا گھر میں سب کی لاڈلی تھی۔ حیا سب سے چھوٹی تھی شاہیر کی لاڈلی اور شہیر سے ہر وقت لڑتی رہتی۔ شہیر بھی حیا سے بہت اٹیچڈ ہے مگر شاہیر سے کم۔ دونوں کی ہر وقت لڑائی ہوتی رہتی۔ وجہ یہی کہ حیا کی گھر میں سب زیادہ بات مانی جاتی۔ اور ویسے بھی شہیر کو حیا کو تنگ کرے بغیر سکون نہیں ملتا تھا۔

شہیر بھی شاہیر کی ہی کاپی تھا۔ لیکن شہیر کی طبیعت میں شوخی تھی جبکہ شاہیر سنجیدہ رہنے والا۔

جیسے ہی حمید گھر آیا، دادی اتے ہی شروع ہو گئی۔

"ارے! مجھے چھوڑ آجہاں سب لوگ اپنے ماں باپ کو پھینک اتے ہیں۔ تیری اولاد سے تو میری دو وقت کی روٹی نہیں پوری ہوتی۔ بڑی تو بڑی چھوٹی پر بھی بڑی کا اثر ہی رہا ہے۔" دادی جھوٹے آنسو بہا کر بولی۔

"کیا ہوا اماں؟" حمید ماں کے پاس بیٹھ کر بولا۔

"ارے کیا کیا بتاؤں؟ ہائے۔ میں کھاتی کیا ہوں سارے دن میں۔ ایک تیری بیوی ہے جو گھر سے صبح ہی نکل جاتی ہے اور ایک یہ منحوس ہے جو کھانا بناتے ہوئے 10 گھنٹے لگا دیتی ہے۔ میں تجھے بتا رہی ہوں حمید میں کسی دن

ایسے مر جاؤں گی۔ اور تجھے کوئی بتائے گا بھی نہیں۔ دادی کپڑے سے آنکھیں صاف کر کے مزدلفا کی طرف اشارہ کر کے بولی۔

مزدلفا نے چپ چاپ تماشا دیکھا۔

"کیا کہا ہے اس نے؟ بتا اماں۔ میں ٹھیک کرتا ہوں اس کم ذات کو۔" حمید غصے سے بولا۔

"ہائے۔ حمید کیا کیا بتاؤں۔ کوئی کام بولوں تو سو سو باتیں سناتی ہے تیری لڑکیاں۔ میں تو بوجھ ہوں ان پر۔ ہائے۔ اللہ نے مجھ بد نصیب کو بھی یہ دن دیکھانے کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ ایسی زندگی کا کیا کرنا میں نے۔" دادی ہاتھ نچانچا کر روتی ہوئی بولی۔

"ماہرہ!" حمید نے زور سے ماہرہ کو آواز دی۔

ماہرہ باپ کی آواز سن کر پہلے ہی خود کو تیار کر کے آئی۔

"جی ابو۔" ماہرہ بولی۔

"کیا بولا ہے تم نے اماں کو؟" حمید غصے سے بولا۔

"ابو میں نے کچھ نہیں کہاں۔ اپنی سے پوچھ لیں۔" ماہرہ سکون سے بولی۔

"دیکھ لے حمید ترے سامنے بھی مجھ مائے جھوٹا کر رہی ہے۔ تو خود سوچ لے ترے جانے کے بعد کیا کیا ہو اس کرتی ہے یہ۔" دادی بولی۔

"دادی خدا کا خوف کھائیں۔ میں نے کیا کہا آپ کو۔" ماہرہ بولی۔

"میرے سامنے اتنی بکواس کرتی ہے۔ تو عبد میں کونسا کم کرتی ہوگی۔" حمید ماہر کی جانب اتے بولا۔

"نہیں ابو۔ اسے کچھ ناکھنا۔" مزدلفا جلدی سے ماہرہ کی طرف آئی۔

"یہ سب کچھ تیرا کیا ہو ہے۔ تو نے ہی میری بیٹی کو بھی خراب کیا ہوا ہے۔" حمید مزدلفا کو بالوں سے پکڑ کر غصے سے بولا۔

"ابو! آپ دادی کو کبھی کچھ نہیں کہتے بس ہمیں ہی بولتے رہتے۔" ماہرہ غصے سے بولی۔

"زبان چلاتی ہی۔" حمید نے زور کا ایک تھپڑ ماہرہ کو مارا۔

اسی وقت خالدہ گھر میں داخل ہوئی۔

"اللہ اللہ! یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟" خالدہ بھاگ کر مزدلفا کو چھڑ آتی ہوئی بولی۔

"سمجھالے اپنی بیٹی کو۔ کسی دن اس کا گلا ہی دبا دینا میں نے۔ ساری نحوست اس کی ہے۔" حمید نفرت سے بولا۔

"مزی بیٹی ٹھیک ہو؟" خالدہ مزدلفا کو کھڑا کرتی بولی۔

"لے کر دفع ہو جا اسے" حمید بولا۔

خالدہ مزدلفا کو لے کر اندر چلی گی۔

"مل گیا سکون؟" ماہرہ دادی کو دیکھ کر بولی۔

اور ماہرہ بھی ایک غصے سے نگاہ ڈالتی چلی گئی۔

"دیکھ لے تیری بیوی بچے سب ہاتھ سے نکل رہے۔ کچھ سختی کر۔ ان پر۔" دادی آنسو صاف کر لے بولی۔

"کچھ دن ہیں کرتا ہوں اس ماں بیٹی کا علاج۔" حمید نفرت سے بولا۔

جبکہ دادی سکون سے مسکرا دی۔ جیسا سینے میں ٹھنڈ پڑ گئی ہو۔

"کیا ہوا تھا ماہی؟" خالدہ نے پوچھا۔

"ہونا کیا ہے امی۔ دادی ہے ناں مصیبت کی جڑ۔" ماہرہ نے غصے سے ساری بات بتائی۔

"کتنی دفعہ کہا ہے ناں بکو اس کیا کر دادی کے سامنے۔ دیکھ لیا؟ ماں کو اور بہن کو ذلیل کڑوا لیا۔" خالدہ نے روتے ہوئے ماہرہ سے کہا۔

ماہرہ چپ ہو گئی۔

"چل اب چپ کر جاؤ" خالدہ مز دلفا کو چپ کرواتی بولی جو رو رہی تھی۔

"وہ نفرتوں کے سوال کر کے
محبتوں کا جواب مانگے
کہ میری حصے میں کانٹے لکھ کہ
وہ مجھ سے تازہ گلاب مانگے
یہ چاہتوں کی کڑی مسافت
چلے ہیں تنہا شکست خوردا
کوئی تو میرا بھی درد جانے
کوئی تو اس سے حساب مانگے..."

کچھ اشعار ڈائری میں لکھ کر مزدلفا آنکھیں بند کر گئی اور دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔
مزدلفا جب بھی اداس ہوتی، کچھ ناچھ لکھ لیتی۔
ابھی بھی یہی تھا۔ سب کے سونے کے بعد چپ کر کے گھر کے ایک کونے میں آ کر بیٹھ گئی۔
اسی پل پیچھے سے کسی نے مزدلفا کو دبوچ لیا۔

اس سے پہلے کہ مزدلفا کی چیخ نکلتی، کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ دیا۔

اب مزدلفا کے پاس کوئی راہ فرار نہیں تھی۔ ڈر کے مارے مزدلفا کی جان نکل رہی تھی۔

"کیسی ہو میری شہزادی؟" بدبودار سانسوں سے وہ مزدلفا کے کان میں بولا۔

مزدلفا گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ناں ناں! میری جان! یہ گرفت اتنی کمزور نہیں ہے کہ تم آسانی سے توڑ دو۔" وہ مزدلفا کے مزید قریب ہوتا بولا۔

"چھ چھوڑ دیں بھائی۔" مزدلفا نے روتے ہوئے کہا۔

بھائی نہیں ہوں تمہارا۔ کتنی دفعہ منع کیا ہے تجھے۔ سمجھ نہیں اتا؟" مزدلفا کے بازو پکڑ کر دیوار سے چپکا کر غصے سے بولا۔

"چھوڑ دیں ولید۔" مزدلفا آہستہ سے بولی۔ کہ کہیں کوئی سن نالے کیونکہ اس کا تو کچھ نہیں جانا تھا لیکن مزدلفا کی رہی سہی عزت بھی خاک میں مل جانی تھی۔

"کیسے چھوڑ دوں؟ اتنی مشکل سے تو آج ہاتھ آئی ہو۔ کچھ تو فائدہ اٹھانے دو۔" ولید مزدلفا کے چہرے پڑ ہاتھ پھیرتا بولا۔

"ن، نہیں۔ ولید۔" مزدلفا ولید کے ارادہ جان کر خود کو چھرانے کی کوشش کرنے لگی۔

"دیکھو! شادی تو ہو جانی ہے ہماری کچھ دن میں، پھر بھی آنا تو تمہیں میرے پاس ہی ہے۔ تو کیوں ناں آج کی رات کو تھوڑا رنگین کر لیا جائے۔" ولید مزدلفا کے چہرے کو ہاتھ سے چھوتا آہستہ سے بولا۔

"شرم آنے چاہے آپ کو۔ کیسی بے ہودہ باتیں کر رہے ہیں۔" مزدلفا روتی ہوئی بولی۔

"بہت سن لی تمہاری۔ بس آج نہیں۔ آج میں اپنی طلب پوری کر کے ہی رہوں گا۔" ولید غصے سے کہتا مزدلفا کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کھینچ کر کمرے میں لے جانے لگا۔

جبکہ مزدلفا خود کو چھڑانے کی ناکام کوشش کرنے لگ گئی۔

"شاہیر! پھر کب سے میرے ساتھ افس جانے کا پلان ہے؟" رات کا کھانا کھاتے ہوئے شاہ عالم بولے۔

"Baba, i wanna take more time for rest .."

شاہیر نے کھانا کھاتے ہوئے جواب دیا،

"ایک ہفتہ تو ہو گیا ہے اور کتنا ٹائم چاہیے بھی۔" شاہ عالم مسکرا کر بولے۔

"بابا! بھیا ٹھیک کہہ رہے ہیں، ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں ائے ہوئے؟ اور آپ ابھی سے ان کو قید کرنا چاہ رہے۔ اور میں ایسا بالکل بھی نہیں ہونے دوں گی۔ ابھی میں نے اور بھیا نے گھومنا پھرنا ہے۔" حیا نے جلدی سے اپنی بھیا کی طرف داری کی۔

"بھیا کی چمچی۔" شاہیر آہستہ سے بولا۔ جس کی آواز بس حیا کے کانوں تک پہنچی۔

"ہاں تو گھومنا پھرنا تو ہوتا ہی رہے گا۔ اب مجھ بوڑھے کو بھی تھوڑا ریسٹ کرنے دو۔" شاہ عالم بولے۔

"اوہ ہاں سچ۔ بابا! یہ شہیر کس کھیت کی مولیٰ ہے۔ اس کو بھی کسی کام لگائیں۔ ہر وقت فضول خرچی کرتا رہتا ہے۔ اس کو کوئی کام سکھائیں اگے چل کر کام اے گا۔" حیانے بھی اپنا بدلہ پورا کیا۔

حیا کی بات پر شہیر کو اچھو لگ گیا۔

"calm down bro..

Relax"

شاہیر نے ہنس کر شہیر کو پانی کا گلاس پکڑاتے ہوئے کہا۔

"اس حیا کی بچی کو تو میں پوچھوں گا۔ کوئی موقع نہیں جانے دیتی مجھے پھسوانے کا۔" شہیر جل کر بولا۔

شہیر کی بات پر شاہیر اور حیا ہنس دیے۔

"ہاں ویسے حیا کی بات بھی قابل غور ہے۔ شہیر نیکسٹ اسٹڈی نہیں کرنی تو اچھا ہے افس آیا کرو۔" شاہ عالم بولے۔

"بابا! ابھی تو میں نے اپنے دوستوں ساتھ گھومنے کا پلان تیار کر رکھا ہے۔ اور 2 سے 3 ماہ تک میں نہیں افس جانے والا، بھئی اپنی بھی کوئی لائف ہے۔" شہیر نے جلدی سے جواب دیا۔

"شہیر! میں دیکھ رہا ہوں تم بہت فضول خرچی کرنے لگ گے ہو۔ اے دن کوئی نا کوئی فضول پلان بن رہا ہوتا۔ سیدھی طرح سدھر جاؤ نہیں تو پھر میرا پتہ ہے تمہیں۔" شاہ عالم شہیر کی جانب دیکھ کر بولے۔

"بابا! کب کی فضول خرچی۔ بس ایک ٹریٹ تو دی تھی دوستوں کو۔ وہ بھی اچھا زلٹ آنے کی خوشی میں تھا بس۔"

شہیر دکھی چہرہ بنا کر بولا۔

"جی بلکل ٹریٹ تو بنتی تھی۔ آپ نے پوری یونی کو ٹاپ جو کیا تھا۔" حیا نے جلتے پڑتیل کا کام کیا۔

شہیر نے ایک گھوری ماری۔ مگر حیا نے سرے سے نظر انداز کر دیا۔

"تم چپ رہو، چھوٹی ہو مجھ سے۔" شہیر نے حیا سے کہا۔

"حیا بلکل ٹھیک بول رہی ہے۔ کونسا تم نے ٹاپ کیا تھا جو ٹریٹ دینے چل پڑے۔ بڑے ہو تو بڑے جون والا کوئی کام بھی تو کرو۔ نالائق۔ پتہ نہیں یہ نمونہ آگیا ہمارے خاندان میں۔" شاہ عالم نے ہمیشہ والا جملہ بولا۔

"بس دیکھ لیا آپ سب کا پیار۔ میں تو سستیلا ہوں ناں۔ آج ماما ہوتی تو میں بھی دیکھتا کیسے آپ سب مجھ معصوم کو یوں باتیں سناتے۔" شہیر نے جھوٹ موٹ کانٹک کیا۔

شاہ عالم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

"شہیر! کوئی تم پر زور زبردستی نہیں کر رہا۔ انجوائے کرو تم۔" شاہیر نے اپنا حصہ ڈالا۔

شاہیر کی بات پر شہیر نے حیا کو منہ چڑھایا۔

"بھیا ہی مجھ سے پیار کرتے بس۔" شہیر مسکرا کر شاہیر سے بولا۔

جس پڑشاہ عالم نے شہیر کو ایک گھوری سے نوازا۔

"سدھر جاؤ۔ نہیں تو پٹو گے مجھ سے کسی دن۔ نالائق اولاد۔" شاہ عالم مصنوعی غصہ دکھا کر بولے۔

جس پر سب ہاں سننے لگ گئے۔

کچھ سال پہلے شاہ بیگم کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔ شہیر سب سے زیادہ اٹیچ تھا۔ اس لیے بات بات پر وہ ماما کا نام لے کر معصوم بن جاتا۔ اور شاہ عالم کا غم پھر سے ہرا ہو جاتا۔ شاہ عالم لڑ شاہ بیگم کی شادی پسند سے ہوئی تھی۔ مگر شاہ بیگم۔ کی موت کے بعد شاہ عالم بہت اکیلے ہو گئے تھے۔

"ولید! چھوڑ دیں مجھے آپ کو اللہ کا واسطہ۔" مزدلفا روتے ہوئے ولید سے بولی۔

"کیا یار۔ کیوں رو کر خود کو تھکا رہی ہو ہاں؟ اور کیا لگتا ہے تمہیں میں تمہارے ان آنسو سے بگھل جاؤں گا۔" ولید دروازہ کی کنڈی لگائے، مزدلفا کی جانب مڑ کر بولا۔

"رحم کرو پلینز۔ ایک عزت ہی تو ہے میرے پاس۔ وہ مت چھنو مجھ سے۔" مزدلفا نے ایک دفعہ پھر سے التجا کی۔

"اف یار! کتنا روتی ہو تم۔ اتنی بحث کس لیے؟ اور ہاتھ میں آیا شکار کون چھوڑتا ہے پگلی۔" ولید مزدلفا کے قریب ہوتے ہوئے مکروہ ہنسی ہنس کر بولا۔ اور ساتھ ہی مزدلفا کا ڈوپیٹہ کھینچ لیا۔

"نہیں پلینز۔" مزدلفا پیچھے ہوتی بولی۔

"تمہیں پتہ ہے۔ شکاری کو تڑپا تڑپا کر اپنے شکار کا شکار کرنے میں بہت مزہ آتا ہے۔ اس لیے تمہاری مزاحمت مجھے مزید تمہارا اسیر کر رہی ہے۔" ولید مزدلفا کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔

"یا اللہ! مدد۔ رحم فرما۔" مزدلفا نے بند آنکھوں سے دل میں دعا کی۔

"ایک تو اپنی بھی ناں! ہر وقت پتہ نہیں دادی کی فضول باتوں کا سوگ مناتی رہتی ہیں۔ کتنی دفعہ بولا ہے دادی کو سریس ناں لیا کریں پر سنتی نہیں۔" ماہرہ نے مزدلفا کی چارپائی خالی دیکھ لڑکھا۔

"آف! اب پھر سے مخ غریب کو اپنا آدھا سر کھپانا ہو گا۔ چل بھی ماہی! ایک بس توھی کس گھر میں سمجھدار ہے۔" ماہرہ خود سے بولتی اٹھ کر باہر چل دی۔

کیونکہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ مزدلفا باہر بیٹھی روٹی تھی اور پھر ماہرہ کبھی رات کو جاگ جاتی تو جا کر اسے اپنی سمجھ کے حساب سے سمجھا دیتی۔

"یہ آپ کہاں گئی؟ یہاں بھی نہیں ہیں تو۔" ماہرہ مزدلفا کی مخصوص جگہ پر دیکھ کر بولی۔

پھر نیچے پڑی ڈائری کو دولہ کر یکدم اچھل پڑی۔

"اللہ کہیں چھت سے چھلانگ تو نہیں لگانے چل گئی۔ ہاے۔ نہیں نہیں۔ اللہ جی آپنی ابھی ارادہ ہی کر رہی ہوں بس۔ میں بچہ لوں گئی۔" ماہرہ جلدی جلدی سوچتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

"اللہ شکر! آپنی یہاں نہیں ہیں میں تو ڈر ہی گئی تھی۔" ماہی دل پر ہاتھ رکھے بولی۔

"آپنی کہاں ہیں پھر اگر یہاں بھی نہیں تو۔" ماہی نے سب اطراف دیکھ کر کہا،

ہر طرف اندھیرا تھا۔

اور سکون بھی۔

"پلیز نہیں، پلیز، چھوڑ دو مجھے۔" ماہی کے باریک کانوں میں آواز پڑی۔

"یہ تو آپنی کی آواز ہے۔ پر یہ ہیں کہاں اور روکیوں رہی ہیں۔" ماہی پریشان ہو کر بولی۔

ماہی آواز کی طرف توجہ کرتی چلنے لگ گئی۔

"ولی بھائی کے کمرے سے آپنی کی آواز۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" ماہرہ نے پریشانی سے سوچا۔

لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے دروازے پر دستک دی۔

ولید جو اپنے ناپاک ارادوں سے مزدلفا کو دبوچ کر کھڑا تھا، اچانک دروازہ بجنے پر کرنٹ کھا کر دور ہوا۔

"تم کیسے آئی میرے کمرے میں؟ کس کام سے آئی؟" ولید غصے سے اونچی آواز میں مزدلفا سے بولا۔

مزدلفا جو پہلے ہی ڈری ہوئی تھی، ولید کے اچانک اس طرح بولنے پر اور ڈر گئی۔

"بھائی! دروازہ کھولیں میں ہوں ماہی!" ماہرہ بولی۔

ولید نے مزدلفا کو گھور کر دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ اور دروازہ کھولا۔

"بھائی! وہ آپ۔۔۔" ماہرہ کمرے میں آتی بولی۔ لیکن سآمنے ہی مزدلفا کو روتے ہوئے دلہ کر بغیر ڈوپٹے کے، مزید پریشان ہو گئی۔

"کیا ہوا آپ؟" ماہی بھاگ کر مزدلفا کے پاس ای

"پتہ نہیں کیا ہوا گیا اسے۔ اچانک میں سو رہا تھا کہ یہ کمرے میں آگئی لڑ دروازہ بھی بند کر دیا اس نے۔ جب پوچھا تو رونے لگ گئی۔ لے جاؤ اسے۔ کوئی علاج کرواؤ۔" ولید غصے سے بولا۔

جبکہ مزدلفا خاموش روتی ہوئی وہاں سے تیزی سے بھاگ گئی۔

"اچھا بھائی آپ سو جائیں۔" ماہی پریشان سی بھی وہاں سے چلی گئی۔

"پل پل مرنے سے اچھا ہے ایک ہی دفعہ موت آجائے" تھے دل سے مزدلفا نے دعا کی۔

"کیا آپ۔ کب سے پوچھ رہی پر آپ بتا ہی نہیں رہی۔" ماہی نے تنگ آ کر کہا۔

کمرے سے آنے کے بعد مزدلفا چھت پر چلی گئی تھی کب سے رو رہی تھی۔ ماہرہ پوچھ پوچھ کر تھک گئی مگر مزدلفا کچھ بول نہیں رہی تھی۔

آخر بتاتی بھی کیا؟ اس بچی کو کیا معلوم؟ اس کا اپنا سا گاہائی، ایسی بیچ حرکت کر سکتا ہے۔

"ماہی! وعدہ کرو۔ اس بات کا ذکر تم کسی سے نہیں کرو گئی۔ امی سے بھی نہیں۔ وعدہ کرو ماہی۔" مزدلفا آنسو صاف لڑتی بولی۔

"پر ہوا کیا ہے؟" ماہی نے کہا۔

"بس کچھ بھی نہیں ہوا۔ اللہ نے میری مدد کر دی۔ اگر تم نا آتی تو نجانے کیا ہوتا۔ تم۔ بس وعدہ کرو۔" مزدلفا نے ماہی سے کہا۔

مزدلفا کی باتیں ماہی کے سر کے اوپر سے گزر رہی تھی،

"اوکے وعدہ۔ چلیں اب آپ رونا بند کریں اور نیچے چلیں۔" ماہرہ نے مزدلفا سے کہا۔

پھر مزدلفا چپ چاپ اٹھ کر نیچے آگئی۔

نیند کو آنکھوں سے کوسوں دور چلی گئی تھی۔ وہ منظر بار بار آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا۔

"کدھر کی تیاری کر رہی لڑکی؟" دادی مزدلفا کو تیار ہوتے دیکھ کر بولی۔

صبح صبح سارے کم کاج کرنے کی بعد اب مزدلفا یونی کیلئے تیاری کر رہی تھی، جب کہ دادی کو بار بار تپ چڑھ رہی تھی۔

"دادی یونی جا رہی ہوں۔" مزدلفانی مسکرا کر کہا۔

"نظر آرہا ہے مجھے اندھی نہیں ہوں۔" دادی نے ہاتھ نچا کر کہا۔

اسی وقت ماہی صاحبہ بھی کمرے سے باہر تشریف لے آئی۔ اور آخری بات دادی کی سن چکی تھی،
 "دادی اب اندھی نہیں ہیں لیکن بہری ضرور ہیں۔ ظاہر ہے اپنی تیاری کر رہی تو یونی جانا ہو گا اس من پوچھنے والی کیا بات ہے؟" ماہی نے سکوں سے کہا۔

"اللہ توبہ بھی کر لیا کرو لڑکی، جس طرح زبان چلتی ہے کسی دن اسی زبان کی وجہ سے جوتے کھائے گی۔" دادی نے غصے سے کہا۔

"اماں! کوئی اچھی بات بھی کر لیا کریں۔ صبح آپ بچیوں کو ایسے بولنے لگ گئی ہیں۔" خالدہ نے ماہی کو خاموش رہنے کا بولا، اور دادی سے کہا۔

"اے ہائے، میں نے کیا بول دیا تیری نکملی اولاد کو؟ بھئی اچھی بات ہی بول رہی کہ لڑکی ذات ہے کچھ سوچ سمجھ کر زبان کھولا کرے، یہ ناں جو کل کو دوسرے گھر جا کر تیری ناک کٹوا دے۔" دادی نے ناک سے مکھی آرائی۔

"دادی! آپ نے کبھی سوچ سمجھ کر بولا کچھ؟ نہیں ناں تو تسلی رکھیں من بھی آپ کی ہی پوتی ہوں۔ جہاں بھی جاؤں گی آگ کو پکا لگا کر اؤں گی۔ اس لیے آپ میری فکر کر کر کی کمزور مت ہوں، اپنی قبر کی فکر کریں جہاں اور کچھ ہونا ہو سانپ تو ضرور ہوں گے۔" ماہی مزے سے بولتی بیگ کندھے پر رکھے دروازے پر پہنچ کر بولی

ماہی کی بات پر مزدلفا کی ہنسی نکل گئی لیکن بروقت نقاب سے چھپ گئی۔

لیکن دوسری طرف دادی کی تو تن بدن میں آگ لگ گئی۔

"اللہ میری توبہ۔ مجھے معاف کر دے۔ نا تمیز نا لحاظ۔ اے ہائے، میری قبر میں کیوں انے لگے سانپ۔ سانپ لڑیں میرے دشمنوں کو۔ میں تو ویسے ہی کھٹکی ہوں تم سب کو۔ جانتی ہوں اچھے سے کتنی دعا مرتی ہے تو لڑکی میرے مرنے کی۔ لیکن اللہ نے جب تک نا چاہا ایسے ہی تم سب کو جلا جلا کر ماروں گی۔ سن لے اچھے سے۔"

دادی نے اونچی آواز میں کہا۔

"ہاں پتہ ہے دادی۔ ہماری دعا میں اثر کہاں بھلا۔ کوئی اثر ہوتا تو اور کچھ ہوتا نا ہوتا، یہ آپ کی چلتی زبان ضرور بند ہو جاتی۔ پر افسوس۔ اللہ سن نہیں رہا ابھی۔" ماہی کو نسا کم تھی کسی سے جاتے جاتے بھی تیلی لگا گئی۔

مزدلفا بھی جلدی سے ماہی کی پیچھے نکل گئی کیونکہ اب دادی کی آواز جلدی بند ہونے والی نہیں تھی۔

*****"

"دلف! یہ تمہاری شکل پر بارہ کیوں بچے ہوئے؟ آج پھر کوئی نیا تماشا ہوا کیا؟" حیا نے مزدلفا کو خاموش دیکھ کر کہا۔

"حیا! پلیز میں مذاق کی موڈ میں نہیں، تنگ نا کرو مجھے۔" مزدلفا نے کہا۔

"ہاں تو میں کونسا مذاق کر رہی۔ بتاؤ کیا ہوا۔" حیا مزدلفا کی ساتھ بیٹھ کر بولی۔

ابھی حیا اور مزدلفا لیکچر لے کر آئی تھیں اور اب دوسرے لیکچر میں تھوڑا وقت تھا۔ اس لیے دونوں گراؤنڈ میں آگس۔

"کچھ نہیں ہوا حیا۔ فضول میں تنگ نا کرو۔" مزدلفا نے کہا۔

"اچھا مرضی۔ میں تو بس یونہی پوچھ رہی تھی۔ اب اگر تم نہیں بتانا چاہتی تو کوئی بات نہیں، میں نہیں پوچھوں گی۔" حیا نے آخری حربہ آزمایا۔

"جانتی تو ہو، وہی ولید۔ میرا جینا حرام کیا ہوا اس نے۔ اور کل تو حد ہو گئی، اگر ماہی نا آتی تو نجانے کیا ہوتا میرے ساتھ۔" مزدلفا آنکھوں میں آئی نمی تو صاف کر کی بولی۔

"دلف! ادھر دیکھو! بتاؤ کیا ہوا کل۔" حیا نے پوچھا۔

مزدلفا نے روتے ہوئے سب کچھ بتا دیا۔

حیا کا تو سن کر پارہ ہائی ہو گیا۔

"کتنا گھٹیا انسان ہے یہ کمینہ۔ اور تم اتنی کمزور ہو؟ جو ایک ایسے بندے کی وجہ سے رو رہی، کوئی ہمت نہیں تم میں۔ اپنی امی کو بتاؤ جا کر، ایسے کب تک چلے گا۔ کل تو ماہی آگئی لیکن کب تک، آج اس نے اتنی ہمت کی تو کل نا جانے کیا کر ڈالے۔" حیا نے کہا۔

"کیا بتاؤں امی کو؟ ابو کو تھوڑا سا بھی علم ہوا انہوں نے چند منٹ لگانے اور میری شادی کروادینی اس سے۔ امی کی کہاں چلتی ہے گھر میں۔ ہوتا وہی ہے جو دادی چاہتی ہے اور ابھی۔ کہاں سے لاؤں ہمت۔" مزدلفا نے روتے ہوئے کہا۔

"ایسے کب تک چلے گا پھر؟ کب تک یوں رہو گی؟" حیا نے کہا۔

"مجھے نہیں پتا۔ میں نے اپنا فیصلہ اللہ اور چھوڑا ہوا ہے۔" مزدلفا نے آنسو صاف کر کی کہا۔

"اللہ بھی ان کی مدد کرتا جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔" حیا نے کہا۔

"چلو کلاس میں چلیں۔" مزدلفا بات کو نظر انداز لڑتی اٹھ کر بولی۔

"بہت افسوس ہوا دلف۔" حیا نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔

"کہہ سکتی ہو کیونکہ تمہیں ایسے حالات کا کبھی سامنا نہیں ہوا میری گڑیا اور اللہ ناکرے کبھی ایسا کچھ ہو بھی۔" مزدلفا نے حیا کو دیکھ کر کہا۔

حیا مزدلفا کی بات کو نظر انداز کرتی ہوئی غصے سے اگے چل پڑی۔

لیکن ابھی دو قدم ہی چلی تھی کہ پھر سے کسی پتھر نما انسان سے ٹکرا دی۔

"اف مماجی! مر گئی۔" حیا نیچے بیٹھ کر بولی۔

"I'm really sorry ..

Are you ok miss"

سامنے والا جلدی سے بیٹھ کر بولا۔

"کیا اوکے؟

اندھے ہو۔۔" حیا ماتھا دباتی اوپر دیکھ کر بولی، لیکن سامنے بیٹھے کو دیکھ کر جھٹکا لگا۔

"تم؟" دونوں ایک وقت میں بولے۔

"مزدلفا کھڑی تماشا دیکھ رہی تھی۔" کیونکہ وہ اس لڑکے کو پہلے ہی پہچان گئی تھی۔

"نظر نہیں اتا تو میں چیک آپ کروا دیتی ہوں اپنے پیسوں سے تمہارا۔" دوسروں کو زخمی تو نا کر سکو گے کم از کم۔

"حیا غصے سے بولی۔

"مجھے کچھ کہنے سے بہتر ہے پہلے تم اپنا علاج کرواؤ۔" دوسروں کو پاگل کرنے کی لیے تم کافی ہو۔" مقابل بھی

شاید کر لیے چبا کر آیا ہوا تھا۔

"تم، تم، تم ایک انتہائی ڈھیٹ انسان ہو۔" موقع ڈھونٹتے لڑکیوں میں ٹکرا مارنے کا۔" حیا نے کہا۔

"اوہ ہیلو مس۔"

میری اتنی خراب چوائس نہیں ہے جو تم جیسی سرپھری سے ٹکرماروں گا۔ ہو کیا تم ہاں؟ شکل تو ہے نہیں عقل کی بھی شدید کمی ہے تم میں۔ "نیلی آنکھوں میں غصہ لیے وہ بولا۔"

"کیا بولا تم نے؟ مجھ میں عقل نہیں ہے؟ میری شکل اچھی نہیں ہے؟" حیا حیران ہو کر بولی۔

"جی بلکل۔ یہی کہا میں نے۔" حیا کی بات پر تنک کر بولا۔

"تو خود کیا ہو تم ہاں؟ کوئی پرستان کے شہزادے ہو؟ کوئی حسن کی دیوتا ہو؟ ہو کیا تم۔ بات کرتے مجھے۔ پہلی اپنی شکل تو دیکھ لو جا کر شیشہ میں۔ تم سے اچھا تو اس یونی کا گارڈ ہے۔ تم سے تو میں لاکھ گنا اچھی ہوں۔ سمجھ کیا رکھا ہے تم نے؟" حیا غصے سے بولی۔

"مس پلینز اپنی اس پاگل دوست کو کوئی علاج کرواؤ، دماغ خراب کر کی رکھ دیا اس نے۔ کتنا فضول بولتی ہے۔ آج کا دن ہی منحوس تھا جو اس سرپھری کی شکل دیکھ لی۔" نیلی آنکھوں میں غصہ لیے وہ مز دلفا کو بولا۔ اور حیا کو نظر انداز کرتا وہاں سے تیزی سے نکل گیا۔

"بات کرنے کی تمیز خود میں نہیں ہے۔ بے ہودہ انسان۔ کہیں سے نہیں لگ رہا پڑھا لکھا بندہ ہے۔ ایسے بات کرتے لڑکیوں سے؟ بد تمیز۔" حیا نے اونچی سے بولا۔

جس کو بخوبی اس نے سنا اور مڑ کر ایک سخت نگاہ حیا پر ڈالی۔

"حیابس کر دو۔ چلو اب کلاس سے لیٹ ہو رہے ہم۔" مزدلفا حیا کو چپ کر دیا کر لے گئی۔

"کیا ہوا؟ شکل پر بارہ کیوں بچے ہوئے؟" سامنے اپنے دوست کو غصے سے بھرا ہوا بیٹھے دیکھ کر اس نے پوچھا

"پتا نہیں کیا ہو گیا پاکستان کی لڑکیوں کو۔ ہر وقت کر لے کھا کر رکھتی ہیں۔ دماغ کا تو دور دور ٹک کوئی نشان نہیں اور غلطی تو ماننا نہیں بلکہ الٹا دوسرے پر ڈال دیتی ہیں حد ہے یا۔" نیلی آنکھوں میں غصہ لے وہ بولا۔

"تو کیا ہوا؟ اتنی تقریر کس خوشی میں؟" مقابل نے پوچھا۔

"کیا بتاؤں تمہیں۔ آج ایک لڑکی سے ٹکڑ ہوئی۔ اتنی کوئی سر پھری تھی کہ کیا بتاؤں۔ دماغ گھما دیا۔" وہ بولا۔
"اچھا۔ پانی پیو۔"

Calm down ..."

دوست کی حوصلہ افزائی کرتے بول۔

"دیکھ لو اس لڑکی کی وجہ سے تمہیں بتانا بھی بھول گیا، میری جاب ڈن ہو گئی ہے۔ بس نیکسٹ ویک سے ہی جوائن کرنا ہے اب۔" نیلی آنکھوں میں خوشی لیے بولا۔

"لیکن شاہ یہ تم اچھا نہیں کر رہے۔ اپنا بزنس دیکھو تم، اور تم کیا یہ ٹیچنگ کی طرف آرہے۔" مقابل بولا۔

"مسٹر شاہ! تم جانتے ہو مجھے ابھی بزنس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اور مجھے شوق ہے پڑھانے کا تو بس۔ لہذا تم میری خوشی میں خوش ناں ہونا، بس ایسے ہی شکل بگاڑ کر رکھنا۔" نیلی آنکھوں میں ناراضگی لیے بولا۔

"مسٹر روحان شاہ!"

میری طرف سے آپ کو دل سے گہری مبارک ہو۔

بس یا اور کچھ بھی؟" وہ تپ کر بولا۔

"ہاہا! اچھا اچھا۔ بس کرو، اب کیا طنز سے پیٹ بھرو گے میرا مسٹر شہیر عالم شاہ؟" روحان ہنس کر بولا۔

"ارادہ تو یہی ہے میرا۔ لیکن کیا کروں میرا دل بہت نرم ہے۔ مجھ سے تمہاری ایسی کریلے جیسی شکل دیکھی نہیں جاتی۔" شاہیر ہنس کر روحان سے بولا۔

"کریلا اور میں۔ تم اپنی نظر ٹھیک کرواؤ۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ مجھ پر اپنی کلاس کی کتنی لڑکیاں مرتی تھیں، تم کیسے بول سکتے۔" روحان نے برا منہ بنا کر کہا۔

"ہاہا! خیر آج کسی اچھی نظر والی لڑکی نے دیکھ کر ہی بولا تمہیں۔ اور میں بھی 100 فیصد اتفاق کرتا ہوں۔" شاہیر ہنس کر بولا۔

"شاہیر! دوست بنو۔ دشمن نہیں۔" روحان نے شاہیر کو گھور کر کہا اور پھر دونوں ہی ہنس دیے۔

سے دورھی رہے۔

سبیل بننے لگ گیا۔

سبیل اٹھایا۔

سورہا تھا۔

سوئے اٹھالیا۔

For more visit (exponovels.com)

For more visit (exp

"ہیلو! حیا۔"

میں آج نہیں اوں گا تمہیں لینے آج شہیراے گا۔ اور دیکھو کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہونا چاہیے، سمجھ گئی۔" شاہیر بولا۔

"ہیلو؛"

Haya ? Are you listenning me ?"

کوئی جواب ناپا کر پھر سے بولا۔

"حیاواشروم گئی ہے۔ میں اس کو بتادوں گی۔" مزدلفانے ڈرتے ڈرتے کہا۔

" Are you mad miss.."

کسی کی اجازت کی بغیر اس کا سیل استعمال کرنا کتنی غیر اخلاقی بات ہے۔" شاہیر کسی لڑکی کی آواز سن کر غصے سے بولا۔

مزدلفانے بغیر کچھ کہے جلدی سے فون بند کر دیا۔

"حد ہوگی۔ حیا نے ہی کہا تھا کہ کوئی کال آجائے تو اٹھالینا۔" لکس اس کی بھیا کو تو تمیز ہی نہیں بات کرنے کی۔ کتنا بد تمیز ہے اور یہ حیا کتنی تعریف کرتی رہتی ہے میرا بھائی یہ تو میرا بھائی وہ۔" مزدلفاتپ کر بولی۔

تھوڑی دیر بعد حیا آئی تو مزدلفانے اسے کچھ نا بتایا،

"تمہاری بھیا کی کال تھی، شہیر لینے اے گا۔ انہوں نے کہا۔" مزدلفا نے خاموشی سے کہا۔

"اچھا۔ آج اس بندر کی شکل دیکھنی پڑے گی۔" حیا نے جل کر کہا۔

"خیر تمہارے بھیا سے تو اچھا ہی ہے، شہیر۔ بت کرنے کا تو پتا ہے اسے کم از کم۔" مزدلفا نے کہا،

"تمہیں کیسے پتا؟ شہیر اور وہ بھی بھیا سے اچھا۔ ہاں مذاق اچھا تھا۔ اور کیا ہوا بھیا نے کچھ کہا کیا؟" حیا نے ہنس کر کہا۔

مزدلفا اب کیسے اپنی بے عزتی بتاتی۔

نہیں ویسے ہی مکن نے اندازہ لگایا ان کی بات کرنے کے طریقے سے۔ "مزدلفا نے کہا۔

کیونکہ ایک دوبار مزدلفا نے شہیر سے بات کی ہوئی تھی۔ جب حیا کہیں گئی ہوتی۔

"لگتا آگیا بندر۔ آجاؤ چلتے ہیں۔ تمہیں بھی چھوڑ دوں گی۔" حیا نے مزدلفا کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

"نہیں۔ حیا اچھا نہیں لگتا۔ تم جاؤ میں بھی چلتی ہوں۔" مزدلفا بھی اٹھ کر بولی۔

"اچھا ٹھیک ہے مرضی۔" حیا بولی کیونکہ وہ مزدلفا کی حالات جانتی تھی۔

مزدلفا اور حیا ایک ساتھ ہی باہر آ گئیں۔

مزدلفا رکشہ میں بیٹھ گئی جبکہ حیا شہیر کی طرف چل دی جو کچھ قدم کی فاصلے پر کھڑا ہوا تھا۔

"یہ تمہاری دوست تھی؟" شہیر نے پوچھا۔

"ہاں۔ دلف ہے۔" حیانے کہا۔

"کیسی دوست ہو تم؟ اپنی دوست کو یوں رکشہ پڑ دھکے کھانے کی لیے چھوڑ کر آگئی۔ اللہ معافی۔ کیا دور آگیا ہے۔" شہیر جان کر بولا۔

"کیا مطلب؟" حیانے کہا۔

"یہی کہ اپنی دوست کو لے اؤ ہم چھوڑ دیں گے اسے اس کی گھر۔" شہیر نے کہا۔

"لیکن!" حیا کچھ بولنے لگی تھی کہ شہیر خود ہی اس طرف چل پڑا جہاں مزدلفا بیٹھی تھی۔

"Excuse me .."

شہیر بولا۔

مزدلفا نے حیرت سے دیکھا۔

"میں حیا کا بھائی ہوں۔ آپ پلیز کار میں آجائیں۔" شہیر مزدلفا کو ایک نظر دیکھ کر بولا۔

اتنی دیر میں حیا بھی آگئی۔

"دلف! آجاؤ۔" حیانے زبردستی کھنچا۔

مزدلفا چپ چاپ آگئی لیکن حیا کو گھوری مارنا نہیں بھولی تھی۔

حیا اور مزدلفا پیچھے بیٹھ گئیں۔

شہیر ڈرائیو کرنے لگ گیا۔

"حیا۔ تمہاری دوست پہلی دفعہ میری کار میں بیٹھی ہے تو اس بات کی خوشی میں کچھ کھلاتا ہوں۔" شہیر مسکرا کر بولا۔

مزدلفا نے خاموشی سے حیا کو دیکھا۔

"دیکھ لو دلف! مجھے آج ٹک کچھ نہیں کھلایا۔ لیکن تمہاری وجہ سے دیکھو کیسے آج افر آرہا ہے۔" حیا نے کہا۔

مزدلفا اس کی بات پر ہنس دی،

"جلنے والے جلتے ہی رہیں گے۔ خیر آپ اس کی بات پڑیقین ناکریں یہ تو ہے ہی ایسی۔" شہیر نے ہنس کر کہا۔

اتنی دیر میں شہیر نے کار روکی اور آئس کریم کا پوچھا۔

حیا نے اپنی مرضی سے فلیور بتایا۔

کچھ ہی دیر میں شہیر نے سب کو آئس کریم لاکر دی۔

مزدلفا کو نقاب میں تھی، نقاب کو تھوڑا سا سر کا کرکھانے لگ گئی۔

شہیر جو باہر آئس کریم کھا رہا تھا یکدم مزدلفا پر نظر پڑنے پر کچھ پل تو حیران رہ گیا۔

شہیر نے جب مزدلفا کو دیکھا کچھ روز پہلے والا واقع یاد آگیا۔

کچھ روز قبل جب شہیر اپنے دوستوں (بقول حیا لوفر دوست) کے ساتھ آوارہ گردی کرنے میں مصروف تھا تو انجانے میں ایک بانیک سے کار ٹھوک دی۔ لیکن مقابل والا تو شہیر سے بھی دو ہاتھ اگے نکلی۔

بانیک پر ایک 14 سال کا لڑکا تھا اور ساتھ پیچھے ایک گڑیا جیسی (دکھنے میں بس) لڑکی، سکول کی یونیفارم میں ملبوس بے زار سی بیٹھی ہوئی تھی۔

شہیر کی کار انتہائی رش کی وجہ سے تھوڑی سے اس بانیک سے ٹکرا گئی لیکن ان لڑکی نے تو شہیر جیسے تیز بندے کو پکڑ کر ناکوں ناک چنے چبا ڈالے۔

"اترو نیچے۔" بانیک سے اترو وہ تیز تیز چلتی کار کی دروازہ پڑ آئی اور شہیر کو دیکھ کر غصے سے بولی۔

"I'm sorry .

رش تھا تو اچانک لگ گئی تھوڑی۔" شہیر باہر نکل کر بانیک کو دیکھ کر بولا۔

2 "نمبر کار کیا لے لی تم نے، ہوا میں اڑنے لگ گے؟ اور کیا کہا تم نے بانیک کو کہاں تھوڑی ٹکرا لگی ہے؟ بتاؤ ذرا مجھے۔" غصے سے لال ہوتے چہرے سے وہ کمر پڑ بازو ٹکا کر بولی۔

"زیادہ شور مچانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنی سی ہو تم۔ اور جب میں نے کوئی نقصان ہی نہیں کیا تو پھر روعب کس بات کا؟" شہیر جو پہلے تمیز سے بات کر رہا تھا لیکن جب اپنی پسندیدہ کار کو 2 نمبر بولنے پر غصے سے بولا۔

"ہائے اللہ جی۔ یہ اتنی سی کس کو بولا ہاں؟ بولو؟ پوری سامنے والی لائٹ کی ایک تار کٹ گئی ہے اور تم کہہ رہے کچھ نہیں ہوا۔" ماہی نے بانیک کی سامنے ایک لٹکی تار کو پکڑ کر کہا۔

شہیر تو تپ گیا۔

"تو اس تار سے کونسا تمہارا کباڑ جیسا بانیک سٹارٹ ہوتا تھا جو؟ اور دوسری بات تم ہو اتنی سی تو اتنی ہی بولوں گا میں۔ پہلو ان تو ہو نہیں اب تم۔" شہیر بھی ساری تمیز کو سائیڈ پر رکھ کر بولا۔

"سٹارٹ ہوناں ہو نقصان تو ہے ہمارا۔ رات کو کوئی مسئلہ ہو جائے کبھی اور جانا۔ پڑ جائے تو پھر کیسے جائیں گے ہم بتاؤ ذرا۔ وٹ تم کونسے کوئی افسر لگے ہو۔ شکل سے روچور کی بھی نو کر لگ رہے۔ اور مجھی یقین ہے یہ کار بھی کسی غریب کی چوری کی ہوئی تبھی اتنا آکڑ رہے۔" ماہی نے مزے سے شہیر کی دکھتی رگ پڑھا تھ رکھا۔

ماہی کی بات پر کار میں بیٹھی اس کی دوست ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گے۔ جبکہ شہیر کابس نہیں چل رہا تھا کہ اس گز بھر کی لڑکی کو اٹھا کر پھینک دے۔

"سنو لڑکی! جو کہنا ہے تمیز سے کہو اور بات میری ہو رہی میری کار کو درمیان میں مت لو تم۔" شہیر بھی بولا۔

"پہلی بات تو یہ کہ میرا نام لڑکی نہیں ہے ماہرہ ہے، کیا کہا میں نے ماہرہ عرف ماہی۔۔ وہ ہے نے ایک فلم سٹار بھی ماہرہ خان، وہی نام ہے میرا بس خان نہیں ہے آخر میں۔" ماہی نے ماہرہ پڑ زور دے کر کہا۔

"اور دوسری بات تم سے تمیزی بات کروں؟ تم سے؟ شکل دیکھی ہے اپنی کبھی۔ کیوں ناں کہوں کار کو کچھ؟
تمہاری کار اوپر سے اتری ہے؟" ماہی نے حیران کو کر کہا۔

شہیر کا ضبط ختم جو رہا تھا۔

"زیادہ بک بک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لو پکڑو پیسے اور جان چھوڑو بی بی۔" شہیر نے جیب سے 500 نکال کر جان چھڑانا چاہی۔

پیسے اور وہ بھی بس 500 دیکھ کر ماہی کا غصہ بڑھ گیا۔

"نقصان کی بدلے نقصان۔" ماہی غصے سے کہتی، کار کی بونٹ اور ششے پڑ اپنا بیگ اور جو تا اتار کر زور زور سے مارنے لگ گئی۔ جس سے زیادہ تو کچ نہا ہوا لیکن خراش اگیں اور دیکھنے سے ہی خرابی نظر آنے لگی۔

شہیر کی "ارے ارے" کرتے وہ اپنا کم کر دکھائی۔

"اب ہو گیا برابر۔ اور یہ لو 500 ٹھیک کروالینا۔" ماہی مزے سے شہیر کی پیسے اس کی ہاتھ میں رکھتی جا کر بانیک پڑ بیٹھ کر ایک مسکراہٹ اچھالتی چلی گئی۔

جبکہ شہیر غصے سے مٹھیاں بھنچتا رہ گیا۔

جبکہ شہیر کی دوست اس لڑکی کی چلتی زبان اور ہاتھ کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔

"شہیر! کہاں گم ہو؟ کب سے بلارہی۔ چلو بھی۔" حیا شہیر کو آواز دیتی ہاتھ نکال کر ہلا کر بولی۔

شہیر سر جھٹک کر کار میں بیٹھ گیا۔

"بس حیا یہی اتار دو۔ میں اگے چلی جاؤں گئی۔" مزدلفا گلی باہر بولی۔

"دماغ خراب ہے؟ کہاں درمیان میں ہے گھر تمہارا۔ کیسے جاؤ گئی اتنی دوڑا کیلی۔" حیا نے کہا۔

"ہاں حیا ٹھیک کہہ رہی ہے۔" شہیر نے حصہ ڈالا اور پھر مزدلفا کی ناں ناں کرتے بھی اس کی گھر کی سامنے لے
اے۔

ابھی کارر کی تھی کہ اسی وقت گھر کا دروازہ کھلا اور سلمان باہر نکلا۔

مزدلفا کو بڑی سے کار میں اتے دیکھ کر حیران رہ گیا۔

مزدلفا حیا کو اللہ حافظ بول کر اندر آ گئی۔

جبکہ سلمان کھڑا دور تک کار کو دیکھتا رہا۔

شہیر راستے میں مزدلفا کے بارے میں تھوڑی بہت بات چیت کرتا آیا۔
آخر دونوں گھر پہنچ گئے۔

گھر میں داخل ہوتے ہی حیا بھاگ کر بھیا کے ساتھ چپک گئی۔

"آگئی میری گڑیا۔" شاہیر نے لاؤنج میں بیٹھے ہی پوچھا۔

"ہاں بس بھیا ناں پوچھیں کیسی پہنچی۔ لیکن شہیر نے آج تھوڑا سا عقل کا کام کیا۔" حیا ہنس کر بولی۔

"جی نہیں حیا بی بی۔ میں ہمیشہ سے اچھے کام کرتا ہوں وہ الگ بات دیکھنے والے کی آنکھ ہونی چاہیے۔" شہیر طنز کرتا بولا۔

"شیری! بری بات۔ ایسے مت بولا کرو۔" شاہیر نے شہیر سے کہا۔

جبکہ شہیر نے منہ بنایا۔

"اچھا بتاؤ کیا کیا اچھا کام۔" شاہیر نے ہنس کر شہیر کو دیکھ کر حیا سے پوچھا۔

اور پھر حیا نے مزدلفا والی بات بتائی۔

کہ میری دوست کو کیسے گھر چھوڑا۔

جبکہ دوست کا نام سن کر فون والی بات یاد آگئی، لیکن شاہیر نے خیال جھٹک دیا۔

"اچھا چلو فریش ہو جاؤ۔ کھانا کھاتے ہیں۔" حیا کی بات سن کر شاہیر بولا۔

" Ok Buddy .."

شہیر ہاتھ پڑھاتھ مارتا اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

"حیا! اپنا سیل اپنی حد تک رکھا کرو گڑیا۔ دوستوں کو دوستوں کی حد تک رکھنا اچھا ہوتا ہے۔ چو جاؤ اب۔"

شہیر حیا کو جاتے دیکھ کر بولا۔

حیا نے نا سمجھی سے دیکھا اور پھر کندھے اچکا کر چلی گئی۔

"دادی! اپنی مزدلفا آج اتنی بڑی سی کار میں آئی تھی۔" سلمان شام کو گھر آکر بولا۔

"ہیں! کار؟"

ارے دماغ تو نہیں چل گیا تیرا بھی ان کے ساتھ رہ رہ کر لڑکے؟" دادی نے چشمہ ٹھیک کر کے کہا۔

"ارے نہیں دادی! سچ بول رہا۔ مکن نے خود دیکھا۔" سلمان پھر سے بولا۔

"ارے سنتی ہو خالدہ بیگم۔ یہ کیا بول رہا تیرا لڑکا،" دادی نے خالدہ کو کہا۔ جو پاس ہی بیٹھی دعا مانگ رہی تھی۔

"ارے اماں اب کیا بول رہا یہ۔" خالدہ جائے نماز تہہ کرتی بولی۔

"بتا۔ رے اپنی۔ ماں کو بھی۔" دادی نے سلمان سے کہا۔

سلمان نے وہی بات ماں کو بولی۔

"اچھا! میں پوچھتی ہوں۔ اور اماں آپ یہ بات حمید سے ناں کرنا۔" خالدہ نے کہا۔

"ہائے خالدہ! کیسی باتیں کرتی ہو، میں کیوں بتانے لگی۔ اچھا ہے گھر کی عزت کی بات گھر میں ہی رہ جائے۔" دادی نے کہا۔

"اچھا اماں میں دیکھ لوں ذرا مزدلفا کو اور ماہی کو بھی اٹھا دوں کب سے سوئی پڑی ہے کوئی فکر نہیں اس لڑکی کو۔" خالدہ بولتی کمرے کی طرف چل دی۔

"دیکھ لے اپنی ماں کے کام۔ ایسے ہی تو پھر گھر کی عزت خراب ہوتی جب گھر کے مردوں سے بات چھپا کر رکھنی۔" دادی نے سلمان کو کہا۔

سلمان تو تھا ہی دادی کا چچہ، ہوتا بھی کیوں ناں آخر دادی سے پیسے جو لیتا تھا۔ اور کبھی کبھار تو ہاتھ مار جاتا۔ اور بات مزدلفا پر آ جاتی۔

"ماہی! اٹھ جاؤ۔ عصر کا وقت گزر رہا ہے۔" اٹھو شہناش۔" خالدہ ماہی کو اٹھا کر بولی۔

"اف امی۔ کیا ہے۔ ایک ٹونی گھر میں سکون نہیں کسی کو بھی۔" ماہی غصے سے بولتی واشر روم چلی گئی۔

"اب یہاں ناں سو جانا۔ جلدی او اور نماز پڑھو۔" خالدہ نے کہا۔

کیونکہ اکثر فجر میں ہوتا کہ ماہی جا کر واشروم میں سوئی پڑی ہوتی۔

خالدہ مزدلفا کی جانب آئی جو نماز ادا کر چکی تھی،

"مزی بیٹی! آج کس کے ساتھ آئی تھی؟" خالدہ مزدلفا سے بولی۔

"جی امی وہ آج حیا زبردستی چھوڑ گئی مجھے۔ میں نے منع بھی کیا لیکن مانی نہیں وہ۔" مزدلفا نے بولا۔

"تم اپنی دادی کو جانتی ہو کیسی ہے۔ آئندہ اس بات کا خیال رکھنا۔" خالدہ نے مزدلفا کو بات بات میں کہا۔

مزدلفا بات سمجھ کر ہاں میں سر ہلا گئی۔

روحان فریش ہو کر نکلا تھا کہ شیشے میں بال بنارہا تھا جب اسے یکدم صبح والا خیال آیا۔

"اچھی خاصی تو شکل ہے یار میری۔ کہاں سے کریدا لگتا ہوں بھلا۔" روحان نے اپنے چہرے کو غور سے دیکھ کر

کہا۔

"نظر کم اس پاگل لڑکی کی کر کچھ نہیں جو مجھ جیسے ہینڈ سم کو ایسے بول رہی۔" روحان نے شرٹ کے بٹن بند کر

کے کہا۔

"اف میں بھی کیا فضول سوچ رہا ہوں۔ وہ تو تھی ہی پاگل فضول لڑکی۔" روحان نے کہا۔

"پاگل تک تو ٹھیک ہے لیکن فضول نہیں تھی خیر۔ اچھی خاصی تھی۔ جس کو میں نے ایسے فضول کہا۔ لویار
شکل سے معصوم تھی لیکن جب بولتی تب تو اللہ معافی۔" روحان دل ہی دل میں بولا۔

"خیر مجھے کیا۔" روحان نے سر جھٹک کر کہا۔ اور پھر کھانا کھانے چل دیا۔

"دلف سنا ہے ہمارے آکنامکس کے کوئی میل ٹیچر آرہے ہیں۔ کافی زھین ہیں اور سنا ہے حسین بھی۔" حیا
مزدلفا سے ملتے ہی خبر دیتی بولی۔

"تو کیا کریں پھر؟ پھول لے کر بیٹھ جائیں ان کے استقبال کے لیے؟" مزدلفا نے حیا کی باتوں سے تنگ آ کر کہا۔

"حد ہے دلف، کتنی کھڑوس ہو تم۔ میں ویسے ہی بات کر رہی ہوں اور تم ایسے۔" حیا منہ بنا کر بولی۔

"ہاں تو تم نے بتایا اور میں نے بھی سن لیا۔ اب بار بار وہی باتیں کیوں کر رہی ہو حیا۔ جب وہ آیں گے تو دیکھ لیں
گے بس بات ختم۔" مزدلفا نے حیا کو سمجھا کر کہا۔

کیونکہ حیا کی عادت تھی حسین لوگوں کے بارے میں بات کرنا،

"اچھا بابا! چل کلاس میں۔ دیکھ لیں تمہارے حسین سر کو بھی۔" مزدلفا نے حیا کی شکل دیکھ کر ہنس کر کہا۔

حیا نے مزدلفا کو گھورا۔

اور دونوں چلنے لگ گئیں۔

ابھی تھوڑا اگے گئیں تھیں کہ سامنے ہی روحان شاہ کسی لڑکی سے کھڑا بات کر رہا تھا۔

"دیکھو تو دلف یہ آدمی نما لڑکا وہی ہے ناں؟" حیا نے مزدلفا کو اشارہ کر کے کہا

"حیا! بری بات ہے یوں کسی کی طرف اشارہ کرنا بہت بری بات ہے۔" مزدلفا نے کہا۔

"لگتا ہے آج کسی اور لڑکی سے ٹکرماری ہے اس نے۔ میرے خیال میں اس شخص کی نظر بہت زیادہ سی کمزور ہے جو ہر کسی سے ٹکراتا پھرتا ہے۔" حیا نے کچھ سوچ کر کہا۔

"حیا! چھوڑو چلو کلاس میں۔" مزدلفا نے حیا سے کہا۔

لیکن حیا جلدی سے روحان کی طرف بڑھ گئی۔

"ہائے مسٹر! ABC حیا نے ہاتھ ہلا کر کہا۔

روحان نے سر گھما کر حیا کو دیکھا اور پھر چہرے پر ناگوار تاثرات آگے۔

"ہائے!" دوسری لڑکی نے مسکرا کر کہا۔ اور روحان کو دیکھنے لگ گئی۔

"اوکے مکن چلتی ہوں اللہ حافظ۔" لڑکی مسکرا کر کہتی وہاں سے چلی گئی۔

پیچھے ہی روحان بھی جانے لگا جب حیا کی بات نے اسے روک لیا۔

"میرے خیال میں آج پھر آپ نے کسی لڑکی میں ٹکرماری ہے، ویسے یہ تو آپ کی پرانی عادت ہے شاید۔" یا پھر

جان بوجھ کر ایسے کرتے ہیں آپ۔" حیا نے مسکرا کر کہا۔

" Ohh Shut up .

میں تم جیسی پاگل لڑکی سے بات نہیں کرنا چاہتا۔" روحان نے غصے سے کہا۔

"ہاں بات کیوں کرنی بھلا۔ ٹکرمارنی ہم نے تو بس۔ ویسے اپس کی بات ہے ایسے کر کے آپ کو ملتا کیا ہے۔" حیا نے ہاتھ باندھ کر پوچھا۔

"اپنی حد میں رہو لڑکی۔" روحان نے کہا۔

"میں تو ہوں ہی، لیکن آپ بھی تھوڑا اپنی عادت پر کنٹرول کریں۔ ایک اچھے انسان ہونے کے ناتے مشورہ ہے میرا۔ باز آجاؤ اپنی حرکتوں سے ورنہ کسی دن کچھ بھی ہو سکتا ہے۔" حیا نے سکون سے کہا۔

روحان بات کو سمجھ چکا تھا اس کا دل کیا کہ اپنا سر کسی دیوار میں مار لے۔ یا اس لڑکی کا قتل کر دے۔

"اصل میں قصور تمہارا بھی نہیں ہے، مجھے ہی میرے ماما پاپا کی بات نا ماننے کی سزا ملی ہے۔ اس سے اچھا تھا میں اپنا سر کسی دیوار میں مار لیتا لیکن تم سے کبھی ناں ٹکرا آتا۔ اور رہی بات اس لڑکی کی تو وہ میری دوست تھی۔ مس سر پھری۔" حیا کو دیکھ کر وہ چڑ کر بولا۔ اور وہاں سے تیز رفتاری سے چلا گیا۔

حیا ہکا بکا روحان کو جاتا دیکھتی رہی۔

"ہو گئی تسلی؟ یا کوئی کسر رہتی ہے؟" مزدلفا ہنستی ہوئی بولی۔ جو کب سے حیا اور روحان کو لڑتے دیکھ رہی تھی۔

"میری کوئی بستی تھوڑی ہوئی ہے۔ ایک غلط فہمی تھی بس۔ میں کیوں زیادہ اس کی بات کو فیل کروں۔" حیانے اپنی عزت افزائی کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

جبکہ مزدلفا ہنستی رہی۔

"السلام علیکم!" ایک نیا پروفیسر کلاس میں داخل ہوتا بولا۔

ڈسینٹ سی شخصیت، نیلی آنکھیں، ہلکی ہلکی شیو، کلاہی پر قیمتی گھڑی پہنے، سادہ لیکن نفیس پینٹ شرٹ میں ملبوس، ہلکی سے سائل لیے، وہ جب کلاس میں داخل ہوا، سب بچوں کے منہ اور آنکھیں کھولی کی کھولی رہ گئیں۔

سب کے ساتھ ساتھ مزدلفا اور حیا کی بھی شکلیں دیکھنے والی تھیں۔

"Wow . So handsome yr."

کلاس کی سب سے ماڈرن لڑکی نے کہا۔

"ایسا بندہ آج تک نہیں دیکھا میں نے۔" ایک لڑکی نے کہا۔

"یار! ان کی وجہ سے ہماری شکلیں مزید کوجی لگنے لگ گئیں ہیں۔ ایک دو لڑکیاں جو پہلے ہمارے پیچھے تھیں اب وہ بھی نہیں رہنی۔" ایک کلاس کے لڑکے نے کہا۔

"میرا تو کرش آگیا ہے ان کو دیکھتے ہی۔" مزید ایک لڑکی نے کہا۔

"ایسے سر ہوں تو کونسا بچہ ہے جو کلاس میں نہیں آئے گا۔" ایک بچے نے کہا۔

"ارے دلف! کیا یہ سچ ہے یا خواب؟" حیا نے رونی شکل بنا کر مزدلفا سے کہا۔

"بیٹا حیا عالم شاہ! یہ بالکل سچ ہے۔ اور آپ کو یہ ماننا ہو گا۔" مزدلفا نے ہنسی روک کر کہا۔

"Excuse me Miss..

Don't disturb the class ."

روحان نے حیا کو سخت نگاہ سے دیکھ کر کہا۔

حیا کو اچھی خاصی بستی محسوس ہوئی۔

"دلف! اب یہ مجھ سے ایسے ہی بدلے لے گا۔" حیا نے مزدلفا کو آہستہ سے کہا۔

"How are You students ?

I wish ,all of you are hard working . روحان نے کلاس کے بچوں کو مسکرا کر کہا۔

" So As you know , This ia my first class with you Guys. So at first , I introduce myself .It's me Rohan Shah . soon I completed my studies from London. "

(جیسے کہ آپ سب جانتے ہیں کہ یہ آپ کے ساتھ میری پہلی کلاس ہے۔ تو یس لیے پہلے میں اپنا تعارف کرواتا ہوں۔ میں ہوں روحان شاہ۔ ابھی ابھی میں نے اپنی پڑھائی لندن سے مکمل کی ہے۔)

روحان نے دوستانہ طریقے سے اپنا تعارف کروایا۔

کچھ روحان کی شخصیت اور کچھ یس کے بولنے کا انداز تھا کہ سب سٹوڈنٹ متاثر ہوئے بغیر ناں رہ سکے۔
 "آج پہلا لیکچر ہے تو آج ہم بس سبجیکٹ کے بارے میں عام اور معمول کی باتیں کریں گے۔" روحان نے مسکرا لڑکھا۔

"یہ بندہ مسکراتا بھی ہے دلف۔" حیانے حیران ہو کر کہا۔

"دلف! چپ کرو۔ سرنے دیکھ لیا تو بہت برا ہو گا۔" مزدلفانے کہا۔

"Sir It's me Roshah Sherazi .."

کلاس کی سب سے زیادہ بولڈ لڑکی نے ہاتھ کھڑا کر کے کہا۔

"اوکے۔ لیکن میں نے ابھی تک کسی کو انٹرو کا نہیں بولا۔" روحان نے خاموشی سے کہا۔

روحان کی بات پر روشہ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"- well

ایک بات میں آپ کو بتادوں، میں دوستانہ ماحول میں پڑھا ہوں، پس لیے چاہتا ہوں کہ ہم بھی دوستوں کی طرح
 ہی یہاں بھی رہیں۔ اپنی حدود سب کو بتا ہونی چاہئے۔ اپنی کلاس کے بارے میں آپ سب جب چاہیں بات کر
 سکتے ہیں لیکن کلاس کے علاوہ ادھر ادھر کی باتیں میں بالکل برداشت نہیں کروں گا۔

I hope

سب سمجھ گے ہوں گے۔ "روحان نے کہا۔

سب نے ہاں میں سر ہلایا۔

"دیکھو تو اتے ہی اپنے اصول بنانے شروع کر دیے۔" حیا نے تپ کر کہا۔

جبکہ مزدلفا کو روحان کی شخصیت بہت اچھی لگی تھی۔ پہلی ملاقات جیسی بھی ہوئی تھیں لیکن آج ان کا بولنے کا
 انداز پہلے سے بہت الگ تھا۔

اور پھر کچھ باتیں کرنے کے بعد روحان نے کلاس ختم کر دی۔

حیا بھی تیزی سے باہر آئی۔

"ایکسیوز می سر!" حیا نے آواز دی۔

روحان نے مڑ کر دیکھا اور پھر رک گیا۔

"پلیز پچھلی باتوں کے لیے معاف کر دیں سب کچھ غلطی سے ہوا۔ آپ ان لڑائی کی وجہ سے میرے مارکس کو
 کچھ مت کریئے گا پلیز۔" حیا نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

"اور کچھ؟" روحان نے ادھر ادھر دیکھتے کہا۔

"نہیں بس اتنا ہی۔ آپ کر دیں گاناں معاف۔ اور آج بھی مجھ سے غلط فہمی سے سب بولا گیا۔ پلیز یس کو مائنڈ نائیجیے گا۔" حیانے کہا۔

"میں کلاس کے معاملات کلاس میں رکھتا ہوں کر اپنی پرسنل آیشو کو ایک طرف رکھتا ہوں۔ آئندہ خیال رکھیے گا۔" روحان نے سختی سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

"کیا کہا سرنے؟" مزدلفانے حیا کے پاس اتے پوچھا۔

"کچھ نہیں، کہتے آئندہ خیال رکھنا۔" حیانے بری سے شکل بنا کر کہا۔ جس پر مزدلفا کی ہنسی نکل گئی۔

"کتنے کھڑوس ہیں سریار۔" حیانے کہا۔

"نہیں تو۔ آج ہی تو بتایا تھا کسی نے اپنے نئے سر بہت حسین ہیں۔" مزدلفانے ہنس کر کہا۔

حیانے ایک زور کا مکا مزدلفا کو لگایا۔ ابھی دونوں باتیں کر رہی تھیں کہ کلاس سے روشہ باہر آگئی۔

"تم سب ذرا اپنی حد میں رہو۔ اب ان پر میری یعنی روشہ شیرازی کی نظر ہے۔ سمجھ گئی۔" روشہ نے ایک نظر دونوں کو دیکھ کر کہا۔

"اوہ ہیلو۔ تو تمہیں کیا لگتا ہے ہم یس جیسے فضول بندے کے پیچھے ہیں؟" حیانے تنک کر کہا۔

"لگنا کیا صاف نظر آرہا ہے۔" روشہ نے طنز کرتے کہا۔

کلاس میں روشہ اور حیا کی کبھی ایک دوسرے سے نہیں بنتی تھی۔

"کام کرو جا کر آئی بڑی۔" حیا نے کہا۔

"دیکھ لوں گی تمہیں تو۔" روشہ غصے سے بولی۔

"ہاں تو دیکھ لینا۔" حیا نے بھی کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

کتنی دیر ہے تمہارے بھائی کو انے میں؟" حیا نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ اتنا ٹائم ہو گیا کوئی بھی نہیں آیا لینے۔ پیسے بھی نہیں ہیں آج تو کرایہ کے لیے۔" مزدلفا نے پرشانی سے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ آج میں چھوڑ دیتی ہوں تمہیں۔ اسی بہانے بھیا سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔" حیا خوش ہوتی بولی۔

"ن، نہیں۔ میں چلی جاؤں گی۔" مزدلفا جلدی سے بولی۔ نجانے کیوں مزدلفا کو گھبراہٹ ہونے لگ گئی۔

"دلف! حد کرتی ہو تم بھی۔ جب معم ہوں تو تم کیوں پریشان ہونے لگی۔" حیا نے کہا۔

اتنی دیر میں حیا کو لینے شاہیر عالم بھی آچکا تھا۔

"السلام علیکم بھیا!" حیا مسکرا مڑ بولی۔

"وسلام!"

میں زیادہ لیٹ تو نہیں ہوا۔ "شاہیر نے مسکرا کر حیا سے کہا۔

"ارے نہیں آج میں کچھ نہیں کہنے والی۔ بلکہ آج تو میں آپ کو اپنی دوست سے ملواتی ہوں۔" حیا نے چہک کر کہا۔

"ارے واہ۔" شاہیر مسکرا کر بول۔

"لیکن مسئلہ ہے بھیا۔ وہ ہمارے ساتھ آنے کو مان نہیں رہی۔" حیا نے منہ پھلا کر کہا۔

"ارے یہ کیا بات ہوئی۔ چلو بیٹھو تم۔ میں بات کرتا ہوں تمھاری دوست سے۔" شاہیر نے حیا سے کہا۔

"وہ بلیک چادر میں، میری دوست ہے۔" حیا نے مزے سے کہا۔

کیونکہ حیا جانتی تھی کہ مزدلفا بس حیا کے سامنے ہی زبان چلا سکتی ہے، ورنہ کسی کر کے سامنے تو آس کی بولتی بند ہوتی۔

شاہیر مزدلفا کی طرف چل پڑا۔

"مس مزدلفا؟" شاہیر مزدلفا کے پاس پہنچ کر بولا۔

مزدلفا نے حیران ہو کر سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا۔ لیکن بولی کچھ نہیں۔

"میں آپ سے بات کر رہا ہوں مس۔" شاہیر نے تھوڑا سختی سے کہا۔

"جی" مزدلفا نے آہستہ سے کہا۔

"اگر آپ کو خیالوں سے فرصت مل گئی ہو تو پلیز ہمارے ساتھ آنے کی زحمت کر لیں گیں۔" شاہیر نے مزدلفا کو کہا۔

"جی؟" مزدلفا نے پریشانی سے کچھ بھی نا سمجھ کر کہا۔

"اف کیا مصیبت ہے یار۔ حیا کو کوئی عقلمند لڑکی نہیں ملی تھی کیا دوستی کرنے کے لیے۔" شاہیر نے دل میں غصے سے کہا۔

"میں نے کوئی مشکل الفاظ تو نہیں استعمال کیے جو آپ ایسے جی جی کر رہیں۔" شاہیر نے سختی سے کہا۔

مزدلفا کے یہ سب سن کر ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔ کیونکہ کبھی یس طرح بات جو نہیں کی تھی کسی سے۔ ہمیشہ حیا ہی پنگے لیتی رہتی تھی۔

شاہیر نے مزدلفا کو چپ پا کر خاموشی سے ہاتھ پکڑ کر کار کی طرف لے جانے لگا۔

"کہاں لے کر جا رہے ہیں آپ مجھے؟" مزدلفا نے آنکھوں میں نمی لیے کہا۔

"آپ کو اغوا کر رہا ہوں۔ مس مزدلفا۔ وہاں جا کر آپ کا قیمہ بنواں گا۔" شاہیر نے دانت پیس کر کہا۔

شاہیر کی بات پر مزدلفا کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔

"حد ہے۔ اتنی بیوقوف لڑکی آج تک نہیں دیکھی میں نے۔ روحان ٹھیک کہتا ہے یہاں پاکستان کی لڑکیوں کو ناجانے کیا گیا ہے۔" شاہیر بڑبڑایا۔

"دیکھیں پلینز چھوڑ دیں مجھے۔" مزدلفا نے ہاتھ کو چھڑاتے ہوئے کہا۔

لیکن شاہیر نے بغیر کچھ سنے مزدلفا کو کار کے پاس لے گیا۔

"لو سمجھا لو اپنی دوست کو۔" شاہیر نے دروازہ کھول کر مزدلفا پر ایک سخت نظر ڈال کر حیا کو کہا۔

"ہائے بھیا۔ آپ کتنے اچھے ہیں۔" حیا چپک کر باہر نکلی۔

مزدلفا ابھی تک ڈری ہوئی تھی۔

"دلف کیا ہوا؟ تم رو کیوں رہی ہو؟" حیا نے مزدلفا کو دیکھ کر کہا۔

"اور یہ تمہارے ہاتھ اتنے ٹھنڈے کیوں ہو رہے ہیں۔" حیا نے مزدلفا کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

"حیا گڑیا۔ باہر موسم کافی گرم تھا یس لیے جو گیا ہو گا کچھ۔ فکر نہیں کرو۔ ٹھیک ہے تمہاری دوست۔" شاہیر نے مرر میں ایک سخت نظر مزدلفا پر ڈال کر حیا کو کہا۔

"لو پانی پیو۔" حیا نے مزدلفا کو پانی پلاتے ہوا کہا

مزدلفا نے نظر نیچے کیے حیا سے پانی لیا۔ اور نقاب کے نیچے سے ہی پانی کا ایک ادھ گھونٹ لے لیا۔

"حیا مجھے اتار دو یہی۔" مزدلفا نے تھوڑا سکون لے کر کہا۔

"اب تو بالکل بھی نہیں۔" حیا نے کہا۔

"حیا میں نے کہاناں اتار دو مجھے۔" مزدلفا نے آہستہ لیکن سخت لہجے میں کہا۔

"دلف پاگل ہو گئی ہو۔ اتنی مشکل سے میں نے بھیا کو تمہیں لینے بھیجا اور تم ایسے۔" حیا نے حیران ہو کر کہا۔

"حیا! اپنے بھیا کو بولو کار روکیں۔ میں چلی جاؤں گی خود ہی۔" مزدلفا نے آواز نیچی رکھ کر کہا۔

"چپ کر کے بیٹھی رہو۔" حیا نے مزدلفا کو خاموش کروا کر کہا۔

"کیا ہوا گڑیا۔" شاہیر نے حیا سے پوچھا۔

"کچھ نہیں بھیا۔ ویسے ہی دلف گھومی ہوئی ہے۔ بار بار ایک ہی بات کہ مجھے اتارو۔" حیا نے منہ بنا کر کہا۔

"حیا! میرے خیال مکن آپ کی دوست کو ہمارے ساتھ آنا اچھا محی لگا۔ اور کسی پر زور زبردستی نہیں کرنی چاہیے

۔ اگر جانا چاہتی ہے تو آپ جانے دو اس کو۔" شاہیر نے مزدلفا کو گھور کر کہا۔

مزدلفا کو حیا کا بھیا ایک نظر اچھا نہیں لگا تھا۔ البتہ اس کی سخت نظروں سے وہ ڈر ضرور رہی تھی۔ اسی لیے بار بار

بول رہی تھی۔ لیکن شاہیر کی باتوں پر اسے اپنی انسلٹ محسوس ہوئی۔

"لیکن بھیا۔" حیا نے کچھ کہنا چاہا۔

"حیا! مجھے اترنا ہے۔" مزدلفا نے حیا کی بات کاٹی۔

شاہیر نے کار روک دی۔ اور اتر کر مزدلفا کی طرف وال دروازہ کھولا۔

"مس پلیر۔" شاہیر نے خاموشی سے کہا۔

مزدلفا کا چہرہ شرمندگی سے سرخ ہو چکا تھا۔ جلدی سے کار سے اتر گئی۔ اور شاہیر نے دروازہ بند کر دیا۔

"اگر کوئی عزت دے تو اگلے کو بھی چاہیے کہ وہ عزت لے۔ امید ہے سمجھ گیس ہو گی آپ۔" شاہیر نے مزدلفا کو کہا اور تیزی سے کار میں بیٹھ کر وہاں سے نکل گیا۔

جبکہ حیا حیران پریشان سی دیکھتی رہ گئی۔

"یہ کیا کیا آپ نے بھیا۔" حیا نے کہا۔

"کیا مطلب؟ تمہاری دوست کے کہنے پر ہی روکی تھی کار۔" شاہیر نے کہا "لیکن بھیا۔ وہ ایک۔ نمبر کی بیوقوف ہے۔ اس کے پاس ایک پیسہ بھی نہیں ہے گھر کیسے جائے گی وہ" حیا نے پریشان ہو کر کہا۔

"حیا! تم بچی ہو۔ دوستی کو دوستی کی حد تک رکھو۔ زیادہ سر پر سوار مت کرو۔ یہ اس کا مسئلہ ہے وہ کر لے گی بیچ۔" شاہیر نے سکون سے کہا۔ ویسے بھی اس دن کال اور پھر آج سب کچھ دیکھ کر اسے مزدلفا سے مزید کوفت تھی۔ محسوس ہوئی تھی۔

"بھیا! دوست ہے میری۔" حیا نے غصے سے کہا۔

"حیا! شاہیر نے حیا کو دیکھا جس نے غصے میں لیکن بد تمیزی سے کہا تھا۔

"سوری بھیا۔ لیکن مکن ایسے نہیں چھوڑ کر جاسکتی آسے۔" حیا نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔" شاہیر نے آخر دانت پیس کر واپس کار گھمائی۔

لیکن جب وہاں پہنچے جہاں مزد دلفا کو اتارہ تھا، وہاں پر مزد دلفا نہیں تھی۔

"یہ کہاں گئی اب؟" حیا نے کہا۔

"مجھے کیا پتہ۔" شاہیر نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔

"کس کے پاس تو پیسے بھی۔ نہیں ہیں۔ پھر کہاں گئی۔" حیا نے پریشان ہو کر کہا۔

"پیسے نہیں ہیں؟ تو اہر اتنی جلدی کہاں جاسکتی ہے وہ؟" شاہیر بھی اب تھوڑا پریشان ہو کر بولا۔

جو بھی تھا لیکن تھی تو وہ ایک لڑکی ذات ہی ناں۔

"تمہارے پاس اس کا نمبر ہے؟ کال کرو" شاہیر نے کچھ سوچ کر کہا۔

"ہاں میں کرتی ہوں۔" حیا نے جلدی سے فون نکال کر کہا۔

مزدلفا غصے سے باہر نکل کر ایک طرف فٹا تھ پر چلنے لگ گئی۔

"کوئی تمیز نہیں ہے اس بندے کو تو۔ حد ہے۔ کوئی اخلاقی چیزیں بھی ہوتی ہیں لیکن اس حیا کے کھڑوس بھیا میں کچھ بھی نہیں ہے ویسا۔" مزدلفا کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا۔

"لیکن اب میں کیسے جاؤ گئی۔ گھر تو کافی دور ہے۔" اب مزدلفا کو اصل پریشانی ہو رہی تھی۔

ابھی مزدلفا اپنی سوچوں میں گم تھی کہ اسے سامنے سے ولید ایک بانیک پر اتنا نظر آیا۔

مزدلفا نے سوچا اسے روک لے لیکن پھر اس دن والی بات لے ڈر سے خاموش چلتی رہی۔

تھوڑی سی دیر میں مزدلفا کا بازو کسی نے پکڑ کر پیچھے کھنچا۔

مزدلفا نے غصے سے مڑ کر دیکھا۔ لیکن سامنے سی ولید کی خود پر بری نظر محسوس کر کے ڈر گئی۔

"کہاں جا رہی ہو؟" ولید نے سر تا پاؤں تک دیکھ کر پوچھا۔

"ک، کہیں نہیں۔ گھر جا رہی ہوں۔" مزدلفا نے چادر ٹھیک کر کے کہا۔

"آ جاؤ۔ چھوڑ دوں گھر۔ بیٹھو۔" ولید نے بانیک کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

پہلے تو مزدلفا کا دل کیاناں کر دے لیکن پر اس پاس کے لوگوں کی موجودگی کو دیکھ کر تھوڑا سکون میں آئی۔ اور خاموشی سے بیٹھ گئی۔

جبکہ ولید کے چہرے پر ایک انجانی شیطانی مسکراہٹ چھا گئی۔

"آہی گیا آخر شکار خود چل کر۔" ولید نے دل میں کہا اور بانٹک سٹارٹ کر دی۔

"بھیا بیل جا رہی ہے لیکن اٹھا نہیں رہی وہ" حیا نے کہا

"ایک بار پھر سے کرو۔" شاہیر نے کہا

حیا پھر سے نمبر ملانے لگ گئی۔

اس بار مزدلفانے فون اٹھالیا۔

"شکر فون اٹھالیا۔ کہاں ہو تم دلف۔" حیا نے جلدی سے پوچھا۔

"میں ولید بھیا کے ساتھ گھر جا رہی ہوں۔ اور تمہارا بھی بہت شکریہ جو کچھ آج کیا۔" مزدلفانے ناراضگی سے آہستہ سے کہا۔ کہیں ولید کو ناسن جائے۔

"سوری دلف۔ بھیا نے پتہ نہیں کیسے کیا یہ سب۔" حیا نے شرمندہ ہو کر کہا۔

"کوئی بات نہیں۔" مزدلفانے حیا کو مزید شرمندہ کرنے کا ارادہ ختم کر دیا۔ لیکن سامنے والی عمارتوں کو دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

"ایک منٹ حیا میں۔ پھر بات کرتی۔" مزدلفانے حیا سے جلدی سے کہا۔ لیکن جلدی اور پریشانی میں کال نا کاٹ سکی۔ دوسری طرف حیا نے فون بند کرتی نے مزدلفا کی بات سنی اور پھر سے فون کان سے لگالیا۔

"ولید بھائی! یہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟" مزدلفانے پریشانی سے پوچھا۔

"پریشان کیوں ہو رہی ہو بے بی۔ آجیں تمہیں وہاں لے کر جا رہا ہوں جہاں تمہیں اور مجھے ڈسٹرب کرنے کوئی نہیں ائے گا۔" ولید نے ہنس کر مزدلفا سے کہا۔

"با، بایک کورو کیوں۔ م مجھے اترنا ہے۔" مزدلفانے ڈرتے کہا۔

"پریشان کیوں ہو رہی ہو؟ میں ہوں ناں تمہارے ساتھ۔" ولید نے کہا۔

"میں نے کہا۔ کہا۔ ناں اترنا ہے مجھے۔" مزدلفانے غصے سے کہا۔

"ارے میں تو ڈر گیا جیسے۔" ولید نے مزدلفا کو مڑ لڑا کیٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھیں ولید بھائی! امی میرا انتظار کر رہی ہو گئی۔ پلیز مجھے جانے دیں۔" مزدلفانے آلتجا کی۔

"پہلی بات تو یہ کہ کتنی دفعہ کہا ہے میں تمہارا بھائی نہیں ہوں۔ اور دوسرا، پریشان نہیں ہونا بس کچھ گھنٹوں کی بات ہے، پھر گھر ہی جانا ہے۔" ولید نے بایک ایک فلیٹ کے سامنے روک کر کہا۔

"یہ ہم کہاں ہیں؟ پلیز مجھے واپس چھوڑ دیں۔" مزدلفانے جگہ کو دلہ لڑ کہا جہاں پر کچھ فصلے پر ایک دو گھر تھے۔ اور باقی سنان علاقہ تھا۔

"دلف! ہیلو دلف؟ کیا ہوا؟؟؟" حیا نے باتیں سن کر کہا

"کیا ہوا حیا؟" شاہیر نے حیا کو پریشان دیکھ کر پوچھا۔

"بھیا! دلف مشکل میں ہے۔ وہ گھٹیا انسان اسے پتہ نہیں کہاں لے کر جا رہا ہے۔" حیا نے پریشانی سے کہا

"کیا ہوا؟ بتاؤ مجھے؟ کوئی گھٹیا؟ ساڑی بات بتاؤ" شاہیر نے حیا کو حوصلہ دیتے پوچھا۔

حیا نے مز دلفا کی ساری کہانی جلدی سے بتادی۔

"پلیز بھیا مز دلفا کو مدد کی ضرورت ہے۔ آپ کچھ کریں۔" حیا نے پریشانی سے کہا۔

"لیکن حیا یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔ دوسرے کے مسئلوں میں نہیں پڑنا چاہئے گڑیا" شاہیر نے خاموشی سے کہا۔

"بھیا؟ آپ ایسے بول رہے ہیں آپ؟ مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی۔" حیا نے حیرت سے اپنے بھیا کو دیکھا۔

"اوکے۔ تم ایک کام کرو۔ کال کٹ مت کرنا۔ میں۔ شاہیر کال کرتا ہوں۔ وہ تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہے۔ اس

مسئلے کو میں خود دیکھ لوں گا۔" شاہیر نے کہا۔

اور ساتھ ہی شاہیر کو میسج کر دیا کہ وہ فلاں جگہ سے حیا کو پک کر لے۔

"نہیں میں بھی ساتھ جاؤں گئی۔" حیا نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

"گڑیا! فضول باتیں نہیں کرو۔" شاہیر نے روحان کا نمبر ملاتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہہ دیا تو بس آپ جلدی سے کچھ کریں۔" حیانے کہا

"شاہ! جلدی سے ایک نمبر کو ٹریک کرواؤ اور سارا ڈیٹا مجھے دو۔" شاہیر نے روحان کو کہا۔

"اوکے" روحان نے حیران ہو کر کہا اور اپنے کوئی دوست کو نمبر دیا اور لوکیشن کا بولا۔

5 منٹ میں ہی اس نے لوکیشن سنڈ کر دی۔

"نمبر کی لوکیشن میں نے بھیج دی ہے۔ لیکن ہوا حیا کہا شاہ؟ سب کچھ ٹھیک تو ہے؟" روحان نے پوچھا۔

"ہاں ٹھیک ہے میں بعد میں بات کرتا ہوں۔" شاہیر نے جلدی سے فون کاٹ دیا اور بتائی ہوئی لوکیشن کی طرف کار موڑ دی۔

"یہ جگہ شہر سے کافی حد تک دور ہے۔ اور کوئی بھی یہاں ہمیں تنگ کرنے نہیں ائے گا اور نا ہی کوئی تمہاری مدد کو۔ اس لیے جیسا میں کہتا ہوں ویسا ہی کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہو گا سچھی۔" ولید نے مزدلفا کا بازو پکڑ کر دروازہ کھولے ہوئے کہا۔

مزدلفا نے موقع پا کر فوراً اپنے دانت ولید کے بازو میں گاڑ دیے۔ ولید کی گرفت کمزور ہوئی اور مزدلفا وہاں سے بھاگ نکلی۔

"اف! اپنی کمزور اور ناکام کوشش کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا میری جان۔" ولید نے بایک سٹارٹ کر کے ہنس کر کہا۔

مزدلفا بھاگ رہی تھی لیکن ولید چند ہی پل میں کس تک پہنچ گیا تھا۔

"پلیز جانے دیں مجھے۔" مزدلفا نے روتے ہوئے ولید سے کہا۔

"چھوڑنے کے لیے نہیں لایا یہاں" ولید نے مزدلفا کو بالوں سے پکڑ کر کہا۔

اور زبردستی کھینچ کر لے جانے لگ گیا۔

اور اندر دھکا دیا اور خود بھی داخل ہو کر دروازہ بند کر گیا۔

"کیا ملتا ہے یوں فضول کوشش کر کے؟" ولید مزدلفا کے قریب بیٹھ کر بولا۔ جو نیچے گری ہوئی تھی۔

"خدا کے قہر سے ڈرو تم۔ مت کرو ایسا جو بعد میں تم خود بھی سہہ ناپاؤ۔" مزدلفا نے کہا۔

جبکہ ولید نے اگے بڑھ کر مزدلفا کی چادر کھینچی۔

"قہر تو بخش میں ائے گا، فلحال جو تم مجھ پر قہر برسا رہی ہو وہ تو سہہ لوں۔" ولید نے مزدلفا کے قریب ہو کر کہا۔

جبکہ مزدلفا پیچھے ہوئی۔

"آخر آج تمہیں پاہی لیا۔ اب جلد ہی تمہیں حاصل کر لوں گا۔ اور پھر آج جاتے ہی میں ابو سے ہماری شادی

کی بات بھی کر لوں گا۔ پریشان نا ہو تم۔ تم میری ہو اب بھی۔" ولید نے مزدلفا کا بازو پکڑ کر کھینچ کر کہا۔

مزدلفانے پوری طاقت سے ایک زور کا تھپڑ ولید کے منہ پر دے مارا۔

"شرم نہیں آتی؟ تمہاری بھی ایک بہن ہے گھر پر۔ ڈرو اللہ سے۔ یہ ناں ہو کل کو تمہارا کیا دھرا تمہاری بہن کو سہنا پڑے۔" مزدلفانے چیخ کر کہا۔

جبکہ ولید طیش میں آگیا،

"تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔ اب دیکھ کیا کرتا ہوں ترے ساتھ۔ وہ حال کروں گا کہ موت کو۔ ترسو گئی تم۔" ولید حیوان بنا مزدلفا پر جھپٹا۔

جبکہ مزدلفا اپنے پوری قوت سے خود کو بچانے لگ گئی۔

"بھیا! آپ کہاں ہیں؟" شہیر نے کال کی۔

"تم۔ اس جگہ پر پہنچو اور حیا کو گھر لے جانا! مجھے ایک ضروری کام ہے۔" شاہیر نے کار تیزی سے چلاتے فون پرٹ کہا۔

"بھیا! مجھے نہیں جانا۔ آپ جانتے ہیں۔" حیا نے جلدی سے کہا

"حیا! اب تم چاہتی ہو میں غصہ کروں؟" شاہیر نے تھوڑی سختی سے کہا

"لیکن۔ بھیا دلف "حیا نے کچھ کہنا چاہا۔

"اس کا مسلہ اب تم مجھ پر چھوڑ دو۔ میں اب دیکھ لوں گا۔ ایسے کام میں، تمہارا جانا بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے۔
اوکے۔ شیریں ارہا ہے اور تم اچھے بچوں کی طرح چلے جانا۔" شاہیر نے ایک ہاتھ سے حیا کے گال تھپتھپا کر کہا

"پکاناں! دلف کی مدد کریں گے۔" حیا نے کہا

"اپنے بھیا پر یقین ہے ناں آپ کو گڑیا۔" شاہیر نے حیا کی طرف دیکھ کر کہا

"جی بھیا۔" حیا نے کہا

"تو پھر بے فکر رہو۔ اور جاؤ گھر۔" شاہیر نے کہا

جس پر حیا نے سر ہلادیا۔

اور پھر ایک۔ شاپنگ مال کے پاس کار روک کر حیا کو اتار دیا۔

"خیال سے رہنا۔ اندر جاؤ اور شیریں کو کال کرو۔ شاباش۔" شاہیر نے حیا کو کہا۔

"اوکے۔" حیا نے ناچاہتے ہوئے کہا

پھر شاہیر وہاں سے فل سپیڈ سے گاڑی لے گیا۔

شاہیر صرف حیا کو دی ہوئی زبان کی وجہ سے جارہا تھا۔

"اب تم مجھے غصہ دلارہی ہو۔" ولید نے مسکرا کر مزدلفا کو دیکھ کر کہا، جس نے اپنی پوری قوت سے ولید کو دور دھکا دیا اور بھاگ کر دروازہ کھولنے لگ گئی۔ لیکن۔ ولید نے اسے پکڑ کر دھکا دے دیا اور دیوار میں جا لگی۔ اور سر پر چوٹ لگ گئی

"پلیز مجھے چھوڑ دیں۔ آپ جیسا بولیں گے میں بالکل ویسا ہی کروں گی۔" مزدلفا نے گڑ گڑا کر کہا۔

"ہاتھ میں ائے پھل کو کون چھوڑتا ہے۔ اور تم بالکل ویسا ہی کرو گئی جس میں چاہتا ہوں۔" ولید نے مزید گہری مسکراہٹ سے مزدلفا کے چہرے کو پکڑ کر قریب کرتے ہوئے کہا۔

"اف کتنی ظالم ہو تم میری جان! تم سوچ نہیں سکتی میں کتنا پاگل ہو رہا ہوں تمہارے لیے۔" ولید نے سرگوشی کرتے ہوئے مزدلفا سے کہا۔

جبکہ مزدلفا اس پاس دیکھ رہی تھی کہ شاید کوئی چیز مل جائے۔ اچانک ایک طرف ایک ٹوٹی ہوئی پلاسٹک کی کرسی کی سائیڈ ملی، مزدلفا نے ولید کو دھکا دے کر وہ اٹھانی چاہی، لیکن بروقت ولید نے اپنا پاؤں اگے کر دیا اور مزدلفا کا پاؤں مڑ گیا۔ اور زمین پر گر گئی۔

"چالاکی وہ بھی میرے ساتھ۔" ولید نے مزدلفا کو کہا۔

"یہ اٹھا رہی تھی ناں، لو۔" ولید نے وہی ٹوٹی ہوئی کرسی اٹھا کر مزدلفا کے سر پر ماری۔

"سب بیکار۔ اب بس میری چلے گی سنا تم نے" ولید اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا مسکرا کر بولا۔

"میں آپ سے شادی کروں گی۔ لیکن پلینز میری عزت کو یوں خراب ناں کریں۔" مزدلفا نے روتے ہوئے کہا
 "شادی تو بعد کی بات ہے۔ ابھی کا تو دیکھ لیں تھوڑا۔" ولید نے مزدلفا پر جھک کر کہا۔

مزدلفا اپنے ہاتھ سے ولید کو پرے کرنے لگ گئی، لیکن وہ اس وقت ایک شیطان بنا ہوا تھا۔ مزدلفا جیسی کمزور اور ڈرپوک لڑکی کو قابو کرنا کونسا مشکل بات تھی اس کے لیے۔ لیکن اس مزاحمت کی وجہ سے مزدلفا کے چہرے پر ولید نے ایک تھپڑ جڑ دیا۔ لیکن مزدلفا نے پھر بھی اپنی سی کوشش جاری رکھی۔ مزدلفا دل میں اللہ سے مدد مانگ رہی تھی۔

"بے شک اللہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔" (مفہوم)

ولید مزدلفا کو بالکل بے بس کر چکا تھا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی گھٹیا حرکت کرتا، اچانک دروازے پر زور سے دستک ہونے لگ گئی۔

ولید نے غصے سے دروازہ کو دیکھا۔

جبکہ مزدلفا نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا جس نے اسے محفوظ کر لیا۔

"میری بات غور سے سن لو تم! اگر کچھ بولی یا کوئی چالاکی کرنا چاہی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھی۔ مت بھولو تم میرے رحم و کرم پر ہو۔" ولید نے مزدلفا کو گھور کر حکم دیا۔

مزدلفا جو ڈری سہمی ہوئی تھی، جھٹ سے وہاں سے بھاگ کر ایک طرف ہوئی،

ولید ایک دفعہ پھر مزدلفا کو گھور کر اپنی شرٹ پہن کر صاف کرتا دروازہ کی طرف چلا۔

دروازہ کھول کر دیکھا تو سامنے کوئی اجنبی شخص کھڑا تھا۔

ولید نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا۔

"جی فرمیں۔" ولید نے اکتا کر کہا۔

"ولید صاحب آپ ہیں؟" سامنے والے نے پوچھا۔

ولید کا پہلے دل کیا بول دے کہ نہیں۔ پھر سامنے والے کی کار اور شخصیت کو دیکھ کر سوال کر بیٹھا۔

"کیوں آپ کو اس سے کیا کام؟" ولید نے پوچھا۔

"کیونکہ مجھے ولید صاحب سے ایک ضروری کام ہے، کچھ پیسے دینے ہیں انکو۔" سامنے والے نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔

ولید فطرت کے حساب سے ایک لالچی اور گھٹیا شخص تھا، پسوں کے نام پر جان دینے کو تیار ہو جاتا تھا، اس لیے فوراً بول اٹھا۔

"جی میں ہوں ولید۔ کہاں ہیں پیسے؟" ولید نے جلدی سے کہا۔

"آپ کو پکا یقین ہے کہ آپ ہی ہیں ولید۔" سننے والے نے اپنی گہری کالی آنکھوں سے چشمہ اتار کر دیکھ کر پوچھا۔

ولید گہرے سانولے رنگ کا +30، معمولی نقوش اور آوارہ لڑکا تھا۔

"ہاں بالکل۔ میں ہی ہوں۔" ولید نے جلدی سے کہا۔

سامنے والے نے اپنی کلاپی پر بندھی گھڑی کو اتار کر گاڑی میں رکھا اور اپنے کف فولڈ کیے۔

"کہاں ہیں پیسے؟" ولید نے تجسس سے پوچھا۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ تھوڑا صبر کر لیتے تو۔" سامنے والے نے آنکھوں میں سختی لیے ولید کی طرف چل کر کہا۔

"ک، کون ہو تم؟" ولید نے غصے سے پوچھا۔ کیونکہ سامنے والے کے ارادے اسے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

"میں کون ہوں۔ اس سے تمہیں کیا لینا۔ لیکن آج وہ حال کروں گا کہ تم کیا تمہاری ساری نسل یاد رکھے گی۔" سامنے والے نے ولید کی طرف بڑھ کر کہا۔

ولید نے جلدی سے بھاگ کر دروازہ بند کرنا چاہا۔ لیکن بروقت مقابل نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر بند ہونے سے روک لیا۔

اور ولید کو ایک زوردار ٹانگ سے اندر دھکا دیا۔

مزدلفا جو ایک طرف ڈری بیٹھی رو رہی تھی، اچانک کسی چیز کے گرنے پر سراٹھالیا۔

سامنے والے کو دیکھ کر اس کا دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں گر جائے۔

"حیا کا بھیا۔" مزدلفا نے آہستہ سے کہا۔

شاہیر نے ایک نظر مزدلفا کو دیکھا جس کی حالت بہت خراب تھی، بال سارے بکھرے ہوئے، پھٹا ہوا ہونٹ، کپڑے مٹی سے گندے ہوئے۔ چادر کا نام و نشان نہ تھا، قمیض کا گھیرا بھی کھنچا تانی کی وجہ سے پھٹا ہوا تھا۔ ایک نظر دیکھ کر ہی شاہیر کو مزدلفا پر ترس آیا اور خود پر غصہ بھی۔ کہکاش وہ اسے یوں ناں اتارتا۔ اسی غصے سے وہ ولید کی طرف بڑھا، اور ولید کو کالر سے پکڑ کر کھڑا کیا اور مکے مارنے شروع کر دیے۔

"مسلمان ہو؟ ہمیں اپنے گھر میں سب سے پہلے یہی سکھایا جاتا ہے کہ عورت کی عزت کیا چیز ہے۔ لیکن آج وہ میں بتاتا ہوں تمہیں۔" شاہیر غصے سے ولید کو مارتا بولا۔

شاہیر اور روحان نے لندن میں اچھی خاصی بوکسنگ کی کلاس سزنی ہوئی تھی اور وہاں کے مشہور چیمپئن بھی تھے۔ اس لے شاہیر جیسے مضبوط بندے کے سامنے ولید جیسا نشی کیا کر سکتا تھا۔

"چھوڑ دو مجھے۔ میں آئندہ ایسا نہیں کرو گا۔" ولید نے ڈر کر ہاتھ باندھ کر کہا۔

"کچھ بچا ہے معافی کے لیے؟ دیکھو اس کی حالت" شاہیر نے ولید کو گردن سے پکڑ کر مزدلفا کے پاس کر کے کہا۔

مزدلفا روئی جا رہی تھی۔

"لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔" شاہیر نے غصے سے کہا اور ولید کو 4-5 اور مکے مار دیے۔

لیکن۔ اس سے پہلے کہ وہ اور مارتا، مزدلفا نے ہاتھ جوڑ دیے۔

"پلیز چھوڑ دیں اسے۔" مزدلفا نے روتے ہوئے کہا، اور پھر اچانک بے ہوش ہو گئی۔ اور سردیوار سے ٹکرا گیا۔

ولید نے اسی بات کا فائدہ اٹھایا۔ اور شاہیر کی توجہ ناپا کر فوراً خود کو چھڑا کر وہاں سے بھاگ نکلا اور باہر سے دروازہ بند کر دیا۔

شاہیر نے جلدی سے مزدلفا کو پکڑا۔ اور خون کو روکنے کیلئے اپنی جیب سے رومال نکالا۔ وہ تو شکر زیادہ گہری چوٹ نہیں تھی کس لیے جلد ہی خون بھنارک گیا۔

"مس مزدلفا؟

ہیلو۔" شاہیر نے مزدلفا کو ہوش میں لانے کے لیے ہاتھوں کو اچھے سے رگڑا۔

دروازے کی طرف دیکھ کر غصے سے مکا بنا کر دیوار پر مارا۔

پھر مزدلفا کو ہوش میں۔ لانے کی کوشش کرنے لگ گیا۔

"کیا مصیبت ہے یار۔" شاہیر نے غصے سے کہا۔

"م، میں کہاں ہوں؟" مزدلفا نے تھوڑی سی آنکھیں کھول کر کہا۔

"شکر ہے ہوش اگیا تمہیں۔" شاہیر نے کہا

"کیا ہوا تھا مجھے؟ میں کہاں ہوں؟ آپ کون ہیں؟" مزدلفا اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھی۔

"اٹھو گھر چلو۔ میں چھوڑ دیتا ہوں۔" شاہیر نے مزدلفا کی بات کو۔ نظر انداز کر کے کہا۔

"دور رہیں مجھ سے۔ پاس نہیں آنا۔" مزدلفا نے جلدی سے پیچھے کھسک کر کہا

"یادداشت کمزور ہے تمہاری؟ ابھی میں نے صیٰ اکر تمہیں بچایا۔" شاہیر کو اب غصہ ا رہا تھا۔

"میں نہیں جانتی آپ کو۔" مزدلفا نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ بکو اس ہے یہ۔ چلو۔ اٹھو۔" شاہیر نے غصے سے مزدلفا کا ہاتھ پکڑ کر کھنچا۔

"چھوڑیں مجھے۔" مزدلفا شاہیر کو۔ مکے مارنے لگ گئی۔

"تمہارا نوکر ہوں میں؟ اب اگر کوئی حرکت کی تو یہی چھوڑ کر چلا جاؤں گا سمجھی۔ چپ کر کے بیٹھ جاؤ۔" شاہیر نے خود کو قابو کرتے ہوئے کہا۔

"اپنی چادر اور سامان اٹھاؤ۔ میں دروازہ کھولتا ہوں۔" شاہیر نے ایک سخت نگاہ ڈال کر دروازہ کھولنا شروع کر دیا

زیادہ کوشش نہیں کرنا پڑی کیونکہ دروازہ پہلے ہی خستہ حالت میں تھا۔

"چلو۔" شاہیر نے مڑ کر مزدلفا کو کہا۔

اور وہ مرے قدموں کے ساتھ پیچھے پیچھے چل دی۔

"گھر کہاں ہے تمہارا۔" شاہیر نے مزدلفا سے پوچھا "مجھے نہیں پتہ۔" مزدلفا نے دماغ پر زور دے کر کہا۔ اسے کچھ یاد نہیں رہا تھا۔

"دیکھو۔ میں صرف حیا کی وجہ سے لحاظ کر رہا ہوں۔ مجھے زیادہ غصہ مت دلو او۔" شاہیر نے ضبط کرتے ہوئے کہا

"سچ میں۔ مجھے کچھ بھی یاد نہیں۔" مزدلفا نے روتے ہوئے کہا

"اف پھر سے وہی رونا۔ اچھا چپ ہو جاؤ۔ کرتا ہوں کچھ۔" شاہیر نے غصے سے کہا
مزدلفا سہم کر چپ کر گئی۔

اور پھر کچھ سوچ کر حیا کا نمبر ملا یا۔

"گڑیا! تمہاری دوست کا گھر کہاں پر ہے۔" شاہیر نے کہا

"بھیا وہ ٹھیک تو ہے؟" حیا نے پریشانی سے کہا

"ہاں ٹھیک ہے۔ لیکن مزید میں۔ اس پاگل لڑکی کے ساتھ رہا تو میں ضرور کچھ کر بیٹھوں گا۔ مجھ مائے جلدی سے میسج کر دو۔" شاہیر نے حیا کو۔ کہا اور فون کاٹ دیا۔

مزدلفا پریشان سے شاہیر کو۔ دیکھ رہی تھی۔

"سنیں وہاں میں کیسے پہنچی تھی؟" مزدلفا نے کہا

"چپ کر کے بیٹھی رہو۔" شاہیر نے غصے سے کہا کہ پھر دوبارہ مزدلفا کی ہمت ہی ناں ہوئی کچھ بولنے کی۔

اور سارا راستہ ایسے ہی کٹ گیا۔ مزدلفا کے گھر کے سامنے جا کر گاڑی روکی۔

"اترو۔ یا کوئی خاص پیغام لے کر آؤں میں؟" شاہیر دروازہ کھول کر بولا۔

"یہ کس کا گھر ہے؟" مزدلفا نے پریشان ہو کر پوچھا

What the hell is this .."

شاہیر نے غصے سے گاڑی پر مکارا۔

مزدلفا ڈر کر باہر نکل آئی۔

"یہ محترمہ آپ کا ہی گھر ہے جاؤ۔ جان چھوڑو میری۔ اللہ حافظ۔" شاہیر نے گاڑی کا دروازہ زور سے بند کر کے غصے سے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

اور گاڑی میں بیٹھ کر نکل گیا۔

جبکہ مزدلفا پریشان سے کبھی جاتی گاڑی کو تو کبھی دروازے کو دیکھ رہی تھی۔

مزدلفا باہر کھڑی دیکھ رہی تھی کہ جب دروازہ کھلا اور باہر سلمان نکلا۔ لیکن مزدلفا کو دیکھ کر فوراً اندر بھاگ گیا۔

"دادی! اپنی اگئی ہے باہر کھڑی ہے" سلمان جلدی سے بولا۔

"ارے بے غیرت باہر کیوں مری ہوئی ہے۔ اب کیا ساری دنیا میں ہمارا تماشا بنائے گئی منحوس۔" دادی نے نفرت سے کہا۔

"ارے ماہی! جا اس منحوس بے غیرت کو۔ لے کر آ۔ کس کے ساتھ منہ کالا کر کے آئی ہے۔ دیکھ تو۔ ہائے ہم۔ تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔ ہائے میرے بیٹے کی یہاں عزت تھی جو تیری اس کلموھی بیٹی نے خاک میں ملا دی۔" دادی شور مچاتی خالدہ کو بولی۔

جبکہ خالدہ ابھی تک ولی کی باتوں پر شوک میں تھی۔

1 گھنٹہ پہلے؛

ابھی ایک ادھ گھنٹہ پہلے، ولید مٹی سے آٹا ہوا گھر پہنچا، منہ پر زخم، اور کپڑے سارے پھٹے ہوئے۔

"کیا ہوا ولی بیٹا؟" خالدہ نے جلدی سے ولید کو پکڑ کر بیٹھا کر پوچھا۔ جو کہ ولید نے نفرت سے جھٹک دیا۔

"مجھ سے پوچھ رہی ہو۔ اپنی اس آوارہ بیٹی سے پوچھو کیا کرتی پھرتی ہے وہ۔ کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔" ولید نے غصے سے گلاس کو پھینک کر کہا۔

"کیا ہوا ہے ولی۔ کس کی بات کر رہے ہو۔" خالدہ نے نرمی سے پوچھا۔ کیونکہ ولید نے کبھی خالدہ کی عزت ناک تھی۔

"ارے واہ جیسی ماں ویسی بیٹی۔ کچھ پتہ ہے؟ کس کس لڑکے کے ساتھ جاتی پھرتی ہے وہ۔" ولی نے غصے سے کہا۔

"ولید!" خالدہ کا ہاتھ اٹھ گیا، لیکن ولید نے پکڑ لیا۔

"مجھ پر ہاتھ اٹھا رہی ہو؟ اپنی اس آوارہ عیاش بیٹی کے چکروں کو چھپاتی پھرتی ہو۔ آج یہ حالت دیکھ رہی ہو میری؟ سب تمہاری بیٹی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ آج میں نے اپنی ان آنکھوں سے اس کو ایک امیر زادے کے ساتھ دن دھاڑے رنگ رنگیاں مناتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور اس نے اپنے اس یار سے بول کر میری یہ حالت کر دی۔ پتہ نہیں کیسے اپنی جان بچا کر بھاگا ہوں میں۔" ولید نے سارا الزام مزدلفا پر ڈال کر کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ بولو۔" خالدہ غصے سے ولید کا لڑ پکڑ کر بولی۔

"یہ سچ ہے آج اے گی تو پوچھ لینا۔" ولید بولتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

دادی جو کب سے منہ پر ہاتھ رکھے سن رہی تھی، شور مچانے لگ گئی،

جبکہ خالدہ ابھی تک شک میں تھی۔

"نہیں! میری مزی ایسی نہیں ہے۔" خالدہ خود سے بولی۔

"ارے میں تو بولتی تھی کس کو بیاہ دے۔ دیکھ لیا انجام؟ کروادیا منہ کالا۔" دادی پیٹ کر بولی۔

اسی پل حمید بھی آچکا تھا۔

دادی نے ساڑی کہانی بتادی۔

سننا تھا کہ حمید کی آنکھوں میں خو اتر آیا۔

"آلینے دو اس کو اپنے ہاتھوں سے اس کے ٹکڑے کروں گا۔ بے غیرت۔" حمد غصے سے چیخا۔

ماہی باپ کی بات سن کر سہم گئی۔

جبکہ ماہی شور سن کر باہر آئی تو خالدہ کو نیچے بیٹھے ہوئے دیکھ کر وہاں بھاگ آئی۔

حال؛

ماہی باہر گئی تو سامنے بھی مزدلفا خراب حالت میں کھڑی تھی۔

"اپی! آپ یہاں کھڑی ہیں اور اندر دادی نے طوفان لایا ہوا ہے۔" ماہی اکٹا کر بولی۔

"تم کون ہو؟" مزدلفا نے کہا

"اپی! کوئی چوٹ تو نہیں لگ گئی۔ میں ہوں ماہرہ عرف ماہی۔" ماہی نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا

"چلیں بھی اندر!" ماہی نے مزدلفا کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے جانے لگی۔

ابھی اندر داخل ہوئے تھے کہ سامنے مہی حمید غصے سے ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا۔

شاہیر غصے سے وہاں سے اگیا۔

ابھی کچھ اگے آیا تھا کہ کار میں مزدلفا کا بیگ دیکھ کر پھر سے غصہ بڑھ گیا۔

"یہ تو یہاں مہی رہ گیا۔" شاہیر نے سوچا اور پھر گاڑی موڑ دی۔

مزدلفا کے گھر میں داخل ہوتے مہی بھاگ کر آیا اور تھپڑ پر تھپڑ مارتا چلا گیا۔

جبکہ مزدلفا مزید ڈری سہمی نیچے گری ہوئی تھی۔

"اچھا تھا اپنے باپ کے ساتھ ہی مر جاتی۔ ارے میرے گھر کا کھا کر حرام کر دیا تو نے۔ کہاں تھی منحوس۔ کس کے ساتھ منہ کالا کروا کر آئی ہے؟ بتا" حمید غصے سے بولتا مزدلفا کو مار رہا تھا۔

خالدہ ساکن بیٹھی تماشا دیکھ رہی تھی۔

"م، میں نے کچ، کچھ نہیں کیا۔" مزدلفا نے اپنا چہرہ چھپا لڑکھا۔

"بکو اس کرتی ہے۔" حمید نے غصے سے مزدلفا کو ایک ٹانگ ماری۔

مزدلفا کی حالت پر ماہی کو اپنے باپ پر غصہ آرہا تھا۔

"ارے کون شادی کرے گا اس کلک سے۔" دادی نے سر پر ہاتھ مار کر کھا۔

حمید نے کچھ سننے بغیر مزدلفا کو کھڑا کر کر باہر کو دھکا دیا۔

اسی پل شاہیر کار سے نکل کر باہر آیا اور اگے بڑھ کر مزدلفا کو تھاما۔

مزدلفا بھاگ کر شاہیر کے پیچھے چھپ گئی۔

"م، مجھے، ب، بچ، بچالیں۔ یہ یہ ماما دیں گے م مجھ مجھے۔" مزدلفا نے روتے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم؟" حمید نے غصے سے شاہیر کو دیکھ کر کھا

"ابا یہی ہے وہ امیر زدہ جس کے ساتھ یہ بے غیرت منہ کالا کرتی پھرتی ہے۔" پیچھے سے ولید کی آواز آئی۔

شاہیر ولید کو دیکھ اس کی طرف بڑھا۔

"کیا بکواس کی تو نے؟" شاہیر نے ولی کا کالر پکڑا ایک تھپڑ مار کر کھا۔

"چھوڑو اسے" حمید نے شاہیر کو دھکا دیا،

"بزرگ ہیں۔ لحاظ کر رہا ہوں۔ اس لیے ایک سائیڈ پر رہیں۔" شاہیر نے غصے سے حمید کو کھا۔

"بول کیا بکواس کر رہا تھا؟ خود ہی اپنے گھر کی عزت کو خاک میں ملاتے ہو اور الزام دوسروں پر۔" شاہیر نے ولی کو پکڑ دو تین لگا دیں۔

اس پل خالدہ اٹھی اور شاہیر کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"تمہیں ابھی لڑا سی وقت مزدلفا سے شادی کرنا ہو گئی، یوں سمجھو ایک بے اسراماں کی بے بس آلتجا ہے یہ۔"

خالدہ شاہیر کے پاؤں پر اپنا ڈوپٹہ رلہ کر بولی۔

شاہیر کو ایسی کوئی بات کی امید نہیں تھی۔

"یہ آپ کیا کر رہی ہیں انٹی۔" جلدی سے جھک کر پاؤں سے کپڑا اٹھا کر بولا۔

"بیٹا! تم نکاح کرو اس سے۔" خالدہ نے ہاتھ جوڑ مڑ روتے ہوئے کہا۔

"آپ میری ماں جیسی ہیں۔ یوں مجھے شرمندہ مت کریں۔" شاہیر نے قرب سے ہاتھ پکڑ کر کہا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔" شاہیر نے ایک نظر مزدلفا کی حالت اور خالدہ کی حالت دیکھ کر کہا۔

ولید غصے سے شاہیر کو دیکھتا رہ گیا

"ابا! یہ کیسے کر سکتا ہے نکاح؟ اس کی وجہ سے تو ہماری عزت خراب ہوئی ہے۔" ولی حمید سے بولا۔

"تم چپ کرو۔ سلمان جاؤ قاری کو بلا کر لاؤ۔" حمید نے غصے سے کہا۔

سلمان بھاگ گیا۔

اور ساتھ ہی ولید بھی غصے سے گھر سے نکل گیا۔

جبکہ شاہیر وہیں کھڑا خالدہ کو حوصلہ دینے لگ گیا۔ جبکہ مزدلفا ماہی کے گلے لگی سارے معاملات کو ڈک رہی تھی

اور کچھ ہی دیر میں مولوی آگیا۔

مزدلفا نے خاموشی سے نکاح پیپر پر سائن کر دیے اور مزدلفا مالک سے مزدلفا شاہیر بن گئی۔

شاہیر نے بھی خاموشی سے نکاح کے پیپر پر سائن کیے۔

"جاؤ بیٹی! جہاں رہو خوش رہو۔" خالدہ نے مزدلفا کے سر پر ہاتھ رکھ کر روتے ہوئے کہا۔ اور گلے لگا لیا۔

"مجھے معاف کر دینا مزی۔ تمہارے لیے یہی بہتر تھا شاید۔" خالدہ نے روتے ہوئے کہا۔

مزدلفا خاموش ساکت سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

"اپنی آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔ اس جہنم سے تو جان چھوٹ گئی۔ ویسے بھائی بہت پیارے ہیں۔ بالکل کسی ہیرو کی طرح اور کافی امیر بھی ہو گے۔" ماہی مزدلفا کے گلے لگی بولی۔

"بیٹا! مزدلفا کو عزت دینا بس۔ اور کچھ نہیں مانگتی تم سے۔ بہت مان ہے مجھے۔ اپنی معصوم بیٹی تمہارے سپرد کر رہی ہوں۔" خالدہ نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

جبکہ شاہیر نے خالدہ کے ہاتھ پکڑ کر نیچے کیے۔

دادی سارے وقت میں چپ چاپ تماشا دیکھ رہی تھی۔

اسی طرح خاموشی سے مزدلفا ہمیشہ کے لیے اس گھر سے الزام اور جلی کٹی باتوں سے رخصت ہو گئی۔

"دفعہ دور، جان چھوٹی منحوس سے۔" خس کم جہاں پاک۔ "دادی نے ہاتھ جھاڑ کر کہا۔

جبکہ خالدہ خاموش اپنے کمرے میں چلی گئی

"حیا! شاہیر کہاں ہے؟ تمہیں لینے گیا تھا آج؟" شاہ عالم نے حیا سے پوچھا

"وہ بابا بھیا کسی ضروری کام سے گے ہیں۔" حیا کی بجائے شہیر نے کہا

__ اتنا بھی کیا ضروری کام، مغرب کا وقت ہو رہا ہے، ابھی ٹک نہیں آیا۔ "شاہ عالم نے پوچھا
 "اف بابا! آپ بھی ناں۔ بھیا بچے تو نہیں ہیں جو گم جائے گے۔ حوصلہ رکھیں۔" شہیر نے منہ بنا کر کہا۔
 "شیری! شاہیر بہت دیر بعد آیا ہے پاکستان۔ اسے یہاں کے حالات کا زیادہ نہیں پتہ۔" شاہ عالم نے کہا۔
 شاہیر اور شاہ عالم شروع سے ہی ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔ شاہ عالم کی ایسی کوئی بات ناں تھی جو
 شاہیر عالم نے ناں مانی ہو۔

"کبھی کتنی میری بھی فکر کر لیا کریں بابا۔ میں بھی آپ کا بیٹا ہوں۔" شہیر نے منہ بنا کر کہا
 "لو ہو گیا ٹوپی ڈرامہ شروع۔" حیانے آہستہ سے کہا

جس پر شیری نے حیا کو گھورا۔

"ہاں بر خودار! آپ تو اس گھر کے ہونہار بیٹے ہو جسے بس آوارہ گردی کرنا آتی، اور کچھ بھی نہیں۔" شاہ عالم نے
 کہا

"بابا! آپ ہر وقت مجھے نکما کہتے رہتے جبکہ میں نہیں ہوں بلکل بھی۔ خیر اس میں بھی آپ کا پیار ہوتا ہے، آپ
 کہہ سکتے۔" شیری نے دانت نکال کر کہا۔

"نالائق اولاد۔" شاہ عالم نے بے بسی سے کہا۔

"اور الحمد للہ ڈھیٹ بھی۔" شیری نے کہا۔

جس پر حیا اور شاہ عالم کی ہنسی نکل گئی۔

"یہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟" مزدلفا نے پہلا سوال کیا

"جہنم میں۔" شاہیر نے غصے سے کہا

"جہنم میں کیوں؟" مزدلفا نے ایک اور سوال کیا

"دیکھو لڑکی، چپ کر کے بیٹھو۔ زیادہ زبان چلائی تو اٹھا کر پھینک دوں گا، سمجھی۔" شاہیر نے وارن کر کے کہا۔

"اب میں چپ ہو کر کیسے بیٹھوں۔ جب آپ میرے سوال کا جواب نہیں دے رہے تو۔" مزدلفا نے معصوم شکل بنا کر کہا۔

"دیکھو مس مزدلفا! ایک تو تمہارا نام اتنا مشکل ہے، مزدلفا، مصیبت!!" شاہیر نے غصے مزدلفا کو کھینچ کر کہا،

"جی کیا دیکھنا ہے؟ اور آپ بار بار مجھے مزدلفا کیوں بول رہے؟" مزدلفا آنکھیں گھما کر دیکھنے لگ گئی۔

"میرا سر!"

Just shut up .."

شاہیر تپ کر بولا۔

"سر دیکھوں؟ مطلب آپ کے سر میں جویں ہیں؟" مزدلفانے پریشان ہو کر پوچھا۔

"اف یا اللہ! مجھے صبر دے۔" شاہیر نے غصہ ضبط کر کے کہا۔

"آپ کو پتہ، صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ لیکن آپ نے بتایا نہیں ہم جہنم کیوں جا رہے؟" مزدلفانے آرام سے کہا۔

"چپ بلکل چپ۔ ایک لفظ ناں نکلے۔" شاہیر نے غصے سے چیخ کر کہا۔

جس پر مزدلفا ڈر کر ایک طرف لگ کر بیٹھ گئی۔

اور شاہیر نے گاڑی کی رفتار بڑھادی۔

"حیا! حیا! یہ کیا مصیبت میرے گلے ڈلو آدی تم نے۔" شاہیر نے ایک نظر بیٹھی مزدلفا کو دیکھ کر کہا۔

*****†*****

"بھیا آگے لگتا!" حیا خوش ہوتی باہر کو بھاگی۔

"بھیا ہی ہے کوئی ہیر تو نہیں۔" شیریں نے ناک چڑھا کر کہا۔

"تم چپ رہو۔ بد تمیز۔" حیا شیریں کو بولتی چلی گئی۔

"بھیا! دلف کو چھوڑائے آپ؟" حیا بھاگ کر شاہیر کی طرف جا کر بولی۔

"جو مصیبت میرے گلے ڈالی تھی، ارنی آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑنے والی وہ۔" شاہیر نے کار کا دروازہ کھول کر باہر اتارے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب بھیا؟" حیا نا سمجھی سے بولی۔

"اوہ ہیلو مس! آپ کو زحمت نا ہو تو باہر آ کر سب کو اپنا چہرہ دکھانے کا شرف بخش سکتی ہیں آپ؟" شاہیر گھوم کر حیا والا دروازہ کھول کر غصے سے بولا۔

مزدلفا ڈرتی ڈرتی باہر نکلی۔

مزدلفا کو دلہ کر حیا شوک میں آگئی۔

"دلف!!! " حیا بھاگ کر مزدلفا کے پاس آئی۔

جبکہ مزدلفا حیران سے سب کو دلہ رہی تھی۔

"تم یہاں کسے؟ بھیا آپ دلف کو اس کے گھر چھوڑ دیتے۔ آپ کو نہیں پتہ اس کے گھر والے کتنے خطرناک ہیں۔ اسے بہت ڈانٹ پڑے گئی۔" حیا نے پریشان ہو کر کہا۔

شاہیر ابھی کچھ کہتا حیا پہلے ہی بول پڑی۔

"اچھا چھوڑیں! آج یہ میرے ساتھ میرے کمرے میں رہے گی۔ اف میں تو بہت خوش ہوں، بہت ہی زیادہ۔ میری وش تھی کہ دلف میرے ساتھ رہے ہم ڈھیر ساری باتیں کریں، میں خود ہی کل چھوڑاؤں گی۔" حیا خوش ہوتی پلان تیار کرنے لگ گئی۔

"دلف یہ حالت کیا بنی ہوئی، کپڑے کیسے مٹی سے گندے ہوئے پڑے، اور تمہارا چہرہ کیسا ہوا پڑا۔ چلو تم فریش ہو جاؤ۔" حیا مزدلفا کو اپنے ساتھ لگائے اندر جانے لگی۔

اس دوران شاہ عالم بھی باہر آگے۔

"حیا! یہ کون ہیں؟" شاہ نے پوچھا "بابا! یہ ہی تو دلف ہے۔" حیا خوش ہو کر بولی۔

"اوہ اچھا اچھا۔ لیکن آس وقت؟ خیر تو ہے؟ اس کے گھر والوں کو معلوم ہے؟" عالم مزدلفا کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے

"بھیالے کرائے، وہ دراصل۔" حیا جلدی سے بولنے لگ گئی۔

"کچھ نہیں بابا! حیا جاؤ تم اسے لے کر۔" حیا سے پہلے ہی شاہیر بولا اٹھا۔

حیا خوش ہوتی مزدلفا کو لے گئی۔

اندر اتے ہی شاہ عالم نے شاہیر کو روکنے کا اشارہ کیا،

"شاہیر! تم اسے کیسے جانتے؟ اور یہاں کیوں لے کر آئے؟" عالم نے پوچھا۔

جس پر شاہیر کا سر جھک گیا۔

"بولو بھی شاہیر بیٹا! مجھے جواب چاہیے؟" شاہ عالم نے شاہیر کی خاموشی دیکھ کر سختی سے پوچھا۔

کیونکہ حیا کی دوست تھی تو شاہیر کیوں لے کر آیا۔ ان کو اب شک ہو رہا تھا۔

"بابا! مجھے معاف کر دیں۔ میں نے آپ سے پوچھے بغیر بہت بڑا قدم اٹھالیا۔" شاہیر نے جھکے سر سے کہا۔

"ہمیں پوری بات بتاؤ شاہیر،" شاہ عالم نے سختی سے پوچھا۔

"دراصل بابا، میں نے مجبوری میں حیا کی دوست سے نکاح کر لیا ہے۔" شاہیر نے آہستہ آہستہ بول کر شاہ عالم

اور شیریں اور پیچھے سیڑھیوں پر کھڑی حیا پر بم پھوڑا۔

شاہیر کی بات پر سب گھروالے شاک میں آگے۔

"بھیا! آپ مذاق کر رہے ہیں؟" حیا نے ہنس کر کہا۔

"شاہیر بولو، یہ مذاق ہے تمہارا؟" شاہ عالم نے یقین کرنا چاہا۔

"نہیں بابا! یہ سچ ہے، مزدلفا میری منکوحوہ ہے۔" شاہیر نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

شاہیر کا جواب سن کر سب کو سانپ سونگ گیا۔

"بھیا آپ ایسے کیسے نکاح کر سکتے ہیں۔ بابا سے اجازت نہیں لی،" شیریں آہستہ سے بولا۔

جبکہ شاہ عالم خاموش صوفہ پر ڈھے گئے۔

جبکہ حیا کھڑی حیران و پریشان تھی کہ وہ مزدلفا کا بھابھی بننے پر خوش ہو یا بھائی کی اپنی مرضی کرنے پر غصہ۔

"شیریں! اسے کہو۔ چلا جائے۔ میں ابھی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔" شاہ عالم نے شہیر سے کہا۔

"بابا! آپ میری بات سنیں۔" شاہیر نے کچھ کہنا چاہا۔

"شیریں! اسے بولو۔ میری نظروں سے دور ہو جائے ابھی اور اسی وقت۔" شاہ عالم نے منہ پھر کر غصے سے کہا۔

شاہیر باپ کی بات پر خاموشی سے گھر سے نکل گیا۔

جبکہ حیا دھرھی بیٹھ گئی جبکہ شیریں شاہ عالم کے لیے پانی لینے چلا گیا۔

گھر میں سکوت چھایا ہوا تھا، جیسے وہاں کوئی مر گیا ہو۔

خالدہ مسلسل کمرے میں خود کو بند کیے رو رہی تھی۔

جبکہ دادی دل سے خوش تھی چلو جان چھوٹ گئی وہ بھی فری میں،

جبکہ ولی کچھ آتا پتہ ناں تھا کہاں گیا۔

حمید شام کو گھر آیا تو ماں کے واس بیٹھ گیا۔

"ارے میرا بچہ آگیا تو۔" دادی بولی۔

"ہاں اماں! تھک گیا ہوں۔ جو کچھ ہوا اس کے بعد تو میں کسی کو منہ دکھانے کے قبل نہیں رہا۔" حمید نے کہا۔

"ارے دفع کر اس منحوس کو۔ کونسا تیری بیٹی تھی جو تیری عزت پر بات ائے گی، تونس اپنی اولاد کا سوچ۔" دادی نے کہا۔

"ہاں ٹھیک کہتی ہو اماں۔ یتیم سمجھ کر پالا تھا پر کیا صلہ دیا اس بے غیرت نے، سری عزت ملیا میٹ کر دی۔" حمید نفرت سے بولا۔

"ارے ماہی! کدھر ہے؟" دادی ماہی کو آواز دی

"لندن ہوں۔" ماہی جھٹ سے باہر آ کر بولی۔

"حمید میں تو کہتی ہوں اس کے بھی ہاتھ پیلے کر دے، بڑی کا اثر تو ہے ہی اس پر کافی، زبان دیکھ اس کی کیسے چلتی ہے۔" دادی نے کہا۔

"دادی! کبھی ابو کے کان بھرنے کی علاوہ بھی کچھ کر لیا کرو آپ۔ جب دیکھو بڑی ایسی تو بڑی ویسی۔ اب جب وہ چلی گی تو آپ مجھ پر آگی ہیں۔" ماہی نے تنک کر کہا۔

"ہائے اللہ! دیکھ رہا ہے حمید کیسے تیری بیٹی کی زبان چلتی ہے۔" دادی نے کہا۔

"ماہی! زبان کو قابو میں رکھ، اور آئندہ کوئی بھی میرے گھر میں اس بے غیرت کا نام نہیں لے گا سنا۔" حمید غصے سے بولا اور وہاں سے چلا گیا۔

"مل گیا سکون؟" ماہی دادی کے سامنے آکر بولی۔

"ارے کرم جلی، میں کیا کہا تجھے۔" دادی منہ اور ہاتھ رکھ کر بولی۔

"ہاں بٹوں باتوں میں سب کچھ سنا کر بھی کچھ نہیں کہتی، واہ دادی واہ کیا ڈرامہ کرتی ہو۔" دیکھ لینا ایک ایک چیز کا حساب ہو گا آپ سے۔" ماہی جل کر بولی

"حمید سے کرتی ہوں بات جلدی رخصت کرے تجھے۔" تیور ٹھیک تو ترے بھی نہیں لگتے مجھے۔" یاناں ہو بڑی کی طرح کل کو کسی کے ساتھ بھاگ جاؤ۔" دادی نے بھڑک کر کہا۔

"بڑا تجربہ ہے دادی آپ کو؟ اور ویسے بھی میں اپنی کی طرح ڈرپوک نہیں ہوں، میں تو کہتی ہوں کوئی اچھا لڑکا ملے اور آپ لوگوں سے پیچھا چھٹے میرا۔" روز کی پٹر پٹر سے تو نجات ملے گی۔" ماہی جلتی پر تیل ڈال کر خود کمرے میں گھس گئی۔

"اللہ! کتنی بے شرم ہے، نا لحاظ نا شرم۔" دادی غصے سے بولی۔

"چلو ایک سے تو جان چھوٹی۔" دادی نے کہا

"اوہ خالدہ بیگم! اب کب تک سوگ منائے گی اور ہمیں بھوکا مارے گی؟ اب نکل آ باہر ہجرے سے۔" دادی نے خالدہ کو آواز دی۔

شاہیر روحان کے پاس آگیا۔

اور اپنی کہانی بتادی۔

جسے سن کر روحان سکتے میں آگیا۔

اور پھر جوہں سننے لگا ہنس ہنس کر پاگل ہو رہا تھا۔

"شاہ! یہ میں کیا سن رہا ہوں؟ یہ سچ ہے؟ تم نے سچی میں شادی کر لی؟" روحان کب سے شاہیر سے یہ سوال کر رہا تھا۔

"اب کیا کسی کاغذ پر لکھ کر دوں؟ پھر یقین آئے گا؟" شاہیر نے غصے سے روحان کو کہا۔

"ہا ہا ہا! اف یار۔ مجھے یقین نہیں آ رہا۔" روحان ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتا بولا۔

"بھاڑ میں جاؤ۔ یہاں میں مسلہ میں ہوں ار تم ہو کہ مذاق اڑا رہے۔" شاہیر نے روحان کو غصے سے کہا۔

"تم دفعہ ھی ہو جاؤ۔" شاہیر روحان کو ہنستا دیکھ کر تپ کر بولا اور اٹھ کر جانے لگا۔

"ہاہا! یار میں بھی کیا کروں؟ یقین نہیں آ رہا کہ شاہیر عالم نے شادی کر لی۔ وہ شاہیر عالم جو لڑکیوں سے کوسوں بھاگتا تھا۔ اس نے آج شادی کر لی وہ بھی اپنی مرضی سے۔ گھر والوں کے بغیر۔" روحان نے ہنس کر کہا۔

"جب تم کسی لڑکی پر مر مٹے تو تب میں پوچھوں گا۔" شاہیر نے کہا۔

"No, never ..

ہو بھی نہیں سکتا۔ اور تم میری چھوڑوا اپنی فکر کرو۔" روحان نے ہلستے ہوئے کہا۔

"روحان! اب تم۔ میرے ہاتھوں قتل ہو جاؤ گے اگر ایک لفظ بھی بولا تو۔" شاہیر غصے سے بولا۔

"ok Bro ..

Cool cool ..."

روحان ہنسی پر قابو۔ کرتا بولا۔

"ویسے بہت پیاری ہے بھابھی؟" روحان نے راز پوچھنے والے انداز میں پوچھا۔

"روحان! شاہیر پھر سے غصے سے بولا۔

"اچھا اچھا! تب نہیں بولتا، میں چپ۔" روحان اپنے منہ پر انگلی رکھ کر بولا۔

"یار بابا مجھ سے غصہ ہیں بس یہی فکر ہے اور کچھ نہیں۔" شاہیر نے کہا

"ہاں تو ہو گے گی آخر تم نے شادی کی ہے ان کے بغیر۔" روحان اب سیریس ہو کر بولا

"یار میں نے ساری کہانی بتائی ہے تم ہی بتاؤ میرا کہاں قصور ہے؟ *شاہیر نے کہا

"قصور تمہارا بھی نہیں ہے۔ اصل میں نیکی مہنگی پڑ گئی ہے بیٹا آپ کو۔ میری مان تو انکل کے پاؤں پڑ جا اور تب تک نا اٹھنا جب تک وہ معاف نا کر دیں۔" روحان نے کہا۔

"لیکن یار بابا! مجھے دیکھنا نہیں چاہتے تو بات کہاں کریں گے۔" شاہیر نے کہا

"۔۔ بس پھر جلدی سے ایک عدد پوتا پوتی دے دے، پھر دیکھنا اپنے بچوں کا کمال۔" روحان نے حل بتایا۔
شاہیر نے روحان کو گھورا۔

"میں یہ شادی ایک سپر میرج سمجھتا ہوں۔ اس لے علاوہ اس کا اور میرا کوئی رشتہ نہیں۔ اور ناں ہی کس شادی کو زیادہ وقت چلنے دینا میں نے۔" شاہیر نے اپنا پلان بتایا
"تمہارا دماغ خراب ہے؟ شادی مذاق ہے؟ جب چاہا مجبوری میں شادی کر لی اور پھر جب دل کیا ختم۔

Are you mad Shaheer Alaam Shah ?"

روحان نے شک سے پوچھا۔

" I don't care .

مجھے یہ شادی نہیں چلائی۔ اور بابا بھی تو اسی وجہ سے ناراض ہیں۔ تو مسئلہ ہی ختم۔" شاہیر نے کہا۔

جبکہ روحان ہکا بکا شاہیر کو دور ہاتھا۔

"تم پاگل ہو گے ہو اور کچھ نہیں۔ اپنے ساتھ ساتھ اس لڑکی کی زندگی بھی خراب کرو گے۔" روحان نے کہا۔
جبکہ شاہیر نے کوئی جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔

"دلف!" حیا کمرے میں آ کر بولی۔

مزدلفا فریش ہوئی تھی اور کپڑے حیا کے پہن رکھے تھے، پنک لونگ شرٹ اور ساتھ میں جینز پہنے، گیلے بالوں کے ساتھ، مزدلفا کی رنگت نکھر گئی تھی۔

"آپ مجھ سے بات کر رہی ہیں۔" مزدلفا نے پوچھا۔

"دلف میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں،" حیا نے مزدلفا کے پاس بیٹھ کر کہا

"میں جانتی نہیں آپ کو تو پھر مذاق کیوں کرنے لگی۔" مزدلفا نے حیران ہو کر کہا

"دلف پلیر! دماغ نہیں خراب کرو۔ پہلے ہی بھیا کے نکاح کی وجہ سے بابا بہت غصہ ہیں۔" حیانے کہا

"نکاح! مجھے زبردستی مار پیٹ کر نکاح کروایا گیا ہے۔ میں نے جان بوجھ کر کچھ بھی نہیں کیا۔" مزدلفانے کہا

"کیا مطلب؟ بھیا تو تمہیں بچانے گئے تھے ناں تمہارا کزن لے گیا تھا تمہیں۔ پھر بھیا نے نکاح کیوں کیا تمہارے ساتھ؟ ساری بات بتاؤ۔" حیانے سیدھے ہو کر پوچھا

"مجھے کچھ بھی نہیں یاد۔ بس اتنا یاد ہے کسی فلیٹ میں آپ کا بھائی تھا اور میں۔ اور پھر انہوں نے مجھے کسی گھر چھوڑا اور وہاں پر انہوں نے مجھے بلا وجہ بے عزت اور مارا اور پھر میرا نکاح کر دیا۔" مزدلفانے کہا

"اچھا خیر تم بیٹھو میں کھانا لگواتی ہوں۔" حیانے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کا نام کیا ہے؟" مزدلفانو کہا

"دلف شادی ہونے سے بندے کی یادداشت تو نہیں چلی جاتی ناں۔ جو تم مجھے بھول گئی۔ حد ہے۔" حیات تک کر بولی

"سوری! پر سچ میں میں آپ کو نہیں جانتی۔" مزدلفانے کہا۔

"اچھا مجھے نہیں جانتی؟" حیا کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی

"جی نام بتادیں۔" مزدلفانے کہا

"ایک لگاؤں گئی ناں سر میں تو سب یاد آجائے گا۔" حیانے مزدلفا کے سر پر ہاتھ مار کر کہا۔

"یہ تمہارے سر پر کوئی چوٹ لگی ہے؟" حیانے کوئی زخم محسوس کیا۔

"ہاں شاید۔ نہاتے وقت خون نکلاتھا۔ لیکن اب ٹھیک ہے۔" مزدلفانے سر پر چوٹ والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر کہا

"لاؤ دکھاؤ مجھے۔" حیانے سر پاس کر کے کہا۔

زخم کو دیکھ کر حیا کے ہوش اڑ گیا۔

"دلف! یہ تو بہت زیادہ زخم ہے۔ رکو میں اپنا فرسٹ ایڈ باکس لے کر آتی ہوں اور بابا کو بھی بلا لاتی۔" حیا باہر نکلتی بولی۔

جبکہ مزدلفا اپنے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔

"زخم اور وہ بھی زیادہ! پر مجھے تو ہلکا سا درد ہو رہا ہے۔" مزدلفانے کہا۔

لیکن اچانک مزدلفا کے سر میں درد اٹھا جو برداشت کے قابل ناں تھا۔

مزدلفا اٹھ کر باہر جانے لگی لیکن چکر آٹھو ہی گر گئی۔

"دلف! بابا جلدی آیں۔ دیکھیں دلف کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔" حیا زور سے بولی۔

حیا کی آواز پر شاہ عالم لڑ شیریں دونوں بھاگ ائے۔

مزدلفا کو شیریں نے اٹھا کر بیڈ پر لتایا۔

"شیریں! جلدی ڈاکٹر عبدالحفیظ کو کال کرو۔" شاہ عالم بولے

شیریں کال ملانے لگ گیا

"کیا اسے؟" شاہ عالم نے پوچھا

"پتہ نہیں بابا۔ مکن تو آپ کو بلانے آرہی تھی نیچے لیکن اہر اچانک کسی چیز مائے کرنے کی آواز آئی جب میں یہاں پہنچی تو دلف گری ہوئی تھی۔" حیا نے ساری بات بتائی

"اوکے۔ ٹھیک ہو جائے گی تم پریشان مت ہو۔" شاہ عالم نے مزدلفا کو دلہ کر کہا

"بابا! آپ معاف کر دیں بھیا کو، کوئی مجبوری ہوگی تبھی انہوں نے اتنا پڑا قدم اٹھایا۔ ورنہ آپ جانتے ہیں بھیا

کو۔" حیا نے مزدلفا کی طرف دیکھ کر کہا

حیا! بچے تو اس کے پاس بیٹھو، جب تک ڈاکٹر نہیں آجاتا۔" شاہ عالم نے کہا۔ اور کمرے سے نکل گئے۔

"کیا ہوا ہے ڈاکٹر؟" شاہ عالم۔ نے پوچھا

"عالم صاحب۔ یہ بچی کہیں گری تھی کیا؟ یا کسی چیز میں لگی ہو؟" ڈاکٹر نے کہا

"ہاں ابھی یا بے ہوش ہوئی تھی کیوں کوئی زیادہ مسئلہ ہے؟" شاہ عالم نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ یا چوٹ باہر سے کم ہے لیکن اندر سے کافی خطرناک۔ اس سے ہو سکتا ہے ان کی یادداشت چلی جائے۔ کیونکہ زخم بہت گہرا ہے۔ لیکن آپ ان کو پریشانی سے دور رکھیں۔" ڈاکٹر نے کہا

"اوکے۔" شاہ عالم کہتا ڈاکٹر کو چھوڑنے چلا گیا۔

واپس آکر حیا کو ایک حکم دیا۔

"اسے شاہیر کے۔ کمرے میں چھوڑ آنا جیسے ہی اس کو ہوش آئے۔" شاہ عالم نے کہا

حیا نے سر ہلا دیا

"اور ہاں۔ اپنے بھیا سے بولو نکاح کر لیا ہے تو اپنی بیوی کا خیال بھی خود رکھے۔" شاہ عالم نے جاتے ہوئے کہا۔

حیا سن کر سیل اٹھا کر کال کرنے لگ گئی۔

"کیا مصیبت ہے یار، 11 بج رہے، کون الو کال پر کال کر رہا ہے؟ شاہ! شاہ! کدھر ہو۔ اپنا سیل اٹھاؤ۔ شاہ" روحان نے سیل کی ٹون پر غصے سے شاہیر کو آواز دی۔

شاہیر شاید واشروم میں تھا۔

آخر تھک کر روحان نے فون اٹھالیا۔

"کیا مسئلہ ہے؟ اگر ایک بندہ فون نہیں اٹھا رہا تو اگلے کو چاہیے کھ تھوڑا عقل سے کام لے لے اور بار بار دماغ خراب ناں کرے۔" روحان نے سیل اٹھا کر بغیر نمبر دیکھے شروع ہو گیا۔

دوسری طرف حیانے کان سے فون کو ہٹا کر دیکھا۔

نمبر تو بھیا کا بھی ہے۔ "حیانے کہا

"اب پھوٹو بھی؟ کون ہو بھائی؟ کونسا مسئلہ کشمیر آگیا ہے جو رات کے اس وقت کال کی؟" روحان مزید تپ کر بولا۔

"آپ کون؟ یہ نمبر تو میرے بھیا کا ہے۔" حیانے غصے سے کہا۔

"بھیا کو صبح بھی کال ہو سکتی تھی مس۔ سکون نہیں ہے؟" روحان کو اب ٹھیک سے غصہ آ رہا تھا۔

"اوہ ہیلو! تمیز نام کی چیز نہیں ہے آپ میں۔ ایک تو میرے بھیا کا بغیر اجازت کے فون اٹھا لیا اور پھر کال بھی اوکے کر لی اور اب مجھ اور بھی روعب جمع رہے آپ۔ حد ہوتی ڈھیٹ پن کی۔" حیا بھی غصے سے بولی۔

"جب آپ کے سوکالڈ بھیا فون نہیں اٹھائیں گے تو مجبور کسی دوسرے الو کو فون اٹھانا پڑے گا۔" روحان نے کہا۔

"آپ ہوتے کون ہیں مجھے ایسے کہنے والے۔" حیانے کہا

"فضول دماغ خراب ہے۔ جیسا بھیا ویسی مص آپ۔ اب فون آیا تو میں نے آپ کے بھیا کو اٹھا کے باہر پھینک دینا ہے۔ کیونکہ مجھے اپنی نیند پیاری ہے سمجھ گئی؟ اللہ حافظ۔" روحان نے بول کر کال کٹ کر دی۔

"بیہودہ انسان۔ یہ کیا طریقہ تھا بات کرنے کا۔ میں نے زندگی میں ایسے بد تمیز نہیں دکھے ایک وہ روحان شاہ تھے، اللہ معاف کرنا اب تو ٹیچر ہیں میرے۔ اور یہ کھڑوس۔ بھیا بھی پتہ نہیں کیسے کیسے دوست بنا لے ہوئے ہیں۔" حیانے منہ بنا کر کہا۔

"کس کو بول رہی ہو؟" مزدلفا جو کب سے حیا کی باتیں سن رہی تھی بولی

"آگئی ہوش میڈم کو؟" حیانے اب مزدلفا کی طرف آلیا

"کیا ہوا تھا مجھے؟" مزدلفا نے کہا

"ڈاکٹر کا دماغ گھوم تھا۔ بول رہا تھا تمہاری یادداشت چلی جانی۔ دیکھو تو ٹھیک ہو تم تو۔" حیانے کہا

"ہاں میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔" مزدلفا نے کہا

"چلو دلف تمہیں بھیا کے روم میں چھوڑ دوں۔" حیانے شرارت سے کہا

"وہاں کیوں؟" مزدلفا نے کہا

"ارے پاگل۔ ظاہر ہے تم اب بیوی ہو ان کی تو ان کے کمرے میں ہی رہو گی ناں۔" حیا نے سمجھایا

"اچھا ٹھیک۔ لیکن وہ تو بہت غصہ کرتے ہیں۔" مزدلفا نے کہا "ارے! کب کرتے غصہ؟ میرے بھیا بہت اچھے ہیں۔ بہت پیار کرنے والے کیئرنگ۔" حیا نے اپنے بھیا کی تعریف کی۔

"اچھا لیکن مجھ سے تو وہ پیار نہیں کرتے۔ سارا دن ڈانٹ کر رکھا مجھے۔" مزدلفا نے کہا

"اچھا چھوڑو بھی، پریشان ہو گے تبھی۔ چلو تم اٹھو۔" حیا نے مسکرا کر کہا

۔ مزدلفا اٹھی اور دونوں شاہیر کے کمرے میں چل دی۔

"کیا ہوا ہے شکل پہ 2 کیوں بچے ہوئے؟ پریشان میں ہوں اور شکل تیری ایسی؟" شاہیر روحان کا چہرہ دیکھ کر بولا۔

"تجھ جیسا نکما دوست ہو جس کا، اس کے چہرے اور یہی ہوتا ہے۔" روحان نے غصے سے کہا

"اچھا کیا ہوا ہے؟" شاہیر ہنس کر بولا

"ہونا کیا ہے؟ کال آر ہی تھی تمہاری۔ دیکھو کون ہے؟ زندگی خراب کر دی تم نے میری۔ میں تو کبھی برداشت ناں کروں اب تمہیں" روحان نے منہ بنا کر کہا

"شاہ مت بھولو ہم ایک ساتھ رہتے رہے ہیں۔" شاہیر نے یاد دلایا۔

"ہاں یاد ہے کیسے بھول سکتا ہوں بھلا۔ اللہ معافی مجھے پتہ جیسے میں رہا ہوں۔" روحان نے کہا

"تمہاری تو عادت ہے ہر بات پہ غصہ کرنے کی۔" شاہیر نے کہا اور سیل دیکھنے لگ گیا۔

سننے میسج کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب کیا دورہ پڑ گیا؟ بھائی سوچہ کیوں میری نیند کے دشمن بنے ہو تم؟" روحان نے شاہیر کے سامنے ہٹ جوڑ کر کہا۔

"ہاں سو مرو تم۔ جارہا ہوں۔ کافی دیر پہلے کا گڑیا کا میسج ہے کہ بابا کہتے گھر آ جاؤ۔ باے اللہ حافظ۔" شاہیر خوش ہوتا کیزا اٹھا کر باہر نکل گیا۔

"عجیب گھر کے لوگ ہیں۔ ایک رات تو رکھتے باہر کس نواب کو۔" روحان نے اپنی نیند خراب ہونے پڑتپ کر کہا اور پھر سونے کو لیٹ گیا۔

حیامز دلفا کو شاہیر کے کمرے میں لے گی۔

کمرے کی آرائش بہت عمدہ تھی، سری کمرے میں بس دو کمر کا ہی استعمال تھا سفید اور کالا۔

"یہ تو بہت پیارا ہے۔ مجھے بھی یہ رنگ بہت بہت پسند ہیں۔" مزدلفا دیوار لڑھکتا لگا کر خوشی سے بولی۔

"دلف پاگل ہو؟ مانا شادی کے بعد شوہر کی پسند کو ہی پسند کرتے پر شاید تم بھول رہی ہو تمہیں رنگ برنگی چیزیں پسند ہیں۔ فیروزی پر تو تم جان دیتی تھی۔" حیا منہ بنا کر بولی

"مینن ایسا کب کہا؟ مجھے تو تھی رنگ پسند۔" مزدلفا نے کہا اور بڑھ کر کمرہ دیکھنے لگ گئی۔

کمرے میں ایک بڑے سائز کا بیڈ تھا اور دونوں طرف لمپ، دیوار ایک دوپیننگ تھی، جو دیکھنے والے کو مسحور کر دیتی، واشروم میں بھی کپڑوں والی الماری تھی، کمرے میں بلیک قالین بچھا ہوا تھا،

ایک سائیڈ پر شیشہ موجود تھا جس کے سامنے ہر برانڈ کے پرفیوم موجود تھے۔ کمرے میں نفاست اور صفائی ہر چیز میں نظر آتی تھی۔

"so beautiful."

مزدلفا خوش ہو کر بولی

"اچھا ٹھیک ہے۔ تم آرام کرو ابھی۔ لڑ کوئی پنکھا مت لینا۔ بھیا کو غصہ آتا اگر کوئی گند مچائے لڑ ان کی چیزوں کو استعمال کرے۔ سمجھ گئی؟" حیا نے سمجھا اتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے۔ میں کچھ نہیں کروں گئی۔" مزدلفا چپ چاپ بولی

ہاں تم سے باقی حساب بعد میں پورے کروں گئی۔ ابھی تمہیں آرام کی ضرورت۔ سو جاؤ۔" حیا مسکراتی ہوئی۔

مزدلفاڈرتی ڈرتی بیڈ کی ایک طرف لیٹ گئی حیا جانے کو مڑی۔

"اپنا نام تو بتا دیتی۔" مزدلفا نے کہا

"حیا!" حیا نے مسکرا کر کہا۔

لیکن دل میں پریشان تھی کھ کیا سچ میں دلف کی یادداشت چلی گئی ہے۔

مزدلفا ایک نظر سب آس پاس چیزوں کو دیکھ کر سونے کے لیے آنکھیں بند کر گئی۔

شاہیر آرام سکون سے گھر میں داخل ہوا۔

"بھیا جانی! کہاں چلے چکے چپکے؟" شیریں جو بچن میں کھڑا کچھ کھانے کو ڈھونڈ رہا تھا، شاہیر کو اتے دیکھ کر بولا۔

"تم کیا یہاں چوروں کی طرح کیا کر رہے؟" شاہیر نے پوچھا

"وہ کی ہے ناں رات کو مجھ معصوم اور شریف بچے کو بھوک لگ جاتی ہے تو اس لیے اس وقت یہ ناچیز آپ کے سامنے اسی لیے کھڑی ہے تاکہ کچھ کھانے کو مل سکے۔" شیریں نے معصوم بن کر کہا

"مذاق اچھا تھا شیریں۔" شاہیر نے کہا

"بس کر دیں بھیا۔ اتنے کھڑوس کیوں ہیں آخر آپ؟ اب تو بھا بھی بھی آگئی ہیں اب تو تھوڑا مسکرا لیا کریں۔
ویسے بھی اب تو بنتا بھی ہے مسکرا نا "شیری نے مزے سے کہا

" زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے شیری۔ یہ شادی جسے ہوئی ہے وہ میں بہتر جانتا ہوں اور سمجھتا ہوں۔ خیر
یہ بتاؤ کھ بابا سو گے؟ "شاہیر نے پوچھا

"ہاں۔ ابھی کچھ ٹائم ہوا۔ ان کا بی پی کافی زیادہ ہو گیا تھا۔ اب ٹھیک ہیں۔ "شیری نے کہا

"اوہ۔ سب کچھ میری وجہ سے ہوا۔ "شاہیر نے دکھ سے کہا

"خیر جو ہونا تھا ہو گیا، اب کیا فائدہ منہ لٹکانے کا۔ ویسے بھیا بھا بھی ہیں بہت معصوم اور پیاری بھی۔ اور آپ
دونوں کی جوڑی بھی بہت کمال کی بننے لگی۔ "شیری نے شاہیر کے کان میں کہا

جس پر شاہیر بے ایک مکاشیری کے مارا۔

جس پر شیری کی اہ نکل گئی۔

"تم اپنے کام سے کام رکھو بچے۔ کیا کمال ہے اور کیا نہیں یہ میں اچھے سے جانتا ہوں۔ "شاہیر نے کہا اور
سیڑھیوں پر چڑھتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"دیکھ لوں گا، بھا بھی کو ایسا آپ کے خلاف کروں گا کھ سارے جنم کے بدلے لے کر رہوں گا۔ "شیری اپنی
کمر مسلتا بولا۔

جبکہ شاہیر ان سنی کرتا اپنے کمرے تک پہنچ چکا تھا۔

"ولی یار! بس کر دے اب۔ اور کتنی پیسے گا؟" ولید اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا شراب نوشی کر رہا تھا، جب اس کے دوست نے روکا۔

"تو نہیں جانتا! تو بالکل نہیں جانتا، میرے دل میں اس وقت کیسی آگ جل رہی ہے۔" ولی نے لڑکھڑاتے انداز میں کہا۔

"اب جو ہونا تھا ہو گیا۔ بھول جہ اور کسی اور پر لائن مارنے کا سوچ۔" ایک دوست نے ہلستے ہوئے کہا۔
 "کیسے بھول جاؤں؟ اس پر بس میرا حق ہے سمجھا، ایسے کیسے جانے دوں؟ بھی بالکل بھی نہیں۔ میں تم سب کے سامنے قسم کھا کر کہتا ہوں اس سے جب تک اپنا بدلہ نا لے لوں چین سے نہیں رہوں گا، اور ناں ہی کبھی تم سب کو اپنا منہ دکھاؤں گا۔" ولی غصے سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور اگلے پل ہی گر گیا۔

اس کے دوست اگے بڑھے لیکن ولی نے ہاتھ سے منع کر دیا۔
 اور پھر خود ہی کھڑا ہونے کی ناکام کوشش کرنے لگ گیا۔

"دیکھ تو میری بات سن۔ پچھلی باتوں کو دماغ میں رکھ کر کیا فائدہ، اور تو بھی تو بتا رہا تھا کہ اس لڑکے کے پاس بڑی سی گاڑی بھی تھی، اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ کافی امیر ہے۔ اس لیے میری مان اور دفعہ کر اس بد ذات کو۔" ولی کے دوست نے کہا۔

"نہیں بالکل بھی نہیں، مزہ صرف میری ہے، اس کو واپس آنا ہو گا جیسے بھی، ج، جی، جیسے ب، بھی۔" ولی آہستہ آہستہ بولتا نشے میں چلا گیا۔

"لو اس کا تو ہو گیا کام۔" ولی کے ایک دوست نے ہنس کر کہا۔

"گھوم گیا ہے یہ سالہ۔ دیکھ حالت اور باتیں دیکھ کیا کیا کر رہا۔" ایک اور نے ہنس کر کہا۔

"چل ہمیں کیا لینا اس سے، اگر یہ اس لڑکی کو لے آیا تو کیا پتہ ہم سب کا بھی چانس لگ جائے۔" ایک آوارہ دوست نے آنکھ دبا کر سب کو کہا، جس پر سب ہنس دیے۔

شاہیر کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور بغیر لائٹ آن کیے بیڈ پر گرنے والے انداز میں لیٹ گیا،

لیکن اگلے ہی پل 1000 واٹ کا جھٹکا لگا۔

نیچے پڑا کمزور سا وجود ڈر کے مارے چیخ اٹھا۔

"اللہ! مر گئی۔" روتے ہوئے کوئی لڑکی کی آواز سنائی دی،

"لگتا ہے میرے دماغ میں ابھی تک لڑکی کی آواز چل رہی ہے۔" شاہیر نے سر کو گھما کر سوچا، لیکن پھر بیڈ پر جنبش ہوئی تو شاہیر نے ہاتھ بڑھا کر چیک کرنا چاہا شاید اس کا وہم ہو۔

لیکن شاہیر کے ہاتھوں میں کسی لڑکی کے ہاتھ آگئے۔

ہاتھ لگتے ہی سامنے والی زوردار چیخ مار کر کھڑی ہو گئی۔

"بچ، چور، چور، چور" مزدلفا اونچی آواز میں چیخی۔

شاہیر نے اگے بڑھ کر مزدلفا کے منہ پر ہاتھ رکھا۔ مزدلفا اب اپنے دانتوں کے جوہر دکھا رہی تھی۔ ایک دم سے شاہر کے بازو میں دانت گاڑ دیے۔

شاہیر نے درد سے مزدلفا کو پرے دھکا دیا۔

"اف! جنگلی عورت! دماغ خراب ہے تمہارا؟ ایک تو میرے کمرے میں مزے سے سو رہی اور اوپر سے چور بھی مجھے ہی بنائی جا رہی تم، عجیب ہٹ دھرمی ہے۔" شاہیر نے غصے سے کہا۔

مزدلفا شاہیر کی انجان آواز سن کر تھوڑا ہوش میں آئی۔

شاہیر نے ہاتھ بڑھا کر لیمپ آن کیا۔

"آپ نے تو ڈرا دیا مجھے۔" مزدلفا نے دل پر ہاتھ رکھ کر تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا۔ جبکہ شاہیر ابھی تک اپنا بازو سہلا رہا تھا جہاں خون رس آیا تھا۔

"دکھائیں تو زیادہ زخم ہے؟" مزدلفا نے معصوم بن کر اگے ہو کر پوچھا۔

"خبردار جواگے ائی تو۔ جب سے میری لائف میں آئی ہو میری لائف کی واٹ لگادی ہے تم نے۔ کیا مصیبت ہے۔" شاہیر نے کھڑے ہو کر بیڈ کی ایک طرف سے ایک باکس نکال کر کہا۔

"م، میں نے کیا کیا ہے؟" مزدلفا نے ڈر کر کہا

"کچھ نہیں کیا تم نے! معاف کر دو مجھے۔ میرے مٹی نصیب خراب ہیں۔" شاہیر نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"می، میں نے جان کر نہیں کیا۔ آپ پلیز غصہ ناں کریں۔" مزدلفا نے بیڈ کی دوسری طرف کھڑی ہو کر کہا۔

شاہیر بغیر کچھ کہے مزدلفا کی طرف آیا،

اور بازو سے پکڑ کر کھنچا۔

مزدلفا جو ڈری ہوئی تھی، ایک دم کھنچنے پر شاہیر کے سینے سے آگئی۔

شاہیر کا ارادہ ایسا بالکل بھی نہیں تھا، سب کچھ متوقع سے الٹ ہوا تھا،

ایک پل کے لیے شاہیر کے دل میں عجیب احساس پیدا آ ہوا۔ جبکہ مزدلفا کی دھڑکن شاہیر کی شرٹ سے اٹھتی مسحور کن خوشبو سے تیز ہو رہی تھی۔

شاہیر نے جلدی سے مزدلفا کو خود سے دور کیا۔

"دفعہ ہو جاؤ میرے کمرے سے۔" شاہیر نے مزدلفا کو پرے پھینک کر غصے سے کہا۔

جبکہ مزدلفا خود کو نازل کر رہی تھی۔

"م، میں کہاں جاؤں گئی؟" مزدلفا نے ہاتھوں کی طرف دیکھ کر کہا

"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ جہاں بھی جاؤ، میری بلا سے۔" شاہیر نے اپنے زخم پر کپڑا اگیلا کر کے پھیر کر کہا

"لیکن حیا نے کہا تھا اب میرا یہی کمرہ ہے۔" مزدلفا نے کہا۔

"شٹ آپ۔ سمجھی۔ آئندہ میری بہن کا نام اپنی زبان پر مت لانا سمجھی۔" شاہیر نے غصے سے کہا۔

مزدلفا خاموش ہو گئی۔

"اب یہاں میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو؟ دفع ہو جاؤ۔" شاہیر نے اونچی آواز میں کہا۔

"میں اس وقت۔" مزدلفا نے رونی شکل بنا کر کہا

شاہیر مزدلفا کو بازو سے پکڑ کر دروازہ پاس لا کر، باہر دھکادے دیا۔

"Go to the Hell."

"I don't care .."

شاہیر نے کہا اور زور سے دروازہ بند کر لیا۔

جبکہ مزدلفا آنکھوں میں آنسو لیے دروازہ دیکھتی رہ گئی۔

"امی کھانا کھالیں تھوڑا سا۔" ماہی کب سے خالدہ کے پاس بیٹھی کہہ رہی تھی لیکن خالدہ خاموش آنسو بہا رہی تھی۔

"پتہ نہیں میری بچی کی قسمت مکن اور کتنے دکھ لکھے ہیں۔ آخر کب اسے کوئی خوشی نصیب ہو گئی پتہ نہیں کب۔" خالدہ روتے ہوئے بولی۔

"امی! اب آپ رونا تو بند کریں۔ اپنی اللہ کے کرم سے اپنے گھر خوش رہیں گیں۔ آپ کھانا تو کھالیں تھوڑا سا، ایسے آپ کی طبیعت اور خراب ہو سکتی ہے۔" ماہی نے ماں سے کہا۔

"ماہی! کیسے کھالوں کھانا؟ پتہ نہیں کہاں ہو گی وہ کس حال میں ہو گی وہ، بہت معصوم ہے وہ۔ پتہ نہیں اس نے کھانا کھایا بھی ہو گا کہ نہیں۔" خالدہ نے کہا۔

"ایسے سوچ سوچ کر کیا ملے گا آپ کو؟ فضول سوچیں ختم کریں اور بس اپنی کے لیے آپ دعا کر دیں وہی بہت ہیں۔ چلیں اب کھانا کھالیں۔" ماہی نے بہلا کر کہا۔

"تم نہیں جانتی۔ میں نے تو اسے خالی ہاتھ ہی رخصت کر دیا، کچھ بھی تو نہ کر سکی اس کے لیے، کسی انجان کے ساتھ نکاح کر کے رخصت کر دیا، کوئی آتا پتا نا خبر، میں کبھی خود کو معاف نہیں کرو گی کبھی نہیں،" خالدہ نے مزدلفا کی چیزیں ہاتھ میں پکڑ کر روتے ہوئے کہا۔

"آپ کھانا کھالیں، مکن اپنی کا پتا کروں گی دیکھنا وہ مل جائے گی ہمیں۔ بس اب آپ رونا بند نر دیں، نہیں تو میں بھی رو دوں گی۔" ماہی نے رونی شکل بنا کر کہا۔

خالدہ آہستہ آہستہ کھانے کے نوالے لینے لگ گئی۔

جبکہ ماہی اپنی بات پر عمل کرنے کا سوچنے لگ گئی۔

"بیٹا آپ یہاں کیا کر رہی ہو؟" شاہ عالم مزدلفا کو دروازہ کے باہر دیکھ کر بولے۔

"وہ وہ۔" مزدلفا سہم کر بولی

"ڈرو نہیں۔ میں بالکل آپ کے بابا کی طرح ہوں۔ بتاؤ کیا ہوا؟ اندر کیوں نہیں جا رہی؟" شاہ عالم نے مزدلفا کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے

"انہوں نے مجھے نکال دیا، کہتے دفعہ ہو جاؤ۔" مزدلفا اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھ کر بولی

شاہ عالم یہ سن کر ضبط کر گئے۔

اچھا آپ کو بھوک لگی ہے؟ رات کچھ کھایا نہیں آپ نے؟" شاہ عالم نے مزدلفا کو کہا۔

مزدلفانے جلدی سے ہاں میں سر ہلا دیا۔ "آپ نیچے جاؤ، کچن میں کچھ ہو گا کھانے کو وہاں سے لے لو۔ پھر بات کرتے۔" شاہ عالم نے نرمی سے کہا اور مزدلفا بھاگ کر نیچے چلی گئی۔

1 گھنٹہ پہلے !!

بار بار دستک ہو رہی تھی، جس سے شاہیر کو مزید غصہ آرہا تھا۔ جب سے مزدلفا کو کمرے سے نکالا، پیچھے ڈیڑھ گھنٹہ سے دروازہ پروفے سے دستک ہوتی۔

شاہیر اکتا کر دروازہ کھولتا تو سامنے ہی مزدلفا اپنی معصوم شکل لیے کھڑی ہوتی۔

"کیا ہے؟ کیوں دروازہ توڑ رہی تھی؟" شاہیر نے تپ کر کہا۔

"وہ، وہ مجھے پیاس لگی ہے۔" مزدلفا نے آہستہ سے کہا۔

"توج کر پی لو پانی، اب کیا مکن یہاں پانی بنا رہا ہوں یا بیچ رہا؟" شاہیر تپ کر کہتا دروازہ بند کر گیا۔

5 منٹ بعد؛

مزدلفانے پھر دروازہ بجایا۔

"کیا تکلیف ہے؟" شاہیر نے غصے سے دروازہ کھول کر کہا۔

"وہ پیاس زیادہ لگی ہے، پلینز پانی لادیں۔" مزدلفانے کہا۔

"اف کیا ہے یار، یہی رہنا خبردار جواگے آئی میرے کمرے میں تو۔" شاہیر اکتا کر کہتا واپس اندر گیا۔

اور ایک گلاس بھر کر لا کر مزدلفا کو دیا۔

"یہ لو پانی اور پیو اور خدا کے لیے میری جان چھوڑو۔" شاہیر نے غصے سے بول کر زور سے دروازہ بند کر دیا۔

مزدلفانے بیٹھ کر پانی پیا،

5 منٹ بعد؛

دروازہ پھر سے بج رہا تھا۔

شاہیر کو ابھی نیند آنے ہی لگی تھی کہ پھر سے شور کی وجہ سے اڑ گئی۔

اور غصے سے دروازے کو دیکھا۔

"اللہ اس لڑکی کا قتل ہو جائے گا میرے سے۔ مجھے حوصلہ دیں۔" شاہیر نے اپنے سر کو دبا کر کہا۔

بار بار دستک سے اس کے سر میں درد ہونے لگ گئی تھی۔

خیر اٹھ کر آیا اڑ۔ دروازہ کھولا تو سامنے مزدلفا پھر سے معصوم شکل لے کر کھڑی تھی۔

"اب کیا تکلیف ہے؟ اب کیا روٹی چاہیے؟ تو میں تمہاری اس کم عقل میں ایک بات کا اضافہ کر دوں، میں یہاں اس گھر کا کابیٹا ہوں ناکہ کوئی باورچی۔ اس لیے خدا کے لیے میری جان بخش دو پلیز!" شاہیر نے اپنا غصہ ضبط کر کے کہا۔

"ن، نہیں۔ وہ میں آپ کو، آپ پلیز یہ اپنا گلاس لے جائیں۔" مزدلفا نے گلاس اگے کرتے ہوئے کہا۔

"تم پاگل ہو نہیں ہو؟" شاہیر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"پاگل کیسے ہوتے ہیں؟" مزدلفا نے راز پوچنے والے انداز میں کہا

"بلکل تمہارے جیسے۔ ایک نمبر کی ڈفر لڑکی ہو یا۔ مجھے کس پاگل کتے نے کاٹا تھا جو میں نے اپنے پاؤں کی خود ہی کلہاڑی مار لی۔" شاہیر نے تھک کر کہا۔

"اتنا غصہ کیوں کر رہے آپ؟" مزدلفا نے پوچھا۔

"کیونکہ اب اگر مزید تمہارے ساتھ ایک منٹ بھی اور کھڑا رہا تو میں ضرور پاگل ہو جاؤں گا۔ ایڈیٹ۔" شاہیر نے دروازے پر hatg رکھ کر خود کو قابو کیا

"اتنا غصہ کیوں کرتے ہیں آپ؟ یہ تو غلط بات ہے۔" مزدلفا نے معصوم بن کر کہا۔

"میں غلط ہی ٹھیک ہوں۔ تم مہربانی کر کے اپنا مشورہ اپنے پاس رکھو۔ اور اب اگر کوئی آواز آئی یا کوئی دستک دی تو مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا سمجھی۔ اٹھا کر نیچے پھینک دوں گا سمجھی۔" شاہیر نے انگلی سے وارن کے کہا۔ اور زور سے دروازہ بند کر دیا۔

مزدلفا بند دروازہ تک رہی تھی۔ ابھی 20 منٹ گزرے تھے کہ شاہ عالم کسی کام سے باہر آئے اور مزدلفا کو شاہیر کے کمرے کے باہر دیکھ کر ٹھٹھک گئے اور ادھر ہی آگے۔

حال!

شاہیر جو نیند خراب ہونے کی وجہ سے سر درد سے بے حال ہوا پڑا تھا، اپنے سر کو تکیے میں دیے لیٹا ہوا تھا۔

ابھی مشکل سے نیند آئے 10 منٹ ہوئے تھے کہ ایک بار پھر سے دروازہ بج اٹھا۔

شاہیر نے تین دفعہ دستک کو انکسور کیا لیکن پھر غصے سے آگ بگولہ ہوتا تکیہ دور پھینک کر اٹھ کر دروازہ کی طرف آیا۔

"اب تم میرٹ ہاتھوں سے قتل ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ مس" xy شاہیر خود سے بولتا ہوا غصے سے دروازہ کھولا۔

اور بغیر کچھ دیکھے ہاتھ بڑھا کر سامنے والے کو بازو سے okr کر کھینچا۔

لیکن پھر کچھ محسوس ہونے پر آنکھیں کھول کر دیکھا تو سامنے مزدلفا نہیں تھی بلکہ شاہ عالم کھڑے تھے۔

"بابا آپ؟" شاہیر حیران ہو کر بولا۔

شاہ عالم نے ایک نظر اپنے ہاتھ پر ڈالی جو ابھی تک شاہیر نے پکڑ رکھا تھا، شاہیر نے شرمندہ ہوتے ہوئے جلدی سے ہاتھ چھوڑ دیا۔

"I'm sorry Baba _"

شاہیر آہستہ سے بالوں میں ہاتھ مار کر بولا۔

لیکن دل ہی دل میں مزدلفا کو کوس رہا تھا۔

"یہ کس کا گھر ہے؟" شاہ عالم نے سختی سے پوچھا

شاہیر نے اس طرح کے عجیب سوال پر شاہ عالم کو دیکھا

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں شاہ۔" شاہ عالم نے سختی سے کہا۔

شاہ عالم جب بھی شاہر سے غصہ ہوتے تو اسے شاہ بلاتے تھے۔

"بابا آپ یہ اس وقت کیسی باتیں کر رہے ہیں؟" شاہیر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔" شاہ عالم نے خا

"ظاہر ہے آپ کا اور کس کا۔" شاہیر نے کہا۔

"تو کس کی اجازت سے تم نے اس بچی کو اس کمرے سے نکالا ہے؟" شاہ عالم نے شاہیر سے پوچھا۔

شاہیر اس بات پر خاموش ہو گیا

"اس کو آلینے دو ذرا، خبر لیتا ہوں۔ میری شکایت لگا دی بابا کو ج کر۔ ایک تو اتے ہی مجھے گھر سے نکلوا دیا۔ اور

اب یہ۔" شاہیر نے دل میں مزدلفا سے کہا۔

"مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا۔ میں بھی دو آنکھیں رکھتا ہوں۔ سب نظر آتا ہے مجھے، اور یہ مت بھولو کہ تم نے

اپنی مرضی کر لی تو میں تمہیں معاف کر دوں گا، ایسا ہر گز نہیں ہوا گا سمجھے۔ اگر اس گھر میں رہنا ہے تو ہمارے

اصولوں کے مطابق رہنا ہو گا۔" شاہ عالم نے غصے سے شاہیر کو کہا۔

"بابا!

وہ سب کچھ مجبوری میں مجھے کرنا پڑا۔ میں بتاتا ہوں آپ کو سب۔" شاہیر نے شاہ عالم کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

شاہ عالم نے ہاتھ اٹھا کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"میں کچھ نہیں سننا چاہتا۔" شاہ عالم نے کہا۔

"بابا! آپ اس انجان لڑکی کی وجہ سے مجھ پر غصہ کر رہے ہیں اپنے بیٹے پر؟" شاہیر نے شک سے کہا۔

"ایک بات تو اپنے دماغ میں بٹھالو، وہ انجان نہیں ہے اب وہ جیسی بھی ہے اس گھر کی بڑی بہو ہے۔ اور تم نے

جو بھی کیا، اس کی سزا اس معصوم نہیں دی ج سکتی۔" شاہ عالم نے کہا۔

"بابا! وہ۔۔" شاہیر نے کچھ کہنا چاہا۔

"ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی شاہ۔" شاہ عالم نے سختی سے کہا

"I'm sorry."

شاہیر نے شرمندہ ہو کر کہا۔

"مکن نہیں چاہتا کہ تمہاری وجہ سے ہمارے خاندان کی عزت پر کوئی بات بھی ائے۔ جو بھی مسئلہ ہے اپنے کمرے کی چار دیواری تک ہی رکھو تو بہتر ہو گا خود کا اور اس کا تماشامت بنو، آج میں نے یہ سب دیکھا کل کو حیا اور شیریں دیکھیں گے تو یہ اچھا نہیں ہوا گا۔ اب جیسا بھی ہوا بھول جاؤ اور اپنے انے والی زندگی کے بارے میں سوچو، اور بہت جلد تمہارا ولیمہ کا اعلان کرنے والا ہوں۔ امید ہے تم میری بات کا مطلب سمجھ رہے ہو گے۔" شاہ عالم نے شاہیر کو سیدھی طرح سب کہہ دیا۔

جبکہ شاہیر کا دماغ ولیمہ پر اٹک گیا،

شاہ عالم کمرے سے جانے لگے، لیکن ابھر کچھ یاد آنے پر رکے۔

"اور ہاں، اس کو اپنے کمرے میں لے کر آؤ، جب تک میں زندہ ہوں، اس کو تم اپنے کمرے سے نہیں نکال سکتے۔ ہاں اپنا گھر بنا کر رہو تو میری طرف سے جو بھی کرو۔" شاہ عالم کہتے کمرے سے نکل گئے۔

جبکہ شاہیر خاموش کھڑا شاہ عالم کو جاتا دیکھتا رہا۔

شاہ عالم کے جانے کے بعد شاہیر بیڈ پر بیٹھا سب باتوں کو سوچ رہا تھا۔

"اس سے پہلے کہ بابا مزید اس پاگل لڑکی کی طرف داری کریں مجھے ہی کوئی فیصلہ کرنا ہو گا۔" شاہیر نے ایک فیصلہ کیا۔

"اف! اب جس عذاب جو بھی لینے جانا پڑے گا۔ بابا بھی کیا کیا کروا رہے مجھ سے۔" شاہیر نے سر دبا کر کہا۔

"لائف کی واٹ لگا دی ایک ہی دن میں۔ اگر مزید رہا تو میں تو پاگل ہو جاؤں گا۔" شاہیر نے سارے دن پر نظر ڈال کر کہا

"خیر۔ چل بیٹا اس عذاب کو لے کر آور نہ خیر نہیں۔" شاہیر مجبور آٹھ کر چلتا بولا۔

سارے گھر میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھکا کر آخر میں کچن کے سامنے سے گزرا کو مزدلفا مزے سے وہاں پر شیلف پر بیٹھی ہوئی تھی۔

مزدلفا مزے سے کچن میں کھڑی فریج سے سیب نکالے کھا رہی تھی۔ جب دروازہ میں اتے شاہیر کو دیکھ کر سیب کو چھپا گئی۔

"چلو کمرے میں۔" شاہیر نے غصے سے کہا۔

"لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ آپ مجھے کمرے میں دیکھنا نہیں چاہتے۔" مزدلفا نے حیران ہو کر کہا

"تو اب کیا میں لکھ کر دوں کہ محترمہ کمرے میں تشریف لے آئیں؟" شاہیر نے سختی سے کہا۔

"میں نہیں جاؤں گی، آپ اتنا غصہ کرتے ہیں میرے پر۔" مزدلفانے کہا

"دیکھو لڑکی! میرے صبر کا امتحان مت لو تم، چپ چاپ کمرے میں چلو۔" شاہیر نے سختی سے کہا۔

مزدلفا شاہیر کا چہرہ دیکھ کر چپ کر گئی جو غصے سے مزید سرخ ہو رہا تھا۔

"چلوں گئی لیکن ایک شرط پر۔ مزدلفانے کہا

شاہیر نے مزدلفا کو گھورا۔

"آپ مجھ پر فضول میں غصہ نہیں کریں گے۔" مزدلفانے کہا

شاہیر نے اکتا کر مزدلفا کو دیکھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب چلو ورنہ بابا نے آکر پھر سے میری کلاس لینی ہے۔" شاہیر نے آہستہ سے کہا

اور مزدلفا مزے سے کمرے کی طرف چل دی۔

مزدلفا چلتی ہوئی بیڈ پر لیٹنے لگی۔ تبھی شاہیر دروازہ بند کرتا ہوا پاس آیا۔

"کمرے میں لانے کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم منہ اٹھا کر بیڈ پر لیٹ جاؤ۔" شاہیر نے کہا

"تو پھر میں کہاں لیٹوں؟" مزدلفانے پوچھا

"میرے سر پر۔" شاہیر نے جل کر کہا

"آپ کے سر پر؟ لیکن سر تو بہت چھوٹا سا ہے۔" مزدلفا نے حیران ہو کر بیڈ پر کھڑے ہو کر کر دیکھ کر کہا۔

"اف کتنی کم عقل لڑکی ہو ایک تو تم۔ میں بھی کس پاگل سے دماغ کھپا رہا۔" شاہیر نے صوفہ پر بیٹھ کر کہا

"آپ وہاں کیوں بیٹھ گئے۔ بیڈ پر سو جائیں، میں پکا اپکو تنگ نہیں کروں گئی۔" مزدلفا نے بیٹھ کر کہا

"تمہارے ساتھ رہنے سے بہتر ہے میں کسی دیوار میں سر مار لوں۔ تمہیں بھی مبارک ہو یہ بیڈ اور سب کچھ۔"

شاہیر اپنا سیل اٹھاتا ہوا بولا

"لیکن آپ کہاں سوئیں گے پھر؟" مزدلفا نے کہا

"تمہیں اس سے کیا جہاں بھی جاؤں۔ تم اپنے کام سے کام رکھو آئی سمجھ؟ بیوقوف عورت۔" شاہیر غصہ سے کہتا کمرے کا دروازہ کھول کر بولا۔

مزدلفا اس سے پہلے کہ کچھ کہتی، شاہیر زور سے بند کر کے چلا گیا۔

"اب میں نے کیا کہا ان کو بھلا۔" مزدلفا سوچ کر بولی۔

اور پھر مزے سے سونے کو لیٹ گئی۔

شاہیر اپنے کمرے کو چھوڑ کر گیسٹ روم میں آ گیا۔

"کیا مصیبت ہے آخر۔ کس چیز کی سزا مل رہی مجھے۔ نیکی ہی میرے گلے پڑ گئی ہے۔ اللہ پلینز میری مدد کریں
 "شاہیر سر اپنے ہاتھوں میں لیے بولا۔
 پھر آخر کافی وقت کے بعد نیند میں چلا گیا۔

اگلے دن حیا مزدلفا کے پاس آئی، جبکہ وہ سو رہی تھی۔
 "دلف دلف! اٹھو بھی۔ کتنا سوتی ہو تم۔" حیا بولی
 "مجھے نیند آرہی ہے، سونے دو۔" مزدلفا نیند میں بولی
 "کوئی نہیں سونا۔ اٹھو۔ اور بھیا کہاں ہیں؟" حیا نے آنکھوں میں شرارت لیے پوچھا
 "مجھے کیا پتا؟ رات کو اتنا ڈانٹ کر پتا نہیں کہاں چلے گے۔" مزدلفا نے کہا
 "یہ کیا بات ہوئی بھلا۔ کس بات پر ڈانٹا" حیا نے پوچھا
 "اب ایک بات ہو تو بتاؤں۔ اچھا اب مجھے سونا ہے۔" مزدلفا پھر سے لیٹ گئی

"دلف نہیں سونا۔ اٹھو چلو اٹھو بھی۔ یونی جانا ہے تیار ہو جاؤ۔ پتا ہے ناں اب تو mids بھی ہونے والے ہیں۔"
حیائے کہا

"یہ یونی کیا ہوتی ہے؟" مزدلفانے حیران ہو کر پوچھا

"مذاق کر رہی ہو؟" حیائے ہنس کر کہا

مزدلفانے سر ہلایا۔

"سچ میں مجھے نہیں پتا۔" مزدلفانے کہا

"اچھا!" حیا چپ ہو گئی۔

"اب میں سو جاؤں؟" مزدلفانے پوچھا

"ہاں۔ سو جاؤ تم۔" حیائے کہا اور اٹھ کر باہر آ گئی۔

حیا شیریں اور شاہ عالم ناشتہ کر رہے تھے، جب شاہیر باہر سے آتا ہوا دکھائی دیا

شرٹ بھگی ہوئی، اور حلیہ سے لگ رہا تھا کہ وہ جاگنگ کر کے آ رہا تھا۔

"بھیا! آجائیں ناشتہ کر لیں۔" حیانے مسکرا کر کہا۔

"نہیں گڑیا۔ میں ابھی فریش ہو کر آتا ہوں پھر دیکھتے۔" شاہیر نے ایک نظر شاہ عالم کو دیکھ کر کہا۔

جو اپنے ناشتہ کرنے میں ہی مصروف تھے۔

"بھیا بھیا کو بھی لے اے گا۔" شیریں نے کہا۔

جس پر شاہیر نے گھور کر دیکھا۔

اور پھر مجبور اپنے کمرے کی جانب چل دیا کیونکہ سب چیزیں تو وہی اور ٹھیک۔

شاہیر کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی مزدلفا کو مزے سے سوتے ہوئے دیکھ کر اندر تک جل گیا۔

"پتا نہیں کب جان چھوٹے گئی میری کس عذاب سے۔" شاہیر نے جل کر سوچا۔ اور ایک سخت نظر ڈال کر دروازہ زور سے مار تاوا شروع میں گھس گیا۔

زوردار آواز سے مزدلفا چھل دی

"بابا! ایک پریشانی ہے۔" حیانے کار میں بیٹھ کر کہا

"کیا پریشانی ہے؟" شاہ عالم نے پوچھا

"میں نے دلف سے بات چیت کی ہے، اسے کچھ بھی یاد نہیں ہے، عجیب طرح سے دیکھتی ہے مجھے بھی۔ انکل کی بات سچ تھی بابا" حیانے کہا

"ہمم! کچھ کرتے ہیں اس بارے میں بھی۔ ابھی تو میں سوچ رہا ہوں شاہیر کی ولیمہ کا اعلان کر دوں۔ اس سے پہلے کہ سب کو اس بات کا علم ہو۔" شاہ عالم نے کہا۔

"واو بابا! آپ سچ کہہ رہے۔ ہائے کتنا مزہ ائے گاناں۔ میں تو ڈھیر ساری شاپنگ کروں گئی۔۔ اف مجھے تو ابھی سے سوچ سوچ کر اتنی خوشی ہو رہی۔" حیانے خوش ہو کر کہا۔

"اچھا بس بس۔ تم ابھی اپنی پڑھائی پر دھیان دو۔" شاہ عالم نے کہا اور باتوں باتوں میں حیا کی یونی بھی آگئی، اور حیا وہاں پر اتر گئی۔

شاہیر کو ابھی واشروم میں گے 10 منٹ ہوئے تھے کہ واشروم کا دروازہ بجنے لگ گیا۔

شاہیر نے تپ کر دروازے کو دیکھا۔

"اب کیا بندہ واشروم بھی اپنی مرضی سے یوز نہیں کر سکتا۔ یہاں بھی دسٹر بنس۔" شاہیر نے شاوہ پر زور سے مکام کر کہا،

اور پھر سے شاوہ لینے لگ گیا۔

لقلقل پھر ابھی 2 منٹ گزرے تھے کہ پھر سے دروازہ بجا۔

شاہیر جس نے شیمو کیا ہوا تھا، غصے سے شاوہ بند کیا،

"

کیا تکلیف ہے اب؟ مجھے کم از کم واشروم میں تو سکون سے رہنے دو تم۔" شاہیر نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر منہ باہر نکال کر کہا۔

مزدلفا شاہیر کا چہرہ دیکھ کر ہنس پڑی۔

کیونکہ شاہیر کے منہ پر بھی شیمو آیا ہوا تھا، اور جھاگ لگی ہوئی تھی، اور آنکھیں بند تھیں۔

"اب پھوٹو بھی کیا تکلیف ہے؟" شاہیر نے بند آنکھوں سے پوچھا۔

"وہ، مجھے۔" مزدلفا ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتی بولی

"بھاڑ میں جاؤ تم۔ بد تمیز عورت۔" شاہیر غصے سے کہتا دروازہ بند کر گیا۔

مزدلفانے پھر دروازہ بجایا۔

لیکن تب تک شاہیر شیمو اتار چکا تھا۔

شاہیر نے ٹاول باندھا، اور غصے سے لال پیلا ہوتا باہر آگیا۔

"ہاں بولو اب کیا تکلیف ہے تمہیں؟ کونسی قیامت آرہی تھی ہاں؟" شاہیر نے مزدلفا کو بازو سے پکڑ کر سختی سے کہا۔

مزدلفانے ایک پل شاہیر کو دیکھا، لیکن پھر اگلے ہی پل نظر جھکا گئی۔

شاہیر شرٹ کے بغیر کھڑا تھا۔

"آپ کو شرم نہیں آتی؟ کیسے بغیر کپڑوں کے لڑکی کے سامنے کھڑے ہیں۔" مزدلفا اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

شاہیر نے حیرت سے خود کو دیکھا۔

"بد تمیز۔" شاہیر غصے سے کہتا دھکا دے کر الماری سے اپنا ڈریس نکال کر دیکھنے لگ گیا، جبکہ مزدلفا جلدی سے واشروم میں گھس گیا۔

شاہیر کے چہرے پر ناچا ہتے ہوئے بھی ایک ہلکی سے مسکراہٹ آگئی۔

"Stupid Girl ."

شاہیر نے کہا اور جلدی سے چنچنگ کیمین میں چلا گیا۔

حیاد اس سی کلاس کی طرف ج رہی تھی، پھر سے کسی میں ٹکر لگتے لگتے پچی۔

"جاہل لوگ۔" حیا غصے سے کہتی اگے بڑھنے لگی۔، لقل کسی نے اسے بازو سے پکڑ کر کھنچا۔

"کیا بد تمیزی ہے یہ؟" حیا نے کہا، لیکن جب سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو حواس اڑ گئے۔

"سر آپ؟" حیا نے شرمندہ ہو کر کہا

"ابھی کیا فرمایا تھا آپ نے؟" روحان نے سخت نظر لیے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ سوری۔" حیا نے آہستہ سے کہا۔

"سوری کا ایک لفظ مذاق ہے تمہارے لیے؟" روحان نے تپ کر کہا۔

حیا سر جھکا کر خاموش کھڑی رہی۔

کوئی جواب ناپا کر روحان کو۔ مزید تپ چڑھ گئی۔

نیکسٹ ایسی غلطی میں بالکل برداشت نہیں کروں گا سمجھی۔ "روحان بازو چھوڑ کر کہتا تن فن کرتا نکل گیا۔

"کھڑوس انسان۔ صرف ایک ٹیچر ہونے کی وجہ سے ان کی عزت کرتی ہوں۔ اور یہ پتا نہیں کیا سمجھتے خود کو۔ بس یہ سمسٹر ختم ہو جائے ایک بات کا بدلہ کون گئی کہ یاد رکھیں گے یہ۔" حیانے جل کر کہا۔

اور کلاس کی طرف چلی گئی۔

جب ٹک مزدلفا واشروم سے آئی، شاہیر اپنی تیاری مکمل کر چکا تھا، اور اب ایک نظر خود پر ڈالے، پرفیوم چھڑک رہا تھا۔

"صبح صبح اتنے تیار ہو ہے خیر ہے؟ کسی شادی پے جانا ہے؟" مزدلفا نے تجسس سے پوچھا

"تم اپنے کام سے کام رکھو، اور میرے اوپر نظر رکھنے کا سوچنا بھی مت، سمجھی۔" شاہیر نے سخت نظر سے دیکھ کر کہا۔

"خیر میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی، ایک تو آپ اتنے کھڑوس ہیں کہ بس، شکر کریں میں پھر بھی آپ سے بات کر لیتی، ورنہ کوئی آپ کو منہ نالگے۔" مزدلفا شیشے کو سامنے کھڑی بال ٹھیک کرتی بولی،

شاہیر نے ایک نظر مزدلفا کی پیٹھ کو دیکھا۔

بال کافی لمبے تھے، شاہیر کو لمبے بال بہت پسند تھے، کیونکہ اس کی ماما کے بال بھی کافی لمبے تھے اور وہ بہت شوق سے ان کو پکڑا کرتا تھا اور کنگھی بھی کرتا۔

لیک۔ن جلد ہی سر جھٹک کر دراز سے کوئی چیز نکلنے لگ گیا۔

"ویسے آپ نے بتایا نہیں۔" مزدلفا نے مڑ کر کہا

"میری بات سمجھ نہیں آتی؟ بار بار بولنا ضروری ہے؟" شاہیر نے کہا۔

"ہاں تو ایک دفعہ بتادو، بات ختم۔ ضد کس چیز کی؟" مزدلفا اپنی بات پر قائم تھی

"افس جا رہا ہوں، اب اجازت ہے؟" شاہیر نے تھک کر جھک کر کہا۔

"ویسے مزدلفا نے پوچھا

"آپ کیا کام کرتے ہیں؟"

"جھاڑو لگاتا ہوں! چلو گی میرے ساتھ جھاڑو لگانے؟" شاہیر نے تپ کر کہا

"نہیں، ایسے کام آپ کو بھی زیب دیتے ہیں تو آپ کو بھی مبارک ہو۔" مزدلفا ہاتھ جھاڑ کر بولی۔

"بد تمیز لڑکی۔" شاہیر کہتا غصے سے کھولتا باہر نکل گیا۔

جبکہ مزدلفا حیا کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

لیکن حیا کا کمرہ خالی تھی۔

اور گھر میں بھی کوئی نہیں تھا۔

ملازما سے بول کر اپنے لیے ناشتہ بنوایا، اور کھاپی کر سارا گھر دیکھنے لگ گئی۔

حیا کا سارا دن انتہائی بورنگ گزرا۔ اب آخری لیکچر تھا، جسے وہ بس ایک مجبوری کے تحت لے رہی تھی۔
حیا کینیڈین گئی تھی، کلاس میں اتنے وقت تھوڑی سی لیٹ ہو گئی۔

کلاس میں پہنچتے ہوئے بھی 4 منٹ لگ گئے۔
اور خاموشی سے اندر داخل ہونے لگی، لیکن قسمت خراب تھی جو کلاس ٹیچر کی نظر پڑ گئی۔

"مس آپ لیٹ ہیں، اور اوپر سے کلاس کے رول بھی توڑ رہی۔ کوئی ethics ہوتے ہیں، کوئی آئیڈیا ہے؟"
روحان نے حیا کو سخت نظر سے دیکھ کر کہا۔

حیا ساری کلاس کے سامنے کھڑی شرمندہ ہو رہی تھی۔
"چلو باہر اور پوچھ کر اوکلاس میں۔" روحان نے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا۔
حیا مرے قدموں سے واپس جانے لگی۔

"اور ہاں اگر آج کالیکچر چھوڑا تو پیپر میں آنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔" روحان نے کہا۔

حیا نے مڑ کر روحان کو گھور کر دیکھا۔

اور دل ہی دل میں باتیں سنا ڈالی۔

لیکن ناچار واپس کلاس میں بھی تو آنا تھا۔

" May I come in sir ? "

حیا نے دروازہ پر رک کر پوچھا۔

روحان نے سر کے اشارہ سے کہا۔

"کھڑوس۔" حیا نے دل میں کہا،

ابھی حیا جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھی تھی کہ روحان نے ایک ٹوپک بورڈ پر لکھا، اور حیا کی طرف اشارہ کیا۔

"مس آپ کے بارے میں کچھ کہنا چاہے گیں؟

Do you have any idea?"

روحان نے مزے سے پوچھا۔

حیا نے تو کبھی پڑھا ہوا نہیں دیکھا تھا، تو پھر نیکسٹ کے بارے میں کیا بتاتی۔

حیا کھڑی سب کو دیکھ رہی تھی، خاص کر روشہ کو، جو حیا کی انسلٹ پر ہنس رہی تھی۔

"مس حیا !

میں نے کچھ پوچھا ہے آپ سے۔ منہ میں چنے ہیں کیا آپ کے؟" روحان نے سختی سے کہا۔

روحان کی بات پر ساری کلاس ہنس ڈی۔

"کوئی محفل ہے یہاں؟" روحان نے ایک نظر سب کو دیکھ کر کہا۔

کلاس وہی خاموش ہو گئی۔

"Get Out from my class Misss.Haya .."

روحان نے کہا۔

حیا جو پہلے ہی اپنی انسلٹ پر سر جھکا کر کھڑی تھی، روحان کے اس طرح بولنے پر یکدم دیکھا،

ساڑی کلاس میں سناتا چھا گیا۔

حیا خاموش اپنا بیگ اٹھا کر آنکھوں کو صاف کرتی باہر نکل گئی۔

روحان نے کلاس کو پڑھانا شروع کر دیا،

لیکن دل کے کسی کونے میں افسوس ضرور ہوا

"مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔"

حیا آنسو صاف کرتی شیر ی کو کال کرنے لگ گئی۔
"شیری! مجھے لے جاؤ۔" حیا نے کہا اور کال کاٹ ڈی۔

حیا خاموش گاڑی میں بیٹھی تھی۔
"آج سورج کہاں سے نکلا؟" شیر ی نے کہا
"شیری! تنگ نہیں کرو۔ آج میرا موڈ نہیں ٹھیک۔" حیا نے کہا
"کیوں کیا ہوا؟" شیر ی نے کہا
"ہونا کیا ہے، ہمارے نئے سرائے ہیں، پتا نہیں کیا سمجھتے ہیں خود کو۔ غصہ تو ہر وقت ناک پر رہتا ہے ان کے۔
اچھا خاصا آج میری بے عزتی کر ڈی سب کے سامنے۔" حیا نے ساڑی بات بتاؤی
"ہا ہا ہا! تو یوں کہو ناں کہ آج تمہیں ڈوز ملی ہے تھوڑی سی۔" شیر ی ہنس کر بولا
"خاموش ایک دم چپ، ورنہ یہ ناں ہو آج کہ تمہیں گھر سے باہر سونا پڑے۔" حیا نے غصے سے کہا

"یہ بار بار دھمکی نادیا کرو مجھے۔ بابا ایک مان a کی لیتے تمھاری، تم تو گلے کو اجاتی میرے۔ اچھا ہی ہوا جو تمھارے سر نے کیا۔" شیریں نے مزے سے کہا

حیا نے گھور کر دیکھا،

شیریں ہنسی روک کر کار کی طرف توجہ کر گیا۔

شاہیر نے کچھ دن پہلے ہی افس جو اُن کیا تھا۔

شاہ عالم۔ اس کی کارکردگی سے بہت خوش تھے لیکن کل والی بات پر بہت غصہ بھی۔

شاہیر نے سوچا کہ افس میں بات کر لے

اسی لیے افس میں جانے کا ارادہ کیے اٹھا۔

دستک ڈی۔

اور اندر داخل ہوا

"بابا آپ بڑی تو نہیں؟" شاہیر نے پوچھا

"نہیں! بولو کیا کام ہے؟" شاہ عالم نے کہا

"بابا! مجھے کل کے بارے میں بات کرنی ہے آپ سے۔" شاہیر نے سوچ سمجھ کر بات سٹارٹ کی

"کونسی بات؟" شاہ عالم نے پوچھا

"بابا! یہ سب نکاح وغیرہ مجبوری میں ہوا تھا۔ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا، پلیز میرا یقین کریں،" شاہیر نے کہا

"شاہیر! پہلی بات تو یہ کہ یہ افس ہے، یہاں پڑ گھر کی باتیں نا کرنا بھی بہتر ہے۔ اب جو ہوا سو ہوا۔ بار بار ایک لکیر کو کیوں پیٹ رہے تم؟ اب وہ وقت تو واپس نہیں آسکتا۔" شاہ عالم نے کہا

"لیکن بابا آپ پلیز میری بات تو سنیں۔" شاہیر نے کہا

"شاہیر! جاؤ اپنے افس میں۔ یہ افس ہے۔ گھر کی باتیں گھر ٹک رہیں تو اچھا ہے،" شاہ عالم نے دو ٹوک انداز میں کہا

شاہیر خاموشی سے اٹھ کر واپس آگیا۔

"میں اپنا مسئلہ لے کر بیٹھا ہوں یہاں اور تم پتا نہیں کن سوچوں مکن ہو۔" شاہیر نے روحان کو چپ دیکھ کر تپ کر کہا۔

"اب میں کیا کر سکتا ہوں بہلا اس میں؟۔ میری مان تو جو انکل کہتے وہی کرتا جا۔ پہلے ہی تو نے بہت دل دکھایا ہے ان کا۔ اب مزید کوئی ایسا فضول کام نہ کرنا۔ ورنہ انکل نے سارے لحاظ ختم کر کے جوتے لگانے۔" روحان نے شاہیر کو سمجھا کر آخر پڑھنی روک کر کہا۔

"میں نے مشورہ منگا ہے ناکہ بولا کہ تو بکو اس کر۔ آخر دوست ہے میرا ایک تو ہی۔ اور تم مجھے کوئی اچھا مشورہ دینے کی بجائے الٹا مزید تیار ہے۔" شاہیر نے گھور کر کہا

"لوجی بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے یہاں۔ مطلب میں یہاں جھک مار رہا ہوں کب سے؟" روحان نے بگڑ کر کہا

"ہاں بالکل۔" شاہیر نے کہا

"تم دفعہ ہو سکتے یہاں سے۔ ہر وقت کارونا دھونا، بھئی میں کیوں دیکھوں یہ سب؟ دوست ہوں، کوئی بیوی نہیں تیری۔" روحان نے کہا

"ایک جو بنی ہوئی زبردستی کی وہی بہت۔" تو ناں بن۔" شاہیر نے ہاتھ باندھ کر کہا

"اچھا! سنجیدہ ہو کر سوچ اچھی طرح کیا کرنا ہے۔ یہ مذاق نہیں ہے۔ جو بھی فیصلہ کرنا ہو سوچ سمجھ کر کرنا۔ تیرا کچھ نہیں جانا مگر اس معصوم کی زندگی خراب ہو سکتی ہے۔" روحان نے سمجھایا۔

"معصوم اور وہ لڑکی۔ اللہ اللہ کرو۔ قسم سے 1 دن میں ہی میرا دماغ گھما کر رکھ دیا اس نے۔ ساڑی زندگی اس پاگل کے ساتھ رہا تو بس پھر میں تو کیا کام سے۔" شاہیر نے منہ بنا کر کہا۔

"ہا ہا ہا! خیر جیسے تو تیسرا۔"

اب تیرا رونا دھونا ختم ہوا ہو تو کھانا کھالیں؟" روحان نے ہنس کر کہا

"زہر کھا لو تم تو گھٹیا انسان۔" شاہیر نے کہا

"دوست دوست ناں رہا۔" روحان نے جھوٹ موٹ کے آنسو صاف کر کے کہا۔

"ڈرامہ تو دیکھو۔ میں تو تیری بیوی کا سوچ کر پریشان ہوں، کیسے کرے گی گزارا ایسے ڈرامے کے ساتھ۔" شاہیر نے افسوس سے کہا

"کر لے گی، اور بہت اچھے سے کرے گی میری جان۔ تو کیوں فری میں پریشان ہو رہا ابھی سے۔ ابھی تو ج کر اپنی والی کو تو سمجھاں بعد میں میری بھی فکر کر لینا۔" روحان نے آنکھ مار کر کہا۔

جبکہ شاہیر کڑھ کر رہ گیا۔

حیاجب گھر آئی تو سامنے ہی ڈرامینگ روم میں مزدلفا بیٹھی ہوئی تھی۔

"تم آگئی؟" مزدلفا نے مسکرا کر پوچھا

"نہیں ج رہی ہوں۔ حد کرتی ہو تم بھی دلف۔" حیانے برا منہ بنا کر کہا۔

"کیا ہوا حیا؟ ایسے بری شکل کیوں بنا رہی۔" مزدلفانے پوچھا

"یار وہ جو کھڑوس بندر ہے آیا ہوا، اس نے تو میرا جینا حرام کیا ہوا ہے۔ پتا نہیں سمجھتا کیا ہے خود کو۔" حیانے ساڑی بات بتانی شروع کر ڈی۔

مزدلفا مزے سے سب سن رہی تھی۔

"لیکن کیا فائدہ میں بھی کس کو بتا رہی ہوں، تمہیں تو کچھ یاد دہی نہیں۔" آخر میں حیانے سر پر ہاتھ مار کر کہا "ہاں یہ بھی ہے۔ پر تم پریشان مت ہو، مل کر اس کا کچھ کر لیں گے۔" مزدلفانے حیا کے ہاتھ پکڑ کر کہا "ہاں۔ مل کر کوئی پلان بناتے ہیں۔ اس بندر جیسے بندے کو ایسا سبق سیکھانا ہے کہ ساری زندگی یاد رکھے۔" حیانے بھی حامی بھری۔

"کیوں ناں کل سے میں بھی تمہارے ساتھ چلوں؟" مزدلفانے پوچھا

"ہاں تو چلا کرو، آج بھی تم خود دہی نہیں گئی۔" حیانے کہا

"جو بھی ہوا۔ پر تم مجھے سب سمجھا دینا۔ میں سیکھ لوں گئی۔" مزدلفانے شوق سے کہا

"ہاں۔ آج رات کو مل کر اسٹڈی کریں گے۔ میں تمہیں کچھ چیزیں سمجھا دوں گئی۔" حیانے کہا۔

اور پھر حیا مزدلفا کو یونی کے بارے میں بتانے لگ گئی۔

جسے مزدلفا شوق سے سن رہی تھی۔

خالدہ نے کھانا پینا چھوڑا ہوا تھا۔ ماہی بھی تھی جو زبردستی کچھ کھلا دیتی بس۔

اور خالدہ کی حالت اب پھر سے خراب رہنے لگی تھی۔

اج جب ماہی سکول سے آئی تو دادی کی کڑوی باتوں کو برداشت کرتی ماں کے پاس چلی گئی۔

"امی! آپ نے کھانا نہیں کھایا ابھی تک۔ ایسے تو بیمار ہو جائیں گیں۔" ماہی نے کہا

"بس کیا کرو۔ دل بھی مر گیا ہے میرا۔ ایک ہی فکر اندر ہی اندر کھائے ج رہی ہے۔ میری مزی پتا نہیں کس

حال میں ہو گئی۔" خالدہ نے کہا

"اف امی۔ میں ہوں ناں۔ میں کرتی ہوں کچھ۔ آپ کھانا تو کھائیں۔" ماہی نے کہا

"ماہی تنگ نہیں کرو مجھے۔ جاؤج کڑا اپنی دادی کو کھانا دو اور خود بھی کھالو۔" خالدہ نے کہا۔

ماہی دادی کا سن کڑبڑا منہ بنا کڑاٹھ گئی۔

"کیا اب سوگ بھی نہیں ختم ہونا اس گھر میں؟" دادی نے خالدہ سے کہا،

"اماں! بس بھی کڑ دیں آپ۔ میری بیٹی تھی وہ میرے جسم کا ٹکڑا۔ لیکن آپ کو کیا فرق پڑتا ہے۔" خالدہ نے کہا

"اب کیا کریں بھئی؟ چلی گئی وہ تو اپنے یار کے ساتھ۔ اب اس کے غم میں مر مر اجائیں کیا؟" دادی نے کہا۔
 "اماں کچ تو خدا کا خوف کھاؤ۔ مزی آپ کے سامنے ہی تو پئی بڑی ہے۔ کبھی دیکھی کوئی ایسی چیز۔ پھر کیوں ایسا الزام میری بیٹی پر لگا رہی آپ؟" خالدہ نے دکھ سے کہا

"ہاں بہن! میرا منہ مت کھلو اواب۔ جانتی ہوں اچھے سے تیری اس چال بار بیٹی کے کرتوت۔" دادی نے کہا

—
 ماہی جو کب سے باتیں سن رہی تھی، مزید سننے کی برداشت کھٹ۔ م ہو گئی۔
 "دادی پہلی بات تو یہ کھ میری اپنی کوئی آوارہ نہیں تھی سمجھی آپ؟ اور دوسری بات آپ آج منہ کھول ہی لیں ہمیں بھی تو پتا چلے کیا کیا جانتی ہیں آپ آخر۔" ماہی نے کہا

"ارے بی بی جاؤ ج کڑ اپنا کام کرو۔ میں تم جیسوں کے منہ نہیں لگتی۔" دادی نے ماہی کو گھور کر کہا
 "ہاں ہاں! ہمارے کیوں منہ لگنا آپ نے۔ بھئی ہم تو کونسا اس خاندان سے ہیں۔ ہمیں تو کسی سے لے کڑ پالا ہے آپ نے۔ بس آپ کے پوتے ہی اپنے ہیں۔ باقی ناں کبھی آپ کو اپنی اچھی لگتی تھی اور اب ناں ہی میں۔" ماہی نے غصے سے کہا

"خالدہ بی بی! یہی تربیت ڈی ہے تم نے اپنی بیٹی کو؟" دادی نے کہا

"امی سے کیوں بات کڑ رہی؟ مجھ سے کریں۔ کم دیتی اچ جواب آپ کو۔ بولیں اب۔" ماہی نے کہا۔

"ایک بلا ٹلی تھی کہ دوسری کو بھی پر لگ گے۔" دادی نے کہا۔

"خبردار جو آج کے بعد آپ نے میری بہن کو کچھ کہا تو۔ ارے آپ سے تو وہ 100 گنا اچھی تھی۔ پر کسی کی اچھائی اسے ہی نظر آتی ہے جو خود بھی اچھا ہو۔" ماہی غصے سے کہتی کمرے میں چلی گئی۔
جبکہ دادی کا سپیکر سٹارٹ۔

"اپنی کابیگ یہی تو رکھتا میں نے۔ کہاں گیا پھر۔" ماہی کمرے میں ادھر ادھر دیکھتی بولی۔

"اس دن بیگ میں نے باہر سے لا کڑیہاں اس دراز میں رکھا تھا۔ اب کہاں ج سکتا ہے۔" ماہی سوچ کڑ بولی
"سلمان! سلمان!" ماہی نے اونچی آواز ڈی

لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔

"سلمان! کہاں مر گے تم؟" ماہی نے غصے سے آواز ڈی۔

"کیسے بلار ہی بھائی کو کوئی تمیز ہے بھی تم میں؟" دادی نے تپ کڑ کہا۔

"دادی! آپ کو کھانا ہضم نہیں ہوتا کیا؟ جب تک کھٹی مٹھی سن ناں لیں۔ میرا بھائی ہے میں جیسے چاہوں گئی آواز دوں گئی۔ کڑ لیں جو کرنا ہے۔ زندگی عذاب بنا کڑ رکھی ہوئی۔" ماہی گھور کڑ بولی۔

"میری طرف سے جاؤ جہنم میں۔ مجھے کیا۔" دادی نے ہاتھ نچا کڑ کہا

"اگر آپ وہاں ناں ہوئی تو مجھے جانا منظور ہے وہاں پر بھی۔ تھوڑی دیر تو سکون رہے گا۔" ماہی نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

"زبان تو دیکھو کیسے قینچی کی طرح چلتی ہے تمہاری۔" دادی نے منہ پر ہاتھ تح کڑ کہا

"ہاں چلے گئی ہی آخر پوتی کس کی ہوں۔ زیادہ ناں سہی پر اتنا سا تو اثر ملے گا ہی وراثت میں مجھے۔" ماہی مزے سے کہتی بولی۔

"سلمان! ادھر دفعہ ہو 2 منٹ میں نہیں تو وہ حال کروں گئی کھ یاد رکھو گے۔" ماہی نے سلمان کو کہا، جو باہر کر کٹ کھل رہا تھا۔

ماہی کو دیکھ کڑ فوراً بھاگ آیا، کیونکہ اگر نا آتا تو ماہی نے اچھی خاصی دھلائی کڑ دینی تھی۔

"کیا تکلیف ہے؟ کھیلنے بھی نہیں دیتی۔" سلمان نے کہا

"اس دن اپنی کابیگ میں نے وہاں اندر رکھا تھا۔ لیکن اب نہیں مل رہا۔" ماہی نے کمر پر ہستہ ٹکا کڑ پوچھا

"تو پھر؟" سلمان نے کہا

"تو پھر یہ کہ۔۔" ماہی بولتی تیزی سلمان کا بازو پکڑ لیا۔

"کہاں ہے وہ بیگ؟" ماہی نے کڑک کڑ پوچھا

"مج مجھے نہیں پتا۔" سلمان نے خود کو چھڑاتے ہوئے کہا

"بتاتا ہے کہ لگاؤ ایک؟" * "ماہی نے غصے سے کہا۔

"کیوں بچے کو مار رہی ہے۔ کچھ حیا کڑ لے اب چھوٹی نہیں ہے تو۔" دادی نے بڑھ کڑ سلمان کو پکڑنا چاہا۔

"دادی! آپ ایک سائیڈ پر بیٹھ جاؤ۔ ورنہ پھرناں کہنا میں کچھ الٹا سیدھا کر دیا۔" ماہی نے دادی کو روک کر کہا۔

"ہاں بتا کہاں ہے وہ بیگ؟" ماہی نے سلمان سے پوچھا

"مجھ نہیں پتا سچ میں۔" سلمان نے کہا

"نہیں پتا؟ ابھی بتاتی ہوں۔" ماہی بولتی ایک کھینچ کڑ تھپڑ لگایا سلمان کے۔

"بس بس اب اڑ مت مارنا۔ وہ بیگ میں نے کل ریڑھی والے کو دے کر پتیا کھایا تھا۔" سلمان نے روتے ہوئے کہا۔

سلمان کی بات سن کڑ ماہی کا پارہ اور ہائی ہو گیا۔

اور دو اور لگاڑی سلمان کو۔

دادی نے اگے ہو کڑ سلمان کو کھنچا۔

"بس کر دے۔ کونسے خزانے تھے اس بیگ میں؟" دادی نے سلمان کو گلے لگا کر ماہی کو گھور کڑ دیکھا۔

"میری اپنی کا بیگ تھا۔ یہ سب آپ کی وجہ سے ہے، دیکھ لینا ایک دن بڑا چور ناں بنا تو میرا نام بدل دینا۔" ماہی نے سلمان کو دیکھ کر کہا

"اللہ معاف کریں۔ ترے منہ منہ میں خاک۔" دادی نے کہا

"جیسی دادی ویسا پوتا۔" ماہی طنز کرتی چلی گئی۔

"چل دفعہ کڑکلمو ہی کو۔ آج میں پیسے دیتی کچھ کھا لینا۔" دادی نے سلمان کو چپ کروا کڑکھا۔

سلمان مزے سے پیسے لے کڑنکل گیا۔

شاہیر روحان سے لڑتا جھگڑتا گھر پہنچا، تو سامنے ہی حیا کے ساتھ بیٹھی مزدلفا کو دیکھ کر کڑھ کر رہ گیا۔

"گھر آتے ہی اس کی شکل دیکھنے کو کیوں ملتی آخر۔" شاہیر نے تپ کر سوچا۔

"حیا! میرے لیے ایک جوس کا گلاس میرے کمرے میں بھیج دو۔ اور ہاں کسی کو بھی میرے کمرے میں آنے

مت دینا۔" شاہیر ایک سخت نظر دلف پر ڈال کر حیا سے مخاطب ہوا۔

"اوکے بھیا۔" حیا شاہیر کو دیکھ کر بولی۔

شاہیر خاموش اپنے کمرے کی جانب گا مزن ہو گیا۔

"ان کو کیا ہوا؟" مزدلفا نے حیا سے پوچھا

"یہ تو مجھے پوچھنا چاہئے تم سے۔ کہ بھیا کا موڈ کیوں اف ہے؟" حیا نے مزدلفا سے کہا

"لو مجھے کیا پتا۔ ٹھیک منہ بات کب کرتے یہ۔" مزدلفا نے کہا۔

"کوئی لڑائی ہوئی ہے کیا؟" حیا نے آہستہ سے پوچھا۔

مزدلفا نے ناں میں سر ہلایا۔

"ہاں سچ، صبح مجھے انہوں نے اپنے ساتھ جانے کا کہا تھا پر میں نے منع کر دیا، شاید اسی وجہ سے۔" مزدلفا یاد کرتی بولی۔

"ارے ڈفر! تو چلی جاتی ناں۔ ایسے اچھی لڑکیاں اپنے شوہر کی بات سے منع نہیں کرتیں۔" حیا نے سر پر ہاتھ مار کر کہا۔

"لیکن حیا۔ انہوں نے کہا کہ میں بھی ان کے ساتھ کام پر جاؤں۔" مزدلفا نے پریشان ہو کر کہا

"ہاں ظاہر ہے اب نئی نئی شادی ہوئی ہے بھیا کا دل تھوڑی لگے گا تمہارے بغیر۔" حیا نے مزدلفا کو تنگ کیا۔

"شوہر ہے تو شوہر رہے۔ بھئی میں کیوں ان کے ساتھ جھاڑو لگاؤں۔" مزدلفا نے منہ بنا کر کہا۔

جبکہ حیا کا منہ کھل گیا۔

"جھاڑو؟" حیا نے حیران ہو کر کہا

"ہاں تو اور کیا۔ تمہارے بھیا جھاڑو لگاتے ہیں۔ اور تم لوگوں کو پتا بھی نہیں۔" مزدلفا نے راز بٹاتے ہوئے کہا

"دماغ ہل گیا ہے کیا؟ انہوں نے مذاق میں بولا اور تم مان گی۔ حد ہے دلف۔" حیانے اپنے سر پکڑ کر کہا

"اچھا! پر ان کا بولنے کا انداز بالکل بھی ایسا نہیں تھا۔" مزدلفا بولی

"اف دلف! سر پر لگتا گہری چوٹ لگی ہے تمہیں۔" حیانے کہا

"اچھا۔" دلف نے کہا۔

"چلو اب اٹھو، اٹھو شتاباش اور جا کر اپنے شوہر کی خدمت کرو۔" حیانے مزدلفا کو کہا

"پھر وہ غصہ کریں گے۔" مزدلفا نے معصوم شکل بنا کر کہا

"نہیں کرتے۔ بیوی ہو تم۔ تھوڑا کنٹرول رکھو بھیا پر۔ جو س لو اور جاؤ ان کے کمرے میں۔" حیانے سمجھا کر کہا

مزدلفا جلدی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"پکاناں! جاؤں میں۔" مزدلفا نے پوچھا

"ہاں میری ماں جاؤ تم۔" حیانے کہا

مزدلفا کچن کی طرف چلی گئی۔

مزد دلفا جو س کا گلاس لیے کمرے میں داخل ہو گئی۔

"تمہیں کسی نے مینرز نہیں بتائے کہ کسبکے کمرے میں داخل ہوتے وقت دستک دیتے ہیں۔" شاہیر جو ابھی چینج کر کے بیڈ پر بیٹھا ہی تھا مزد دلفا کو یوں کمرے میں آتا دیکھ کر تپ گیا۔

"مکن تو کسی کے کمرے میں نہیں آئی۔ آپ کی اطلاع کے لیے بتاتی چلوں یہ میرا بھی کمرہ ہے انکل نے کہا تھا۔" مزد دلفا مزے سے کہتی شاہیر کے پاس جا پہنچی۔

"ایک تو بابا بھی بس۔" شاہیر نے جل کر کہا

"غصہ ناں کیا کریں آپ، رنگ کالا ہو جائے گا۔" مزد دلفا نے کہا

"اپنے فضول مشورے اپنے پاس رکھو۔" شاہیر نے سختی سے کہا

"اوکے۔ یہ لیں جو س۔ کہاں رکھوں۔" مزد دلفا نے گلاس اگے کر کے کہا۔

"میرے سر مین ڈال دو۔" شاہیر نے غصے سے کہا۔

"شوہر کی ہر بات ماننا ہی اچھی لڑکی کی نشانی ہوتی ہے دلف!" حیا کی کہی ہوئی بات مزد دلفا کے ذہن میں آئی۔

اور جلدی سے اگے بڑھ کر جو س کا گلاس شاہیر کے سر پر الٹا دیا۔

شاہیر جو غصے سے سر پکڑ کر بیٹھا تھا، اس آفت پر جھٹکا کھا کر اٹھا۔

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا؟" شاہیر نے غصے سے خود کو دیکھ کر کہا۔ جہاں جو س گرا ہوا تھا۔

"خود ہی تو کہا تھا، سر پر ڈال دو میں نے تو بس آپ کی بات مانی ہے، پھر اس میں دماغ خراب والی کیا بات ہے؟" مزدلفا نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔

"دور رہو، جاہل لڑکی۔" شاہیر تپ کر کہتا واشروم میں گھس گیا۔

"لو جی! مین نے کیا کیا بھلا! بات مانو تو بھی غصہ ہی کرتے یہ تو۔ اور حیا کہتی میرے بھیا تو بہت سو فٹ ہیں۔" مزدلفا حیا کی نکل کرتی بولی۔

"چل نکل جا بیٹھا مزدلفا، ورنہ یہ بندہ کچا چبا جائے گا۔" مزدلفا واشروم میں جھانک کر بولی، جہاں شاہیر غصے سے الماری مین گھسا کپڑے پھینک رہا تھا۔

شاہیر کے آنے سے پہلے ہی جلدی سے نکل گئی۔

روحان اپنا لیکچر تیار کر کے بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک صبح والا واقعہ یاد آ گیا۔

اور پھر حیا کی نم آنکھیں۔

"مجھے ایسا رویہ نہیں اختیار کرنا چاہیے تھا۔ پتا نہیں مین اس لڑکی کے ساتھ ایسا ہر بار کیوں کر جاتا ہوں۔" روحان سرٹکا کر خود سے بولا۔

"ہاں تو وہ بھی تو بار بار مجھے تنگ کرتی ہے۔ جان بوجھ کر میری کلاس میں لیٹ آتی ہے۔" روحان نے جلدی سے خود کو صحیح کہا۔

"لیکن، پھر بھی جو ہوا سو ہوا، لیکن یوں بھری کلاس مین اسے ایسے بے عزت نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ناجانے مین ہی سہی لیکن میری وجہ سے اس کا دل دکھا ہے۔" روحان نے بند آنکھیں سے حیا کو اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"تو مان لو شاہ! تم سے غلطی ہوئی ہے۔" روحان نے کہا۔

"صبح جاتے ہی پہلے اس سے سوری کروں گا۔" روحان نے حتمی فیصلہ کیا۔

اور پھر بستر پر لیٹ گیا۔

لیکن بار بار حیا کی نم آنکھیں لیے چہرہ، روحان کی آنکھوں کے سامنے ا رہا تھا۔

آخر تھک ہار کر روحان اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"ٹھیک ہے بھئی غلطی ہو گئی نہیں کرنا چاہیے تھا مگر یہ اب بار بار اس کا چہرہ کیوں نظر ا رہا مجھے" روحان نے سر پکڑ کر کہا۔

اور اٹھ کر کمرے کے چکر لگانے لگ گیا۔

آخر تھک ہار کر رات گئے نیندا ہی گئی۔

"بس حیا! اب مزید نہیں ٹیچر ہے تو مین۔ کیا کروں، ساری کلاس کے سامنے بے عزت کر دیا مجھے۔ یہ کوئی عام بات نہیں۔ اس کا بدلہ تو دینا ہی ہو گا۔ اب دیکھنا مین کرتی کیا ہوں۔" کھڑوس بندر۔ "حیا خیالوں مین روحان کو مخاطب کر کے بولی۔

اور آنکھیں بند کر گئی۔

مزدلفا کب سے شیری کے ساتھ باتوں مین لگی ہوئی تھی۔

کوئکہ مزدلفا کی شیری کے ساتھ اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی۔ اور شیری کو مزدلفا بلکل حیا کی طرح لگی تھی۔ اور باتوں اور کاموں میں بلکل اپنے جیسی، اسی لیے دونوں کی جلد ہی بن گئی۔ جبکہ سب کھانا کھا کر اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔

"بھابھی! ویسے آپ کے شوہر بہت کھڑوس ہیں یہ بات تو ماننے والی ہے۔" شیری نے کہا۔

"اف شیری کیا بتاؤ کتنے زیادہ سڑیل ہیں۔ مجھے ایسے غصے سے دیکھتے ہیں کہ جیسے ابھی کچا چبا جانا ہو۔" مزدلفا نے کہا۔

"اچھا کوئی نہیں آپ بھیا کو ذرا قابو میں رکھا کریں پھر دیکھنا کیسے اتے لائن پر۔" شیری نے ہنس کر کہا۔

جبکہ اندر ہی اندر اسے شدید ہنسی ارہی تھی۔

"کیا قابو۔ مجھ مائے دیکھ کر وہ ایسے چہرہ پھلا لیتے۔ جیسے میں نے کوئی ظلم کیا ہو ان پر۔" مزدلفہ نے منہ پھلا کر کہا۔

"ہاہا! اچھا میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔ بھیا کو بند لائٹ میں نیند نہیں آتی۔ آپ آج لائٹ اف کر دینا، اور بول دینا کہ مجھے لائٹ میں نیند نہیں آتی۔ آپ اب سے قہنی مرضی چلانا شروع کریں۔ آخر آپ کا بھی کمرہ ہے۔" شیری نے شرارت سے کہا۔

"لیکن شیری! لائٹ میں تو مجھ مائے خود کو ڈر لگتا ہے۔" مزدلفانے رونی شکل بنا کر کہا

"اف! کوئی بات نہیں! کسی سے بدلہ لینے کے لیے اتنا تو چلتا ہے۔ دیکھنا جب بھائی سو جائیں تو لائٹ ان کر لینا۔ اور سو جانا، لیکن تب تک تھوڑا بہادر بن جانا۔" شیری نے سمجھایا۔

مزدلفا آخر مان ہی گئی اور شیری اپنے شرارت میں کامیاب۔

"چلیں بہت دیر ہو گئی۔ اب جائیں روم میں۔" شیری اٹھ کر بولا۔

مزدلفا بھی اٹھ گئی۔

"یاد سے وہی کچھ کرنا، جو میں نے سمجھایا۔" شیریں نے یاد دہانی کرائی۔

"ہاں ٹھیک ہے یاد ہے۔" مزدلفا مسکرا کر بولی۔

"اوکے۔ میری نیک و بد تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔" شیریں نے کہا۔

مزدلفا کمرے کی جانب چل دی۔

"اللہ آپ کی حفاظت کرے بھابھی۔" شیریں قہقہہ لگاتا کمرے میں گھس گیا۔

مزدلفا دل مہی میں خود کو بہادر بناتی کمرے میں داخل ہوا۔

شاہیر جو اپنا لپ ٹاپ لیے بیٹھا ہوا تھا، مزدلفا کی موجودگی کو نظر انداز کر گیا۔

"لگتا ہے اب یہ ٹھیک ہیں۔ غصہ ختم ہو گیا۔" مزدلفا نے شاہیر کو دیکھ کر سوچا۔

شاہیر نے کوئی نوٹس ناں لیا۔

مزدلفا بات کرنے کا کوئی بہانہ ڈھونڈنے لگ گئی۔

"حیائے بتایا کہ آپ جھاڑو نہیں لگاتے بلکہ انکل کے ساتھ افس میں کام کرتے ہیں۔ یہ سچ ہے کیا؟" مزدلفا بیڈ

پر بیٹھ کر بولی۔

شاہیر خاموشی سے اپنا کام کرتا رہا۔

"اب اتنا بھی کیا غصہ بھلا۔" مزدلفا نے آہستہ سے کہا۔

شاہیر ضبط کرتا ایک سخت نظر مزدلفا پر ڈالی۔

"در اصل میرا سچ میں کوئی قصور نہیں تھا، وہ حیا نے کہا تھا کہ۔۔۔" مزدلفا اپنی صفائی دینے لگ گئی۔

"میں نے کچھ پوچھا تم سے؟ نہیں ناں تو کیوں میرا دماغ خراب کر رہی ہو تم؟" شاہیر غصے سے لیپ ٹاپ بند کر کے بولا۔

"وہ مجھے لگا آپ غصہ ہیں تو۔" مزدلفا بولی۔

"جسٹ شٹ آپ۔"

انتہائی بیوقوف اور کم عقل ہو تم، اور کیا حیا نے کہا تم سے؟ خبردار جو تم نے حیا کا نام بھی لیا تو۔ کچھ نہیں لگتی وہ تمہاری اب۔ زندگی عذاب بنا دی تم نے۔ جب سے آئی ہو ایک منٹ بھی سکون کا نہیں نصیب ہوا مجھے۔" شاہیر اپنا چھپا ہوا غصہ نکالنے لگ گیا۔

"آپ غصہ کیوں کر رہے ہیں؟ میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا۔" مزدلفا شاہیر کے غصے سے ڈر گئی۔

"چپ ایک دم چپ۔ اب زبان کھولی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ سمجھی تم۔" شاہیر اونچی آواز میں بولا۔

مزدلفا سہم گئی۔

اور جلدی سے بیڈ کی ایک طرف سمٹ کر لیٹ گئی۔
جبکہ شاہیر واشر و م گھس گیا، اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے لگ گیا۔

10 منٹ بعد جب باہر آیا تو مزد دلفالائٹ بند کیے سونے کا نائٹ کر رہی تھی۔
"اب یہ کیا نیا ڈرامہ ہے اس کا۔ لائٹ بند کس کی مرضی سے کی۔" شاہیر نے کہا۔

جبکہ مزد دلفا خاموش رہی۔
شاہیر نے بڑھ کر لائٹ آن کی۔

مزد دلفا تپ کر اٹھ بیٹھی۔

"آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے اب؟ جتنا کمرہ آپ کا ہے اتنا ہی کمرہ میرا بھی ہے سمجھے آپ۔ اس لیے میری بھی مرضی چلا کرے گئی۔" مزد دلفا غصے سے کہتی لائٹ بند کر گئی۔

"اوہ ہیلو! اب زیادہ ہو رہا ہے یہ۔ میں تمہیں اس کمرے میں برداشت کر رہا ہوں یہ بھی بہت بڑی بات ہے۔ کجا کہ تمہاری مرضی۔" شاہیر مزد دلفا کے سامنے آکر بولا۔

"تو میں کیا کروں؟ میرا بھی حق ہے اس کمرے پر۔" مزد دلفا تنک کر کھڑی ہو کر بولی۔

شاہیر نے اپنے سامنے اس کمزور سی لڑکی کو دیکھا۔

جس نے اتنے ہی اس کی زندگی آجیرن کر رکھی تھی۔

"بہت حق یادار ہے تمہیں؟ بتاؤں پھر حق کیا ہوتا ہے؟" شاہیر بلا جواز مزدلفا کو کمر سے پکڑ کر بولا۔

"بات کرنی تو کرو یہ کیا بد تمیزی ہے پکڑن ے کی؟" مزدلفا خود کو آزاد کرواتی بولی۔

"نہیں تم خود ہی حق حقوق کی بات کر رہی، تو سوچا کیوں ناں حق ادا کیا جائے۔" شاہیر مزدلفا کو مقید کیے آہستہ سے بولا۔

مزدلفا کو شاہیر کی اس حرکت سے اب ڈر لگ رہا تھا، لیکن پھر بھی خود کو بہادر بنا رکھا تھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟ آپ مجھے ڈرانا چاہتے ہیں؟" مزدلفا آنکھیں میں خوف لیے شاہیر کو دیکھ کر بولی۔

"نہیں تو، بالکل بھی نہیں۔ میرا ایسا ارادہ بالکل بھی نہیں۔" شاہیر نے انجانے میں مزدلفا کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

"پھ، پھر آپ نے مجھے ایسے کیوں پکڑا ہوا؟ کہیں آپ میرا قتل تو نہیں کرنا چاہتے؟" مزدلفا تھوک نگل کر ڈری ہوئی بولی۔

شاہیر جو شاید نرم پڑ رہا تھا، مزدلفا کی بات پر اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔

اور مزدلفا کو بیڈ پر دھکا دیا۔

"میں بھی کیا امید کر رہا تھا تم سے۔ لیکن تم ہو ہی نہیں میرے لیول کی۔ اور سب مجھے کہہ رہے ہیں اس رشتے کو قبول کروں۔" شاہیر افسوس کرتا بیڈ پر بیٹھ گیا۔

جبکہ مزدلفا خود کو نارمل کر رہی تھی۔

شاہیر کا اس طرح خود کے قریب آنا، مزدلفا کو عجیب احساس دلاتا ہے۔ یہی وجہ سے کہ اس کی دل کی رفتار مزید تیز ہو جاتی۔

جبکہ شاہیر انجانے میں ہی سہی لیکن مزدلفا اور اپنے رشتے کو قبول کرنے کا سوچ رہا تھا لیکن مزدلفا کی اول فول باتوں سے وہ پھر سے دور ہو گیا۔

"لائٹ آن کرو مجھے بند لائٹ میں نیند نہیں آتی۔" شاہیر نے غصہ قابو کر کے کہا۔

"اور مجھے جلتی ہوئی لائٹ میں۔" مزدلفا نے سراٹھا کر کہا،

جبکہ خود بھی اندھیرے میں ڈر رہی تھی۔

لیکن شیر کی بات پر عمل بھی لازم تھا۔

شاہیر نے لائٹ آن کی لیکن مزدلفا نے پھر سے بند کر دی۔

دوبارہ یہی کھیل چلا۔

"اب کی بار اگر لائٹ آن کی تو میں او کی شکایت انکل کو لگاؤں گئی۔" مزدلفا لائٹ بند کرتی بولی۔

جبکہ شاہیر کڑھ کر رہ گیا۔

اور بند لائٹ میں ہی سونے کی کوشش کرنے لگ گیا۔

مزدلفا جو 15 منٹ بھی مشکل سے اندھیرے میں گزار رہی تھی۔

"اب یہ سڑیل سو گیا ہو گا۔ آن کر لیتی ہوں۔" مزدلفا خود سے کہتی اٹھ کر لائٹ آن کرنے لگی۔

لیکن لائٹ شاید پیچھے سے ہی بند ہو چکی تھی۔

مزدلفا نے پریشانی سے بٹن کو بار بار دبایا۔

"اللہ! اب میں کیا کروں گی، مجھے تو ڈر بہت لگ رہا۔" مزدلفا رونی شکل بنا کر بولی۔

اور ڈرتی ڈرتی لیٹ گئی۔

اور اندھیرے میں ہی کمرے کو دیکھنے لگ گئی۔

لائٹ میں کمرہ جتنا دلکش لگ رہا تھا اب وہی کمرہ اندھیرے میں ڈراؤنا نظر آ رہا تھا۔

مزدلفا رونی خیالی پلاؤ کی وجہ سے مخالفت چیزوں کو سوچ رہی تھی۔

لیکن یکدم سامنے دیوار کو دیکھ کر ڈر گئی، جہاں پر اسے کوئی چیز لٹکی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

اور بھاگ کر شاہیر سے لپٹ گئی۔

شاہیر کو ناکام کوشش کر رہا تھا سونے کی مزدلفا کو یوں خود سے لپٹا دیکھ کر مزید تپ گیا، اور خود سے الگ کرنے لگ گیا۔

"کیا مسئلہ ہے اب؟ سکون نام کی کوئی چیز نہیں تم میں۔" شاہیر نے کہا۔
جبکہ مزدلفا ڈری ہوئی شاہیر کے ساتھ چپکی ہوئی تھی، اور ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی۔
شاہیر نے مزدلفا کی حالت دیکھ کر خود کو تھوڑا نرم کیا۔

"کیا ہوا، ڈر کیوں رہی ہو۔" شاہیر نے مزدلفا کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر کہا۔
"ووہ وہاں۔۔" مزدلفا شاہیر کی شرٹ مضبوطی سے پکڑے ڈرتی ڈرتی بولی

"ہاں کیا وہاں بتاؤ مجھے؟" شاہیر نے مزدلفا کی بات پر پوچھا

"وہاں پر کوئی چیز تھی۔" مزدلفا پھر سے شاہیر کے سینے میں منہ چھپا گئی۔

جبکہ شاہیر تھا تو ایک مردھی، خود اور کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"کچھ بھی نہیں ہے وہاں پر تمہیں ویسے سے ڈر لگ رہا ہے۔" شاہیر نے مزدلفا کو خود سے الگ کرنا چاہا، مگر مزدلفا کی گرفت اور مضبوط ہو گئی۔

"اف! یہ لڑکی کیوں میرا بار بار امتحان لیتی ہے یار" شاہیر نے دل میں سوچا۔

"اچھا دیکھو تو اوپر دیکھو شاباش کچھ بھی نہیں ہے۔" شاہیر نے مزدلفا کا چہرہ اوپر کر کر کہا۔

"ن، نہیں وہاں اور کچھ ہے۔" مزدلفا پھر سے شاہیر کے گلے لگ گئی۔

شاہیر پہلی دفعہ کسی لڑکی کے اس حد تک قریب آیا تھا، دل میں عجیب احساس پیدا ہو رہا تھا، جو شاہیر کو مزدلفا کی طرف کھینچ رہا تھا۔

شاہیر مزدلفا کو خود سے لپٹا دیکھ کر خاموش رہ گیا، اور مزدلفا کے گرد اپنا گھیرا بنالیا۔

جبکہ مزدلفا بھی تک ڈری ہوئی تھی۔ لیکن شاہیر کی پناہ میں اب تھوڑی نارمل ہو رہی تھی۔

"چلو سو جاؤ میں یہی ہوں! لیٹ جاؤ شاباش!" شاہیر نے مزدلفا کو الگ کر کے بیڈ پر لٹا کر کہا۔

"ن، نہیں! مجھے نہیں لیٹنا۔" مزدلفا پھر سے شاہیر کے ساتھ چپک گئی۔

"اس چیز کا تو پتا نہیں اور یہ چیز ضرور تم۔ پر حاوی ہو جائے گی اگر مزید اور کچھ دیر تم یونہی میرے ساتھ لیٹی رہی۔" شاہیر نے آہستہ سے کہا،

مزدلفا نے اندھیرے میں بھی شاہیر کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

عجیب احساس تھا لیکن بہت خوشگوار۔

ہاتھ پھیرتے ہوئے مزدلفا بالکل اپنا ڈر بھول رہی تھی۔

جبکہ شاہیر خود پر سے قابو رکھنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

شاہیر نے مزدلفا کا ہاتھ پکڑ لیا،

اور مزدلفا کا چہرہ اوپر کیا،

"تمہیں مجھ سے ڈر نہیں لگ رہا؟" شاہیر نے مزدلفا پر جھک کر پوچھا۔

مزدلفا نے ناں میں سر ہلادیا۔

اور آب صورتحال کو سمجھتی ہوئی شاہیر سے الگ ہونے لگی، لیکن شاہیر نے مزدلفا کو۔ کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کر لیا،

"لیکن میرا خیال ہے کہ تمہیں مجھ سے ڈرنا چاہیے۔" شاہیر نے مزدلفا کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر کہا۔

جبکہ اب مزدلفا سانس روکے مقید تھی۔

"مجھے سونا ہے۔" مزدلفا نے آہستہ سے کہا۔

"کب سے جو میرے ہوش اڑا رہی ہو اس کا حساب s کون دے گا؟" شاہیر نے مزدلفا کے کان میں سرگوشی کی،

شاہیر کو خود کے اتنا قریب دیکھ کر اب مزدلفا کے طوطے اڑ رہے تھے۔

شاہیر اب مزدلفا کی قربت میں گپھل رہا تھا، یا اپنے اور مزدلفا کے رشتے کو بڑھانا چاہ رہا تھا،

ناچاھتے ہوئے بھی مزدلفا کے قریب جا رہا تھا،

مزدلفا کی دل کی دھڑکن اب بڑھ رہی تھی،

جبکہ شاہیر خود پر سے قابو کھوتا مزدلفا کے لبوں پر جھک چکا تھا۔

مزدلفا کی ساری مزاحمت بیکار تھیں۔

شاہیر جیسے تو انامرد کے اگے وہ کمزور پڑ چکی تھی، ابھی کچھ پل گزرے تھے کہ لائٹ اگئی،

اور شاہیر بھی ہوش میں آیا۔

اور نرمی سے مزدلفا کو خود سے الگ کیا اور کمرے سے باہر نکل گیا، جبکہ مزدلفا شرم سے سرخ ہو رہی تھی۔

شاہیر کی یہ حرکت اسے بری نہیں لگی تھی، دل آج عجیب طرح سے دھڑک رہا تھا،

"یہ کیا کر رہے تھے تم شاہ !

اتنی جلدی کیسے تم ہار مان سکتے،" شاہیر باہر لان میں چکر لگاتے ہوئے بولا۔

"کوئی گناہ نہیں کیا، بیوی ہے میری، حق ہے میرا اس پر۔" شاہیر نے خود کو جواب دیا۔

"کونسا حق؟ کس حق کی بات کر رہے آخر، وہی لڑکی ہے جسے تم دیکھنا نہیں چاہتے، اور تم اس پر حق جتا رہے

خود غرضی ہے بس شاہ اور کچھ نہیں۔" شاہیر کے دل نے کہا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا، اس نے خود مجھے مجبور کیا ایسا کرنے کے لیے، ناوہ میرے یوں قریب آتی اور ناں میں ایسی حرکت کرتا۔" شاہیر نے خود کو اچھا ثابت کیا۔

آخر نا ختم ہونے والی سوچوں سے جان چھڑا کر شاہیر واپس کمرے میں چلا گیا۔

شاہیر کو کمرے میں سے نکلے ہوئے 1 گھنٹہ سے اوپر ہو چکا تھا، دلف کچھ دیر اپنے اور شاہ کے درمیان ہونے والے واقع کو یاد کر کے خود میں سمٹ رہی تھی۔

اور پھر خود ہی اپنی حرکت پر ہنس دی۔

"غلطی سے ہو اسب، میرا ایسا کوئی مطلب نہیں اور نا ہی میں ایسا غلط سوچوں گی۔ اس کھڑوس کو پتا چلا تو مجھ مائے چبا جائے گا وہ۔" مزدلفا خود سے بولی۔

"خیر کھڑوس بھی نہیں ہے، کافی حد تک اچھا بندہ ہے، ہاں بال تھورے خراب ہیں، تیل نہیں لگاتے ناں اس لیے، باقی شکل بھی اچھی ہے،۔۔۔" مزدلفا apbi بات کی نفی کرتی بولی۔

آخر خود سے باتیں کرتے ہوئے ناجانے کب نیند کی وادی میں چلی گی۔

شاہیر کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی مزدلفا سوئی ہوئی ملی۔

شاہیر بیڈ پر لیٹنے کا اردہ ترک کر کے دلف کی جانب آگیا۔

اور بیڈ کر مزدلفا کو غور دے دیکھنے لگ گیا۔

مزدلفا سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی تھی، شاہیر کو بلا وجہ ہی مزدلفا پر ترس آیا۔

"میں بھی اس پر فضول میں ہی غصہ کرتا رہتا ہوں۔ اتنی بھی بری نہیں ہے بس عقل سے تھوڑی پیدل ہے۔"

شاہیر نے مزدلفا کے چہرے سے بال ایک طرف کرتے ہوئے کہا۔

مزدلفا کی رنگت بادامی ہونے کی وجہ سے نہایت دلکش معلوم ہوتی، ہونٹ ہلکے گلابی، کسی پھول کی پتی کی طرح، آنکھیں جب شرارت سے بھری ہوتی تو مقابل کو کھینچتی، غرض مزدلفا بھی شاہیر سے کم ناں تھی۔

شاہیر مزدلفا پر جھکا اسے بغور دیکھ رہا تھا جب مزدلفا نے سائیڈ بدلی، اور شاہیر کا بازو سر کے نیچے آگیا۔ شاہیر نے آہستہ سے مزدلفا کو اوپر اٹھا کر اپنا بازو نکالا۔

"سوتے ہوئے بھی سکون نہیں ہے اس لڑکی کو۔" شاہیر ہلکا مسکرا کر کہتا، مزدلفا پر چادر ڈالتا ہوا بولا۔

اور اپنی طرف آکر لیٹ گیا۔

شاہیر کو سوے ہوے ابھی 30 منٹ گزرے تھے کہ اسے خود پر کسی چیز کا دباؤ محسوس ہوا، اسی وجہ سے آنکھ کھل گئی۔

لیکن خود پر مزدلفا کی ٹانگ رکھے ہوئے دیکھ کر شاہیر کو اہر سے سب بھلا کر غصے نے آلیا۔
جبکہ مزدلفا بیڈ کے پیچ و پیچ ایک ٹانگ شاہیر پر رکھے دوسری ٹانگ دوسری طرف رکھے سو رہی تھی۔
شاہیر مزدلفا کو ایسے سوتے دیکھ کر حیران ہوا وہی غصہ بھی۔
اور غصے سے ٹانگ خود سے دور کی۔

"کتنی جاہل ہے یہ لڑکی۔ سونے کا بھی نہیں پتا اسے تو۔" شاہر غصے سے کہتا مزدلفا کو اٹھانے لگ گیا۔
"اوہ ہیلو! سیدھی ہو کر لیٹو، مجھے بھی سونا ہے۔ رحم کرو۔" شاہیر نے مزدلفا کو کہا۔
مگر مزدلفا پانی جگہ سے ٹس سے مس ناں ہوئی۔
آخر شاہیر نے اٹھ کر مزدلفا کو اٹھایا اور ٹھیک طریقہ سے لیٹایا۔
اور پھر سے سونے کے لیے لیٹ گیا۔

لیکن ابھی کچھ وقت گزرا تھا کہ ایک بار پھر سے شاہیر کو اپنے چہرے پر تھپڑ لگنے کا احساس ہوا۔
اور بلبلا کر اٹھ گیا۔

ارد گرد دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں تھا، پھر جب مزدلفا کو دیکھا تو ساری بات سمجھ میں آگئی۔

مزدلفا نے نیند میں بازو چلاتی نے، ہاتھ شاہیر کے چہرے پر زور سے دے مارا، جبکہ وہ خود اس بات سے انجان تھی۔

شاہیر کے لیے اب مزید سب کچھ برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا۔

اس لیے غصے سے اٹھا اور جاگر الماری سے اپنی ٹائی لے کر آیا،

اور بیٹھ کر پہلے مزدلفا کے پاؤں بندھے اور پھر ہاتھ،

"اب دیکھتا ہوں کیسے بیڈ پر مارچ کرتی تم۔" شاہیر کام تمام کرتا بولا۔

اور پھر مزدلفا کو کھینچ کر بیڈ کی ایک طرف لگا کر خود بھی لیٹ گیا۔

جیسے تیسے شاہیر کی یہ رات کسی آزمائش سے کم ناں تھی، آخر گزر رہی گئی۔

*****##*****

"اب کیا کرے گا تو؟" ولی سے اس کے دوست نے پوچھا

"دیکھ سب سے پہلے ہم یہ پتا کرتے ہیں کہ وہ یونی جاتی ہے کہ نہیں۔ اور میں جانتا ہوں اسے اپنی پڑھائی سے کتنا لگاؤ تھا۔ وہ ضرور جاتی ہوگئی، ہمیں اس پر نظر رکھنی ہوگئی۔" ولی نے کہا۔

"ٹھیک ہے آج سے علی یہ کام کرے گا۔" ولی نے پلان تیار کیا اور کہا۔

ولی کے باقی دوست بھی حامی بھر لی۔

شاہیر جب صبح اٹھا تو مزدلفا بیڈ پر نہیں تھی۔

"چلو کوئی تو اچھی چیز ہے اس لڑکی میں۔" شاہیر کو صبح جلدی اٹھنے والی عادت اچھی لگی تھی۔

لیکن ابھی بیڈ سے اٹھا سہی تھا کہ سامنے دیکھ کر اپنا قہقہہ ناں روک پایا۔

جہاں مزدلفا بیڈ سے نیچے گری سوئی ہوئی تھی۔

شاہیر کی ہنسی سے حالت بری ہو رہی تھی۔

"ایسی حرکت تو آج تک روحان نے نہیں کی جیسے اس لڑکی نے۔ کی ہے۔" شاہیر نے ہلستے ہوئے کہا۔

مزدلفا شاہیر کی ہنسی کی وجہ سے اٹھ گئی،

لڑ آ نکھیں کھول کر شاہیر کو دیکھنے لگ گئی۔

"ہنس کیوں رہے۔" مزدلفا نے پوچھا

"ہا ہا ہا! اتنا فنی سین جو۔ صبح صبح مل گیا مجھے۔" شاہیر نے ہلستے ہوئے کہا۔

"ایسا بھی کیا! یہ آپ اتنے لمبا کب سے ہو گئے۔ مجھ سے کل تک تو بس 2 فٹ لمبا تھے،" مزدلفا نے حیران ہو کر کہا۔

"مس میں لمبا نہیں ہوا بلکہ آپ بیڈ سے نیچے گری ہوئی ہیں۔" شاہیر نے ہنسی روک کٹ کہا۔

مزدلفا اپنی طرف دیکھ کر ہلکی بکی رہ گئی۔ اور پھر اپنے اپون اور ہاتھ بندھے دیکھ کر تو اور حیران ہوئی۔

"یہ کیا ہے۔ مجھے بندھا ہوا ہے کسی نے۔ میں نے کہا تھا اس کمرے میں کچھ ہے۔" مزدلفا اپنے ہاتھ آزاد کرواتا بولی۔ لیکن ہاتھ ناکھول سکی۔

اور شاہیر کی طرف دیکھا۔

"ہاں سننے کے علاوہ اور bvi کام کر لے بندہ، اور یوں کسی پر ہنسنا بہت بری بات ہے۔" مزدلفا نے کہا

"ہاں بالکل اور کسی کو ساری رات تنگ کرنا بھی بہت غلط بات ہے۔" شاہیر نے بیٹھ کر کہا۔

"میں نے کب تنگ کیا؟" مزدلفا منہ کھول کر بولی۔

"خیر یہ تو رہنے دو، کب نہیں کیا یہ بولو۔" شاہیر مزدلفا کے ہاتھ کھول کر بولا۔

"اچھا چلیں یہی بتا دیں۔" مزدلفا نے کہا۔

"زیادہ فری نہیں ہو رہی تم؟" شاہیر نے انی برواچکا کر پوچھا۔

مزدلفانے براسامنے بنایا۔

"مہارانی! اب یہ خود کھول لو میں کوئی نوکر نہیں آپ کا۔" شاہیر طنز کرتا اٹھا گیا۔

ج کہ مزدلفا اپنے حالت پر کڑھ کر رہ گئی۔

روحان یونی جانے کو تیار ہو رہا تھا جب کمرے کے دروازہ پر دستک ہوئی۔

"Yes , Come in .."

روحان خود کو ائینہ مکن دیکھ کر بولا۔

کمرے میں روحان کی ماں داخل ہوئی۔

"بڑی تو نہیں روحی بیٹا۔" روحان کی ممانے کہا۔

"مما! صبح صبح آپ شروع ہو گئی، اب میں چھوٹا بچا نہیں ہوں جو آپ مجھے روحی بولتی ہیں۔ اب میرا نام لیا کریں، کوئی سنیں گا تو کیا کہے گا۔" روحان نی جھنجھلا کر کہا۔

"ہاں تو کیا ہوا اگر آؤنٹ جتنا قد نکال لیا ہے تو؟ بچے جتنے بھی بڑے ہو جائے ماں کی لیے رہیں گے تو بچے ہی،" روحان کی ماما روحان کی بیڈ پر بیٹھ کر بولی۔

"پھر بھی ماما!"

"آپ اب مجھے کم از کم روجی تو ناں بولا کریں۔" روحان اپنی چیزیں اٹھاتا بولا۔

"اچھا خیر! میں ایک اہم بات کرنے آئی ہوں۔" روحان کی ماما بولی

"جی بولیں۔" روحان ٹائٹم دیکھ کر بولا

"تمہارا شوق تھا کہ تم بزنس سے ہٹ کر کم کرو، ہم نے کوئی اعتراض نہیں کیا، ہلانا کہ تمہارے پاپا کا خواب ہے کہ تم ان کا کام سمجھا لو، جیسا کہ ہر ماں باپ کی خوشی بھی اسی میں ہوتی ہے۔" روحان کی ماما بولی۔

"اف ماما! آپ یہ اتنی تقریر اس بات کے لیے کر رہی کب سے؟" روحان نے کہا

"چپ رہو اور بات سنو میری۔" روحان کی ماما کوثر بولی۔

"اوکے! اب میں چپ۔" روحان منہ پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

"اب تمہاری عمر اتنی ہو گئی ہے کہ تمہاری شادی کر دیں ہم۔ اور میں فی کچھ لڑکیاں دیکھ رکھی ہیں۔ اب تم۔ مجھے اپنا فیصلہ بتاؤ۔" کوثر بیگم بولی۔

شادی کی بات اور روحان کو شہر کی حالت یاد آئی۔ اور کانپ کر رہ گیا۔

"ماما جان! ابھی میرا کوئی ارادہ نہیں ہے شادی جیسی بھاری ذمہ داری کو لینے کا۔ ابھی مجھے اپنی زندگی اپنے طور پر جینی ہے۔ پلیز ابھی ایسی کوئی بات ناں کریں آپ۔" روحان ماں سے مل کر بولا۔

"پتہ نہیں کس پر چلے گے ہو تم روجی! ہر وقت غصے اور اکتاہٹ، شادی کی یہی عمر ہوتی ہے۔ اب ہر بات میں تمہاری مرضی نہیں چلے گئی، اور یہ بات اپنے ذہن میں بٹھالو۔ بہت سن لی تمہاری اب میں ایک نہیں سنوں گئی۔"

"کوثر روحان کو سختی سے بولی۔"

"مما پلینز! اب آپ خالص پاکستانی ماں مت بنیں۔" روحان فی ہنس کر کہا۔

"مکن مذاق نہیں کر رہی، آج ہی ایک رشتہ دکھوں گیں۔ کوئی نظر میں ہے تو بتا دو ابھی۔" کوثر بولی

"No more Please ..

Im going now..

Its too late ..

Allah Hafiz .."

روحان جلدی سے کار کی چابی اٹھا کر بولا۔

اور نکل گیا۔

"سدھر جاؤ روجی! نہیں تو مار کھاؤ گے۔" کوثر نی پیچھے سے آواز بلند کر کے کہا۔

جبکہ روحان سائل پاس کرتا چلا گیا۔

حیا اٹھی اور تیار ہوئی! اور پھر یاد آیا کہ آج اسے دلف کو بھی ساتھ لے کر جانا ہے، اس لیے جلدی سے ہاتھ چلانے لگ گئی۔

"اب مسٹر روحان شاہ آپ کی سکھ کی دن ختم ہونے کو ہیں۔" حیا روحان کو بولی۔
اور دلف کے کمرے کی جانب چل دی۔

شاہیر مزدلفا کو چھوڑ کر خود واشروم گھس گیا۔
مزدلفا کو اب خود پر غصہ آرہا تھا۔

"میں بھی اس بندے کو خود موقع دیتی ہوں، کہ مجھ پر ہنسے۔ لیکن اب دیکھنا میں کیا کرتی ہوں۔" مزدلفا پاؤں کھولتی بولی۔

اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تو مشن سٹارٹ۔" مزدلفا کچھ سوچ کر بولی۔

اور واشروم کی دروازہ پر پہنچ گئی اور زور زور سے بجانا شروع کر دیا۔
شاہیر جو برش کر رہا تھا۔

گھور کر دروازہ کو دیکھا اور پھر سے اپنے کام میں لگ گیا۔

لیکن بار بار دستک سے تنگ آ کر دروازہ کھولا۔

"کیا تکلیف ہے؟ ناں رات کو سونے دیتی ہوناں واشروم میں سکوں سے رھنے دیتی ہو، آخر چاہتی کیا ہو تم؟"
شاہیر تپ کر بولا۔

"مجھے واشروم جانا ہے۔ پلیز باہر تشریف لے آئیں۔" مزدلفا مزے سے بولی۔

"یہ میرا کمرہ ہے، میری مرضی چلے گی۔ اور نظر نہیں آ رہا کہ میں مصروف ہوں۔ اتنے بھی مینرز نہیں ہیں؟"
شاہیر منہ صاف کرتا بولا۔

"اوہ ہیلو! بھول گے آپ؟ یہ کمرہ جتنا آپ اک ہے اتنا ہی میرا بھی۔ اور جتنی مرضی آپ کی چلے گی اتنی ہی
میری۔ اس لی بہتر ہے باہر نکلیں۔" مزدلفانی ہاتھ باندھ کر کہا

شاہیر دلف کی اس بات پر سلگ اٹھا۔

"تم، تم۔۔۔ بچ جاؤ مجھ سے۔ میرے ضبط کا امتحان مت لو" شاہیر غصے سے بولا۔

"مجھے دیر ہو رہی ہے۔ پلیز ایک سائیڈ اور ہو جائیں۔" مزدلفانی کہا

"کون سے بزنس چل رہے تمہارے؟ اور کونسا جہاز نکل رہا تمہارا جو دو منٹ سکوں سے نہیں بیٹھ سکتی تم لڑکی؟" شاہیر غصے سے اگئے ہو کر بولا۔

"کیوں کام بس آپ کو ہی ہو سکتا ہے؟ ویسے بھی مجھے آج حیا کی ساتھ یونی جانا ہے۔" مزدلفا مزے سے بولی۔

"What's rubbish .."

شاہ نے کہا۔

مزدلفا کو اچھا موقع مل گیا۔

اور مزدلفا مزے سے شاہیر کی ایک سائیڈ سے نیچے ہو کر واشروم گھس گئی اور زور سے دروازہ بند کر لیا۔

شاہیر بند دروازہ کو دیکھتا رہ گیا۔

"کیا عذاب ہے!" شاہیر تپ کر دروازہ کو مکار کر بولا

"باتوں کی طرف کم توجہ دیا کریں، تو ایسا ناں ہو آپ کے ساتھ، یہ میری طرف سے مشورہ ہے۔" مزدلفا دروازہ کھول کر بولی اور جلدی سے پھر سے بند کر گئی۔

جبکہ شاہیر جل کر کمرے سے باہر نکل گیا تاکہ دوسرے واشروم کو استعمال مسٹر سکے۔

حیا کمرے کی طرف آرہی تھی جب شاہیر کو دوسری طرف جاتے دیکھا۔
"بھیا کہاں جا رہے؟" حیا نے سوچا
"اس نکمی کو تو اٹھا دوں سوتی رہتی ہے یہ تو۔" حیا نے کمرے میں داخل ہوتے کہا۔
لیکن مزدلفا کہیں نہیں تھی۔
اور پھر واشروم کی طرف دیکھا تو سمجھ گئی۔
اور پھر بیڈ پر بیٹھ کر ہی انتظار کرنے لگ گئی۔

"ماہی! اٹھ جا اب سکول نہیں جانا؟" خالدہ نے ماہی کو اٹھایا۔
"امی! سونے دیں ناں! سکول جا کر کونسا میں نی کوئی افسر بن جانا ہے۔" ماہی نیند میں بولی

"ماہی! فضول نابول اور اٹھ جاو نہ ابھی تیری دادی کی باتیں شروع ہو جانی، اور میں نہیں چاہتی صبح ی کوئی گھر میں بولے۔" خالدہ ماہی کا بستر تہہ کرتی بولی۔

"ایک تو دادی !

پتہ نہیں کب جان چھوٹے گی۔ سب کی دادی مر مر رہی، ایک ہماری ہے جسے لگتا ہے اللہ بھیج کر بھول گیا ہے۔" ماہی نے کہا۔

"ماہی! ایسی فضول باتیں نہیں کرتے۔ اللہ ناراض ہو جاتا ہے ایسے، اللہ اپنے ہر بندے کو ہر وقت یاد رکھتا ہے بس بندہ ہی اسے بھول کر اپنی دنیا میں گم ہو جاتا ہے۔" خالدہ نے سمجھایا۔

"اچھا امی! بس کریں اب کیا صبح کوئی لیکچر دے گیس؟" ماہی اٹھ کر بولی۔

"چلو زیادہ باتیں ناں کرو اور اٹھو۔ نماز پڑھ لو ٹائم جارہا ہے۔" خالدہ نے کہا۔

"اچھا امی! ماہی بند آنکھوں سے واشروم جاتی بولی۔

اور پتہ تب چلا جب سیدھی دیوار سے جا لگی۔

"ہائی امی! میرا سر پھٹ گیا۔" ماہی اپنا سر لے کر بیٹھی بولی۔

خالدہ جلدی سے ماہی کی جانب آئی۔

"اف لڑکی! آنکھیں خون کر چلا کرو۔ دیکھا لگو الی ناں چوٹ۔" خالدہ ماہی کی سر کو دیکھ کر بولی۔

جہاں پر سوزش کی آثار نظر آرہے تھے۔

"ہائے اللہ! امی درد ہو رہا۔" ماہی اپنے سر کو ہاتھ لگا کر بولی

"کچھ نہیں ہوا! اٹھو۔ بہانہ بناؤ، نماز پڑھو۔" خالدہ منہ سے کپڑا گرم کر کی لگاتی بولی۔

ماہی برے برے منہ بناتی اٹھی۔

اور واشروم گھس گئی۔

"اب واشروم میں سو مت جانا!" خالدہ نے پیچھے سے آواز دی۔

مزدلفا منہ صاف کرتی باہرائی تو سامنے ہی حیا کو بیٹے دیکھا۔

"شکر تم اٹھ گئی، مجھے لگا سوئی ہو گی۔" حیا بولی

"ہاں بس! وہ ہے ناں کھڑوس، اس کی وجہ سے جاگ ہو گئی۔" مزدلفا برے منہ بنا کر بولی

"اے خبردار! جو میرے بھیا کو ایسے بولا" حیا بولی

"اچھا بس بس! اب بتاؤ میں کیا پلان ہے آج کا۔" مزدلفا نے پوچھا

"میں نے کپڑے نکالے ہیں تمہارے لیے، چلو!" حیا مزدلفا کو کھینچ کر بولی۔

"اچھا!" مزدلفا پیچھے پیچھے بھاگ کر چلی۔

حیا نے ایک اچھا اور نفیس سا سوٹ مزدلفا کو نکال کر دیا۔

گلابی لانگ شرٹ ساتھ میں جینز، اور حیا کا نیو بیگ، ساتھ ملتے جوتے۔ مزدلفا چھو چھو کر دیکھ رہی تھی۔

"حیا! یہ میرے لیے ہے؟" مزدلفا سوٹ کو اکڑو کر بولی۔

"دلف! عقل کو ہاتھ مارو، کوئی بولنے کا ڈھنگ سیکھو۔ بھیا کو ایسی لڑکیاں پسند نہیں جو فضول بولتی ہیں۔ اس لیے میں چاہتی ہوں تم بھیا کی پسند کے مطابق ڈھل جاؤ۔" حیا مسکرا کر دلف سے بولی۔

"تمہارا بھیا بہت سڑیل ہے حیا! ہر بات پر ڈانٹ پڑ جاتی مجھے، کل تم نے کہا کہ ہر بات مانو، میں نے مانی اور ان کے کہنے کے مطابق گلاس ان کے سر پر ڈال دیا، اور پھر بھی وہ مجھے غصے سے دیکھ رہے تھے۔" مزدلفا بیٹھ کر افسوس سے بولی۔

جبکہ حیا کا منہ کھل گیا۔

"ارے بیوقوف لڑکی! یہ کیا کرتی پھر رہی تم۔" حیا نے سر پر ہاتھ مارا۔

"ہو تم نے کہا وہی کیا۔" مزدلفا بولی۔

"بابا سے کہتی ہوں اس کا علاج کروائیں تو بھیا نے مجھے ضرور قتل کر دینا۔" حیا افسوس سے بولی۔

"چلو اٹھو! اور پہنوا سے۔ پورا بھی اتا ہے کہ نہیں۔" حیا نے دکھ سے بولا۔

مزدلفا جلدی سے سوٹ لے کر واشروم گھس گئی۔

اور کچھ دیر بعد جب نگلی تو حیا بے اختیار مزدلفا کی دل میں تعریف کیے بناناں رہ سکی۔

"اف! دلف!"

تم ماشاء اللہ بہت بہت بہت پیاری لگ رہی ہو۔ بھیا دیکھیں گے تو دیکھتے ہی رہ جائیں گے۔ "حیا آنکھ دبا کر بولی۔

جبکہ مزدلفا حیا کی بات پڑ شر مائی۔

"ارے دیکھو تو دلف جی شر مار ہی ہیں۔" حیا نے ہنس کر کہا۔

"حیا! تنگ نہیں کرو۔" مزدلفا نے مسکرا کر کہا۔

"ہا ہا ہا! اوکے!"

چلو ادھر بیٹھو میں تمہارے بال بناؤں۔ پھر ہم ناشتہ کریں۔ بابا انتظار کر رہے ہو گے۔ "حیا نے مزدلفا کو کرسی

پڑ بیٹھا کر کہا۔

مزدلفا مزے سے بیٹھ گئی۔

حیا نے مزدلفا کے لمبے بالوں کا ایک اچھا سے سٹائل بنایا۔

اور پھر ہلکی سے لپسٹک لگا دی۔

"لو دیکھو تو ذرا خود کو کیسی لگ رہی ہو۔" حیا نے دلف کو کہا۔

مزدلفا نے خود کو شیشہ میں دیکھا تو منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔
 "حیا! یہ میں ہی ہوں ناں! اللہ کتنی پیاری ہوں میں۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا۔" مزدلفا گول گول گھوم کر بولی
 حیا ایک طرف کھڑی مسکرا دی۔
 "چلو اب چلیں۔ ٹائم ہو گیا ہے۔" حیا نے بیگ پکڑا کر کہا۔
 مزدلفا شیشہ میں خود کو دیکھتی بیگ اٹھانے لگی۔
 "اف چل بھی اب۔" حیا آخر ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر لے گئی۔

شاہیر غصے سے واپس کمرے میں آیا، اور شکر کیا جو وہاں پڑافت نہیں ہی یعنی مزدلفا!
 اور جلدی سے اپنی تیاری شروع کی۔
 اور آخر میں خود پڑ ایک نظر ڈال کر کمرے نکل گیا۔

*****†*****

ماہی ناشتہ کرنے کے بعد تیار ہوئی اور اپنے اور مزدلفا کی مشترکہ الماری کو دیکھنے لگ گئی۔

آخر کچھ سوچ کر مزدلفا کی ڈائری اٹھالی۔

مزدلفا کی کس ڈائری کا علم صرف ماہی کو تھا۔ کیونکہ اکثر ماہی مزدلفا کو کچھ لکھتے دیکھا کرتی تھی۔

اور پھر آہستہ سے ادھر ادھر دیکھ کر بیگ میں ڈال لی۔

اور باہر نکل آئی۔

"اچھا امی اللہ حافظ جا رہی ہوں۔" ماہی ماں سے بولی۔

صحن میں بیٹھی دادی نے منہ بگاڑا۔

"تو کونسا کسی جنگ پر جا رہی ہے۔ آ جا کر فیل ہی ہونا ہے تو نے نکمی۔" دادی نے مذاق اڑانے کے انداز میں کہا

"ہاں ناں دادی! ویسے بھی اس گھر سے صحیح سلامت باہر نکل جانا بھی ایک جنگ جتنے کے برابر ہے۔ اور رہی بات فیل ہونے کی، تو آپ کونسا کوئی پڑھی لکھی ہیں۔ جو مجھے روز روز اس بات کا طعنہ مارتی رہتی؟" ماہی مزے سے بولی۔

"یہی چیز ہے، اس وجہ سے اگلے گھر سے جوتے کھایا کرے گئی تو کرم جلی۔" دادی نے تپ کر کہا۔

"اف۔ میری جل تو جلال تو دادی، آپ میرے بارے میں اپنے اس فارغ ذہن کو کیوں تکلیف دیتی ہیں؟ میں جوتے کھاؤ یا سمؤ سے، وہ میرا کام ہے۔ آپ فلحال اپنی قبر میں پڑنے والے کوڑوں کے بارے میں سوچیں۔ کل

میں نے سنا، آپ جیسی دادی کو فرشتوں نے کوڑے مارا کرنے جو اپنے پوتوں پوتیوں کو ایسے ہر بات پڑ بولتے رہتے۔ "ماہی رازدار انداز میں بولتی باہر نکل گئی۔

جبکہ دادی کے تن بدن میں اگ لگ گئی۔

"استغفر اللہ!"

کوڑے پڑے میرے دشمن کو، بد بخت۔ زبان کیسی منحوس چلاتی ہے۔ "دادی نے توبہ کرتے ہوئے کہا۔

جبکہ خالدہ خاموش اپنی ہنسی چھپا رہی تھی۔

کیونکہ ماہی اور دادی دونوں کو چپ کروانا اس کے بس سے باہر تھا۔

ناشتے کے ٹیبل پر سب موجود تھے۔ لیکن سب سے آخر پڑشاہیر کی آمد ہوئی۔

اور آکر حیا کی دوسری طرف بیٹھ گیا۔

"شاہ! اب تم شادی شدہ ہو تو تھوڑا اپنی ذمہ داری کو سمجھو۔ دیکھو سب یہاں پہلے سے آکر بیٹھے ہوئی اور تمہارا

انتظار کر رہے تھے۔ یہ بہت غلط بات ہے۔ آئندہ ایسا ناں ہو۔" شاہ عالم نے سختی سے کھا۔

"سوری بابا! شاہیر ایک غصے والی نظر دلف اور ڈال کر بولا۔

جو معصوم بنی ناشتہ دیکھ رہی تھی۔

اور پھر سب نے ناشتہ شروع کیا۔

"اور ہاں! شاہیر آج جلدی آجانا افس سے، اور ہماری بہو کو شوپنگ پڑ لے جانا۔ اور پسوں کی کوئی کنجوسی مت کرنا۔ سمجھ گے۔" شاہ عالم نے مزدلفا کو دلہ کر کھا۔

شاہیر جل اٹھا۔

"بابا! مجھے کام ہے آج، آپ شیری سے بول دیں وہ دونوں کو لے جائے۔" شاہیر جوس پیتا بولا۔

"شاہ! جتنا بولا ہے اتنا کرو۔ اور تمہاری بیوی تمہاری خود کی ذمہ داری ہے ناکہ شیری کی۔ بہتر ہے تم اس بات کو سمجھو۔" شاہ عالم سختی سے بولے

"جی بابا! بہتر۔" شاہیر آہستہ سے بولا۔

اور دل ہی دل میں مزدلفا کو برا بھلا کہا۔

شاہ عالم نے حیا اور مزدلفا کو یونی چھوڑا۔

دلف تو اتنی بڑی یونی دیکھ کر ہکی بکی رہ گئی۔

"حیا! یہ تو بہت خوبصورت ہے۔ اور بڑی بھی۔" حیا کو دیکھ کر دلف بولی۔

"دلف انسان بن۔ لوگ دیکھ رہے ہیں۔" حیا نے دلف کو سختی سے کہا۔

جو ہر چیز کو گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔

"مجھے اگ میں جلتا چھوڑ کر خود عیش کر رہی ہے۔ زیادہ دن دور نہیں اب، جب تم میرے پاس میری دسترس میں ہو گئی۔" ولی مزدلفا کو دیکھ کر بولا۔

"وہ دیکھ علی وہ ہے ہمارا شکار۔" ولی نے مزدلفا کی طرف اشارہ کر کے کہا جو حیا کی باتوں کو نظر انداز کرتی اپنی مستی میں گم تھی۔

"ارے واہ! ولی تیری والی تو بہت خوبصورت ہے۔ ایسا ہیرا تھا یہ تو پہلے بتاتا، ہاتھ سے ناں جانے دیتے۔" علی کمینے پن سے بولا۔

"بکو اس بند کر۔ خبردار جو اس کی طرف گندی نظر سے دیکھا۔ وہ صرف میری ہے۔" ولی نے علی کو گریبان سے پکڑ کر کہا۔

"اچھا غصہ کیوں کر رہا ہے۔" علی ہنس کر بولا۔

"آج سے تو اس پر نظر رکھ اور ایک ایک پل کی خبر دے۔" ولی نے مزدلفا کو دیکھ کر کہا۔

"ٹھیک ہے تو بس بے فکر ہو جا۔ اب یہ جانے اور میں جانوں۔" علی دل میں مزدلفا کی خوبصورتی کو داد دیتا بولا۔

اور پھر جب تک مزدلفا آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوئی، تب تک دونوں کھڑے رہے۔

لراہر بانیک پر بیٹھ کر وہاں سے نکل گئے۔

"دلف! سکون کرو یا ر۔ تماشا ناں بناؤ اب۔" حیا آہستہ سے بولی۔

"اچھا بس بھی کرو حیا۔ جب سے ائی ہوا ایسے ہی بول رہی تم۔" دلف تپ کر بولی۔

"ہاں تو سب کیسے دیکھ رہے تھمیں۔ کچھ تو خیال کرو۔" حیا نے کہا۔

ابھی اس۔ سے پہلے کہ مزدلفا کچھ کہتی، سامنے سے ہی روحان شاہ اتنا نظر آیا۔

"دلف! دلف۔ وہ رہا ہمارا شکار۔ یہی وہ بندہ ہے جس کے ناک میں ہم نے دم کرنا ہے۔" حیا مزدلفا کو ایک طرف کھینچ کر بولی۔

اب دونوں ایک دیوار کی اوڑھ میں چھپی ہوئی تھی۔

"ویسے حیا! یہ بندہ مجھے تو کسی طرح بھی ویسا نہیں لگتا جیسا تم نے کہا تھا۔" مزدلفا روحان کو گھور کر دیکھ کر بولی۔

"بس کرو۔ جیسا دکھتا ہے ویسا نہیں ہے یہ۔ اس سے ایک ایک چیز کا بدلہ لینا ہے ہم نے یاد ہے ناں۔" حیا نے مزدلفا کو یاد کروا دیا۔

"ہاں ہاں یاد ہے بابا!" مزدلفہ کھڑی ہو کر بولی۔

جبکہ روحان دوڑ سے اتے ہوئے ہی حیا کو دیکھ چکا تھا، اور حیا کا یوں چھپنا بھی اس کی نظر سے دوڑ نہیں رہا تھا۔
ہاں البتہ حیا کی اس حرکت اور روحان کے چہرے پر چند پل کے لیے سائل ضرور آئی تھی۔

شاہیر اپنے افس میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب عالم شاہ وہاں پر اے

"ارے بابا آپ! مجھے بلا لیا ہوتا۔" شاہیر جلدی سے بولا۔

"مجھے تمہیں ایک اہم بات بتانا تھی۔" شاہ عالم شاہیر کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے۔

"جی بولیں۔" شاہیر بیٹھ کر بولا

"جس دن تم نکاح کر کے اس لڑکی کو گھر لے کر آئے تھے، اس دن اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی، ڈاکٹر کو چیک کرو یا تو معلوم ہوا کہ تمہاری بیوی کی یادداشت پر گہرا اثر ہوا ہے۔ اور اسے کچھ بھی یاد نہیں ہے۔ لیکن مجھے ڈاکٹر نے یہ بھی بتایا ہے کہ یہ عارضی مسئلہ ہے اور کبھی بھی اس کی یادداشت واپس آسکتی ہے۔" شاہ عالم نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

شاہیر یہ سب سن کر سکتے میں آگیا۔

"بابا! یہ سب کب ہوا؟ میں جب اسے لے کر آیا تھا تب تو وہ ٹھیک تھی۔" شاہیر پریشانی سے بولا۔

"یہی بات ہے اور ناں ہی اب ہم تم سے جاننا چاہتے ہیں کہ آخر کیا بات جوئی تھی، اور کیوں تم نے جلد بازی میں نکاح کیا؟ لیکن پسند تھی وہ تو ایک دفعہ ہمیں ایک دفعہ بتاؤ دیا ہوتا۔ ہم کبھی۔ منع ناں کرتے۔" شاہ عالم دکھ سے بولے۔

شاہیر تڑپ کر اٹھا۔

"بابا! آپ کے حکم کے خلاف کبھی میں نے کچھ نہیں کیا۔ آپ ہی تو میرا سب کچھ ہیں۔ سب کچھ اچانک ہوا کہ مجھے کسی کو کچھ بتانے کی مہلت نہیں ملی۔ لیکن پلیز آپ مجھے معاف کر دیں۔" شاہیر شاہ عالم کے گھٹنوں میں بیٹھ کر بولا

"خیر جو ہونا تھا ہو گیا۔۔۔ اب ایک دو دن میں تمہارے ولیمہ کا اعلان کرنا ہے ہم نے تاکہ سب کو ہماری بڑی بہو کا پتہ ہو۔۔۔ ہمارا خاندان کا اپنا ایک وقار ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی بھی ہمارے خاندان کی عزت پر کوئی جملہ کسے۔" شاہ عالم شاہیر کے سر پر ہاتھ پھیر کر بولے۔

"بابا! آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں اب۔۔۔ پلیز معاف کر دیں،" شاہیر شاہ عالم کا ہاتھ پکڑ کر بولا

"جتنا بھی غصہ ہو لیکن میں زیادہ دیر تک تم سے کبھی ناراض نہیں رہ سکتا، ہاں اب اگر تم چاہتے ہو کہ میں تم سے خوش ہو جاؤں تو اب جو رشتہ تم نے بنایا ہے اسے پار لگانا، تاکہ مجھے کسی کے سامنے سرناں جھکانا پڑے۔"

شاہ عالم نرمی سے بولے۔

"جی بابا! آپ جو بولیں گے میں وہی کروں گا۔"

Love You Baba..."

شاہیر محبت سے بابا کا ہاتھ چوم کر بولا۔

"Love you too Shah..."

شاہ عالم نے مسکرا کر شاہیر کو گلے لگایا۔

"کوئی پلان سوچنا، کیے بدلہ لیا جائے۔" مزدلفا اور حیا کب سے بیٹھی سوچ رہی تھی۔

آخر کچھ سوچ کر حیا کے آنکھیں چمک اٹھی۔

"مل گیا آئیڈیا۔"

کان لاؤ۔ "حیا مزدلفا کو بولی

دلف نے کان واس کیا، اور حیا نے سارا پلان بتا دیا۔

"رہ سکی ہے بہت۔ پر پھر بھی ہم اپنا بدلہ لینے کے لیے کچھ بھی کر جائیں گے۔" دلف ہنس کر بولی۔

"لیکن ایک مسئلہ ہے دلف! ہمیں ان کی کار کا کیسے پتہ چلے گا، اتنی ساری تو ہیں۔" حیا پریشانی سے بولی۔

"ہاں یہ بھی ہے اب کیا کریں؟" دلف بولی

"اس کھڑوس پر نظر رکھتے ہیں، پھر معلوم ہو جائے گا۔" حیا نے کچھ سوچ کر کہا

جبکہ دلف نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

اور پھر دونوں روحان کے افس کی جانب چل دی۔

روحان اپنے افس میں بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا جب اسے محسوس ہوا جیسے کوئی باہر موجود ہے۔

اس لیے آہستہ سے اٹھا اور حیا جو دروازہ کے سرے کھڑی اندر جھانک رہی تھی، دروازہ کھولا تو حیا دھک سے روحان پر گر گئی۔

روحان نے جلدی سے خود کو سمجھالا اور ساتھ ہی حیا کو بھی۔

حیا اپنی حرکت پر شرمسار ہو گئی۔

اس لیے اب آنکھیں نہیں اٹھا رہی تھی۔

جبکہ روحان حیا کو کمر سے پکڑ کر جھکا، ایک نظر حیا پر ڈالتا حیا کو سیدھا کیا۔

ایک منٹ کے لیے ایسے محسوس ہوا جیسے سب کچھ تھم گیا ہو۔

روحان کے دل میں ایک نرم جذبہ ابھرا۔ لیکن اگلے ہی پل روحان کو اپنی اور حیا کی حالت کا احساس ہوا۔

اور حیا کی پوزیشن دیکھ کر بازو سے پکڑ کر افس میں کھینچ لیا، تاکہ باقی سٹوڈنٹ دیکھ کر غلط مطلب نا لیں۔

اور حیا سیدھی جا روحان کے سینے سے لگی۔

روحان کی شرٹ سے آتی مہنگے اور نفیس خوشبو سے حیا کے حواس ایک پل کے لیے کمزور پڑ گئے۔ حیا کو اپنے ہاتھ

پاؤں ٹھنڈے محسوس ہوئے۔

لیکن حیا جلدی سے روحان سے دور ہوئی۔

روحان نے حیا کو گھور کر دیکھا۔

"یہ کیا حرکت ہے؟" روحان نے سختی سے پوچھا۔

حیا نے مڑ کر دیکھا تو دلف وہاں پر تھی نہیں۔

"I'm sorry"

حیا آہستہ سے بولی

"کیا سوری؟ کوئی کام تھا تو آپ دستک دے کر کمرے میں اسکتی تھی۔ ناں کہ یوں تاک جھانک کرتی۔" روحان نے طنز کیا۔

"زن، نہیں تو۔ میں اوکے پاس ہی رہی تھی۔" حیا نے جلدی سے کہا

"Really ??"

روحان ہاتھ باندھ کر بولا۔

اب حیا کو خود سے زیادہ مزدلفا پر غصہ رہا تھا۔

"جی سر۔" حیا نے کہا

"تو بتائیں کیا مسئلہ درپیش آیا آپ کو؟" روحان فرصت سے حیا کے چہرے کو دیکھ کر بولا۔

جہاں پر پکڑے جانے کی وجہ سے شرمندگی کے آثار نمایاں تھے۔

"وہ دراصل میں کل کے۔ لیے آپ سے سوری کرنا چاہ رہی تھی۔" حیا نے جلدی سے بہانہ بنایا۔

"بس یہی بات تھی؟" روحان نے جان بوجھ کر پوچھا۔

"نہیں بس اتنا ہی۔" حیانے سر جھکا کر کہا۔

"دراصل! مس حیا!"

مجھے بھی آپ سے کام تھا۔ لیکن آپ خود اگیں تو چلیں میرا مسئلہ حل ہو گیا۔" روحان اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر بولا۔

"جی سر؟" حیانے حیرت سے روحان کی طرف دیکھا، جو غور سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اس لیے فوراً نظر پھیر گئی۔

"ہاں! اصل میں کل میں زیادہ ہی روڈ ہو گیا تھا آپ کے ساتھ۔ مجھے اپنی حرکت پر افسوس ہے۔ اس لیے میری طرف سے بھی سوری اکسپٹ کر لیں۔" روحان نے کہا۔

حیا کا یہ سن کر منہ کھل گیا۔

"نہیں سر! کوئی بات نہیں۔ مجھے برا نہیں لگا۔" حیانے زبردستی کی مسکراہٹ سجا کر کہا۔

"لیکن مجھے لگا تھا تو میں نے سوری کر دی۔ امید ہے آپ مجھے دل سے معاف کر دیں گیں۔" روحان معذرت کرتا بولا۔

جبکہ حیا حیران تھی

"یہ کھڑو سوری بھی کرتا ہے۔ حد نہیں ہے ویسے۔ پہلے سری کلاس کے سامنے بے عزت کر دیا اور اب سوری۔" حیا دل میں بولی۔

" Is any thing wrong ??"

روحان حیا کو خاموش پا کر بولا

" No , nothing _"

حیا مسکرا کر بولی۔

" good ..

Now you can go ..."

روحان دروازہ کی طرف اشارہ کر کے بولا _

حیا جلدی سے وہاں سے نکل گئی _

جبکہ روحان جیب میں ہاتھ ڈالے حیا کو جاتا ہوا دیکھ رہا تھا _

حیا جب باہر آئی تو دلف بوتل کے جن کی طرح وہاں ٹپک پڑی _

حیا نے غصے سے دلف کو دیکھا _

"کیا ہوا؟" دلف معصوم بن کر بولی

"کیا ہوا؟ بتاؤ تمہیں؟ مجھے وہاں چھوڑ کر خود بھیجاں بھاگائی۔ ایسی دوست ہو تم۔" حیا افسوس سے بولی

"دراصل مجھے اچھا نہیں لگا تھا۔ تم اپنے سڑیل ہیرو کی باہوں میں سہارا لیے تھی، تو میں سوچا کیوں ناں تمہیں اکیلا چھوڑ دوں۔" دلف آنکھ مار کر بولی۔

دلف کی بات لرحیا کے چہرے پر سرخی اگی۔

اور دلف کی کمر پر ایک مکا جڑ دیا۔

"گھٹیا سوچ۔" حیا غصے سے بولی۔

"اچھا بس کر! شکل دیکھو۔ اپنی کیسے سرخ ہوئی پڑی۔" دلف کمر سہلا کر بولی

"اچھا بکو اس نہ کر، کوئی پلان کرو اب۔" حیا بات کو گھما کر بولی۔

بے شک روحان نے سوری کی تھی پر حیا سپنا بدلہ لیے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔

"ہاں ہو گیا کام! تم نے اس کھڑوس ہیرو کو باطن میں لگا رکھا تھا، اسی دوران میں نے سب پتہ کر لیا۔" دلف شوخی سے بولی

"چل پھر لگ جاتے کام پر۔" حیا جلدی سے بولی۔

اور پھر دونوں اسٹینڈ کی جانب چل دیں۔

ماہی بریک میں اب مزدلفہ کی ڈائری لے کر بیٹھی تھی۔

"کیا پتہ اپنی دوست کا نمبر مل جائے، انھیں کچھ ناں کچھ تو علم ہو گا ہی۔" ماہی نے سوچا۔

اور ڈائری پڑھنے لگ گئی۔

جگہ جگہ اور مزدلفہ کے دروازے لکھے ہوئے تھے جو کہ۔ ماہی کی سمجھ سے باہر تھے۔

آخر ساری ڈائری کے بعد آخری پیج پر ایک نمبر لکھ ہوا تھا۔

ماہی نے جلدی سے وہ پیج وہاں سے نکال لیا۔

اور خوش ہوتی واپس کلاس کی طرف بھاگی۔

"حیا کتنی دیر لگاؤ گی؟" مزدلفہ تپ کر بولی۔

کیونکہ کب سے حیا اپنے کام میں لگی ہوئی تھی مگر ناکام۔

"اچھا! چلو تم کر کے دیکھ لو۔ اتنی ماہر تم۔" حیا بھی تپ کر بولی۔

مزدلفہ جلدی سے حیا کی جگہ پر بیٹھ گئی۔

"اب مجھ سے بدلہ مت لینا۔ اگر کوئی اے تو بتا دینا۔" مزدلفہ معصوم شکل بان کر بولی

"تمھاری جیسی نہیں ہوں۔ بے وفا۔" حیا نے افسوس سے کہا۔
اور دلف اپنے کارنامے میں جٹ گئی۔

"جلدی کرو دلف! وقت کم ہے۔" حیا مزدلفا سے بولی۔
"کر رہی ہوں صبر کر حیا!" مزدلفا کار کے ٹائر پر جھکی بولی۔
"کوئی آناں جائے، جلدی کرناں!" حیا ادھر ادھر دیکھ کر بولی۔
"کچھ نہیں ہوتا۔ مل گئی، مل گئی۔" مزدلفا خوشی سے بولی۔
حیا نے آہستہ بولنے نے اشارہ کیا۔

"چل جلدی سے میرے بالوں سے پن نکال کے دے۔" مزدلفا حیا سے بولی۔
حیا نے جلدی سے دلف کے بالوں سے ایک پن نکالی، لراونی عقل کے جوہر دکھائے۔
اور جلدی سے ٹائر میں ہوا بھرنے والے وال میں کھینچ کے ماردی۔
لر ایک دم پھس کی آواز سے سری ہوا نکل گئی۔

حیا اور مزدلفا نے اپنے پلان کی خوشی میں ایک دوسرے کو فخر دے دیکھا۔
"چل بیٹا! یہ تو گیا کام سے۔ جائے گاناں پیدل تو لگ پتہ جائے گا۔" مزدلفا حیا کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بولی۔

اور دونوں ہنستی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔



"سلمان! آج وہ بڑے والے مال میں جانا ہے۔" ماہی بانیک پر بیٹھ کر بولی۔

ماہی کو جگہ جگہ گھومنا بہت پسند تھا۔

اس لیے اکثر چھٹی وقت سلمان کے ساتھ اتے ہوتے کہیں نا کہیں گھس جاتی۔

"میں نہیں جاؤں گا۔" سلمان تنک کر بولا۔

"نہیں جانا تم نے؟ ایک دفعہ پھر سے بولنا ذرا۔" ماہی کمر پر ہاتھ رکھ کر بانیک سے اتر کر بولی۔

"کیا؟ میں ڈرتا نہیں ہوں تم سے۔" سلمان بہادر بنتا بولا۔

"زیادہ بکواس کئی تو ادھر ہی میں جوتا اتار لینا۔ چپ کر کے جو کہتی ہوں کیا کرو۔" ماہی نے آنکھیں دکھائیں۔

"میں گھر میں بتادوں گا۔" سلمان نے دھمکی دی۔

"ہاں بتا دینا، میں بھی آج ابو کو تمہارے سارے کرتوت بتا دوں گی کہ تم سکول نہیں جاتے، سارا دن آوارہ گردی کرتے۔" ماہی نے مزے سے بتایا۔

"کون سے مال جانا ہے۔" سلمان دانت پیس کر بولا۔

"اب آیاناں اونٹ پہاڑ کے نیچے۔" ماہی تالی بجا کر بولی۔

جبکہ سلمان چپ چاپ ماہی کے بتائے ہوئے مال کئی طرف چلا گیا۔

شیری اپنے دوستوں کے ساتھ آج ایک دفعہ پھر سے آوارہ گردی کرنے نکلا ہوا تھا یا یوں کہنا بہتر ہے مصروف تھا۔

ایک شاپنگ مال دیکھا اور سب کے سب وہاں جانکے۔

کیونکہ کچھ دن بعد شیری کے ایک دوست کی منگنی تھی۔

تو شیری نے اسے اچھا سا تحفہ دینے کا سوچا۔

شاہنگ مال گھوم رہے تھے کہ جب شیری کو دور سے ایک اچھا سے لیڈی ڈریس پر نظر پڑی۔

شیری کچھ سوچتا ہوا اس کئی طرف چل دیا۔

لیکن جیسے ہی اس ڈریس کو پکڑا، اسی وقت کسی اور نے بھی وہی ڈریس پکڑا تھا۔

دونوں نے ایک دوسرے کو یکدم دیکھا۔

"تم!!" دونوں ایک وقت میں چیخے۔

"ہیلو!"

شاہ کہاں ہو؟ آجاؤ آج لہجہ کرتے۔" روحان نے آج ناجانے کیا سوچ کر شاہیر کو کال کی۔

"نہیں یار آج موڈ نہیں میرا۔" شاہیر نے سر دباتے ہوئے کہا۔

"شاہ! تم۔ بدل گے ہو، شاہ تم مان لو تم بدل گئے ہو۔" روحان نے دکھ سے کہا۔

"روحان کیا ڈرامہ کر رہے۔ میرے سر درد ہے۔" شاہیر نے تھکے لہجے میں کہا۔

"ہاں جی اب میری باتیں سب ڈرامہ لگنا تمہیں، بیوی جو آگئی ہے تمہاری۔ اب دوست کہاں یاد رہے گا۔ بس دیکھ لی تیری یاری۔" روحان مسکراہٹ دبا کر بولا۔

جبکہ دوسری طرف شاہیر جھنجھلا گیا۔

"اب ڈرامہ ناں کرو، آجاؤ مرو، کھانا کھا لیتے۔" شاہیر نے ہار مان کر کہا۔

"یہ ہوئی ناں میرے دوست والی بات۔" روحان ہنس کر بولا۔

شاہیر بری شکل بنا کر کال کاٹ گیا۔

جبکہ روحان اپنی چابی اٹھا کر اپنے دفتر سے نکل گیا۔

"تم یہاں؟" شیریں چیخا۔

"وہی تو میں پوچھ رہی تم یہاں کیا کر رہے چور۔" ماہی کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

"اوہ ہیلو! عقل کم ہے کیا؟ میں تمہیں کس طرح سے چور نظر آتا؟" شیریں صدمہ سے بولا۔

"شکل ہی چوروں والی ہے۔" ماہی نے ہنس کر کہا۔

جبکہ شیریں کے تن بدن میں اگ لگ گئی۔

"اپنی حد میں رہو لڑکی۔" شیری نے اشارہ سے کہا۔

"پہلے بھی بتایا تھا میرا نام ماہرہ ہے عرف ماہی۔ اور دوسری بات میں حد میں ہی ہوں۔ تم ہی نکل رہے۔" ماہی مزے سے بولی۔

"فضول لڑکی۔ مجھے تم جیسی سے بات نہیں کرنی۔" شیری بولا۔
 "اوہ اچھا جی۔"

جیسے تو میں تم سے بات کرنے کے لیے مر رہی ہوں؟" ماہی بولی۔
 "چھوڑو اسے۔" شیری کچھ بولے بغیر ڈریس کھینچ کر بولا۔

"یہ لڑکی کا ڈریس ہے، عقل کے ساتھ ساتھ نظر بھی کمزور ہو گئی کیا۔" ماہی ڈریس اپنی طرف کھینچ کر بولی۔
 "تم سے مطلب؟" شیری پھر سے کھینچ کر بولا۔

"اوہ۔" کہیں کسی لڑکی کا چکر تو نہیں؟" ماہی آہستہ سے بولا۔

"ہوا بھی تو تم کون ہوتی ہو پوچھنے والی؟" شیری بولا۔

"ویسے ہی، مجھے تو افسوس ہو رہا۔ بچاری کو کیا پتہ اس کا جانو مانو اسے چوری کی چیزیں لا کر دیتا ہے۔" ماہی ہنس کر بولی۔

جبکہ شیری کو غصہ مئے لال رنگ ہو گیا۔

"جان چھوڑو کہاں سے پاگل سے پالا پڑ گیا میرا۔" شیری بولا

"ہاں تو جاؤ۔ کس نے کہا رہو۔" ماہی ڈریس کھینچ کر بولی۔

شیری تپ کر ماہی کے ہاتھ سے ڈریس لینے لگ گیا۔

"شر آفت سے دو مجھے۔" شیری بولا

"یہ دھمکی کسی اور کو جا کر دو۔ اور یہ ڈریس پہلے میں نے پکڑا تھا۔" ماہی ڈریس پیچھے کر کے بولی۔

"دماغ نہیں خراب کرو لڑکی میرا مطلب ہے ماہرہ۔" شیری تپ کر بولا

"پہلے ہی خراب ہے۔ اور بھول جاؤ اس سوٹ کو۔" ماہی مزے سے ڈریس لے کر چل دی۔

ہلانکہ ڈریس بہت مہنگا تھا، اور ماہی کے پاس پیسے بھی نہیں تھے۔ لیکن اس شخص کے ساتھ تو خدا جانے کا بیر تھا

۔ "دو یہ مجھے۔ میں نے پہلے پکڑا تھا یہ۔" شیری ماہی کا بازو پکڑ کر غصے سے بولا۔

"زیادہ بولے تو میں ایک رکھ کر لگاؤں گئی۔ سمجھ کیا رکھا ہے تم نے ہاں؟" ماہی بھی غصے سے بولی۔

ماہی اور شیري کئی لڑائی شروع ہو چکی تھی۔

شور کو سن کر سیلز لیڈی وہاں آگئی۔

"میں آپ کئی کوئی مدد کر سکتی ہوں؟" لڑکی بولی

"ہاں ولز اس پاگل کو کسی پاگل خانے لے جاؤ۔" شیر ی بولا

"مجھے پاگل کہا، خود کیا ہو تم ایک نمبر کے چور، شکل سے ہی ایسے لگتے۔" ماہی غصے سے بولی۔

"پلیز! آپ چپ ہو جائیں،" لڑکی نے دونوں کو چپ کرو آیا۔

اور مسئلہ پوچھا۔

آخر حل یہ نکلا کہ اس طرح کا دوسرا سوٹ بھی لایا گیا، اور شیر ی کو منت سماجت سے دیا۔

ماہی نے ضد سے لے تو لیا تھا لیکن اب پسوں کا مسئلہ تھا۔

"میم! یہ آپ کا بل۔" لڑکی نے مسکرا کر بل پکڑا لیا۔

ماہی بل دیکھ کر چکر آگئی۔

15 "ہزار۔" ماہی چیخی۔

شیر ی جو اپنا اڈر لے کر جا رہا تھا، ماہی کئی آواز پر رکا۔

"اؤ ایسا کریں، یہ سوٹ رکھ لیں، مکن کل آکر لے جاؤں گی۔" ماہی مسکرا کر بولی۔

"اوکے میم۔" لڑکی بولی۔

شیر ی کو دل میں ترس آیا،

اور وہاں پر آیا۔

کا ونٹر پر ماہی کا بھی بل دیا۔

"یہ میری طرف سے اس دن کا نقصان کا ازالہ سمجھ لینا۔" شیریں طنز کرتا وہاں سے چلا گیا۔
جبکہ ماہی شیریں کی بات کو نظر انداز کرتی سوٹ اٹھا کر باہر آگئی۔

روحان اپنی کار تک پہنچا تو سامنے ہی اس کئی کار کے کچھ فاصلہ پر دلف اور حیا نظر آئی۔

روحان خاموش اونی کار میں بیٹھ گیا،

لیکن کچھ گڑبڑ محسوس ہوئی۔

جب اتر کر دیکھا تو کار کے ٹائر میں ہوا نہیں تھی۔

"یہ کیسے ہوا۔"

آج صبح تو ٹھیک تھی۔ "روحان اُننے گلاسز اتار کر بولا۔

پھر بیٹھ کر چیک کیا تو وال کچھ ڈھیلا نظر آیا۔

"What Rabish .."

روحان تپ کر بولا۔

"جس نے بھی یہ حرکت کئی ہے چھوڑوں گا نہیں۔" روحان ادھر ادھر دیکھ کر بولا۔
اور شاہ کو پلان کینسل ہونے کا کال کر کے بتانے لگا۔

اور ساتھ ہی ساتھ ایک ٹیکسی رکوانے بڑھا۔
جبکہ ایک طرف چھپی ہوئی حیا اور دلف دیکھ کر اپنی جیت پر خوش ہو رہی تھیں۔

شاہیر نے واپسی پر دلف اور حیا کو پک کیا اور شاپنگ پر لے گیا۔
"بس کر دو گڑیا۔"

لرکتنا کچھ لوگئی۔ "شاہیر مسلسل 2 گھنٹوں سے خوار ہو رہا تھا۔
"بس بھیا، آخری چیزیں۔" حیا دلف کو ساتھ لیے ایک طرف جاتی بولی۔

شاہیر آخر تھک ہار کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔

سامنے ہی دلف حیا کے ساتھ حیران اور خوش گھوم رہی تھی۔

اور طرح طرح کئی چیزیں دیکھ کر خوش ہی۔

"پاگل لڑکی۔" شاہیر تھوڑا مسکرا کر بولا۔

دلف کو ایک بہت بڑا سا بھالو نظر آیا۔

حیا کو چھوڑ کر اس طرف چلی گئی۔

"حیا!" دلف بھالو پکڑ کر بولی۔

جبکہ حیا دوسری طرف چلی گئی تھی اس لیے سن ناسکی۔

جبکہ شاہیر دلف کی حرکتوں کو دیکھ رہا تھا۔

دلف خوشی سے بھالو کو اٹھا کر گھوم رہی تھی، جب وہاں اور ایک لڑکوں کا گروپ آگیا۔

دلف کو اکیلا دیکھ کر اسی طرف آگے۔

"ارے بھالو کے ساتھ کیوں کھیل رہی ہو، ہمارے ساتھ کھیل لو" ایک لڑکی اپنی گندی نظر دلف پر ڈال کر

بولا۔

شاہیر جو سب کچھ دیکھ رہا تھا، اس کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔

دلف لڑکوں کو دیکھ کر ڈر گئی۔

اور وہاں سے جانے لگی۔

جب اس نے اگے بڑھ کر دلف کا ہاتھ پکڑا۔

اسی پل شاہیر نے ایک زوردار تھپڑ اس لڑکے کو مارا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کا ہاتھ پکڑنے کی؟" شاہیر گرج کر بولا۔

جبکہ دلف شاہیر کے پیچھے چھپ گئی تھی۔

شاہیر غصے سے اس لڑکے کو مار رہا تھا، جب اسے احساس ہوا کہ دلف ڈر رہی ہے، اس لیے اسے چھوڑ دیا۔

"خبردار جو آئندہ کسی لڑکی کے ساتھ ایسی بد تمیزی بھی کی تو۔" شاہیر نے غصے سے کہا

اور وہ لڑکا وہاں سے رفوچکر ہو گیا۔

جبکہ دلف شاہیر کے بازو مضبوطی سے پکڑے ساتھ لگی ہوئی تھی۔

"Relax ...

Calm down..."

شاہیر دلف کے بازو سہلا کر بولا۔

جبکہ دلف تھوڑا سا اسرا ملتے ہی شاہیر کے سینے سے لگ کر رونے لگ گئی۔

"بس بس! رونا نہیں، سب دیکھ رہے ہیں۔ چپ۔ میں ہوں ناں۔" شاہیر مزدلفا کو ساتھ لگائے کینٹن کئی طرف اتا بولا۔

پاس سے کچھ لڑکیاں گزر رہی تھیں جو شاہیر اور دلف کو یوں دیکھ کر "beautiful couple" بول کر گئیں۔

"وہ، وہ۔ ہٹ برے تھے۔" دلف شاہیر کے ساتھ لگی روتے ہوئے بولی

"ہاں بہت برے تھے۔ بس اب چپ۔ چلو شہاباش۔" شاہیر دلف کے آنسو صاف کرتا بولا۔

"آپ مجھے چھوڑ کر تو نہیں جائیں گے؟" دلف شاہیر کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر بولی۔

شاہیر کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا جواب دے۔

"تم یہاں بیٹھو، میں کچھ لے کر اتا تمہارے لیے۔" شاہیر اٹھتا بولا

"ن، نہیں۔ مجھے نہیں اکیلا رہنا، مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" دلف جلدی سے اٹھ کر شاہیر کا بازو پکڑ کر بولی۔

"کچھ نہیں جو گا۔ بیٹھو شہاباش۔ ابھی اتا ہوں۔ میں ادھر ہی ہوں۔" شاہیر بچوں کی طرح مناتا ہوا بولا۔

اور ساتھ ساتھ خود پر بھی حیران ہو رہا تھا۔ کہ آج اسے کیا ہو رہا ہے، دلف کئی اتنی فکر کیوں۔

آخر ناچار، دلف کو وہاں بٹھا کر خود جو س لینے چلا گیا۔

"دیکھ تو یار کیا خوبصورت ہے یہ لڑکی،" علی اپنے دوست کو دلف کئی طرف اشارہ کر کے بولا۔
 جو کچھ فاصلے پر کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔
 اور شاہیر کے انتظار میں تھی۔

"سہی بول رہا ہے تو، کیا کمال کی ہے۔" علی کا دوست بھی گندی نظر سے دیکھ کر بولا۔
 "ولی کو مار گولی، اس سے پہلے ہم اس پھل کا مزہ چکھے گے۔" علی مکروہ ہنسی ہنس کر بولا۔
 "ابے ولی جیسا پھوٹ کے ساتھ ایسی لڑکی بچ بھی نہیں سکتی۔" دونوں ہنس کر بولے۔
 اتنے میں ولید کی کال آگئی۔

"ہیلو! کہاں ہو تم لوگ؟ اور کام کہاں تک پہنچا۔" ولی نے پوچھا۔
 "کام ابھی جاری ہے۔ اور ہم ابھی کھانا کھا رہے، بعد میں بات کرتے۔" علی بات کرتا فون بند کر گیا۔
 اور پھر سے دلف پر نظر ڈالی،

لیکن ایک طرف سے حیا آتی نظر آئی۔
 "علی یہ کون ہے؟" علی کا دوست بولا۔

"پتہ نہیں، پر کیا چیز ہے یہ بھی، میں تو کہتا ہوں، ولی والی کو چھوڑ، اس کو دیکھ۔" علی حیا کو گھور کر بولا۔

"ارے، ہاتھ لگتے دونوں کو کیوں ناں اڑالیں۔ ایک تیر سے دو شکار۔" علی کا دوست بولا۔
 "کیا بات کئی ہے یار تو نے۔ دل خوش کر دیا، میرے ذہن میں یہ کیوں نہیں آیا۔" علی بولا۔
 اور پھر دونوں دلف اور حیا کو اپنی طرف اتے دیکھ کر وہاں سے باہر نکل گئے۔

حیا دلف کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر آخر اس تک آہی گئی۔
 "کہاں دفعہ ہو گئی تھی؟ پتہ بھی ہے کب سے ڈھونڈھ رہی ہوں۔" حیا غصے سے بولی۔
 لیکن دلف کو اٹھ کر حیا کے گلے لگ کر روتے دیکھ کر ٹھنڈی پڑ گئی۔
 "کیا ہوا؟ رو کیوں رہی ہو؟؟؟" حیا نے پوچھا۔
 "حیا! وو، وہ وہاں پر لڑکے تھے،" دلف روتی بولی۔
 "کیا کہا انہوں نے؟ بتاؤ مجھے؟ میں۔ ابھی بھیا کو بتاتی ہوں، دیکھنا کیا حشر کرتے۔" حیا غصے سے بولی۔
 "انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا۔" دلف آنسو صاف کرتی بولی۔
 "اتنی ہمت! بتاؤ مجھے کہاں ہیں وہ؟" حیا غصے سے بولی۔

اور پھر کچھ فاصلے پر علی اور اس کو دوست پر نظر پڑی، جو ان کو ہی دیکھ رہے تھے، حیا نے مزدلفا کا ہاتھ پکڑا اور
 ان کی جانب چل دی، لیکن وہ حیا کو اتنا دیکھ کر وہاں سے نکل گئے۔

"ڈرپوک،

جاہل، کمینے "حیا بولتی مزدلفا کو چپ کروانے لگ گئی۔

"بھیا کہاں ہیں؟" حیا نے پوچھا۔

"وہ، انہوں نے ہی مجھ مائے بچایا تھا، وہ میرے لیے جو س لینے گے ہیں۔" دلف سوں سوں کرتی بولی۔

"ہیں؟ سچ؟" حیا حیران ہو کر بولی۔

"ہاں تو اور کیا میں جھوٹ بول رہی؟" دلف واپس ٹون میں آتی بولی

"ہائے۔ دیکھا میرے بھیا کتنے اچھے ہیں۔ تم ایسے ہی ان کو کھڑوس بولتی رہتی۔" حیا نے دلف کو باتوں میں لگایا

"بس کرو۔ اس میں بھلا کھڑوس نہیں ہے، کیسے پتہ چلتا۔" دلف منہ بنا کر بولی۔

"ہاہا! میری پیاری سے دوست۔

دیکھو ان کو تمہارا خیال ہے تبھی تو وہ تمہارے لیے جو س لینے گے۔" حیا سمجھا کر بولی۔

مزدلفادھیان سے سن رہی تھی۔

"رم سچ کہہ رہی؟" دلف نے پوچھا۔

"لو تو اور کیا۔

لکھوالو بھیا تم پر مرنے لگے ہیں۔ "حیا نے آنکھ دبا کر کہا۔
"توبہ توبہ۔"

اللہ معاف کرے۔

مجھ پر کیوں مرنا انہوں نے۔
کوئی اور جگہ نہیں ملتی کیا؟

مجھے تو ویسے ہی جن بھوت، بدروح سے بہت ڈر لگتا ہے۔ "دلف جلدی سے بولی

حیا کا دل کیا، اپنے سر کو دیوار میں مار لے، لیکن دلف کو کچھ ناں سمجھائے۔

"میری سمجھئے اوپر ہو تم۔" حیا ہاتھ باندھ کر بولی۔

اس سے پہلے کہ دلف کچھ کہتی،

شاہیر کھانے پینے کے لیے کافی چیزیں لے آیا۔

"لو بھیا آگے۔" حیا بولی۔

"اب کیسی ہو؟" شاہیر نے دلف سے پوچھا۔

جبکہ دلف پریشان سی شاہیر کو دیکھ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے بھیا! ویسے بھی یہ بہت حساس ہے ناں، تو چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل پر لے جاتی ہے۔" حیا مزدلفا کئی طرف سے بولی۔

"چلو اچھی بات ہے۔ کھانا کھاؤ۔ کچھ اور چاہی لے ہو تو بتا دینا۔" شاہیر ایک نظر دلف پر ڈال کر بولا۔

حیا نے سر ہلا دیا۔

"آپ بھی کھالیں کچھ۔" دلف نے کہا۔

"نہیں! تم کھاؤ۔ مجھے بھک نہیں ہے۔" شاہیر اپنے سیل پر کچھ ٹائپ کرتا بولا۔

"بھوک کو کیا ہوا۔ کھانا کھانے سے بندہ اور طاقتور ہوتا ہے پھر آپ اور زیادہ دوسروں کو مارا کرنا۔" دلف جو س کے ساتھ زنگر کھاتی بولی۔

"اہم! میں بھی ہوں یہاں۔" حیا نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

جس پر شاہیر نے سائل کی۔

"تو کیا کروں؟ تم۔ ہی کہتی ہو شوہر کی بات مانا کرو، خیال رکھا کرو۔" دلف بولی۔

جبکہ شاہیر دلف کئی بات پر سراٹھا کر حیا کو دیکھا۔

اور حیا دلف کئی بات سن کر، اس کے نوالا اٹک گیا۔ اور کھانسی شروع ہو گئی۔

دلف نے جلدی سے جو س پلایا۔

جبکہ حیا کا دل کیا، دلف کا قتل کر دے۔

جبکہ پھر حیا کوئی بات نا بولی۔

کیونکہ دلف کو کچھ کہنا، مطلب اپنے سب پول کھلوانا۔

شاہیر، دلف لڑ حیا گھر پہنچے، تو شیر ی بھی آگیا۔

"حیا! دیکھو تو آج میرے پاس ایک تمھارے لیے سر پر ایز ہے۔" شیر ی مزے سے بولا۔

کیونکہ حیا کو شیر ی کوئی تحفہ یا سر پر ایز تب ہی دیتا، جب کوئی۔ کام ہوتا۔

"کہاں ہے؟" حیا جلدی سے بولی۔

"ایسے کیسے۔۔۔ کچھ لو کچھ دو۔" شیر ی مزے سے بولا۔

شیر ی کو پتہ تھا کہ حیا کئی کمزوری ہے جب تک وہ چیز دیکھناں لے اسے سکون نہیں ملتا تھا۔

"کیا کام ہے اب؟" حیا برا منہ بنا کر بولی۔

"میرے لیے ایک ہفتہ کئی چائے تم بناؤ گی، روز رات کو۔" شیر ی بولا۔

حیا کا منہ کھل گیا۔

"رکھو اپنے پاس ہی۔" حیا تھک کر صوفہ پر بیٹھ کر بولی۔

جہاں دلف بھی بیٹھی ہوئی تھی۔

جبکہ شاہیر کسی کام سے پھر سے چلا گیا تھا۔

"اچھا مرضی ہے۔ ورنہ گفت بہت پیارا تھا۔" شیریں اٹھ کر بولا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔" حیا آخر مان گئی۔

"good girl .."

شیریں بولا۔

"میرے کمرے میں ہے جا کر لے لو۔" حیا سے بولا۔

حیا جلدی سے شیریں کے کمرے کی جانب بھاگ گئی۔

"کیا ہے گفت ویسے؟" دلف نے پوچھا۔

"بھابھی! صبر ابھی پتہ چل جائے گا۔" شعاری ہنس کر بولا۔

اتنے میں حیا کی چیخ سنائی دی۔

مزدلفا شیریں کو دیکھ کر حیا کی جانب بھاگی۔

لیکن وہاں پر جا کر دلف کی چیخیں بھی نکل گئیں۔

شیری نے گفٹ شاپر میں کا کروچ ڈال رکھے تھے۔

حیا اس کو دیکھ کر چیخ رہی تھی اور اب دلف بھی۔

"حیا! یہ تو نقلی ہے۔" مزدلفا کوئی حرکت نا محسوس کر کے بولی۔

اور اگئی بڑھ کر آہستہ سے ان کو ہلایا۔

جو کہ سچ میں نقلی تھے۔

حیا بھی تھوڑا سمجھل گئی۔

جب دونوں نے شاپر کھولا۔

تو گفٹ کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گئیں۔

"حیا! یہ تو بہت پیارا سوٹ ہے۔" دلف ہاتھ پھیر کر بولی۔

"ہاں! دلف! بہت پیارا۔" حیا بھی سوٹ کو دیکھ کر بولی۔

سوٹ کا رنگ سرمئی، اوپر ہکا سا گلے کی طرف کام کیا ہوا، بازو کھلے۔ ساتھ میں کیپری۔ دور سے ہی ایک الگ گریس تھی۔

دونوں ڈریس کو لے کر واپس آ گئیں۔

" thanks . .

یہ شیریں بہت پیارا ہے۔" حیا بولی۔

"ہاں پتہ ہے۔" شیریں بولا۔

"بھابھی! آپ کا گفٹ رات تک آپ کو مل جائے گا۔" شیریں ہنسی دبا کر کہتا چلا گیا۔

جبکہ حیا اور دلف ایک دوسرے کو دیکھتی رہ گئیں۔

اور پھر باقی کا سامان اٹھا کر کمرے میں چلی گئی۔

ماہی گھر پہنچ کر ابھی پانی پی کر بیٹھی تھی،

کہ دادی کی باتیں شروع ہو گئیں۔

آخر تنگ آ کر کچھ بولے بغیر کمرے میں چلی گئی۔

"امی!" ماہی خالدہ سے بولی

"کیا ہوا ماہی!" خالدہ نے پوچھا

"یہ دیکھیں، میں کیا لائی ہوں،" ماہی ڈریس دکھا کر بولی۔

خالدہ ڈریس دیکھ کر حیران ہو گئی۔

"ماہی یہ کہاں سے لیا ہے تم نے؟ کتنے کا ہے۔ کافی مہنگا لگ رہا ہے۔ بتاؤ مجھے۔" خالدہ ماہی سے سختی سے بولی

"امی! آپ بھی ناں بس۔ کتنا پیارا سوٹ ہے۔ آپ دیکھیں تو۔" ماہی ڈریس پر ہاتھ پھیر کر بولی۔

"مکن جو پوچھ رہی ہوں، وہ بتاؤ۔ کہاں سے لیا ہے یہ؟" خالدہ نے پوچھا

"آج میں گزر رہی تھی کہ دیکھا ایک جگہ سیل لگی ہوئی تھی۔ بس وہاں سے لے لیا۔" ماہی جھوٹ بولی

"کتنے کا لیا ہے؟" خالدہ نے پوچھا

"امی کتنے سوال کرتی ہیں آپ۔ سستا ہی ہے، سیل پر جو لیا۔" ماہی بات گول کرتی بولی،

جبکہ اس نے گھرانے سے پہلے ہی قیمت والی چٹ اتار دی تھی۔

"یقین نہیں آ رہا۔" خالدہ سوٹ کو دیکھ کر بولی۔

"امی! آپ دادی کے ساتھ کم رہا کریں۔ ان کا اثر ہو گیا ہے آپ پر بھی۔" ماہی بولی۔

"اچھا زیادہ زبان ناں چلایا کرو۔ چلو اٹھو، رکھو اس کو۔ کھانا کھالو۔" خالدہ سوٹ ایک طرف رکھ کر بولی۔

ماہی اچھا بولتی، اوٹ کو خود سے لگا لگا کر دیکھنے لگ گئی۔

روحان تھکا سا گھر پہنچا۔

اور وہی صوفہ پر ڈھبہ گیا۔

"ارے! روحی کب اے تم" کوثر بیٹے کو دیکھ کر بولی۔

"مما! پلیز۔ اب آپ مجھے یہ روحی بول کر تنگ نانا کریں۔ میں پہلے ہی بہت تھکا ہوا ہوں۔" روحان بولا

"کیوں؟ کونسے ہل چلا کرئے ہو؟" کوثر بولی

"مما! ٹیکسی پر آیا ہوں۔ اتنا انتظار کرنا پڑا، پھر جا کر ٹیکسی ائی اور میں دھکے کھاتا آیا ہوں۔" روحان تھکا ہوا بولا

"کیوں؟ تمہاری کار کو کیا ہوا۔" کوثر نے پوچھا

"پتہ نہیں ممما! کسی نے کوئی شرارت کی ہے میرے ساتھ۔ اور ٹائرسے ہوا نکال دی۔ میرے نے ڈرائیور کو

کال کر کے اسے کار کا کہا تھا۔" روحان نے کہا "اچھا، لیکن کوئی ایسا کیوں کرے گا۔" کوثر حیران ہو کر بولی

"اب یہ مجھے کیا معلوم۔ کسی نے بدلہ لیا ہے۔" روحان آنکھیں بند کر کے بولا۔

اور جھک سے حیا کا چہرہ سامنے آ گیا۔

"حیا!" روحان آہستہ سے بولا

"کیا بول رہے؟" کوثر نے پوچھا

"کچھ نہیں ماما!"

میں کمرے میں جا رہا ہوں۔ تھوڑا آرام کروں گا۔ "روحان جلدی سے بولا۔
روحان کو جاتے دیکھتی رہی۔
"دماغ گھومتا ہوا اس لڑکے کا۔" کوثر بولی۔

روحان نے چہنچہ کرنے کی غرض سے اپنے شرٹ کے بٹن کھولے تھے کہ ایک بٹن میں بال ملا۔
روحان نے بال نکالا۔

جو کافی لمبا تھا۔

"یہ بال؟" روحان سوچ میں پڑ گیا۔

پھر حیا کا خود سے ملنے والا واقع یاد آیا۔

اور پھر سے سارا واقع آنکھیں سے گزر گیا۔

"سر پھری لڑکی۔" روحان مسکراتا بولا۔

کچھ بھی تھا لیکن روحان کو آج والا ہونے والا واقع بھول نہیں رہا تھا، حیا پہلی لڑکی تھی جو بار بار ٹکرا رہی تھی، اور ہر بار بحث۔۔۔ جبکہ آج تک روحان نے کبھی کسی لڑکی سے سیدھے منہ بات نہیں کی تھی۔ لیکن حیا سے ناچاہتے ہوتے بھی بحث ہو جاتی۔۔۔

اور آج، حیا کو اپنے اتنا قریب پا کر روحان کا دل بگھلا تھا۔۔۔
روحان بال ڈسٹن میں ڈالتا، مسکراتا چیلنج کرنے چلا گیا۔۔۔

حیا اور دلف کافی دیر آج کے دن کے بارے میں باتیں کرتی ہنستی رہیں۔۔۔
روحان سے بدلہ کی بات جب دلف نے کی تو حیا کو وہ لمحہ یاد آیا، جب اسے روحان نے سہارا دیا تھا۔۔۔ جب وہ حیا کے اتنا قریب تھا۔۔۔ ایک بار اہر سے حیا کا دل دھڑکا تھا۔۔۔

"کہاں غائب ہو حیا؟ کب سے بلا رہی ہوں۔" دلف حیا کو ہلا کر بولی۔۔۔
"ک، کہیں نہیں۔" حیا ہوش میں آتی بولی۔۔۔

"اچھا چلو، میں اب جاؤں۔ تم آرام کر لو۔" دلف اٹھتی بولی۔

"یہ اپنی چیزیں لے جاؤ۔" حیا بیگ پکڑا کر بولی۔

"بعد میں لے جاؤں گی" دلف دروازے سے بولی۔

اور وہاں دے نکل گی۔

جبکہ حیا اجر سے اپنے اور روحان کی قربت کو یاد کرتی مسکرا دی۔

"بس! بس! حیا۔"

بھول جاؤ۔ غلطی سے ہوا۔

اس سے بس مجھے بدلہ لینا ہے اور کچھ نہیں۔" حیا خود کو ڈپٹ کر بولی۔

اور اٹھ کر چیزیں ایک طرف رکھنے لگ گئی۔

ماہی رات کا کھانا کھا کر، سب کو ایک طرف بٹھے دیکھ کر، حماد کو اشارہ کرتی ایک کام بولی۔

"ادھر آؤ۔" ماہی بولی۔

"جی اپی" حماد سلمان کی نسبت اچھا تھا، اور چھوٹا بھی۔ اور تمیز دار بھی۔

"ابو کا موبائل لے کر چپکے سے مجھے لا کر دو جلدی۔" ماہی نے آہستہ سے بولا۔
حماد ہاں میں سر ہلاتا چلا گیا۔

"ابو۔!" حماد حمید سے بولا

"ہاں جی۔" حمید حماد سے سب بچوں سے زیادہ پیار کرتا تھا۔
"مجھے گیم کھیلنی ہے، اپنا موبائل دے دیں۔" حماد لاڈ سے بولا۔

حمید نے سیل نکال کر دے دیا۔

حماد وہاں سے آہستہ سے نکل گیا۔

"اپی! یہ لیں۔" حماد سیل دیتا بولا

"یہ لوٹو فی۔" ماہی خوش ہوتی بولی۔

اور جلدی سے چھت پر جا کر ایک نمبر ملانے لگ گئی۔

رات کا کھانا کھا کر سب اپنے کمروں کی طرف جا رہے تھے، جبکہ شیریں وہاں پر نہیں تھا۔

حیا اور دلف وہیں بیٹھ کر باتیں کرنے لگ گئیں۔

آخر جن کی طرح وہاں شیریں بھی آگیا۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں؟" شیریں بولا

"کچھ خاص نہیں، بس ہم سوچ رہے تھے کہ تم کیا تحفہ دے رہے دلف کو۔" حیا بولی

"ہا ہا! اچھا اچھا۔ چلیں دیکھتے ہیں۔" شیریں ہنس کر بولا۔

"حیا تم مجھے چائے بنا کر دو۔" شیریں بولا

حیا مجبوری سے اٹھ کر چلی گئی۔

"بھابھی! آپ کے لیے تحفہ ہے، لیکن میری طرف سے نہیں بھیا کی طرف سے ہے۔ انہوں نے مجھے منع کیا تھا

بتانے سے۔" شیریں آہستہ سے بولا۔

دلف کا منہ کھل گیا۔

"سچ" دلف خوش ہوتی بولی

"بلکل! میں کیوں جھوٹ بولوں گا۔" شیریں بولا

"کہاں سے تحفہ؟" دلف جلدی سے بولی

"باہر کار میں ہے جا کر لیں لیں۔" شیریں مزے سے بولا۔

دلف جلدی سے باہر بھاگ گئی۔

"لیکن بھیا کو نہیں بتانا یہ۔" شیریں نے پیچھے سے کہا۔

جبکہ دلف کچھ سننے بغیر بھاگ گئی۔

دلف نے کار میں دیکھا تو وہاں پر ایک خوبصورت ساء، براسا بھالو تھا۔

اور ساتھ میں ایک کارڈ،

دلف خوش ہوتی بھالو اٹھا کر اندر لے آئی۔

حیات تک آگئی۔

"یہ کہاں سے آیا؟" حیا بھالو پکڑ کر بولی

شیریں نے دلف کو کچھ نابتانے کا اشارہ کیا۔

"شیریں بھیا نے دیا تحفہ۔" دلف بولی

"ہائے کتنا پیارا ہے، شیریں مجھے بھی ایسا ہی بھالو لادیتے تو۔" حیا دکھ سے بولی

"توبہ کرو حیا!" شیری تنگ آکر اٹھتا بولا

جبکہ حیا اور دلف بھالو کے ساتھ مگن تھیں۔

دلف کافی دیر کے بعد کمرے میں آئی تو سامنے ہی بیڈ پر شاہیر کوئی کام کر رہا تھا۔

دلف خوش تھی، تبھی بھالو ایک طرف رکھتی شاہیر کی طرف آگئی۔ شاہیر نے بھالو نہیں دیکھا تھا۔

"آپ بہت اچھے ہیں۔" دلف بولی

"میں نے تم سے پوچھا؟" شاہیر کام کرتے ہوئے بولا

"لیکن میں۔ بتا رہی ہیں ناں۔" دلف بولی

شاہیر اپنا کام چھوڑ کر دلف کو دیکھنے لگ گیا،

جو چہرے سے ہی خوش لگ رہی تھی۔

"اچھا، کیسے اچھا ہیں میں؟" شاہیر نے پوچھا

"نہیں، میں بتا رہی ہوں ناں۔ آپ بہت اچھے ہیں۔ میں حیا سے کہتی رہتی ہوں، آپ کھڑوس ہیں لیکن آپ تو

بہت اچھے ہیں۔" دلف مسکرا کر بولی۔

"حیا نے کہا اور مان لیا؟" شاہیر دلف کو بغوز دیکھ کر بولا

دلف شاہیر کے اس طرح دیکھنے سے تھوڑا گھبرا گئی،

اس لیے اٹھنے لگی۔

شاہیر نے بازو سے پکڑ کر وہیں بٹھالیا۔

"بات پوری کرو" شاہیر نے کہا

"وہ مجھے کام ہے۔" دلف آہستہ سے بولی۔

"تم کچھ بتا رہی تھی، بتاؤ اب، سن رہا ہوں۔" شاہیر دلف کا بازو چھوڑ کر بولا

"کیا؟" دلف بولی

"ہاں تو کیا سمجھاتی ہے حیا؟" شاہیر دلف پر جھک کر بولا۔

"وو، وہ کہتی ہے کہ اپنے شوہر کا خیال رکھا کرو، اس کی ہر بات مانا کرو۔" دلف ایک نظر شاہیر پر ڈال کر نظر جھکا کر بولی۔ اور جلدی سے بیڈ سے اٹھ گئی۔

شاہیر بھی کھڑا ہو گیا۔

اور مزدلفا کے پاس گیا۔

"تو آپ کتنا خیال رکھتی ہیں اپنے شوہر کا؟" شاہیر مزدلفا کے مزید قریب ہو کر بولا۔

جو آپ کہتے ہیں، وہ سب کرتی تو ہوں میں۔" مزدلفا تھوڑا پیچھے ہوتی اٹک کر بولی جبکہ شاہیر قدم بڑھاتا مزدلفا کے یر قریب ہوا۔

شاہیر کا یوں پاس آنا دلف کے ہوش اڑا رہا تھا۔ دلف پیچھے ہوتی ہوتی دیوار سے جا لگی۔ شاہیر نے مزدلفا کے دونوں طرف بازو رکھ دیے۔ اب دلف کہیں نہیں جاسکتی تھی۔

"لیکن میں نے تو ایسا کچھ نہیں دیکھا۔" شاہیر دلف کے سارے راستے ختم کرتا بولا۔

مزدلفا کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔

"ک، کیا نہیں مانا میں نے؟" مزدلفا نظر جھکا کر بولی

"مانا ہی کیا ہے؟ تمہیں پتہ ہے کہ اچھی بیوی اپنے شوہر کے پاس رہتی ہے، اس کو اپنی طرف مائل کرتی ہے۔" شاہیر ایک ہاتھ سے دلف کے بال سائیڈ پر کرتا بولا۔

جبکہ دلف سانس روکے کھڑی تھی۔

"کیسے؟" دلف بولی

"یہ مجھے بتانا پڑے گا؟" شاہیر مزدلفا کا چہرہ اوپر کر کے آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

مزدلفا کے ہاتھ ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔

"میں سمجھا دوں؟" شاہیر دلف کے ہونٹوں کو دیکھتا، سرگوشی میں بولا۔

جبکہ شاہیر جان بوجھ کر دلف کے یوں قریب آیا تھا۔

"ایسے!" شاہیر بولتا دلف کے لبوں پر جھکا۔

جبکہ دلف شاہیر کے اس اچانک حملہ پر کچھ کرنا سکی۔

اور ناہی دلف کی کوئی مزاحمت شاہیر کو روک سکتی تھی۔

آخر شاہیر ایک دم ہوش میں آیا۔ اور دلف پر گرفت ڈھیلی کی۔

جبکہ دلف زور زور سے سانس لینے لگ گئی۔

شاہیر دلف کے چہرے کو دیکھنے لگ گیا۔

"you know what ?

شاید مجھے تمہاری عادت ہونے لگی ہے،" شاہیر مز دلفا کے کان میں آہستہ سے بولا،

جبکہ دلف کا شرم کے مارے برے حال تھے۔

دلف کا یوں شر مانا شاہیر کو مزید دلف کی طرف کشش دے رہا تھا۔

آخر اپنے جذبات سے بے قابو ہوتا، شاہیر مز دلفا پر اہر سے جھک گیا۔

اور دلف کے نازک لبوں کو قید میں لے لیا۔

ماہی نے کال ملائی۔
لیکن کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔
"کوئی تو اٹھا لو۔" ماہی تھک کر بولی
آخر ماہی کی دعا قبول ہو گئی۔
اور کسی نے کال پک کر لی۔

حیا کا سیل کب بے نج رہا تھا، لیکن وہ شاید کہیں بزی تھی۔
"حیا! تمہاری کال آرہی ہے۔" شیر ی بولا کہ آخر کوئی جواب ناں آیا،
تو بار بار کال سن کر آخر شیر ی نے اٹھالی۔
"ہیلو!" شیر ی بولا

کسی مرد کی آواز پر ماہی نے سیل پر نمبر کو پھر سے دیکھا۔

"ہیلو! کون ہو بھئی؟" شیری کوئی جواب ناں پا کر بولا۔

"کوئی بول کیوں نہیں رہا اب، کال کر ہی لی ہے تو بندہ کچھ پھوٹ بھی لے۔" شیری بولا۔

آخر ماہی ہمت کر کے بول پڑی۔

"آپ کون ہیں؟" ماہی بولی

"جس کو کال کی، وہی بول رہا ہوں۔" شیری بیٹھ کر بولا

"لیکن میں نے تو آپ کو کال نہیں کی،" ماہی بولی۔

"تو آپ نے نہیں کی، تو پھر کیا میرے فرشتوں نے کی ہے کال؟" شیری بولا

"اوہ ہیلو، زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے۔ میں نے کال اپنی اپی کی دوست کو کی ہے۔" ماہی تنک کر بولی

"کوئی دوست کو؟ نام بتانا پسند کریں گی محترمہ؟" شیری مزے سے بولا۔

"کیوں تمہیں کیوں بتاؤں؟" ماہی بولی

"لو بتاؤ گی نہیں تو مجھے کیسے پتہ چلے گا۔" شیری بولا

"جانتی ہوں تم جیسے لڑکوں کو، ایک بار لڑکی کا نام، نمبر مل جائے تو پھر جان نہیں چھوڑتے۔" ماہی تپ کر بولی

"ایک منٹ، کس نے کہا میں نے کال کی؟ حد ہو گئی لڑکی، کال بھی تم نے کی، اور باتیں بھی مجھے۔" شیری بولا

"ہاں تو غلطی سے مل گیا جو گا۔ لیکن اتنے سوال کس خوشی میں کر رہے پھر؟" ماہی بولی

"کیسی سر پھری ہو یا تم۔" شیریں کو صبح والا واقع یاد آیا، کیسے وہ بھی ایسی ہی سر پھری تھی۔

"اوہ ہیلو، خود کیا ہو تم؟ بڑے بڑے دانت ہونے، شکل ایسی ہو گی کہ الو بھی دیکھ کر ڈر جائے، اور بال ایسے ہونے جیسے گھاس۔" ماہی نے خیالی حلیہ بیان کیا۔

شیریں ماہی کی بات سن کر بے اختیار اپنے چہرے کو چھو کر دیکھنے لگ گیا۔

"اچھا خاصا ہوں میں، کیسی فضول لڑکی ہے یہ۔" شیریں خود کو کیمرہ میں دیکھ کر بولا۔

"استغفر اللہ۔۔"

توبہ کرو۔ تم۔ سے بہت گنا اچھا ہوں، تم ایسی ہو گی تبھی بول رہی۔" شیریں تپ کر بولا

"ہاں بس کرو، جانتی ہوں تم جیسوں کو۔ منہ ناں متھا، جن پہاڑوں لتھا۔" ماہی بولی۔

"فضول بد تمیز عورت۔" شیریں بولا

"عورت کس کو۔ بولا؟ ہوتے کون ہو تم ایسے بولنے والے۔ تم ہو گے بد تمیز، تمہارا خاندان بد تمیز۔ جاہل

خبردار جو مجھے کال کی اب۔۔ بھاڑ میں جاؤ۔ باے۔" ماہی غصے سے کہتی کال کاٹ گئی۔

شیریں نے غصے سے فون رکھا۔

"کیسے خراب دن چل رہے ہیں میرے، ایک بد تمیز سے آج ٹکڑ ہوئی، اور ایک یہ۔" شیریں سیل ایک طرف رکھ کر بولا۔

"سامنے ہوتا تو بتاتی اسے کیا چیز ہوں میں۔ کمینہ ناں ہو تو۔" دوسری طرف ماہی غصے سے کہتی نیچے آگئی۔

حیا بھی طب تک آگئی۔

"کیا ہوا؟ منہ کو بنا کر رکھ ہوا ہے کدو جیسا۔" حیا نے پوچھا

"کیسی دوستیں ہیں تمہاری حیا؟ جن کو بات کرنے کا بھی نہیں پتہ۔" شیریں تپ کر بولا

"ہوا کیا؟" حیا سیل دیکھ کر بولی

"ہونا کیا ہے، پتہ نہیں کون سر پھری تھی، مجھے کہتی، تمہاری شکل ایسی ہوگی تو ویسی۔ قسم سے مل جائے یہ تو بتاؤں گا اس لڑکی کو کیا ہوں میں۔" شیریں نے کہا۔

"خیر کچھ غلط بھی کہا ہو گا۔" حیا ہنسی دبا کر بولی۔

شیریں گھورتا ہوا وہاں لے چلا گیا۔

جبکہ حیا انجان نمبر دیکھ کر کندھے اچکا گئی۔

اور کمرے کی جانب چل دی۔

شاہیر مزدلفا کو چھوڑتا ہوا ایک طرف ہوا۔

جبکہ دلف بھاگ کر واشروم گھس گئی،

جس پر شاہیر ہنس دیا۔

"بابا! آپ کی بہو کی بولتی بند کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے، جو کہ مجھے مل گیا ہے۔" شاہیر بالوں میں۔ ہاتھ پھیر تابید لڑکام میں مصروف ہو گیا۔

روحان سونے لیتا ہوا تھا کہ اہر سے وہی صبح والا واقع آنکھوں کے سامنے فلم کے طور پر چل پڑا۔

"اف! یار حد ہے۔ بار بار ایک ہی خیال۔ مجھے نہیں سوچنا۔" روحان سر کو تکیہ میں لے کر بولا۔

"مان لو روحان شاہ، تمہارے اس پتھر دل میں ہل چل ہوئی ہے۔ اور مان لو کہ تم متوجہ بھی ہو رہے ہو۔"

روحان کا دل بولا

"نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے ایسا نہیں سوچنا۔" روحان نے اپنے دل کو ڈپٹ دیا۔

اور پھر سے سونے کی کوشش کرنے لگ گیا۔

لیکن نیند تھی کہا ہی نہیں رہی تھی۔

حیا اپنا یونی کا کچھ کام تھا، وہ پورا کر کے اپنی چیزیں سمیٹ لیں۔

آخر میں جب خود کو ایک نظر ائینہ میں دیکھا۔

"تمہارا دھیان کہاں ہوتا ہے؟" حیا کو اپنے پاس سے آواز سنائی دی۔

جب ائینہ میں دیکھا تو سامنے ہی روحان شاہ ہاتھ باندھ کر کھڑا تھا۔ حیا کے لیے وقت وہیں تھم سا گیا۔

"آپ یہاں؟" حیا حیران ہو کر بولی

"کیوں کوئی پابندی ہے؟" روحان ہلکی مسکراہٹ لیے بولا۔

روحان کی مسکراہٹ سے پڑنے والا ڈمپل حیا کی دھڑکن کو تیز کر رہا تھا۔

بے اختیار حیا نے دل پر ہاتھ رکھا۔

"نہیں تو، میں نے ایسا کب کہا۔" حیا دھڑکتے دل سے بولی۔

"پھر کیا کہنا ہے؟" روحان بولا۔

"کچھ بھی نہیں۔" حیا عکس کو دیکھ کر بولی۔

"لیکن مان لو حیا، تم اپنے دل میں کس چھپی چنگاری کو بھی روک سکتی۔" روحان مسکرا کر بولا۔

حیا یہ سن کر نظر جھکا گئی۔

لیکن پھر جیسے ہی چہرہ اوپر کر کے اہر سے اینٹہ میں دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

حیا نے سب طرف دیکھا وہاں پر روحان نہیں تھا۔

"اف! میں بھی پاگل ہوں۔ بھلا وہ یہاں پر کیسے آسکتے۔" حیا خود کو ڈپٹ کر بولی۔

اور سونے کی ناکام کوشش کرنے لگ گئی۔

"آج کیا ساری رات واٹر روم میں ہی گزارنے کا ارادہ ہے؟" شاہیر دروازہ بجا کر بولا۔

مزدلفا کافی دیر سے اندر تھی۔

"ہائے، مجھے تو شرم ہی بہت آرہی ہے۔ یہ کھڑوس کتنا اور ہو رہا ہے دن بآدن۔۔ اب کیسے جاؤں باہر۔" دلف

خود سے بولی

شاہیر کوئی آواز ناں پا کر پریشان ہوا۔

"مزدلفا! تم ٹھیک ہو؟" شاہیر دروازہ زور سے بجا کر بولا

آخر دلف ہمت کرتی دروازہ کھول گئی۔

"کیا ہے؟ اب بندہ واشروم بھی اپنی مرضی سے نہیں استعمال لڑ سکتا؟" کچھ دن پہلے شاہیر کا ہی جملہ دلف نے کہا۔

"ہاں! ویسے یہ کہہ کون رہا ہے؟" شاہیر راستے روک کر شرارت سے بولا۔

"مجھے نیند آرہی ہے۔ جانے دیں۔" دلف گھبرا کر بولی۔

"اتنی جلدی؟" شاہیر دلف کو کمر سے پکڑ کر قریب کرتا بولا۔

"انسان وقت پڑ ہی سوتے ہیں۔" دلف خود کو سمجھا کر بولی۔

"اچھا! اور تم انسان ہو؟" شاہیر نے دلف کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔

دلف نظر جھکا گئی۔

"چھوڑیں۔" دلف خود کو چھرا کر بولی

آخر شاہیر کو ترس آگیا،

"زیادہ دن نہیں ہیں دوری کے۔ میں چاہ رہا ہوں اب تم بھی اس رشتے کو قبول کرو۔ اور تمہاری یہ دور رہنے والی عادت بس ولیمہ تک ہی دکھوں گا۔" شاہیر دلف کے کان میں آہستہ سے بولا۔

مزدلفا کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔

اور بھاگ کر جا کر لیٹ گئی۔

"بھاگ لو مسز شاہ۔ آنا تو میرے پاس ہی ہے۔" شاہیر ہنس کر بولا۔

شاہیر کو اب معلوم ہو چکا تھا کہ دلف کو لائٹ بند ہونے پر ڈر لگتا ہے، اس لیے جان بوجھ کر لائٹ اف کر دی۔
مزدلفا ڈر کر اٹھ بیٹھی۔

"لائٹ کیوں بند کی؟" دلف بولی

"کل تمہاری سنی تھی آج میری مرضی۔ ویسے بھی بابا کا حکم ہے کہ ان کی بہو کو کوئی۔ مسئلہ ناں ہو۔" شاہیر
لیٹ کر بولا۔

دلف اب کیا بتاتی، یہ سب دشیری کے کہنے پر کیا تھا۔

اور چپ کر کے لیٹ گئی۔

لیکن تھوڑی دیر گزری تھی کہ چیخ مار کر شاہیر سے لیٹ گئی۔

"بھوت۔" مزدلفا شاہیر سے لپٹی بولی۔

"ہاہاہ! ڈر پوک۔" شاہیر ہنس کر بولا۔

لڑ مزدلفا کو اپنی پناہ میں لے لیا۔

جبکہ مزدلفا ڈری ہوئی یہ بھول گئی کہ وہ شاہیر کے کتنا قریب ہے۔

"میں ہوں یہاں سو جاؤ۔" شاہیر مسکرا کر دلف کے بال ٹھیک کرتا آہستہ سے بولا۔

دلف وہیں ڈری ہوئی لیٹی نجانے کب سو گئی۔

مزدلفا کو سوتے دیکھ کر شاہیر نے لائٹ ان کی اور جھک کر دلف کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

اور تسلی سے مزدلفا کو دیکھنے لگ گیا۔

ابھی رات کا آدھا پہر گزرا تھا کہ شاہیر کو خود پر دباؤ محسوس ہوا۔

اسی وجہ سے آنکھ کھل گئی۔

جب اٹھ کر دیکھا تو مزدلفا اپنے پورے جو بن کے ساتھ شاہیر کے اوپر تھی۔

شاہیر نے پوری آنکھیں کھول کر آس پاس دیکھا،

اور پھر اپنے اوپر لیٹی مزدلفا کو۔

نیند خراب ہونے کی وجہ سے شاہیر کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔

آہستہ سے شاہیر نے اپنے بازو کے سہارے دلف کو بیڈ پر لٹایا۔

"میں بھی کیوں بھول جاتا ہوں، یہ افت ہی ایک، انسانوں والی تو کوئی چیز ہی نہیں اس لڑکی میں۔" شاہیر تپ کر بولا۔

لیکن ابھی آنکھیں بند کرنے لگا تھا کہ مزدلفا کی ٹانگ اپنے اوپر پا کر پھر سے جھنجھلا گیا۔

"اف اللہ! کیا مصیبت ہے۔" شاہیر غصے سے بولا۔

اور ساتھ ہی مزدلفا کی ٹانگ کو خود سے دور کیا۔

اور تھوڑا فاصلہ پر لیٹ گیا۔

نیند خراب ہو چکی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ نیند کی وادی میں جاتا، اسے دھڑام کی آواز سنائی دی۔

آواز سے جلدی سے آنکھیں کھول کر دیکھا تو بیڈ کی دوسری سائیڈ مزدلفا والی بالکل خالی تھی۔

شاہیر نے اٹھ کر دیکھا تو دلف کہیں نہیں تھی لیکن جیسے ہی نیچے فرش پر نظر پڑی، دلف نیچے گری ہوئی تھی

شاہیر دلف کو دیکھ کر اپنی ہنسی قابو نہ کر سکا۔

"کیسی لڑکی ہی یار، کوئی اتنا پتہ نہیں ہی اس کو جبکہ نیچے گری ہوئی ہی اہر بھی۔ داد دینی بنتی ہے اس کو تو۔" شاہیر دلف کے پاس بیٹھ کر بولا۔

اور پھر دلف کو آہستہ سے اٹھایا اور بیڈ پر لٹا دیا۔

"شاہ میاں، یہ تمہاری زوجہ تو تمہیں تھکا دیا کرے گی ایسے گر گر کر، اور تم اسے اٹھا اٹھا کر۔" شاہیر دلف کو تسلی سے دیکھ کر بولا۔

"خیر اپنا ہی کیا دھرا ہے بیٹا۔ اب بھگتو۔" شاہیر ہنس کر بولا۔

"اب مسز شاہ کو قابو رکھ کر سونے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اسے باندھ کر سویا کروں۔ جب تک ولیمہ نہیں ہو جاتا۔" شاہیر مسکراہٹ لیے بولا۔

اور دلف کے ڈپے سے ہی دلف کے پاؤں باندھ دیے۔ اور ڈوپٹہ کی ایک سائیڈ اپنے ہاتھ میں لے کر دلف کو اپنے طرف کھینچ کر بازو دلف کے گرد لپیٹ لیے۔

"اب ٹھیک ہے۔ تم ایسے قابو آنے والی نہیں ہو، تمہیں ٹھیک کرنا ہو گا۔" شاہیر دلف کے بال ٹھیک کر کے بولا۔

اور سونے کے لیے آنکھیں موند لی۔

صبح سویرے شاہیر اٹھا اور سوئی ہوئی دلف پر ایک نظر ڈالی اور اپنے ہاتھ پر لپٹا ڈوپٹہ دیکھ کر رات والا منظر یاد آ گیا۔ اسی لیے مسکراتا ہوا ڈوپٹہ ایک طرف رکھتا اٹھ گیا۔ اور نماز پڑھنے کی تیاری کرنے لگ گیا۔ واپسی پر آ کر جو گینگ پر چلا گیا۔

دلف سوئی رہی، سوئی رہی۔

شاہیر نے بھی ناں اٹھایا۔

حیا جانتی تھی دلف نہیں اٹھی ہوگی۔

اسی لیے اس کی طرف آگئی۔

شاہیر کو جانتی تھی کہ وہ صبح جلدی۔ اٹھ جاتا ہے۔ بچپن سے عادت تھی۔
دروازہ پر دستک دی۔

اور پھر اندر آگئی لیکن دلف کو یوں بندھی ہوئی دیکھ کر حیا کی ہنسی نکل گئی۔
حیا کے زور زور سے ہنسنے کی وجہ سے دلف کی آنکھ کھل گئی۔

"کیا ہوا ہنس کیوں رہی ہو؟" دلف آنکھیں کھول کر بولی

"ہا ہا ہا! دلف یہ باندھا کس نے ہے؟" حیا ہنستی ہوئی بولی

دلف نے اٹھنا چاہا لیکن اٹھ ناپائی۔

"اب کیا دانت نکالنے ہیں یا ادھر میری مدد بھی کرو گی؟" دلف نے غصے سے کہا

حیا ہنستی ہوئی کھولنے لگ گئی۔

"کس نے باندھا؟" حیا نے پوچھا

"ظاہر ہے تمہارے بھیا ہی ہیں، جن کو موقع چاہیے بس، کھڑوس۔" دلف غصے سے بولی

"ہا ہا ہا! تم نے بھیا کو۔ تنگ کیا ہونا تبھی ایسا کیا انہوں نے۔" حیا ہنستی بولی۔

"بس کرو، تم تو اپنے بھیا کی بھی طرف داری کرو گئی۔" دلف نے ہاتھ کھول کر کہا۔

"تو ناں تنگ کرتی اور ناں ایسا ہوتا۔" حیا ہنستی بولی

"اب ہنسی تو دانت توڑ دینے میں۔" دلف نے غصے سے کہا

"ہاہا! اوکے بابا۔"

چلو۔ اٹھو۔ تیار ہو جاؤ، دیکھو تمہارے کپڑے بھی لے آئی ہوں میں۔" حیا نے کل والی شاپنگ کی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں ہوتی جون تیار۔" دلف اٹھ کر بولی۔

"چلو چلو اٹھو۔"

میں تب تک تمہارے کپڑے الماری میں سیٹ کر دیتی۔" حیا اٹھ کر بولی

جبکہ دلف واشر روم گھس گئی۔

حیا الماری میں کپڑے سیٹ کر رہی تھی جب اسے الماری میں ایک جگہ ایک کالی شرٹ نظر آئی۔

"ایسی شرٹ پہلے کہیں دیکھی ہے لیکن کہاں۔" حیا خود سے بولی۔

پھر یاد کرنے پر خود ہی منہ کھل گیا۔

"ارے ایسی شرٹ تو اس کھڑوس کی تھی۔۔۔ بھیا کی چیزیں بہت یونیک ہوتی ہیں، پھر ایک جیسی کیسے۔" حیا سوچ میں پڑ گئی۔۔۔

"دنیا میں ایک جیسی بہت ساری چیزیں ہوتی۔" حیانے خود کو کہا۔

"حیا! یہ دیکھو تو کیسا ہے؟" دلف نے آواز دی۔

حیا سوجیوں کو جھٹک کر الماری بند کر گئی

دلف نے آج کل کالایا ہوا تھک لمبا اور سادہ سابلیم کر تاپہنا ہوا تھا

دلف دیکھ کر حیران رہ گئی

"ہائے دلف !

sooooooooooooooooooooooooooooo Beautiful.. "

حیادلف کودیکھ کر بولی

جبکہ دلف شرمائی

"اوے ہوے،

لڑکی شرمناک ہے۔ لیکن مجھ سے کیوں شرمناک۔ بھیا سے شرمناک یا کرو بس۔ "حیات شرمناک سے بولی۔"

"اچھا زیادہ بکواس نہیں کرو۔ اچھا لگ رہا ہے ناں؟" دلف نے پوچھا

"اچھا نہیں بہت پیارا لگ رہا ہے تم پر یہ۔۔۔ چلو آ جاؤ تمہیں تیار بھی کر دوں۔" حیا اینے کے سامنے دلف کو کر کے بولی۔

جہاں حیا نے ساری چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ میں ایسے ہی اچھی ہوں۔" دلف بولی

"چپ، بلکل چپ۔"

جو میں کہتی ہوں وہی کرو۔

شوہر کے سامنے بن ٹھن کر رہا کرو، ایسے پھر وہ کسی اور کی طرف دیکھے گا نہیں۔" حیا نے دلف کے لمبے بال ٹھیک کرتے کہا

"اور میں چاہتی ہیں تم ہمیشہ اس گھر میں رہو، بھیا تمہارے ساتھ ہی رہیں، تم لڑ بھیا ایک ساتھ بہت پیارے لگتے ہو۔ بلکل ایک خوبصورت کپل ہو۔" حیا دلف کے بالوں کا سٹائل بنا کر بولی۔

"تم زیادہ نہیں بولنے لگ گئی۔"

"سمجھا رہی ہوں، تمہیں تو عقل پوری پوری ہے۔" حیا نے منہ بنا کر کہا

"اچھا!" دلف بیٹھی بولی۔

"اور تم ہماری اپس کی باتیں بھیا کو کیوں بتاتی ہو کمینی۔ عقل کا بھی استعمال کر لیا کرو۔" حیا دلف کی کمر میں مکار کر بولی

"ہائے! مار ڈالا۔ کتنی زور سے مارا۔" دلف تڑپ اٹھی۔

"اب جلدی سے تیار ہو جاؤ، یہ لگاؤ اور آ جاؤ باہر میں اپنا بیگ اٹھا کر لے آتی۔" حیا دلف کو کچھ چیزیں پکڑا کر بولی۔

دلف سر ہلا کر رہ گئی۔

دلف ابھی خود پڑا ایک نظر ڈال کر ابھی مڑی ہی تھی کہ شاہیر سے ٹکرا گئی، جو ابھی ابھی کمرے میں آیا تھا۔

شاہیر نے جلدی سے دلف کو گرنے سے بچایا۔

"دھیان سے مسز شاہ !

یوں گرنا پکرنا اچھی بات نہیں تمہارے لیے۔" شاہیر دلف سے بولا۔

لیکن دلف کو یوں تیار دیکھ کر شاہیر ساکت رہ گیا۔

لیکن اگلے ہی پل ہنسی چھوٹ گئی۔

"کیا ہوا؟ آپ کیوں ہنس رہے؟" دلف نے حیران ہو کر شاہیر کو دیکھا۔

"ہا ہا !

اف یار۔

اپنی شکل تو دیکھو ذرا تم۔

کیا بھوتنی لگ رہی ہو تم۔ قسم سے خون پینے والی۔ "شاہیر دلف کی آنکھوں میں دیکھ مڑ بولا

دلف نے حیرت سے دیکھا۔

اور پھر خود کو اینہ میں دیکھا۔

خود کو دیکھ کر دلف کی چیخ نکل گئی۔

کیونکہ شاہیر کی شرٹ پر چہرہ لگتے کی وجہ سے دلف کی ساری لپسٹک چہرے پڑ لگ گئی تھی۔

اور بھاگ کر واشروم گھس گئی۔

جبکہ شاہیر ہنستا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا۔

دلف سارا چہرہ صاف کر کے باہر نکلی، تو شاہیر بھی اپنے کپڑے بیڈ پر رکھ رہا تھا۔

دلف چپ چاپ چلتی ہوئی، باہر جانے لگی، جب شاہیر نے بڑھ کر دلف کا ہاتھ پکڑا۔ اپنے جانب کھنچا۔

"ادھر آؤ۔" شاہیر نے دلف کو کہا۔

دلف منہ پھلا کر کھڑی رہی۔

شاہیر نے دلف کا چہرہ اپنی طرف کیا۔

اور ٹشو سے دلف کا چہرہ خشک کیا۔

"خود پر توجہ دیا کرو۔" شاہیر دلف کے چہرے کو دیکھ کر بولا

جبکہ دلف دم سادھ کر کھڑی تھی۔

شاہیر نے جھک کر لپسٹک اٹھائی۔

اور دلف کے ہونٹوں پر لگانی شروع کر دی۔

"تم اتنی بھی کوجی نہیں ہو ویسے۔ دیکھا جائے تو اچھی خاصی شکل ہے۔" شاہیر اپنا کام کرتے ہوئے بولا۔

دلف آنکھیں کھول کر دیکھتی رہی۔

اب شاہیر نے دلف کو کندھے سے پکڑ کر سیدھا کیا۔

اور دلف کو سر تاپاؤں دیکھا۔

اور کچھ پل دلف کے حسن میں کھو گیا۔

"ایک چیز کی کمی لگ رہی۔" شاہیر دلف کے چہرے پر ہاتھ پھیر پر بولا۔

"وہ کیا؟" دلف منہ کھولے بولی۔

شاہیر بغیر موقع دیے، دلف اور جھک گیا۔

جبکہ دلف کمزور پڑ گئی۔

"ہمم! اب ٹھیک ہے۔" شاہیر دلف کو آزاد کرتا بولا۔

مزدلفا شرم کے مارے آنکھیں نہیں اٹھا پارہی تھی۔

اس سے پہلے کہ شاہیر کچھ کر کہتا،

دروازہ دستک ہوئی۔

مزدلفا شاہیر سے جلدی سے دور ہوئی۔

حیا کمرے میں آئی۔

"میں نے ڈسٹرب تو نہیں کر دیا؟" حیا آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

دلف کا سر مزید شرم۔ سے جھک گیا۔

"پہلے تو تم نے میری شادی ایسے کروادی، اب مجھے اپنی بیوی کے پاس رہنے بھی نہیں دیتی۔ کباب میں ہڈی۔"

شاہیر ہنس کر بولا۔

"ہاہا! بھیا!"

آپ کی سی بیوی ہے۔ میں لڑدلف یونی جارہے۔ اگر آپ بڑی ہیں تو میں چلی جاتی، آپ خود چھوڑ دینا دلف کو۔
"حیا مزے سے بولی۔"

"بات تو ٹھیک ہے ویسے۔" دلف کو دیکھ کر شاہیر بولا

"ن، نہیں۔ میں حیا کے ساتھ سی چلی جاؤں گی۔" دلف جلدی سے بولی۔

شاہیر کی بڑھتی ہوئی جسارتاں سے دلف گھبرا رہی تھی۔

شاہیر اپنی ہنسی دبا گیا۔

جبکہ حیا دل سی دل میں سرپیٹ کر رہ گئی۔

"کم عقل لڑکی! جتنا سمجھا لو، کوئی اثر نہیں۔" حیا نے دل میں کہا۔

"نہیں! میں جارہی ہوں، تمہیں بھیا سی چھوڑ دیں گے۔" حیا دروازے سے باہر نکلتی بولی۔

دلف دروازے کی طرف بھاگی لیکن جلد سی شاہیر کی پکڑ میں آگئی

"بھاگ رہی ہو پھر؟" شاہیر نے دلف کا بازو پکڑ کر کہا

"ن، نہیں تو۔" دلف نے کہا

"ہاہا! اوکے!"

جاؤ!

لیکن بھولومت آنا تمہیں میرے پاس ہی ہے۔ "شاہیر دلف کے ماتھے پر بوسہ دے کر بولا۔

دلف کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

اور موقع ملتے ہی فوراً بھاگ گئی۔

پیچھے سے شاہیر کا قبضہ بلند ہوا۔

حیامنہ بنا کر بیٹھی رہی، دلف سے کوئی بات ناں کی۔

"کیا ہوا حیا؟ ایسے کیوں بیٹھی؟" دلف نے پھر سے پوچھا

"بات مت کو تم۔

کتنا سمجھاتی ہوں۔ لیکن تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔" حیا نے کہا

"کیا ہوا ہے آخر؟" دلف نے کہا

"بھیا نے جب بولا تھا کہ وہ چھوڑ آئیں گے تو مان لیتی۔" حیا نے کہا

دلف سن کر ہکا بکا رہ گئی،

"حد ہے۔ تم۔ مجھے اس ہٹلر کے ساتھ انے کا بول تھی تھی؟" دلف نے پوچھا

"خبردار جو میرے بھیا کو کچھ بولا تو، اتنے پیارے ہیں وہ، اور اتنے رومینٹک بھی، لیکن تم ہو ہی کہ بس اب کیا بولوں۔" حیا نے غصے سے کہا

"ہاں رومینٹک کچھ زیادہ ہی" دلف نے آہستہ سے کہا

"کیا بول رہی" حیا نے کہا

"کچھ نہیں۔ آج کا کیا پلان ہے اب؟" دلف نے گود میں رکھی کتاب کو دیکھ کر پوچھا۔

"سوچتے ہیں۔" حیا مسکرائی۔۔

اور دونوں اٹھ کر کلاس کی طرف چل دیں۔

روحان یونی میں داخل ہونا جانے کیوں حیا کو۔ دیکھنے کے لیے دل نے دعا کی۔

لیکن۔ بے سود۔

آخر لیکچر تھا، تو وقت پر کلاس کی طرف چل دیا۔ اور کلاس میں پہنچ کر حیا کی سیٹ کی طرف دیکھا جو خالی تھی۔

اور دل مرجھا گیا۔

لیکن اسی وقت دروازہ پر پھولی سانس کے ساتھ حیا دلف کے ہمراہ کھڑی ملی۔

حیا کی آواز پر روحان نے دروازہ طرف دیکھا۔

اور نظر پلٹنا بھول گئی۔

حیا کو سر تا پاؤں تک دیکھا،

اور دیکھتا ہی رہ گیا۔

دل کی دنیا اٹھل پٹھل ہو رہی تھی۔

حیا گلابی سوٹ پہنے ایک کندھے پر بیگ اور دوسرے ہاتھ میں کتاب لیے دروازہ پر کھڑی روحان کی اجازت مانگ رہی تھی۔۔

" May I Come in sir..?"

حیا نے دانت پیس کر دوبارہ کہا۔

روحان ہوش میں آیا۔

" yes please .."

روحان سمجھل کر بولا .

نوشہ جو فرسٹ پر بیٹھی یہ سب دیکھ رہی تھی، دل میں جل کر رہ گئی۔

حیا کر دلف اپنی سیٹ پر بیٹھ گئیں۔

"مس حیا اور مس مزدلفا!"

آپ دونوں کو فرسٹ سیٹ نظر نہیں آئی کیا؟" روحان نے جان بوجھ کر حیا کو اگے بٹھنے کا بولا۔

حیا لرمزدلفا حیران ہو کر روحان کو دیکھنے لگ گئی۔

اور چپ چاپ اتھ کر اگے آکر بیٹھ گئی۔

جس پر ساتھ بیٹھی نوشہ جل کڑھ کر رہ گئی۔

"کہیں اس کو پتہ تو نہیں چل گیا کل والی بات کا؟" حیا نے کہا

"مجھے تو لگ رہا ایسا ہی ہے۔" مزدلفا بولی

"Be silent ..."

روحان نے سختی سے کہا۔

جبکہ کلاس حیران ہو کر روحان اور دیکھ رہی تھی۔

کلاس لیتے وقت روحان اور حیا کی کافی دفعہ نظر ملی، جس پر حیا جلدی سے اپنی نظر پھیر جاتی۔
اور نوشتہ سے یہ سب چھپا ہوا نہیں تھا۔

شاہ! آج تم۔ اپنے ولیمہ کے کارڈ دیکھ لو، اور سب کو بھیج بھی دو۔ اس ہفتہ کے اندر اندر ہی تمہارا ولیمہ کر دوں گا۔ اب اور دیر نہیں کرنی چاہیے۔ "شاہ عالم شاہیر سے بولے۔
"جی بابا!"

جیسا آپ کہیں۔ "شاہیر بولا۔

"جیتے رہو۔" شاہ عالم۔ کو شاہیر کی یہی عادت بہت پسند تھی کہ وہ کبھی اپنے باپ کے سامنے بولا نہیں تھا۔

ولی لڑاس کے علی اور کچھ دوست آج پھر یونی کے باہر کھڑے تھے۔

"اب ٹکائی کیوں نہیں ہے۔" ولی پریشانی سے بولا

"آجائے گی صبر کر لے۔" علی نے منہ بگاڑ کر کہا۔

"کیا کیا پتہ چلا تم۔ لوگوں کو؟ کہاں رہتی ہے؟" ولی نے پوچھا

"زیادہ علم نہیں ہوا۔ لیکن جلد ہی پتہ لگالیں گے۔" علی نے بات چھپا کر کہا

"ابھی ک تم سے یہ نہیں ہو سکا۔ حد ہے۔" ولی غصے سے بولا۔

"ہاں تو ہم کو نسا سارا دن ویلے رہتے جو تو ایسے بول رہا۔ زیادہ ہی ہے تو خود کر لو یہ کام۔" علی نے بگڑ کر کہا۔

"اچھا، زیادہ بکواس ناں کر۔ اور جلدی سراغ نکال۔" ولی نے گیٹ کی طرف دیکھ کر کہا۔

جبکہ علی نے اپنے دوست کو۔ آنکھ کے اشارے سے کچھ کہا۔

"وقت ہو گیا ہے اس کے انے کا۔ تیار رہو سب۔" ولی نے کہا۔

روحان ایک نظر حیا پر ڈال کر کلاس سے نکل گیا۔

جبکہ دلف بھی سب باتوں سے اچھے سے واقف تھی۔

جیسے ہی کلاس ختم ہوئی، دلف نے حیا کو جالیا۔

"خیر ہے حیا؟" دلف نے پوچھا

"کیوں کیا ہوا؟" حیانے کہا

"کچھ تو گڑبڑ ہے حیا، اب بتادے جلدی سے، کیا چل رہا ہے ترے اور اس کھڑوس ہیرو کے بیچ؟" دلف نے کندھا مار کر کہا

حیانے گھورا۔

"اوہ ہیلو، گھورنا بند کرو۔ اور جلدی سے شروع ہو جاؤ۔" دلف نے کہا۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے دلف۔" حیانے کہا

"ایسا نہیں ہے تو پھر کیسا ہے؟" دلف نے پوچھا

"اف !

دلف! کچھ نہیں نہیں ہے جسام سمجھ رہی۔" حیانے خود کے ساتھ ساتھ دلف سے بھی جھوٹ بولا

"بس کرو، جھوٹی۔

جانتی ہوں اچھے سے کیا چل رہا تم دونوں میں۔" دلف نے کہا

"کیا چل رہا ہے؟ بتاؤ ذرا؟" حیانے تپ کر کہا۔

"دیکھو حیا بی بی۔

یوں جیسے تم لر وہ ہیر و ایک دوسرے کو چپکے چپکے سے دیکھ رہے تھے، میں کیا سب کو شک ہو جانا۔ "دلف نے مزے سے کہا

"دلف !

بکو اس نہیں کرو۔ میں نے کہاناں۔ "حیا نے اتھ کر کہا۔
"بول لو جھوٹ، لیکن زیادہ دیر ٹک نہیں بول سکو گی۔

یہ عشق کی آگ ہے صاحب ♥ !

جو لگے ناں لگے، جو بجھے ناں بجھے ♥۔

(از خود؛ کنول)

حیا نے غصے سے دلف کو دیکھا۔

"اب کچھ بولی ناں تم تو دیکھنا کیا حال کرتی ہوں۔" حیا نے کہا۔

"کیوں ناں کہوں، بلکہ میں تو سوچ رہی چلو چل کر بات بھی کر لیتے ہیں، آخر کو آج یا کل ہماری رشتہ داری ہونے والی ہے۔ اور بھئی میرے تو جیجو بنے گے،" دلف سوچ کر سارا پلان بناتی بولی۔

"دلف !

میں کب سے بول ہی ہوں، ایسا کچھ نہیں ہے منحوس عورت، سمجھ نہیں آتی؟" حیا نے غصے سے دل دیکھ کر کہا۔

"اچھی بات ہے ایسا کچھ ہو بھی ناں،

مس حیا عالم۔" اسی وقت نوشہ کہیں سے اکر بولی۔

"کیوں ناں ہو؟ وجہ؟ اور تم ہوتی کون ہو یہ کہنے والی؟" دلف نے نوشہ کو دیکھ کر کہا،

جس نے ہائی ہیل کے اوپر جینز اور شارٹ شرٹ پہن رکھی تھی، بال ماڈرن سٹائل میں تراش کیے ہوتے تھے، اور اعتماد سے بھرپور اکڑی ہوئی گردن، اور چہرے پر میک آپ۔۔ بلا جواز، نوشہ کی خوبصورتی بھی کمال کی تھی

--

"شاید بھول گئی، مزد دلفابی بی۔

تمہاری اس دوست کو میں نے کہا تھا کہ روحان شاہ سے دور رہے، اس پر میری نظر ہے۔" نوشہ نے کہا۔

"ہاں لگ بھی تھا ہے کہ تمہاری ہی نظر ہے، کالی نظر والی۔" مزد دلفا حیا کے کان میں بولی۔

جبکہ یہ سن کر نوشہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

"کیا کہا تم نے؟" نوشہ بولی

"وہی جو تم نے سنا۔" دلف بولی۔

"دیکھو مزدلفا تم سے مجھے کچھ لینا دینا نہیں، اپنی حد میں رہو تم سمجھی۔ یہ بات میں حیا کو سمجھانے آئی تھی کہ جو چکر یہ چلا رہی ہے یہ اس سے باز آجائے ورنہ انجام بہت برا ہو گا اس کا۔ اور آئندہ میں کچھ بولوں گی نہیں بلکہ کروں گی۔" نوشہ کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

"کیسے ہے یہ بد تمیز۔" دلف نے نوشہ کو کہا۔

"دفعہ کرو۔ اس کو یہ تو جلتی رہتی ہے ہمیشہ۔" حیا نے کہا۔

"ایسے کیسے دفعہ۔"

کیسے ہمیں بول کر گئی جیسے یہ اس سٹرل ہیرو کی مالک ہو۔" دلف نے تپ کر کہا۔

"تو ہمیں کیا لینا دینا۔ دفعہ کر۔" حیا اٹھ کر بولی۔

"لینا دینا ہی تو ہے۔"

جیسے وہ بول کر گئی ہے، اب تجھ پر واجب ہے کہ اس ہیرو کو اپنے قابو میں کر۔۔۔ یہ اب تیری دوست کی قیمتی عزت کا سوال ہے۔" دلف نے گرم جوشی سے کہا

"دلف! بس کر دے، کتنا بولتی ہو یار۔"

کیا دور تھا جب میں بولتی تھی اور تم چپ چاپ رہتی تھی۔ اب لگتا سب کچھ الٹا ہو رہا۔" حیا بولی۔۔۔

"بات ناں بدلو۔"

بلکہ چل اٹھ۔ جلدی۔ "دلف حیا کو اٹھا کر بولی۔

"کیا ہے اب؟" حیا بولی۔

"چل اس ہیرو کے افس چلتے، آج سے تیرا چکر میں شروع کرواتی ہوں۔" دلف کھینچ کر بولی۔

"دماغ خراب ہے کیا؟ کیسی باتیں کر رہی تم۔" حیا کا دل کیا سردیوار میں۔ مار لے۔

"ہاں وہ تو پہلے سے ہے۔"

اب چل بھی۔۔ "دلف کھینچ کر بولی۔۔

جبکہ حیا ناں ناں کرتی رہی لیکن دلف نے ایک ناں سنی۔۔

ماہی گھر پر بیٹھی، سوچ رہی تھی کہ کیسے مزد دلفا کو ڈھونڈے۔

پھر سے خالدہ کا فون لے کر نمبر ملانے لگ گئی۔

"یا اللہ پلیز !

اب اپنی کی دوست کا نمبر مل جائے۔" ماہی نے دعا کی۔۔

بیل جا رہی تھی لیکن کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔

"یہ پکڑا بیگ مجھے۔

اور جاندر۔" دلف نے حیا کو کہا۔

"دلف تم سچ میں پاگل ہو گئی ہو۔" حیا نے غصے سے کہا۔

"ہاں میں پاگل ہی ہوں، کیونکہ اس نے ہمیں باتیں سنائی ہیں، طعنہ دیا۔ اب تجھ پر فرض ہے اس کی بات کو سچ کر دکھا، جو کہ پہلے بھی سچ ہے۔" مزدلفا نے آخر میں شرارت سے کہا۔

"بھاڑ میں جاؤ تم۔ میں جا رہی ہوں۔" حیا اپنا بیگ کھینچ کر بولی۔

جبکہ دلف نے موقع دیکھ کر حیا کو افس کی طرف دھکا دے دیا۔

روحان شاہ جو گھر جانے کے لیے افس سے اپنے دھیان میں نکل رہا تھا، اچانک حیا سے ٹکرا گیا۔

حیا کا سر بری طرح سے روحان کے سینے سے لگا۔

"اللہ !

مر گئی۔۔ "حیا وہیں نیچے بیٹھ کر بولی۔۔۔

روحان حیا کو۔ یوں دیکھ کر حیران ہوا،

لیکن۔ نیچے بیٹھا دیکھ کر پریشان ہو گیا۔۔۔

"Is everything oky??"

روحان نے حیا کے پاس بیٹھ کر پوچھا۔۔

"سر پھاڑ دیا میرا۔۔

کیا چیز ہیں آپ؟ انسان ہیں کہ پتھر۔۔

اف مئی میرے سر۔ "حیا غصے سے بولی۔۔

"خود کے بارے میں کیا خیال ہے مس حیا آپ کا؟

یوں کسی کے افس میں آیا جاتا ہے؟ کوئی مینرز ہوتے ہیں۔۔ لیکن آپ تو بالکل ہی عقل سے پیدل ہیں۔"

روحان نے بھی تپ کر کہا۔

"اپ کی وجہ سے ہوا سب۔۔۔" حیا نے آنکھوں میں نمی لا کر کہا۔

"میں نے کیا کیا؟ حد ہے؟" روحان حیران ہو کر بولا۔

"نہیں تو میں نے کیا ہے؟ حد نہیں بے حد ہے۔ ایک تو مجھے چوٹ لگی ہوئی اور آپ مجھے الٹا ڈانٹ رہے۔" حیا نے آنکھوں میں نمی لیے کہا۔

روحان نے حیا کی آنکھوں میں انی نمی کو دیکھ کر ادھر ادھر دیکھا۔

اور پھر ناچا ہتے ہوئے بھی اٹھ کر ٹشولا کر حیا کو دیا۔

"Take it please..."

روحان نے کہا۔

حیا نے غصے سے پکڑ لیا۔

"دکھاؤ تو کہاں لگی ہے چوٹ؟" روحان نے حیا کا سر دیکھ کر کہا۔

"ک، کہیں نہیں۔"

ٹھیک ہوں میں۔" حیا نے جلدی سے اٹھ کر کہا۔

"حیا! دکھاؤ مجھے۔" روحان نے سختی سے کہا۔

اور خود ہی بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا۔

اور دیکھنے گیا۔

جبکہ حیا کا چہرہ شرم کے مارے سرخ ہو رہا تھا،

روحان کے کپڑوں سے اٹھتی خوشبو بہت مسحور کن تھی۔ جس سے حیا کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔

جو آہستہ آہستہ حیا کے حواس پر چھا رہی تھی۔۔۔

"کچھ بھی نہیں ہے، فضول میں شور مچانے کی عادت ہے کیا؟" روحان نے حیا کو گھور کر کہا۔۔

روحان کی بات پر حیا ہوش میں آئی۔۔

"م، مجھے جانا ہے۔" حیا جلدی سے s وہاں بھاگ نکلی۔

جبکہ روحان ایک لمبی سانس خارج کرتا، حیا کو جاتے دیکھتا رہا۔۔

اور پھر خود ہی مسکرا دیا۔۔۔

ماہی نے پھر سے کال ملائی۔

جو کہ اٹھالی گئی۔۔

لیکن اگلی آواز سے ماہی سکتے میں آگئی۔۔

دلف کب سے کھڑی تھی۔

"پتہ نہیں کیا کر رہی ہے۔" دلف سوچ کر بولی۔

لیکن سوچوں کا سلسلہ تب ٹوٹا جب فون بجا۔

دلف نے ناں اٹھایا۔

لیکن جب دوبارہ کال آئی تو اٹھالیا۔

"ہیلو؟" دلف بولی۔

لیکن۔ کوئی جواب ناں آیا۔

"ہیلو؟"

کون ہو۔ بھئی۔ اب بول بھی لو جب کال کر ہی لی تو۔" دلف پب سے بولی۔

"اپنی یہ آپ ہوناں۔" ماہی خوشی اور حیران ہوتے بولی۔

مزدلفانے فون کو دیکھا۔

"کون اپنی؟" مزدلفانے پوچھا۔

"آپ اور کون۔ میری اپنی۔" ماہی خوشی سے بولی۔

"میں تو جانتی بھی نہیں کون ہو تم؟" مزدلفانے پریشانی سے کہا۔۔۔

جانتی نہیں تھی لیکن ناجانے کیوں آواز اپنی اپنی سی محسوس ہوئی۔

"حد ہے اپنی۔۔۔"

میں۔ ہوں آپ کی ماہی۔۔۔

آپ کیسے بھول سکتی مجھے۔۔۔ "ماہی نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نہیں جانتی کسی ماہی کو۔۔۔"

حد ہے پتہ نہیں کیسے کیسے لوگ فون کر لیتے۔ "دلف فون بند کرتی بولی۔۔۔

"کاٹ دیا (☹)۔ "ماہی فون کو دیکھ کر بولی۔۔۔

اور پھر سے کال ملائی۔۔۔

"آپ مان لوناں، آپ میری اپنی ہی ہو۔۔۔" ماہی نے کہا۔

"میں کیوں مان لوں؟" دلف نے کہا۔

"کیونکہ آپ جونناں میری اپنی۔" ماہی نے کہا۔۔۔

"دیکھو اب مجھے فون مت کرنا۔ سنا،" مزدلفانے تھک کر کہا۔۔۔

اس سے پہلے کہ مزدلفا فون بند کرتی، ماہی بول پڑی۔

جسے سن کر مزدلفا حیران رہ گئی۔

حیا پھولی ہوئی سانس سے مزدلفا کے پاس آئی۔

"منحوس عورت !

تمہاری وجہ سے مجھے اس کھڑوس کی باتیں سننا پڑیں۔" حیا غصے سے مزدلفا کے پاس آئی۔

لیکن مزدلفا کو روتا ہوا دیکھ کر ٹھٹھکی۔

"کیا ہوا؟

رو کیوں رہی ہو؟" حیا نے پوچھا۔

مزدلفا مزید زور سے رونے لگ گئی۔

"آخر ہوا کیا ہے دلف؟ کچھ بتاؤ تو۔" حیا دلف کو خاموش کرتی بولی۔

"حیا! وہ وہ۔۔" مزدلفا روتی بولی۔

"کیا وہ؟" حیا نے پوچھا۔

"تمہارے سیل پر کال تھی۔" دلف نے کہا

"اچھا پھر کیا ہوا؟ کون تھا کاس کی کال تھی؟" حیا نے پوچھا۔

"وہ کسی ماہی لڑکی کا فون تھا حیا، اس نے مجھے مزی کہا، میرے دل کو ناجانے کیا ہوا، ایسا لگا جیسے وہ میری اپنی ہے بہت قریبی، لیکن حیا میں کتنی بد نصیب ہوں ناں کہ کچھ بھی نہیں یاد کر پار ہی۔" دلف روتی ہوئی بولی۔

کچھ وقت پہلے؛

مزدلفا کال کٹ کرنے لگی ہی تھی کہ اچانک ماہی بول اٹھی۔

"مزی اپی!" ماہی کے لہجے میں ناجانے ایسا کیا تھا کہ مزدلفا کچھ دیر کے لیے سکتے میں آگئی۔

"مزی اپی ہوناں آپ میری۔" ماہی التجا کرتی بولی۔

"کون ہو تم؟" مزدلفا نے پوچھا۔

"اپی، میں ہوں آپ کی ماہی، آپ کی چھوٹی بہن، قپ کیسے بھول سکتی ہیں مجھے؟" ماہی نم آنکھوں سے بولی۔

اسے واقع بہت دکھ ہوا تھا۔

"میں سچ میں نہیں جانتی۔" دلف نے دکھی ہو کر کہا،

بہت یاد کرنے پر بھی کچھ ذہن میں نہیں ارہی تھی۔

"مزی اپی !

امی آپ کو بہت یاد کرتی ہیں، بہت روتی ہیں، بہت کمزور ہو گئیں ہیں، ٹھیک سے کچھ بھی کھاتی پتی نہیں ہیں۔۔

آپ پلیز ایک دفعہ امی سے مل لیں۔" ماہی آنسو صاف کرتی بولی۔

مزدلفا چپ چاپ ماہی کی بات سنتی رہی اور بغیر کچھ کہے کال کاٹ گئی۔

اور خود بخود آنسو بھنے لگ گئے۔

ماہی کا نام سن کر حیا کو سب سمجھ اگیا۔

"حیا تم جانتی ہو؟ کیا وہ واقع میں میری بہن ہے؟ بتاؤ حیا؟" دلف آنسو صاف کرتی بولی۔

حیا نے غور سے دلف کو دیکھا۔۔ جہاں پر بے تابی نظر ارہی تھی۔

"ہاں دلف! ماہی تمہاری بہن ہے۔" حیا نے آہستہ سے کہا۔

یہ سن کر دلف حیران ششدرہ گئی۔

"حیا! مجھے ان سے ملنا ہے۔ پلیز۔ مجھے ان سے ملو الاؤ۔ پلیز حیا۔" دلف منت کرتی بولی۔

حیا پریشانی سے کھڑی رہی۔

"حیا! پلیز، تمہیں ہماری دوستی کا واسطہ۔ مجھے اپنے گھر والوں سے ملنا ہے۔" دلف حیا کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔

حیا نے ترس کھا لیا۔

دلف کا یوں۔ منت کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"اچھا! ٹھیک ہے۔ میں بھیاسے بولوں گی، چلو۔ اب چلیں۔ بھییا گے ہوں گے۔" حیا نے کہا

"پکاناں؟ تم لے کر چلو گی ناں۔" دلف نے یقین دہانی کرائی۔

"ہاں میری جان! چلو اب آنسو صاف کرو، کہیں بھییا مجھے ناں ڈانٹ دیں کہ ان کی بیگم کو کیوں رولا یا۔" حیا نے بات کو گھما لیا۔

"ایک تو تمہارے کھڑوس بھییا۔" دلف ناک چڑھا کر بولا۔

"اوے! میرے بھییا کے بارے میں کچھ ناں بولنا۔ بتا رہی۔ اتنے اچھے اور پیارے ہیں۔ شکر کرو تم تو لڑکی۔ ورنہ لڑکیاں تو مرتی ہیں ان پر۔" حیا نے کہا۔

"ہاں! جیسا کہ ان کے کام ہیں، ٹھہر کی انسان۔" دلف نے آہستہ سے کہا۔

"کیا بولا؟" حیا نے آنکھیں دکھا کر پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ چلو ورنہ تمہارا معصوم سایا راسا بھیا ہمیں چھوڑے گا نہیں۔" دلف نے منہ بنا کر کہا۔
 "واہ! دلف آپ اپنے شوہر کی اس قدر فکر کرتی ہیں جان کر بہت خوشی ہوئی۔" حیا نے ہنس کر کہا۔
 جبکہ دلف گھور کر رہ گئی۔
 اور دونوں چلتی ہوئی باہر آگئی۔

"دیکھ دیکھ آگئی وہ۔" علی نے ولی کو کہا۔
 "لیکن یہ اس کے ساتھ کون ہے؟" ولی کی نظر حیا پر تھی۔
 "پتہ نہیں، شاید اسی کے آٹھ رہتی ہے یا پھر کوئی دوست۔" علی نے کہا۔
 "مزدلفا تو اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔ کیا خوب چیز ہے یہ،" ولی نے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا۔
 "کہیں تمہارا دل تو نہیں اس پر خراب ہو گیا؟" علی نے ولی کو کہا۔
 "ارادہ تو کچھ ایسا ہی ہے۔ لیکن فکر مت کرو۔ کوئی بھی نہیں جانے پائے گا۔" ولی نے حیا کو گھور کر کہا۔
 "ہاہا! پتہ تھا مجھے۔"

جلد ہی کوئی پلان کرتے ہیں۔" علی نے دلف اور حیا کو دیکھ کر کہا۔

لیکن جلد ہی ولی کی نظر شاہیر پر پڑ گئی اور غصے سے مکا بنا کر بانیٹک پڑ مارا۔

"کیا ہو اولی؟" علی نے پوچھا۔

"یہ وہی ہے، جس سے میرے باپ نے مزدلفا کا نکاح کیا، یہ وہی ہے جس کی وجہ سے مزدلفا میرے ہاتھ سے نکل گئی۔" ولی نے غصے سے شاہیر کی طرف اشارہ کیا۔

"چل حوصلہ! اب دیکھ لیں گے اس کو۔" علی نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

جبکہ ولی شاہیر کے ساتھ مزدلفا کو جاتا دیکھ کر غصے سے پاگل ہوتا رہ گیا۔

حیا جلدی سے اگے بڑھ کر بھاگ کر کار کا پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

دلف بھی جلدی سے بیٹھنے لگی تھی جب شاہیر نے دلف کا بازو پکڑا۔

"مس! آپ کا ڈرائیور نہیں ہوں۔ شوہر ہوں۔ اگے بیٹھو۔" شاہیر نے کہا۔

جبکہ دلد سر عام شاہیر کا اس طرح سے بازو پکڑنے سے شرم سے لال ہو گئی۔

"م، میں پیچھے بیٹھ نوگی۔" دلف نے لب کاٹ کر کہا۔

"میں نے پوچھا نہیں ہے مسز شاہ !

چپ چاپ بیٹھو۔ ورنہ تم اچھے سے جانتی ہو مجھے۔" شاہیر نے ہاتھ کی گرفت مضبوط مرتے کہا۔

ناچار دلف کو اگے بیٹھنا ہی پڑا۔

لیکن ایک نظر حیا پر ڈالنا نا بھولا۔

حیا نے نظر ہی نظر میں جتا دیا

"یہ میرے ساتھ کی گئی شیطانی کا بدلہ ہے۔"

رستے میں سب خاموش تھے۔

"خیر ہے آج یہ چپ کا روزہ کس لیے۔" شاہیر نے کار چلاتے ہوئے دلف کو دیکھ کر کہا۔

"نہیں بھیا! آپ کی بیگم کی اداس ہے۔" حیا نے دلف کو دیکھ کر کہا۔

"کیوں بھئی ایسی کیا بات ہے جو؟" شاہیر نے دلف سے پوچھا۔

"کچھ خاص نہیں۔ بس آپ کی بیوی اپنے گھر والوں سے ملنا چاہتی ہے بھیا۔" حیا نے موقع دیکھ کر بات کر دی۔

جبکہ شاہیر حیا کی بات پر جھٹکے سے کار کو بریک لگا گیا۔

حیا اور دلف نے پریشانی سے شاہیر کو دیکھا۔

"کیا ہوا؟" دلف نے پوچھا۔

"پھر سے کہنا کیا بولا؟ شاہیر نے سختی سے پوچھا۔

"وہ بھیا! دلف اپنے گھر والوں سے ملنا چاہتی ہے۔" حیا نے کبھی شاہیر کو اسے بات کرتے نہیں دیکھا تھا۔ اس لیے شاہیر کے ایسے پوچھنے پر ڈر گئی۔ اور آہستہ سے کہا۔

"آج یہ کہہ دیا، نیکسٹ یہ میں۔ ناں سنوں۔ سمجھ گئی دونوں۔" شاہیر نے سختی سے کہا۔

"لیکن۔"، دلف نے کچھ کہنا چاہا۔

"ایک بار۔ بس۔ جو بول دیا۔ وہی دماغ میں بٹھالو۔ بار بار ایک ہی بات دہرانا مجھ مائے بالکل پسند نہیں۔" شاہیر نے سخت لہجہ میں بولتا پھر سے کارسٹارٹ کر گیا۔

اور اس کے بعد دلف یا حیا کی ہمت ناں ہوئی، کہ کوئی کچھ کہہ سکتا۔

سارا رستہ خاموشی سے کٹا۔

گھر پہنچ کر جب دلف اتر کر جلدی سے اُن کے کمرے میں بھاگ گئی۔
جبکہ حیا پریشانی سے دیکھتی رہ گئی۔

"بھیا! آپ ایک دفعہ ملو ادیں۔ بہت اداس ہوں۔" حیا نے کہا۔
"گڑیا! تم بچی ہو۔ اور تم ایسی باتوں میں مت الجھا کرو۔ اور آئندہ ایسی فضول بات مت کرنا۔ اور سمجھا دو اپنی
اس دوست کو بھی۔" شاہیر نے ہرے کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا۔

حیا بے بسی سے شاہیر کو دیکھ کر رہ گئی۔
"بھیا ایسے تو نہیں تھے۔ ناجانے ایسا کیوں کر رہے۔" حیا نے دل میں سوچا۔
اور اندر کی جانب چل دی۔

دلف دکھی سے کمرے میں آکر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"سمجھتا کیا ہے کھروس خود کو۔ ڈرتی نہیں ہوں اس سے۔ جا کر دکھاؤں گی اب تو اس کو۔۔" دلف غصے سے بولی

شاہیر کمرے میں اتایہ سن کر وہی ٹھٹھک گیا۔

اور آہستہ آہستہ چلتا دلف تک آیا۔۔

مزدلفانے سراٹھا کر شاہیر کو دیکھا۔۔

اور چپ چاپ اٹھ کر جانے لگی۔

لیکن شاہیر نے بازو سے پکڑ کر روک لیا۔۔

"کیا بول رہی تھی تم؟" شاہیر نے مزدلفا کا سراو پر کر کے سختی سے پوچھا۔

"ک، کچھ نہیں۔" دلف اٹک کر بولی۔

"نہیں کچھ تو فرما رہی تھیں آپ۔" شاہیر نے دلف سے کہا۔

"ن، نہیں تو۔" دلف اب اندر ہی اندر ڈر رہی تھی۔

"مجھے اپنی بات بار بار دہرانا بالکل بھی پسند نہیں ہے۔ اس لیے میں ایک بار بولوں تو سمجھ جایا کرو ایسے تم میرے ساتھ آسانی سے گزارا کر لو۔ گی، ورنہ میرا غصہ اور سختی۔۔۔" شاہیر اپنی بات کرتا، دلف کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر بولا۔۔

"تم بہت نازک ہو بے بی۔۔ اور میں اب نہیں چاہتا کہ تم اور کسی قسم کی سختی کروں۔۔" شاہیر دلف کے نازک ہونٹوں پر ہاتھ پھیر کر بولا۔۔

جبکہ دلف ڈری سہمی دم سادھ کر کھڑی رہی۔۔

"سمجھ گئی ہو گی، ہے ناں؟" شاہیر نے دلف سے یقین دہانی کروانی چاہی۔

دلف نے جلدی سے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

دلف کی اس حرکت پر شاہیر مسکرا دیا۔۔

"Thats good Baby."

شاہیر مسکرا کر کہتا دلف پر جھکا۔۔

اور دلف کو کمر سے پکڑ کر مزید قریب کیا۔۔

اور اپنے ہونٹ دلف کے لبوں پر جمادیے۔۔

دلف جو پہلے ہی سانس روکے کھڑی تھی، شاہیر کی جسارت پر ششدر رہ گئی۔۔ اور شاہیر کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔

شاہیر نے مزدلفا کے ہاتھ اپنے ایک ہاتھ سے قید کر لیے۔۔

"مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ جب میں پاس آنا چاہوں کر تم مجھ سے بھاگنا چاہو۔۔ آئندہ ایسا مت کرنا۔۔" شاہیر دلف کے لبوں کو آزادی بخشا، دلف کے گال تھپتھپا کر بولا۔۔

"اور جلد ہی ولیمہ ہو رہا ہے۔ تمہاری آزادی بھی ختم۔۔ بھاگ لو۔ جتنا بھاگ سکتی ہو مسز شاہ۔" شاہیر مسکرا کر دلف کی آنکھیں میں بولا۔۔

دلف شاہیر کی حرکت سے پہلے ہی لال ٹماٹر بنی ہوئی تھی کہ اس بات پر اوچھل دی۔۔

شاہیر کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔ اور دلف کو چھوڑ دیا۔۔

دلف موقع ملتے ہی بھاگ کر واشروم مکن بند ہو گئی۔۔

اور گہری گہری سانس لینے لگ گئی۔۔

روحان حیا کے جانے کے بعد کچھ دیر پہلے کے منظر کو یاد کرتا مسکراتا رہا۔۔

جس سے اس کے ڈمپل بھی نمایاں ہو رہے تھے۔ جس پر بیرون ملک بھی بہت لڑکیاں مرتی تھیں۔۔۔

پھر سر جھٹک کر افس سے باہر اگیا۔۔

لیکن ابھی کچھ قدم ہی چلا تھا کہ پیچھے سے کسی کے پکارنے کی آواز سن کر رک گیا۔

"روحان سر!" نوشہ نے روحان کو آواز دی۔

روحان نے ہلکا سے سر موڑ کر دیکھا تو نوشہ روحان کے رکنے پر خوش ہوتی جلدی سے قریب آئی۔

"yes?"

روحان نے جیب مکن ہاتھ ڈال کر ادھر ادھر دیکھ کر پوچھا۔

جبکہ نوشہ روحان کو خود کی طرف متوجہ کرنا کرنے پر کڑھ کر رہ گئی۔

"ایکچولی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" نوشہ بولی۔۔

"Yes . please .?"

روحان بغیر کوئی تاثر دیے بولا۔

جبکہ روحان کا لیا دیا انداز نوشہ جیسی بولڈ لڑکی کو بھی سوچ سمجھ کر بات کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔

"وہ سر، ایکچولی، مجھے آپ کا نمبر چاہیے۔۔" نوشہ ہمت جمع کرتی بولی۔۔

نوشہ کے اس طرح بے دھڑک نمبر لینے پر روحان نے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔۔

نوشہ جو روحان کو ہی دیکھ رہی تھی، روحان کے دیکھنے پر اندر سے ڈر گئی۔۔

کیونکہ روحان کی آنکھوں میں عجیب سختی درائی تھی۔۔

"Are you out of your mind Miss..?"

روحان نے سختی سے پوچھا۔

"no Sir...Please give me your number .."

نوشہ بغیر ڈرے بولی۔

روحان کچھ جواب دیے بغیر اگے بڑھ گیا۔۔

"سر، میں آپ سے دوستی کرنا چاہتی ہوں۔" نوشہ روحان کو جاتا دیکھ کر جلدی سے بولی۔۔

روحان نوشہ کی بات پر وہی قدم روک گیا۔۔

نوشہ روحان کو رکتا دیکھ کر خوش ہوئی۔۔

روحان اپنی آئیڑھی کے بل موڑا۔۔

لر نوشہ کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔۔

نوشہ یوں دیکھنے پر گھبرا گئی۔۔

"تم میرے لیول کی نہیں ہو۔۔" روحان نے ایک مذاق اڑاتی نظر ڈال کر نوشہ کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔

نوشہ روحان کی بات سن کر شرم سے سرخ ہو گئی۔۔

"you know what ??"

مجھے تم جیسی کسی بھی لڑکی میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔" روحان نوشہ کے کپڑوں اور باقی چیزوں کی جانب اشارہ کر کے بولا۔۔

نوشہ کو اپنی تزییل سے دل چاہا کہ ابھی زمین پھٹ جائے اور اس میں گھم جائے۔ لیکن روحان کی مذاق اڑاتی، طنز کرتی نظر سے دور ہو جائے۔

"اور رہی بات دوستی کی۔۔ تو مس، جو بھی نام ہے آپ کا، مجھے ایسے فضول اور گھٹیا کام کرنے کے لیے بالکل بھی وقت نہیں ہے۔ اور میرے خیال میں جو لڑکی مجھے یوں سر راہ روک کر افر کر سکتی ہے وہ کسی کو بھی منہ لگا سکتی ہے۔۔ اور بہتر ہے مجھ سے دور رہو۔۔" روحان سخت نگاہ سے بولتا، نوشہ کو اس کی اوقات دکھا گیا۔۔

نوشہ جس کو اپنی خوبصورتی، اپنی زہانت، اپنی دولت پر غرور تھا، جس سے دوستی، ایک نظر کے لیے یونی میں لڑکے پیچھے پھرتے تھے، آج روحان شاہ سے منہ کے بل گر گئی تھی۔۔

اتنی تزیل آج تک اس نے محسوس نہیں کی تھی۔۔

"سمجھدار ہو، اشارہ کافی ہے۔ باے۔" روحان طنزیہ مسکرا کر نوشہ کو سرخ چہرہ ساتھ چھوڑ کر چلا گیا۔۔

جبکہ نوشہ اپنی اس قدر بے عزتی پر سلگ گئی۔۔ اسی وجہ سے آنسو بے اختیار نکل اے۔ جو کہ اس نے بے دردی سے رگڑ دیے۔۔

"روحان شاہ! مجھے آج تک کسی نے ناں نہیں کی۔۔ تم، تمہیں تمہاری اوقات میں دکھاؤں گی اب۔۔ جینا دو بھر ناکر دیا تو میرا نام بھی نوشہ ملک نہیں۔۔ تم سے تمہاری ہر پسند کو چھین لوں گی۔۔ زندگی عذاب کروں گی میں۔۔ تمہیں میرے پاس ہی آنا ہو گا۔۔ کیونکہ تم اب میری پسند نہیں ضد ہو، ضد میری۔۔" نوشہ غصے سے کہتی وہاں سے ایک عزم لیے چلی گئی۔۔

ماہی مزدلفا سے بات کرنے بعد اپنے آنسو صاف کرتی خالدہ کے پاس بھاگ گئی۔۔

ماہی کو یوں اتے دیکھ کر خالدہ پریشان ہو گئی۔

"کیا ہوا؟ ماہی۔" خالدہ ماہی کی سو جھبی آنکھوں کی طرف دیکھ کر بولی۔

"امی! آپ کو ایک اچھی خبر دینی ہے۔" ماہی خوش ہوتے بولی۔

دادی جو باہر بیٹھی تھی ماں بیٹی کی کھسر پھسر سننے کے لیے دروازہ سے کان لگا گئی۔

"اچھا؟ بتاؤ۔" خالدہ مسکرا کر بولی۔

"امی! میری اپنی سے بات ہوئی ہے ابھی۔" ماہی خوشی سے خالدہ کے گلے لگ کر بولی۔

یہ سننا تھا کہ خالدہ کا خوشی سے آنسو بہانے لگ گئی۔

"کیسی ہے وہ؟ کوئی مسئلہ تو نہیں اسے وہاں۔؟" خالدہ نے ماہی کا ہاتھ پکڑ کر بے تابی سے پوچھا۔

"نہیں امی! وہ بہت خوش ہیں اُن کے گھر۔۔ سب وہاں ان کا بہت خیال رکھتے ہیں۔" ماہی نے خود سے کہا۔

جبکہ ماہی کو۔ نا پہچاننے والی بات دبا گئی۔

"یا اللہ! تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے، میری بچی کو اس کے گھر خوش رکھ۔" خالدہ جھولی اٹھا کر بولی۔

"اچھا امی! بس بھی کریں۔

بہت جلد ہم ان سے ملنے بھی جائیں گے۔" ماہی نے سرگوشی میں کہا۔

کیونکہ دروازہ کی در راڑ سے وہ دادی کو باتیں سنتا دیکھ چکی تھی۔۔

ماہی آہستہ سے اٹھ کر دروازہ پر آئی اور اچانک دروازہ کھولا۔۔

دادی اس اچانک حملہ پر تیار نہیں تھیں، اور دروازہ کے سہارا لیے کھڑی تھی، دروازہ کھلنے پر اگے کو گر گئی۔۔

"ماں جی؟" خالدہ جلدی سے بھاگ کر آئی اور دادی کو اٹھانے لگ گئی۔

لیکن دادی اچھی خاصی بھاری ہونے کی وجہ سے خالدہ سے ناں اٹھائی گئی۔۔

"ہائے! میری کمر۔۔ ٹوٹ گئی۔۔" دادی درد سے بلبلا اٹھی۔۔

ماہی ایک طرف کھڑی مزے سے دادی کو دیکھ رہی تھی۔۔

اور نظر ہی نظر میں دادی کو جتا بھی دیا۔۔

"ماہی! ادھر آؤ۔۔

میری مدد کرو۔" خالدہ نے کہا۔

"امی! انسان جب بر اکام کرتا ہے تو اسے سزا تو ملتی ہی ہے ناں۔" ماہی نے مسکرا کر کہا۔۔

"ماہی بد تمیزی نہیں کرو۔۔ ادھر آؤ۔" خالدہ نے سختی سے کہا۔۔

ناچار ماہی کو ساتھ دینا ہی پڑا۔ کیوں کہ گھر میں اور کوئی بھی نہیں تھا جو ان کی مدد کرتا۔۔

آخر زور آزمائی کر کے دادی کو اٹھا کر چارپائی پر لٹا دیا۔

اور خالدہ دادی کے لیے دوائی لینے چلی گئی۔

جبکہ ماہی ادھر دادی کے پاس بیٹھ گئی۔

"ہائے، آج نہیں بچتی، یہ درد میری جان لے لے گا۔" دادی شور مچا کر بولی۔

"بس کرو دادی! اتنی جلدی نہیں جانے والی، کافی حد تک ڈھیٹ ہیں آپ۔" ماہی طنز کرتی بولی۔

"بکواس کرتی ہے، منحوس کہیں کی۔" دادی غصے سے بولی۔

"میری پیاری دادی !

میری بکواس سن کر کونسا آپ نے کوئی اثر لے لینا، جو بندہ جیسا کرتا ہے اس کے ساتھ ویسا ہی ہوتا ہے۔ مان لیں

یہ آپ کے اپنے کرتوت کے رزلٹ ہے۔" ماہی مزے سے دادی کو مزید آگ بگولہ کر گئی۔

"مجھے اٹھ لینے دے، تیری زبان کاٹ دوں گئی۔" دادی بولی۔

"ہائے! ڈائلوگ !

اتنا غصہ اچھا نہیں۔

ویسے اپس کی بات ہے آپ کر کیا رہی تھی، دروازہ پر؟" ماہی نے پوچھا۔

"کلموھی، یہ سب تیری وجہ سے ہوا ہے۔ تو نے جان بوجھ کر دروازہ کھولا۔ میں تو خالدہ کو چائے بنانے کا بولنے ا رہی تھی" دادی درد سے بولی۔

ماہی نے زور زور سے ہاں سننے لگ گئی۔

"مذاق اچھا تھا۔"

مجھ سے جھوٹ دادی؟ مجھ سے۔۔

ہاہا! آپ کی رگ رگ سے واقف ہوں دادی جان!" ماہی آنکھ دبا کر ہنستی بولی۔۔

دادی چوری پکڑے جانے پر کڑھ کر رہ گئی۔

"اسی لیے کہتے ہیں اتنا ہی کرو جتنا خود کے لیے برداشت کر سکو۔۔" ماہی نصیحت دیتی بولی۔

"اب کل کی پیدا ہوئی لڑکی مجھے بتائے گی؟ کیا اچھا ہے کیا برا؟" دادی غصے سے بولی۔

"ارے دادی! میں کیوں بتانے لگی۔"

اب ویسے بھی آپ کا دور ختم ہونا چاہتا ہے۔ اب ہمارے سکھ کے دن ہیں۔ آپ کا راج ختم۔۔ اور دوسری بات میں آپ کو خود بتا دیتی ہوں شاید آپ کو اچھے سے سنی ناں ہو، اپنی سے میں ملوں گی اور پھر اس گھر میں بھی میں لے کر آؤ گی۔ آپ کو جو کرنا ہے کر لو۔۔" ماہی بے خوف ہو کر بولی۔۔

جبکہ دادی غصے سے تپ گئی۔

"میرے ہوتے ہوئے اس بے غیرت کو میں اس گھر میں قدم نہیں رکھنے دوں گی۔ تمہارے باپ سے کہہ کر تمہارا بھی بہت جلد انتظام کروانا ہوں۔" دادی بولی۔

"میں تو کب سے چاہتی، پر کوئی سنتا ہی نہیں۔ چلیں آج تو آپ نے میرے دل کو بات کر دی۔ آج جی ابو سے بات کریں۔ میرے لیے کوئی پیارا سا، خوبصورت سا، لمبا، کم از کم 6 فٹ قد ہو، بال سلکی پر کالے، بھوری آنکھیں ہونی چاہیے، چلے تو سب اسے ہی دیکھیں، اور اور اور باقی بعد میں سوچ کر بتاؤں گی۔" ماہی اپنی مرضی بتاتے دادی کے غصے کو مزید ہوا دے گئی۔

جبکہ خالدہ کو اتنا دیکھ کر ماہی اپنی زبان بند کر گئی۔

سب رات کا کھانا کھا رہے تھے جب شاہ عالم نے شاہیر کے ولیمے کا اعلان کیا۔

"اس ہفتہ، میں ہی شاہیر کا ولیمہ کر دیا جائے گا۔" شاہ عالم نے کہا۔

یہ سننا تھا کہ مزدلفا کے نوالہ اٹک کیا۔

اور کھانسنے لگ گئی۔

"یہ لو پانی،" حیانے جلدی سے پلق کا گلاس مزدلفا کو پکڑا دیا۔

مزدلفا نے پانی کے دو گھونٹ لیے، تو تھوڑا آفا تھا ہوا۔

"بیٹا آپ ٹھیک ہو؟" شاہ عالم نے دلف سے پوچھا۔

"جی، جی۔۔" دلف نے آہستہ سے کہا۔

جبکہ شاہیر دلف کے چہرے پر اپنی پریشانی کو دیکھ چکا تھا۔

اور مسکرا دیا۔

"تو پھر اب سب تیاری شروع کر لو اپنی۔ حیا بیٹا آپ بھی، ان کو لے کر ساری شاپنگ کر لو، کوئی کمی نہیں رہنی

چاہیے ولیمہ میں۔" شاہ عالم نے کہا۔۔

حیا تو یہ سب کر چہک اٹھی۔۔

"بابا! کیا ہم بھیا کی مہندی، رخصتی پھر سے نہیں کر سکتے۔۔؟" حیا نے پوچھا۔

"ہاں! بابا!

میں بھی یہی چاہتا ہوں، کہ بھیا کی ساری شادی کی رسمیں دوبارہ سے کرتے ہیں، ایسے کسی کو کوئی بقت کرنے کا

موقع بھی نہیں ملے گا۔" شیریں نے کہا۔

شاہ عالم سوچ میں پڑ گئے۔

"تم کیا کہتے ہو شاہیر؟" شاہ عالم نے شاہ سے پوچھا۔

"بابا جیسا آپ سب چاہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" شاہیر نے مسکرا کر ایک نظر دلف پر ڈال کر کہا۔

"تو ٹھیک ہے پھر، تمہاری پھر سے دھوم دھام سے شادی کر دیتے ہیں۔" شاہلم نے مسکرا کر کہا۔

جبکہ دلف خاموش بیٹھی پلیٹ کو دیکھ رہی تھی۔

"اس ماہ کی 18 تاریخ فکس ہے اب۔ سب تیاری آج سے شروع کرو۔" شاہ عالم نے کہا۔

"اوکے بابا!" شیریں نے خوشی سے کہا۔

"اور حیا! کچھ دن یونی سے اف کر لو، سب تیاری بہت زبردست ہونی چاہئے۔" شاہ عالم نے کھانا کھاتے ہوئے کہا۔

"بابا! ہمارے پیپر ہونے والے ہیں کچھ ہی دنوں میں، لیکن آپ فکرناں کریں، ہم سب کر لیں گے۔" حیا دلف کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔

"بہت اچھی بات ہے۔ اور شیریں صاحب آپ؟ کیا ارادے ہیں آپ کے؟" شاہ عالم نے توپوں کا رخ شیریں کی طرف کیا۔

شاہیر کی نظر بار بار مزدلفا کی طرف جاتی، جو خاموش تھی۔

"بابا! میں تو اپنے بھیا کی شادی خوب مزے سے منانا چاہتا ہوں۔ اور آپ پلیز اس موقع پر مجھے روک ٹوک ناں کرے گا پلیز۔" شیریں نے کہا۔

"لیکن یہ آخری چانس ہے۔ اس کے بعد کوئی حتمی فیصلہ لینا ہے تمہیں۔ افس یا سٹدی۔۔ سمجھ گے؟" شاہ عالم نے کہا۔

"او کے بابا!۔"

تب تک کام کا کوئی نہیں بولے گا۔۔

اور بھیا کی شادی کی ساری ذمہ داری میری۔" شیریں نے بہادر بن کر کہا۔

"ٹھیک ہے، بر خودار۔" شاہ عالم نے مسکرا کر کہا۔۔

کھانا ایسے ہی خوشگوار ماحول میں کھایا گیا۔

اور پھر سب اپنے اپنے کمروں کی طرف چل دیے۔۔

ماہی نے جیسے ہی رات ہوئی پھر سے اسی نمبر پر کال کی۔

دوسری بیل پر کال اٹھالی۔

"ہیلو۔! اپنی۔۔" ماہی جلدی سے بولی۔

"کون؟" حیانے پوچھا۔

"یہ نمبر اپنی کے پاس نہیں تھا کیا؟" ماہی نے پوچھا۔

"کونسی اپی؟" حیانے پوچھا۔

"میری اپی، مزی اپی۔ میرا مطلب ہے مزدلفا۔" ماہی نے جلدی سے کہا۔

مزدلفا کے نام پر حیا ٹھٹھک گئی۔

"ہیلو؟" ماہی کوئی جواب ناں پا کر پھر سے بولی۔

"تمہاری اپی بالکل ٹھیک ہے۔ ماہی۔" حیانے آہستہ سے کہا۔

"پلیز میری بات کروادیں۔ ایک بار ان سے ملوادیں ہمیں۔۔ امی بہت یاد کرتی ہیں۔" ماہی نے کہا۔

"دیکھو ماہی! میں اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتی۔" حیانے افسوس سے کہا۔

کیونکہ صبح کا واقع یاد تھا جب شاہیر نے غصے سے منع کیا تھا۔

"پلیز اپی! ایک بار پلیز۔۔"

آپ کو اللہ کا واسطہ۔۔" ماہی نے دکھی ہو کر کہا۔

حیا شروع سے ہی نرم دل لڑکی رہی تھی۔۔

ماہی کے لہجہ پر نرم پڑ گئی۔

"کچھ دن تک مزدلفا اور میرے بھیا کا ولیمہ ہے۔ مکن اسے ساتھ لے کر کارڈ دینے تمہارے گھراؤں گی۔ ٹھیک ہے؟" حیا نے کہا۔

"تھینک یو اپی۔۔"

آپ۔ بہت اچھی ہیں۔ بالکل ویسی ہی جیسی میری اپی ہیں۔۔" ماہی نے مسکرا کر کہا۔

"اچھا بس۔ جانتی ہوں تمہیں بھی۔ دلف نے سب بتایا ہوا مجھے۔ بہت پہنچی ہوئی چیز ہو تم بھی بیٹا۔" حیا نے ہنس کر کہا۔

ماہی یہ سن کر تھوڑا شرمائی۔

"چلو میں رکھتی ہوں۔ کسی کو اس بات کا بتانا مت۔" حیا نے سمجھایا۔

"اوکے۔"

پکا نہیں بتاؤں گی۔" ماہی نے کہا۔

"Good girl..."

انٹی کا خیال رکھا کرو۔

اللہ حافظ۔۔ "حیا مسکرا کر بولی۔

"اللہ حافظ۔ "ماہی بھی مسکرا کر بولی۔

اور کال کاٹ گئی۔

حیا بیٹھ کر سوچنے لگ گئی۔

کہ کیسے اپنی کہی بات پڑ عمل کرے۔

"اگر بھیا کو اس بات کا ذرا سا بھی علم ہو گیا تو میری خیر نہیں۔" حیا نے سوچا۔

"اب کیا ہو سکتا، خود ہی پنگا لیا ہے۔

چل حیا اللہ کا نام لے کر ڈٹ جاؤ۔" حیا نے ہنس کر کہا۔

شاہیر نے کمرے میں جاتے ہی روحان کو کال ملائی۔

"کیا مصیبت آن پڑی ہے؟" روحان نے تھکے ہوئے لہجہ میں کہا۔

"مصیبت تو جوانی تھی آگئی۔۔ اب تو اچھے دن آنے والے۔۔" شاہیر کمرے میں آتی دلف کو دیکھ کر بولا۔

خود کو مصیبت سن کر دلف نے غصے سے شاہیر کو دیکھا۔

اور بغیر کچھ بولے صوفہ پر بیٹھ گئی۔

"تو پھر یہ سب بتانے کیلئے مجھے کال تو نے کی ہے؟ روحان نے کہا

"ارے نہیں۔ میری جان۔۔"

تمہیں کچھ بتانا ہے مجھے۔" شاہیر ایک نظر دلف پر رکھے روحان سے بولا۔۔

اتنا اچھا بلانے پر روحان اٹھ کر بیٹھ گیا۔

جبکہ دلف اوچھل پڑی۔ اور غصے سے شاہیر کو دیکھا۔ جو اسے نظر انداز کیے کال پر مصروف تھا۔

"Are you alright ??"

روحان نے پریشانی سے پوچھا۔۔

"ہا ہا !"

ہاں ہاں ٹھیک ہے سب۔۔ تم۔ پریشان ناں ہو۔" شاہیر مزدلفا کو مزید غصہ دلانے کی کوشش کرنے لگا اور کافی حد تک کامیاب بھی رہا۔

"کوئی کام ہے کیا؟ خیر تو ہے؟ اتنے مسکے کیوں لگا رہے ہو۔۔ کچھ کھاپی تو نہیں۔ لیا۔۔؟" روحان نے پوچھا۔

"میری شادی فکس ہو گئی ہے۔۔"

تم اپنی تیاری پکڑو۔ میرے ساتھ رہنے کی۔۔۔ جب تک شادی نہیں جو جاتی طب تک ہم دونوں ساتھ رہیں گے ایک کمرے میں۔۔۔ "شاہیر دلف کے چہرے کو دیکھ کر بولا۔

جو روحان کی بات سن کر مزید سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

اپنی ہنسی دبانے کے لیے شاہیر چہرہ دوسری طرف کر گیا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف روحان کا دل کیا سردیوار میں مار لے۔۔۔

"ارے میرے بھائی! میں ہوں روحان۔۔۔ کیوں میری عزت کا فالودہ بنانے پر تلا ہوا۔۔۔ ایسی باتیں اپنی بیوی سے کر۔۔۔ ناکہ مجھ سے۔۔۔ میرے مئی پاپا کو علم ہوا تو اگلے ہی دن مجھ مائے شادی جیسی قید میں دھکیل دیں گے وہ، کچھ تو خیال کر۔" روحان افسوس سے بولا۔۔۔

جس پر روحان اپنی ہنسی کو دبانے کے لیے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

پچھے مزدلفا غصے سے تکیہ ادھر ادھر پھینکنے لگ گئی۔۔۔

"جب اس چڑیل کے ساتھ رہنا ہے شادی تک تو شادی بھی اسی سے کر لے۔۔۔ ٹھہر کی، مجھے تو پہلے ہی شک تھا اس کی حرکتوں پر۔۔۔ اب تو یقین ہو گیا۔۔۔ زندگی عذاب کروں گی اس کی۔۔۔ سمجھ کیا رکھا ہے اس نے۔۔۔ شادی مجھ سے اور باتیں کسی اور سے۔۔۔ ایسی کی تھیں۔۔۔" مزدلفا غصے سے کمرے کے چکر لگاتی بولی۔۔۔

"نجانے کیا کیا بول رہا ہونا اس منحوس سے۔۔۔ ایک دفعہ آ جائے بتاتی اس کو۔۔۔" دلف ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتی بولی۔۔۔

"ہاہاہا!"

اچھا بات سن۔ بابا نے اس ماہ کی 18 کو شادی رکھی ہے۔ مطلب سب رسم ہو گئیں۔۔ تو میرے پیارے دوست۔۔ ہم کچھ آخری خوشی کے لمحات ایک ساتھ گزاریں گے۔۔ اس لیے تو سامان پیک کر۔ کل میں تجھے لے اوں گا۔" شاہیر نے ساری بات بتائی۔

"شاہ!" روحان بولا۔

"کیا ہو آ؟" شاہیر نے حیران ہو کر کہا۔

"بہت افسوس ہو رہا ہے۔ تیری ساری آزادی ختم ہونے والی۔۔ میں ترے دکھ میں برابر کا شریک ہوں۔۔" روحان ہنستا ہوا بولا۔

"بیٹا! زیادہ خوش ناں ہو۔"

بہت جلد تیرا بھی پتہ کٹ جانا۔ کسی دن اوں حمزہ انٹی سے بات کرنے کہ اس کو بھی کسی کھونٹے سے باندھ دیں۔۔ بہت کر لی عیش۔۔" شاہیر نت ہنس کر کھا۔۔

"فلحال تو میری فکر چھوڑ۔۔"

اپنی فکر کر۔۔ سچی مجھے تو بہت ترس آ رہا۔۔ تری فیوچر والی حالت سوچ سوچ کر۔" روحان ہنسی دبا کر بولا۔

"کونسی حالت؟" شاہیر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہی کہ شادی کے 3 سال بعد، شاہیر کے بال جو ابھی کالے اور سلکی ہیں طب بالکل گھاس کی طرح ہو جائیں گے، جن کو تمہارے 3 بچے پکڑ کر کھینچ رہے ہو گے۔۔ اور شاہیر صاحب ان کا فیڈر بن رہے ہو۔ گے۔۔ پھر شاہیر کو آواز اے گی، "اوجی! سنتے ہو، یہ آج ماسی نہیں آئی تو پلیز پوچھا بھی لگا دو۔۔" روحان نے شاہیر کا 3 سال بعد والا خاکہ کھنچا۔۔

جسے سن کر شاہیر نے جھر جھری لی۔۔

"توبہ مھی ہے۔۔ دفعہ ہو جاؤ تم تو۔۔ منہ انسان۔" شاہیر غصے سے فون رکھ گیا۔۔

جبکہ روحان کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔۔۔

روحان سے بات کرنے کے بعد شاہ کمرے میں آیا تو سامنے مھی مزدلفا جان بوجھ کر بھالو کو غصے سے گلے لگائے سونے کا ٹانگ کر رہی تھی۔۔

ایک نظر مزدلفا پر ڈال کر شاہ نے آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔۔

مزدلفا جو ایک آنکھ چپکے سے کھول شاہ کی حرکات پر نظر رکھے ہوئے تھی۔۔
جو کہ شاہیر سے ہر گز چھپی ناں تھی۔۔

مزدلفا کو اٹھانے کے لیے شاہیر نے جان بوجھ کر سیل کو کان سے لگایا۔۔
"ہاں بے بی !

اب ہم آرام سے بات کر سکتے ہیں۔۔" شاہ نے ایک نظر دلف پر ڈال کر مزے سے کہا۔۔

یہ سن کر دلف غصے سے شیری کا دیا ہوا بھالو نیچے پھینک گئی۔۔

شاہ نے کوئی توجہ ناں دی۔۔

"ہاں یار کیا بتاؤں۔۔

بس بابا نے اتنی جلدی شادی رکھ دی کہ کچھ کہنے سننے کا موقع ہی ناں ملا۔۔" شاہ نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔۔

یہ سننا تھا کہ دلف کا ضبط جواب دے گیا۔۔

اور غصے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔

"تو بابا تو منع کر دو۔۔

ناں کرو شادی۔۔ جاؤ اس چڑیل کے پاس۔۔ یہاں کیا کر رہے؟" مزدلفا غصے سے نم آنکھوں سے بولی۔۔

شاہیر یہی تو چاہتا تھا کہ مزدلفا جلے اور خود ہی کچھ بولے۔۔۔

مزدلفا کی بات پر ہنسنے لگ گیا۔۔۔

جبکہ شاہ کی ہنسی اس وقت دلف کوزہ لگ رہی تھی۔۔۔

"میں کونسا جان کر رہا ہوں، بابا کا حکم ہے اب کیا کر سکتے۔" شاہ نے مزید غصہ دلانے کے لیے کہا۔

یہ سن کر مزدلفا کے چہرے پر افسوس چھا گیا۔۔۔

اور آنکھوں سے آنسو نکل اے۔۔

"نہیں کر رہی شادی، میں کل ہی انکل کو منع کر دوں گی۔۔ آپ رہیں خوش۔۔ جارہی ہوں اس کمرے سے بھی۔۔" مزدلفا آنسو صاف کرتی غصے سے اٹھی۔۔

شاہیر کا ارادہ مزدلفا کو رولانا نہیں تھا، مزدلفا کے آنسو شاہ کے دل پر گر رہے تھے، آنسو دیکھ کر شاہیر کے دل کو کچھ ہوا۔ تبھی جلدی سے دلف کا ہاتھ پکڑا۔

"کہاں جارہی ہو پھر؟" شاہ نے دلف کا ہاتھ اپنی طرف کھینچ کر کہا۔

مزدلفا جو اپنے غصے میں جارہی تھی اچانک کھینچنے پر شاہ کے چوڑے سینے سے آگئی۔۔

"جہاں بھی جاؤں، آپ کو کیا۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔" مزدلفا دور ہوتی بولی۔۔

جبکہ شاہیر نے دلف کے گرد بازو پھیلا لیے۔۔

"ارے ایسے کیسے۔۔ میں پھر بابا کو کیا جواب دوں گا۔۔" شاہیر نے مزدلفا کا چہرہ اوپر کر کے پوچھا۔۔

"مجھے نہیں پتہ۔ بول دینا۔ کہ مجھے اس چڑیل سے شادی کرنی ہے۔" مزدلفا سوں سوں کرتی بولی۔۔

"ہاہا!"

اور اگر میں کہوں وہ چڑیل تم ہی تو پھر؟؟ "شاہیر دلف کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔

"جھوٹ!"

میں بالکل بھی اب باتوں میں نہیں اؤں گی۔۔ چھ چھوڑیں مجھے۔ "مزدلفا اپنی تیز ہوتی دھڑکن کو قابو کرتی خود کو شاہیر کی گرفت سے آزاد کرواتی بولی۔

"تمہیں کیسے چھوڑ دوں؟؟ اب تو یہی سمجھو کہ مرتے دم تک نہیں چھوڑنے والا۔۔" شاہیر مزدلفا کے بال ٹھیک کرتا بولا۔۔

کچھ دیر پہلے والے غصے کی جگہ ہچکچاہٹ نے لے لی تھی۔۔

"م، مجھے ن، نہیں پتہ۔۔" مزدلفا نے ادھر ادھر دیکھ کر بولا۔۔

"ہمم!"

سوچ لو میرے پاس ابھی بھی دوسرے آپشن موجود ہے۔۔ پھر ناں کہنا بتایا نہیں۔ "شاہیر مسکراہٹ دبا کر مزدلفا کے کان میں بولا۔۔

دلف نے غصے سے شاہیر کو گھورا، لیکن شاہ کو خود پر نظریں مرکوز کیوں پا کر وہیں نظر پھیر گئی۔۔

"اف کی چیز ہو یا رتم ویسے۔۔ یادداشت گئی ہے پر لگتا ہے جاتے ہوئے زبان دے گئی ہے۔" شاہیر لب دباے مسکرا کر بولا۔۔

کیونکہ جب پہلی دفعہ دیکھا تھا تو دلف بہت ڈر پوک لگی تھی۔۔ اور کم گو بھی۔۔

مزدلفا نے یکدم سر اٹھا کر شاہیر کو دیکھا۔۔

"آپ کو کیسے پتہ؟" دلف نے پوچھا۔

"کیونکہ ہماری پہلی ملاقات ہی میرے لئے یادگار بن گئی تھی۔ اور بدلے میں آپ محترمہ کو دے گئی۔۔" شاہیر مسکرا کر بولا۔۔

مزدلفا نے غور سے شاہ کی مسکراہٹ کو دیکھا۔۔

شاہ مسکراتا ہوا بالکل ایک مکمل حسین، وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔

دلف جو یاد نہیں کہ کبھی اس نے اتنا پرکشش مرد دیکھا ہو۔۔

مسکراتے ہوئے کالی آنکھوں میں چمک، ہلکی شیو کے ساتھ، مزدلفا کو اپنا اسیر کر گیا تھا۔۔

مزدلفا ٹکلی باندھے شاہ کو دیکھ رہی تھی جب شاہ نے چٹکی بجا کر دلف کو ہوش میں لایا۔۔

"کہاں گئی؟؟" شاہ نے پوچھا۔

دلف شرمندہ ہوتی نظر جھکا گئی۔۔

"دیکھ لو دیکھ لو۔ تمہاراھی ہوں سوئی۔۔ ہاں پر نظر ناں لگا دینا ورنہ میرے لیے مشکل ہو جائے گی۔" شاہیر
مزدلفا کو کمر سے پکڑ کر خود سے قریب کر تا شمار زدہ لہجہ میں بولا۔۔

مزدلفا کو اپنے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے محسوس ہو رہے تھے۔۔

"ک، کہیں نہیں۔۔ م، مجھے سونا ہے۔" مزدلفا جلدی سے خود کو شاہ سے دور کرتی بولی۔۔

"مان لیتے ہیں مسز شاہ!!

لیکن زیادہ دن نہیں ہیں اب۔۔ تیار رہو۔۔ یہ سب، یہ دوری چند دن کے لیے ہے۔

Enjoy your life Sweetheart ...❤️"

شاہیر آنکھ دبا کر مسکرا کر بولا۔۔

جبکہ مزدلفا جلدی سے بیڈ پر لیٹ کر چادر تان گئی۔۔

اور اپنی تیز رفتار دھڑکن کو نارمل کرنے میں لگ گئی۔۔۔

"اف!

کیا ہو گیا ہے دلف!

اتنا بھی کیا گھبرا نا۔۔ کھا تو نہیں جائے گاناں۔ ڈٹ کر مقابلہ کرو۔۔۔ "مزدلفا خود کو حوصلہ دیتی بولی۔۔

"لیکن کیسے؟ جیسے ہی وہ سامنے اتا ہے میری تو زبان پر بڑے بڑے تالے لگ جاتے ہیں۔۔ کیا کروں۔۔ کچھ بولا نہیں جاتا، الٹا یہ منحوس دل کو پتہ نہیں کیا جو جاتا ہے۔۔ "دلف اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر غصے سے بولی۔۔

ابھی یہ سب سوچ رہی تھی کہ شاہ نے چادر اتار دی۔۔

"One thing...

یہ پلیر اپنا سونے کا ڈھنگ ٹھیک کرو۔۔ مجھ سے ایسا سونا مزید برداشت نہیں ہوتا۔۔ ورنہ پھر میں نے روکا تو تمہیں مشکل ہو سکتی ہے۔۔ "شاہیر دلف کی جانب جھک کر بولا۔۔

دلف سانس روکے شاہیر کی بات سننے لگ گئی۔۔

اور جلدی سے بات پوری ہونے پر پھر سے چادر لے لی۔۔

جس پر شاہیر کا قہقہہ لگا۔۔

"چلو سو جاؤ، نیند پوری کر لو۔۔ پھر بعد میں مجھے الزام ناں دینا۔ "شاہیر ہنستا ہوا بولا۔۔

جبکہ مزدلفا ایسے خاموش ہو گئی جیسے اس کمرے میں ہو ہی ناں۔۔

شاہیر ایک نظر دلف پر ڈال کر اپنے افس کے ایک پروجیکٹ کے اوپر کام کرنے کے لیے اسٹڈی روم چلا گیا

شاہیر کے جانے پر دلف نے ہونا رکھا ہوا سانس بحال کیا۔۔
 اور خود بھی جلدی سے اٹھ کر اپنے ڈوپٹہ سے اپنے پاؤں باندھ کر لیٹ گئی۔۔

روحان شاہ کی شادی کا سن کر دل سے بہت خوش تھا لیکن جان بوجھ کر شاہ کو چھیڑ رہا تھا۔۔

جب لیٹنے لگا تو یکدم آنسو بھری آنکھیں، ذہن کے پردے پر آگئیں۔۔

"اف! یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے آخر۔۔

پاگل ہو جاؤں گا میں تو۔۔" روحان اٹھ کر بیٹھ کر بولا۔۔

"بیٹا اب پاگل تو پہلے ہی ہو چکا ہوں۔۔

کہیں یہ محبت۔۔۔ نہیں نہیں۔۔ مجھے یہ کبھی نہیں ہو سکتی۔۔" روحان نے جلدی سے خود کی نفی کی۔۔

"بس اب اور نہیں سوچنا۔۔ خود کو ان سے دور رکھنا ہے۔" روحان نے اٹل فیصلہ کرتے ہوئے کہا اور پھر سے

آنکھیں بند کر کے سونے لیٹ گیا۔۔ لیکن پھر بھی حیا کا چہرہ بار بار آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا۔۔

شاہیر دیر ٹک اپنا کام کرتا رہا۔۔

پھر جب تھک کر کمرے میں آیا تو مز دلفا کو دیکھنے کیلئے دل مچنے لگ گیا۔۔

مجبور آدلف کی جانب چل دیا۔۔

گھٹنوں کے بل بیٹھ کر دلف کے چہرے سے چادر کو آہستہ سے اتارا۔۔

اور وہیں بیٹھ کر بازو ٹکائے دیکھنے لگ گیا۔۔

"پتا نہیں یہ سب کیسے ہو گیا، کبھی نہیں سوچا تھا کہ یوں کوئی میری لائف میں آئے گا، مجھے، شاہیر شاہ عالم کو بھی کسی سے محبت ہوگی، بہت عجیب بات ہے نا، لیکن اب تو یہ دل تم پر آگیا ہے۔۔ اور میں کچھ بھی نہیں کر سکا۔۔" شاہیر سوئی ہوئی دلف کے چہرے پر ہاتھ پھیرتا آہستہ آہستہ بولا۔۔

اور پھر جھک کر دلف کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔

" Now ..really Im in love with you .my heart ..😊"

شاہیر دلف کو پیار سے دیکھتا بولا۔۔

اور پھر چادر ٹھیک کرتا کھڑا ہوا۔۔

اچانک شاہیر کی نظر بندھی ہوئی ٹانگوں پر نظر پڑی تو بے اختیار ہنس دیا۔۔

اور بیڈ کی اپنی جانب جا کر لیٹ گیا۔۔

دلف کی شاہ کی طرف پیٹھ تھی۔۔

شاہ کافی دیر یوں ہی لیتا رہا اپنے اور مزدلفا کے انے والے دنوں کو سوچ کر مسکراتا رہا۔۔

کافی دیر تک نیند ناں آئی تو شاہیر نے اگے بڑھ کر دلف کا رخ اپنی طرف کر لیا۔

اور آہستہ سے اوئی طرف کھینچ لیا۔ شاہیر جانتا تھا، اس معاملہ میں دلف کی نیند کافی اچھی تھی۔۔

اسی چیز کا فائدہ اٹھا کر دلف کو۔ اُننے مزید قریب کیا۔۔

کچھ پل یو نہی دلف کے چہرے پر انگلیاں پھیرتا مسکراتا رہا۔۔

پھر دلف کے دونوں گال چوم لیے۔۔

جس پر دلف تھوڑا کسمائی۔۔

" Just wait and watch my Life...

You will be mine ..."

شاہیر نے دلف کے کان میں سرگوشی کی۔۔

اور دلف کو اپنے سینے لگائے سونے کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔

صبح ناشتہ کرنے کے بعد حیانے دلف کو اشارہ کیا کہ وہ جلدی سے اس کے کمرے میں آئے۔۔۔ آج یونی سے چھٹی لے لی تھی۔

مزدلفا بھی ناشتہ کرنے کے بعد حیا کے کمرے میں آگئی۔۔۔

"کیا ہوا حیا؟" دلف نے پوچھا۔

"اب جو بات میں بتانے جارہی ہوں، اس کا علم بھیا یا کسی اور بندے کو نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ سمجھ گئی؟" حیانے راز بتانے والے انداز میں کہا۔

"پکا! کسی کو نہیں بتاؤں گی۔۔۔" دلف منہ پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔۔

"کل میں اور تم، یونی سے سیدھا، تمہارے گھر، تمہاری امی اور بہن سے ملنے گھر جائیں گے۔" حیانے آہستہ سے اپنا پلان بتایا۔

یہ سننا تھا کہ دلف خوشی سے اوچھل پڑی۔۔

"سچی؟؟؟" دلف نے بے یقینی سے پوچھا۔

حیا نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

اور دلف بھاگ کر حیا نے گلے لگ گئی

" Thank you sooooooooooooooooooooooooooooo

sooooooooooooooooooooooooooooo much ..."

دلف خوش سے حیا کو ایک کس دے کر بولی۔۔

"لڑکی ہوش کرو۔۔ یہ کس مجھے نہیں بھیا کو دو تو وہ تھوڑا تمھارے قابو میں آجائیں۔" حیا نے ہنس کر آنکھ دبا کر کہا۔

جس اور دلف سرخ ہو گئی۔۔

"بد تمیز۔۔" دلف نے حیا کو ایک مکا مارا۔۔

"ہاہا!"

ویسے یار میں سوچ رہی،

جب تم ایسے شرماتی ہوئی تو بھیا کا کیا حال ہوتا ہو گا۔" حیا نے مزید دلف کو تنگ کرنے کے ارادہ سے کہا۔۔

"حیااااا۔۔۔" دلف نے غصے سے کہا۔۔

"جی جان حیا۔۔" حیا کو دلف کو تنگ کرتے مڑہ آرہا تھا۔۔

"نہیں کرو۔۔" دلف نے غصہ دکھایا۔۔

!!"ہائے

پھر سے کہنا۔۔ کتنی پیاری لگتی ہو اسے اپنی چھوٹی سی ناک پھلا کر غصہ کرتی۔۔ "حبانے ناک پکڑ کر کھنچ کر کہا۔۔

جبکہ دلف بھی حیا کی شرارت پر مسکرا دی۔۔

اور دونوں ہاں سننے لگ گئی۔

✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱

شیری نے اعلیٰ اور شاندار کارڈ بنوالیے تھے۔ اب سب مدعو لوگوں کے نام لکھ رہا تھا۔

جب حیا اور دلف وہاں آ گئیں۔۔

"ہیلو !

بآند۔۔ "حیا نے اتے ھی شیر ی کے بال خراب کر کے کہا۔۔

جس پر شیرى نے غصے سے حیا کو دیکھا۔

"کی کر رہے شیرى بھائی۔" دلف نے پوچھا۔

"بھابھی کیا جڑ سکتا ہوں بھلا، میں معصوم سا بندہ، بس دوسروں کی شادی کے کارڈ کو دیکھ دیکھ اور لکھ لکھ کر اپنے دل کے ارمان پانی میں بہا رہا ہوں۔" شیرى نے دکھی ہوتے ہوئے کہا۔

جس پر دلف اور حیا کا ایک ساتھ قہقہہ لگا۔

"ظالم خواتین۔" شیرى نے دانت پیس کر کہا۔

"اچھا شیرى ایک کارڈ ہمیں دے دو۔ مجھے اوئی دوست کو دینا ہے" حیا نے کہا۔

"کونسی دوست کو؟ نام بتاؤ۔" شیرى نے اپنا کام کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں بتاؤں۔ بہت ساری دوست ہیں میری۔" حیا نے جلدی سے کہا۔

"ایسی کونسی دوست جس کا مجھے نہیں پتا۔" شیرى نے حیا کو دیکھ کر کہا۔

"تمہیں میری چند ایک دوست کا پتا بس۔ اور اچھا ہی تم ان سے دور رہو۔ جیسے کام ہیں میری ناک کٹوا دو گے سب کے سامنے۔" حیا نے جل کر کہا۔

"اوہ ہیلو !

تمہاری دوستیں تمہاری جیسی ہی ہونی۔۔ چھپکلی جیسی۔۔ اور میں ٹھہرا ہینڈ سم، سمارٹ، سٹائلیش خوبصورت، حسین مرد۔۔ ان کا مجھ سے کیا مقابلہ۔۔ ویسے بھی تم کیا جانو، کتنی لڑکیاں لائن میں لگی کھڑی۔۔ "شیری نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا۔۔

"جی جی !

جانتی ہوں۔۔ تبھی تو ایک لڑکی سے اپنی کار کا حشر نشر بھی کروا کر اے تھے۔۔ "حیا کا اشارہ اس دن کی طرف تھا جب شیری نے غصے سے گھر آ کر حیا کو بھی بتایا تھا کہ ایک لڑکی نے اس سے کیسے بد تمیزی کی تھی۔۔ جبکہ دلف نے حیرت سے شیری کو دیکھا۔۔

حیا کی بات پر شیری نے تپ کر حیا کو دیکھا۔۔

جیسے کہہ رہا ہو۔۔ "یار بھابھی کے سامنے تو عزت کا کباڑا ناں کر۔"

"اچھا یہ لو کارڈ اور جاؤ، جان چھوڑو میری۔۔" اس سے پہلے کہ دلف کے سامنے حیا کوئی کربات کرتی شیری نے حیا کو چلتا کیا۔۔۔

حیا اور دلف ہنستی ہوئی کارڈ اٹھا کر وہاں سے آ گئیں۔

#...

"حیا! اگر اس کھڑوس کو پتا چلا تو کیا ہو گا؟؟" دلف نے اپنا ڈر بیان کیا۔

"کچھ نہیں ہوتا! میں ہوں ناں۔ پریشان نہیں ہونا۔ بس پر اعتماد رہنا ہے تاکہ کسی کو۔ ہم پر شک ناں ہو۔۔" حیا نے دلف کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔

حیا کی بات سن کر دلف جو تھوڑا حوصلہ ہوا۔۔

لیکن پھر بھی شاہیر کا اس دن کا غصہ ابھی تک یاد تھا۔۔ اور یہ سوچ سوچ کر جان حلق تک آ جاتی۔۔

روحان یونی آیا تو دل نے حیا کو دیکھنے کی خواہش کی۔۔

بار بار سمجھانے پر جب ناں مانا تو مجبوراً روحان اپنے افس سے نکل آیا۔

آخر کہیں بھی دل نہیں لگا تو بے اختیار حیا کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف قدم اٹھ گے۔۔

"کہاں ڈھونڈو اسے۔۔" روحان نے سر پر ہاتھ مار کر کہا۔۔

تبھی اچانک روحان کی نظر روشا پر پڑی۔۔ اور حلق تک کڑوا پڑ گیا۔۔

" Ohh God ...

یہ کہاں سے آگئی۔۔ "روحان نے غصے سے روشا کو اپنی جانب اتے دیکھ کر کہا۔۔
اور واپس قدم موڑ لیے۔

"کلیغ وقت ہمیں بھی دے دیں۔۔ ہم بھی پڑے ہیں رآہوں میں۔۔ "روشا ایک ادا سے کہتی روحان کے
مقابل آئی۔۔

روحان کوئی جواب دیے بغیر وہاں سے جانے لگا۔۔

"جسے آپ ڈھونڈھ رہے ہیں، وہ نہیں آئی۔۔ "روشانے خبر دی۔۔

روشاکے توقع کے مطابق روحان یہ سن کر اپنے قدم روک گیا۔۔

جسے دیکھ کر روشا مسکرا دی۔۔

"مطلب تیر اپنے نشانے پر لگا ہے۔ "روشادل میں بولی۔۔

"مس آپ کس کی بات کر رہی ہیں؟؟ اور میں نے پوچھا آپ سے کسی کے بارے میں؟؟ نہیں ناں، تو کیوں بار
بار اپنی عزت کروانے آ جاتی ہیں آپ؟ عزت رآس نہیں آتی کیا؟" روحان ایڑھی کے بل موڑا اور روشاکے
مقابل آکر بولا۔۔

روشاکا ضبط سے چہرہ سرخ ہو گیا۔۔

جسے دیکھ کر روحان نے نخوت سے سر جھٹکا۔۔

"دیکھو! مجھے تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور ناں بھی میں چاہتا ہوں کہ میں کچھ ایسا سخت بول جاؤں کہ بعد میں تمہیں برا لگے، کیونکہ مجھے اپنے کیے پڑا بھی ندامت نہیں ہوتی۔ کافی سمجھدار ہو۔۔ آخری دفعہ سمجھا رہا ہوں۔۔ اپنی حد میں رہو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔" روحان تمسخر سے کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔

روحان کا انداز، لہجہ سب روشا کی اذیت کو مزید بڑھا گیا۔۔

"Now no more...."

"Its too much Rohan Shah ..."

روشا غصے سے مٹھیاں بند کرتی بولی۔۔

اور وہاں سے غصے سے نکل گئی۔

روحان اپنے افس میں جا کر غصے کو قابو کرتا چکر لگاتا رہا۔۔

"کیا مصیبت ہے یہ لڑکی، عزت نام کی کوئی چیز نہیں اس میں۔۔ اس دن کافی نہیں تھی جو آج پھر آگئی۔۔ بد تمیز۔۔" روحان غصے سے بولا۔۔

"اور اس مس حیا کو کل دیکھتا ہوں۔۔" روحان کو اب حیا پر غصہ آ رہا تھا جو بلا جواز گھر بیٹھی تھی اس بات سے انجان کہ کوئی اس کی ایک جھلک کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔

شیری کارڈ بانٹ رہا تھا۔۔

اپنے دوستوں کو۔۔ لیے۔۔

شاہیر نے کچھ کارڈ خود لے لیے تھے کہ وہ بذات خود ان کو گھر جا کر بلا ناچا ہوتا تھا۔۔

اسی غرض سے باقی دوستوں کو کارڈ دیتا، آخر میں روحان کے گھر چلا گیا۔۔

کوثر بیگم کو شاہیر روحان کی طرح عزیز تھا۔۔

کافی دفعہ کوثر بیگم شاہیر کو گھر بلا لیتی کھانا کھانے کے لیے۔۔ اور اس بات پر کافی بار روحان چڑ جاتا۔۔

"بیٹا میں ہوں ماما! ناکہ وہ شاہیر کا بچہ۔۔" روحان یہی کہتا جس اور کوثر بیگم سے اچھی خاصی عزت بھی کروالیتا

--

گھر آیا تو روحان ابھی گھر نہیں آیا تھا۔۔

کوثر بیگم نے پیار محبت سے شاہیر سے باتیں کرنا شروع کر دیں۔۔

جب شاہیر نے بتایا کہ وہ اپنی شادی کا کارڈ دینے آیا ہے تو کوثر کو دلی خوشی ہوئی۔۔

کیونکہ روحان نے شاہ کے نکاح کا نہیں بتایا تھا۔۔

"ماشاء اللہ !!

اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے۔۔ تمہاری آنے والی زندگی میں ہزاروں رنگ بھرے۔۔" کوثر بیگم مسکرا کر

دعا دیتی بولی۔۔

"جی انٹی۔۔

اور روحان کو آج میں اُننے ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔۔ شادی تک نہ رہے ساتھ رہے گا۔۔" شاہ نے بات بتائی۔۔

"ہاں لے جانا، ویسے بھی ہے تو نکماھی۔۔ چلو تمہاری شادی دیکھ کر کیا پتا اس کا بھی دل کرے شادی کرنے کا

۔۔ کوئی اثر بھی۔۔ لے لے۔" کوثر بیگم مسکرا کر بولی۔۔

اسی وقت روحان نے گھر میں قدم رکھا۔۔

"کس کو اثر ہو رہا ہے۔" روحان شاہ کے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا۔۔

"نا کوئی دعا نا سلام، کب عقل اے گی روجی۔" کوثر سر پر ہاتھ مار کر بولی۔۔

روجی سن کر شاہ کا بے اختیار قبہ نکلا۔۔

جس اور روحان نے کمر میں ایک مکا جڑ دیا۔۔

"خبردار جو میرے بیٹے کو کچھ کہا۔۔ خود تو ہو ایسے اب کیا وہ بگی تمہاری طرح کھڑوس بن جائے۔۔" کوثر نے روحان کو ڈانٹا۔۔

"اما!!"

آپ میری ماں ہیں یا اس کی؟؟" روحان نے جل کر کہا۔۔

"انسان بنو۔۔ اور کچھ شرم کر لو اب۔ دیکھ لو اس کی شادی ہو رہی ہے اور ایک تم ہو جو ابھی تک شادی کے نام سے بھی دور بھاگتا ہے۔" کوثر نے روحان پر چوٹ کی۔۔

"ہاں جانتا ہوں اچھے سے موصوف کو۔۔

پہلے نکاح اور اب شادی۔۔" روحان شاہ کو دیکھ کر آخری بات آہستہ سے بولا۔۔ جسے کوثر ناں سن سکیں۔۔

"اچھا بیٹھو میں کچھ کھانے کو لاتا ہوں۔۔" کوثر شاہیر کے سر پر ہاتھ پھیر کر بولی۔۔

کوثر بیگم کے جانے کے بعد روحان نے شاہیر کو گردن سے پکڑا۔۔

"یہ کیا کر رہا تھا؟؟ میری معصوم ماں کو پٹی پڑھا رہا تھا؟" روحان جل کر بولا۔

شاہیر کو نساکم تھا، اس نے بھی اپنے بازو سے روحان کی گردن کو پکڑ لیا۔

"ہاں تو ظاہر ہے میں اکیلا ہی کیوں قربان ہوں، تم بھی ساتھ ساتھ چلو میری جلتی جان۔" شاہیر ہنستا ہوا بولا۔

اور دونوں گھتم گھتا ہونے لگ گئے۔

اس سے پہلے کہ جنگ کا میدان بننا،
کوثر کو اتے دیکھ کر دونوں شریف بن گئے۔

"انٹی! اپنے بیٹے کو سمجھا دیں میں کچھ نہیں سننے والا۔ تیاری کرے یر چلے میرے ساتھ۔" شاہیر نے آنکھ دبا کر کہا۔

"ارے بیٹا۔"

اس روحی کی ایسی کی تیسری، جائے گا۔ تم فکرناں کرو۔ "کوثر ملازمہ کو چیزیں ٹیبل پر لگانے کر کہتی بولی۔
جس پر روحان نے غصے والی نگاہ ڈالی۔

لیکن شاہیر کندھے اچکا گیا۔

اور پھر کوثر بیگم نے کھانے پر بلایا۔۔

روحان اور شاہیر دونوں لڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔۔

"بابا! آج ہمیں ضروری کام ہے، آپ ہماری فکرناں کیجیے گا۔ ہم۔ خود ہی آجائیں گے۔۔" حیاناشہ کرتی بولی۔۔

شاہ عالم نے حیا کو دیکھا۔۔

"ایسا کیا کام؟" شاہیر نے پوچھا۔۔

"وہ بھیا، آج میں اور دلف اپنی دوستوں کو شادی کے کارڈ دوں گی ناں تو اس لیے۔۔ لیٹ ہو سکتی۔۔" حیانے جلدی سے کہا۔۔

"ٹھیک ہے جب بھی فری ہو، مجھے کال کر دینا۔ لینے آجاؤں گا۔" شاہیر نے جوس کاسپ لگا کر کہا۔۔

دلف نے پریشانی سے حیا کی طرف دیکھا۔۔

"بھیا! ہم آجائیں گے ناں۔۔ پلیز۔" حیانے ضد کی۔۔

"بلکل بھی نہیں! دیکھا نہیں آج کل کے حالات کیسے ہیں۔ شیریں تم لوگوں کو لے اے گا۔۔ اب کوئی بحث نہیں۔۔" شاہ عالم نے کہا۔۔

حیا شیریں کو گھورتی ناشتہ کرنے لگ گئی۔۔

حیا ایک نظر روحان کے افس پر ڈال کر اگے بڑھ گئی۔۔

تبھی روحان اپنے لیکچر کے لیے باہر نکلا۔۔ اور حیا کو جاتے دیکھ لیا۔۔

حیا روحان کو دیکھ کر کچھ پل رکی لیکن پھر دلف کے کہنے پر چل دی، جس پر روحان کے چہرے پر چھائی خوشی، اچانک جھنجھلاہٹ میں بدل گئی۔۔

اور بغیر کچھ کہے تیزی سے حیا سے اگے نکل گیا۔۔

حیا اور دلف اپنے بنائے ہوئے پلان کے مطابق جلدی سے اپنا لیکچر چھوڑ کر یونی سے نکل گئی۔۔

اور باہر روڈ سے ایک رکشہ روک کر اس میں بیٹھ گئیں۔۔
کچھ دور کھڑے علی اور ساتھ دوست نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔
اور رکشہ کے پیچھے چل پڑے۔۔

"شاہ! کب تک فری ہو گے تم؟؟" شاہیر نے روحان سے پوچھا۔
جوا بھی افس میں اپنے کام سے فری ہوا تھا۔
"بس یا ایک لیکچر رہتا ہے وہ دے کر سیدھا تیری طرف ہی اوں گا۔" روحان نے سر کو دباتے ہوئے کہا۔
"چلو ٹھیک ہے۔۔"

"I'm Waiting ..."

شاہیر نے مسکرا کر کہا۔۔
جس پر روحان بھی مسکرا دیا۔۔
اور کچھ ادھر ادھر کی بات کر کے کال کاٹ دی۔۔

لیکن آج ناجانے کیوں روحان کا دل کچھ ڈوب سارہا تھا، جیسے کچھ برا ہونے والا ہو۔۔۔
 کسی احساس کے تحت، روحان اپنے سر کو پکڑ کر بیٹھا تھا۔۔۔ اور پھر کچھ سوچتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

روحان نے لپکھر دینے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔۔۔ اور اپنے کار کی جانب چل دیا۔۔
 لیکن اچانک ایک طرف دو لڑکیاں نظر آئیں جو سڑک پر کھڑی رکشہ کو روک رہی تھیں۔۔
 روحان نے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا تو وہ چادر میں چھپی حیا تھی اور ساتھ مزدلفا۔۔
 یہ دیکھ کر پہلے روحان کے چہرے پر حیرت درائی لیکن پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہاں غصے چھا گیا۔۔
 غصے سے روحان نے کی گردن کی نسیں پھول گئیں۔۔

جیسے ہی حیا اور دلف رکشہ میں بیٹھی، روحان بھی کار میں بیٹھ کر پیچھے نکل گیا۔۔
 جبکہ ان کے ساتھ ساتھ کوئی اور بھی تھا جو حیا اور مزدلفا کے تعاقب میں بھی نکل چکا تھا۔

"دلف! مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔" حیار کشہ میں بیٹھی ڈرتی ڈرتی بولی۔۔

کیونکہ انجانے میں یہ پلان کر تو لیا تھا لیکن اس کے انجام سے ڈر لگ رہا تھا۔۔

ڈر تو مز دلفا بھی رہی تھی لیکن خود کو بہادر بناتی چپ تھی۔۔

"کچھ نہیں ہو گا۔۔ میں ہوں ناں۔۔" دلف نے حیا کا ہاتھ تھام کر کہا۔۔

حیا کے ہاتھ واضح طور پر کپکپا رہے تھے۔ اور یہی حال دلف کا بھی تھا۔۔

"اگر بھیا کو پتا چلا تو؟؟ کیا ہو گا دلف۔۔" حیا نے اپنا ڈر بیان کیا۔۔

یہی ڈر تو مز دلفا کے دل میں بھی تھا کہ اگر اس کھڑوس کو پتا چل گیا وہ تو خون پی جائے گا۔۔

لیکن ساتھ ہی خود کو حوصلہ دے دیا۔۔

"حیا! یہ بات بس ہم دونوں جانتے۔۔ ان کو کون بتائے گا؟" دلف نے ڈر ختم کرنے کو کہا۔

"پکانا؟؟ کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔" حیا نے پوچھا۔

"ہاں میری جان۔۔"

بس یہ آخری بار تھا۔۔ اس کے بعد ایسا کام نہیں کریں گے۔۔" دلف نے پکا وعدہ کیا تھا خود سے کہ اگلی بار

چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ ایس بغیر بتائے کہیں بھی نہیں جائے گی۔۔

"*****"

اللہ اللہ کر کے گلی میں رکشہ داخل ہوا تو حیا اور مزدلفا نے سکھ کا سانس لیا۔

"کتنی دیر ہے؟" دلف نے منہ پر آیا پسینہ صاف کرتے پوچھا۔

"بس اگیا۔۔" حیا نے باہر دیکھ کر کہا۔۔ اور رکشہ وہیں رکنا دیا۔۔

اور خود اتر کر گھر کی جانب چل دیں۔۔

پیچھے اتے روحان نے جب حیا اور دلف کو تنگ گلی میں جاتے دیکھا تو خود کار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔

جبکہ دوسری طرف، علی اور اس کے دوست جب اپنی ہی گلی میں جاتے دیکھا تو حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

"ابے یہ تو یہاں اپنی گلی میں جا رہیں۔۔" علی کے دوست نے کہا۔۔

"ہاں یار!!"

ولی کو فون کر۔۔ بول شکار خود جی اگیا ہے۔۔ اجائے۔" علی نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا۔۔

دوست بات کو سمجھ کر کال ملانے لگ گیا۔۔

"ولی !

تیرا شکار اگیا ہے۔۔ جلدی سے اپنی گلی پہنچ۔۔ "علی نے خوشی سے کہا۔۔
ولی بات سمجھ کر فون کاٹ گیا اور بانیٹک پر بیٹھ گیا۔۔

کچھ فاصلے پر کھڑا روحان ارد گرد کا جائزہ لے رہا تھا جب اس کی نظر کچھ لڑکوں پر پڑی۔۔
جو کھڑے کوئی خاص بات کر رہے تھے۔۔
روحان نے کوئی خاص توجہ ناں دی۔۔
اور وہیں کھڑا حیا والوں کا انتظار کرنے لگ گیا۔۔

حیا گھر کے سامنے پہنچ کر اچھے سے دروازے پر لگی تختی کو دیکھنے لگ گئی۔۔
جب اچھے سے کنفرم ہوا تو دروازہ پر دستک دی۔۔
دھوپ کی وجہ سے دونوں کا سفید سرخ ہو چکا تھا۔۔

آخر ایک دودستک کے بعد دروازہ کھلا۔۔

"ماہی! دروازہ کھولو۔ دیکھو تو کون ہے؟" خالدہ نے کپڑے دھوتے ہوئے کہا۔۔

"اچھا امی۔۔"

ایک تو لوگوں کو سکون نہیں ہے۔ اپنے گھر۔ بندہ سکون کرے۔۔ لیکن نہیں ج۔ بھی میں گھر ہوتی، کبھی چھٹی کر رہی لوں تو سب کو یاد آجاتا۔۔ "ماہی بڑبڑاتے ہوئے دروازہ تک آئی۔۔

لیکن جیسے ہی دروازہ کھولا۔۔

سامنے کھڑی حیا کے پیچھے ادھے چھپے چہرے کے ساتھ مزدلفا کو دیکھ کر چیخ اٹھی۔۔

"اپی ی ی ی ی۔۔۔۔۔" ماہی بھاگ کر مزدلفا سے لپٹ گئی۔۔

مزدلفا خوش تھی اپنی بہن سے مل کر۔ بے شک اس کو یاد نہیں تھا لیکن اس گھر میں قدم رکھ کر اسے اس گھر سے اپنایت سی محسوس ہوئی تھی۔۔

فرط جذبات سے مزدلفا کی آنکھوں میں آنسو آگے۔۔

خالدہ ماہی کی چیخ سن کر باہر بھاگی۔۔

لیکن مزدلفا پر نظر پڑتے ہی ادھر ہی سکتے میں آگئی۔۔

اور دکھتے ہی دیکھتے نیچے گر گئی۔۔

"امی یی۔۔۔" مزدلفا کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔

اور سب خالدہ کی جانب بھاگی۔۔

"کیا پلان ہے پھر؟؟" گلی کے شروع میں کھڑے سب دوستوں نے ولی سے پوچھا۔۔

سب ملا کر تعداد میں 7 تھے۔۔

"اب بس جیسے ہی وہ دونوں گھر سے باہر آتی ہیں۔۔ یہ والی گلی، یہاں پر اتے ہی ہم ان کے سامنے اجائیں گے۔

اور دوپہر کا وقت ہے اس لیے کوئی بھی گلی میں نہیں ہوگا۔ اور ویسے بھی یہ گلی تو سنسان ہی رہتی ہے۔۔۔۔ اور

ہم آرام سے اپنا کام کر جائیں گے۔۔ بس دھیان رکھنا، کوئی شور ناں مچاے۔۔" ولی نے سارا پلان تیار کیا۔۔

سب نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

"بس بیٹا! جیسے ہی ہم ان دونوں کو پکڑیں گے، اپنا کام مکمل ہوتے ہی پہلے اس ولی کا کام تمام کریں گے۔" علی نے اپنے دوست کے کان میں آہستہ سے کہا۔

جسے سن کر وہ بھی مکروہ ہنسی ہنس دیا۔

سب نے مل کر جلدی سے خالدہ بیگم کو اٹھایا اور چارپائی پر ڈالا۔

ماہی بھاگ کر پائی لے آئی۔

اور خالدہ کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔

بچے منت بعد ہوش آیا۔

"مزی! میری جان۔" خالدہ بیگم ہوش میں اتے ہی روتے ہوئے دلف کو گلے لگ گئی۔

مزدلفا بھی ماں کا لمس پا کر رونے لگ گئی۔

جبکہ حیا یوں ماں اور بیٹی کا پیار دیکھ کر اپنی ماما کو یاد کر کے رو دی۔

خالدہ خوشی سے مزدلفا کے چہرہ چومنے لگ گئی۔

روحان نے کار سے ٹیک لگاے اپنی کلانی پر بندھی گھڑی کو دیکھا۔
 "کہاں رہ گئی یہ لڑکی۔۔۔ کچھ عقل کا نام و نشان نہیں ہے اس میں۔۔
 بس زبان چلو الو۔۔" روحان نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔

کچھ دیر یونہی گزر گئی۔۔
 "امی! آپ تو مزی اپنی کو دیکھ کر مجھے بالکل ہی بھول گئی۔۔" ماہی بری شکل بنا کر بولی۔
 جس پر سب ہنس دیے۔۔
 "بد تمیز!!"

مزی تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔۔" خالدہ مزدلفا کو اپنے ساتھ لگاے پیار سے بولی۔۔
 "پارٹی بدل لی۔۔" ماہی دکھی ہو کر بولی۔۔
 جس اور حیا کے ساتھ ساتھ سب ہنس دئے۔۔

"بہن کے لیے کھانے پینے کو کچھ لے کے او۔ شاباش۔۔ آج کھانا کھانے کے بغیر تو نہیں جانے دوں گی۔" خالده بولی۔۔

"نہیں انٹی! ہم زیادہ دل نہیں رک سکتی۔۔ بغیر بتائے ائے ہیں ناں تو گھر والے پریشان ہو گے۔۔" حیانے جلدی لے کہا۔۔

"بیٹا! بہت غلط بات تھی۔ یوں بغیر بتائے نہیں آنا چاہیے تھا۔" خالده نے کہا۔

جس پر دلف اور حیانام دم ہوئی۔۔

"انٹی ہم کارڈ دینے آئیں ہیں۔

بھیا اور مزدلفا کی شادی کر رہے اب کے سامنے۔۔ تو آپ بھی ضرور اے گا۔۔ مزدلفا کو خوشی ہو گی۔" حیانے کارڈ بیگ سے نکال کر کہا۔۔

جسے ماہی نے جلدی سے پکڑا۔۔

"اللہ امی !

کتنا پیارا کارڈ ہے۔۔ سچی۔۔" ماہی کارڈ کو دیکھ کر بولی۔۔

جس اور خالده ہنس دی۔۔

"اچھا انٹی! ہم چلتے ہیں۔۔ دیر ہو رہی۔۔ پھر آئیں گے۔۔" حیا اٹھ کر بولی۔۔

"اپی! اتنی جلدی۔۔" ماہی افسردہ ہو کر بولی۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔ بس مل لیا یہی بہت۔۔" خالدہ جلدی سے بولی۔۔

کیونکہ وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ حمید کے انے سے پہلے ہی مزدلفا یہاں سے چلی جائے۔۔ جو اپنی ماں کو لے کر ہو سپٹل گیا تھا۔۔

"اللہ تمہیں خوش رکھے بیٹا۔۔ جیتی رہو۔۔ تمہارا احسان ہے یہ جو میں کبھی نہیں اتار سکتی۔۔" خالدہ حیا کے سر پر ہاتھ پھیر کر بولی۔۔

"کیسی باتیں کرتی ہیں آپ۔۔ آپ تو بالکل میری مما جیسی ہیں۔۔ ایسے بول کر شرمندہ ناں کریں۔۔" حیا نے انصاف کر کے کہا۔۔

اہر ایسے ہی روتے ہوئے خالدہ اور ماہی نے حیا اور دلف کو گھر سے رخصت کیا۔۔

"تیار ہو جاؤ۔۔ وہ ارہی ہیں۔۔" ایک لڑکے نے حیا اور دلف کو گلی میں اتے دیکھ کر فون پر کہا۔۔

حیا اور دلف تیز قدم۔ اٹھاتی ہوئی روڈ کی طرف جارہی تھیں۔۔ اب ان کو جلدی سے جلدی گھر پہنچنا تھا۔

لیکن۔ حیا کو یوں لگا جیسا کوئی ان کا پیچھا کر رہا ہو لیکن اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹک گئی۔۔

"دلف جلدی چلو۔۔ مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔" حیا دلف کا ہاتھ پکڑ کر سنسان گلی کو دیکھ کر بولی۔۔
جس اور دلف سر ہلا دی۔۔

روحان کا اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔۔۔
"تم اب مجھے مزید غصہ دلارہی ہو حیا۔۔" روحان سرخ چہرہ سے کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھ کر کہا۔۔

لیکن اچانک اس کی نظر سامنے کھڑے گروپ پر پڑی۔۔

جواب بانیک پر بیٹھ رہے تھے۔۔

ناجانے کیوں روحان کو ان اور تھوڑا شک گزرا۔۔ جیسے یہ کچھ گڑبڑ کر رہے۔۔ لیکن پھر سر جھٹک گیا۔۔

حیا اور دلف ابھی گلی کے درمیاں میں ائی تھی کہ پیچھے سے دو لڑکے اتے نظر آئے۔۔

ان کے حلیہ دیکھ کر حیا اور دلف کا سانس خشک ہو گیا تھا۔۔

گلے میں چین، گریبان کھلا ہوا، پھٹی ہوئی جینز۔۔ کہیں سے بھی وہ شریف ناں معلوم ہو رہے تھے۔۔

ان کو پیچھے اتے دیکھ کر حیا اور دلف کے قدم تیز ہو گئے۔۔

اور تو اور سنسان گلی مزید خوف دلارہی تھی۔۔

ابھی کچھ قدم چلی تھیں کہ ان کو گلی کے آگے سے بھی دو لڑکے اتے نظر آئے۔۔ جن کی نظریں خود پر محسوس کر کے دونوں کانپ اٹھی۔۔

"حیا!!

ی، یہ ک، کون ہیں۔۔" دلف ہے کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف اتے لڑکوں کو دیکھ کر ڈرتی ڈرتی بولی۔۔
حیا کا حال بھی کچھ اور ناں تھا۔۔

"دلف!!

یہ ی، توہ، ہماری طرف آرہے۔۔" حیا نے اپنی چادر ٹھیک کر کے کہا۔۔

اب دونوں گلی کے درمیان میں کھڑی تھیں۔۔

اور دونوں اطراف سے لڑکے آرہے تھے۔۔

اور ڈرتی ڈرتی ایک دیوار سے جا لگیں۔۔

"یا اللہ!!"

پلیز مدد۔۔ "حیا نے کہا۔۔

"اللہ پلیز! رحم۔۔" دلف نے روتے ہوئے کہا۔۔

ساتھ ہی ساتھ اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔۔

"ح، حیااااا۔۔۔

م، میرا سر۔۔" مزدلفا اپنے سر کو پکڑ کر نیچے بیٹھتی بولی۔۔۔

حیا مزدلفا کو پکڑتی چلی گئی۔۔

روحان جو غصے سے بھرا ہوا کھڑا تھا۔۔

شاہ کی آتی کال پر مزید تپ گیا۔۔

اور کال کاٹ دی۔۔

لیکن پھر سے کال آنے لگ گئی۔۔

اور کال پک کر لی۔۔

"ہیلو! کیا تکلیف پڑ گئی ہے شاہ؟؟؟" روحان تپے ہوئے لہجہ میں بولا۔۔

لیکن اگے سے شاہ کی آواز صاف نہیں آرہی تھی۔۔۔

آخر تنگ آ کر تھوڑا اگے چلا۔۔ تاکہ ٹھیک مئے فون سن سکے۔۔

آخر گلی کے شروع میں جاتے ہی سگنل تھوڑے بہتر ہوئے۔۔

"روحان! کدھر رہ گئے ہو؟" شاہیر نے پوچھا۔۔

"یار شاہ۔۔ میں ایک ضروری کام سے کہیں آیا ہوا ہوں۔۔ شام تک اوں گا۔۔" روحان نے گلی کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

جہاں پر ایک طرف لڑکے بڑھ رہے تھے۔

"شاہ! بعد میں بات کرتا ہوں۔۔ باے۔" روحان جلدی سے فون کاٹ گیا۔۔

اور ان کی طرف جانے لگا۔۔۔

تھوڑا اگے جا کر دیکھا تو حیا بیٹھی مزدلفا کو ہوش میں لا رہی تھی اور ساتھ ساتھ اپنی طرف اتے لڑکوں کو دیکھ کر ڈر کے مارے رو رہی تھی۔۔۔

یہ دیکھنا تھا کہ روحان کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔۔

اور غصے سے ان کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

غصے میں روحان شاہیر سے دو ہاتھ اگے تھا۔۔ ایک سیر تو دوسرا سوا سیر۔۔

جب غصے میں اتنا تو ایک شاہیر بھی تھا جو اسے قابو کر سکتا تھا۔۔

اکثر لندن میں بھی مخالف پارٹی سے لڑائی ہو جاتی تو شاہیر اور روحان اپنی لی ہوئی باکسنگ کی ٹریننگ کا اچھا مظاہرہ کرتے۔۔

اچھے اچھوں کو چھٹی کا دودھ یاد کڑوا دیتے۔۔ دونوں جسامت کے مطابق، اچھے خاصے تھے۔۔

اب جب سے پاکستان آیا تھا اسے کوئی موقع نہیں ملا تھا کہ اپنا غصہ اتار سکے۔۔ لیکن آج وہ مل چکا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ لڑکا حیا کی چادر کو ہاتھ لگاتا۔۔

روحان تیز رفتار سے آیا اور اس لڑکے کو گردن سے پکڑ کر دور کھینچا۔۔

اور ایک زور کا مکا اس کے پیٹ میں مارا۔۔ درد سے وہ لڑکا بلبلا اٹھا۔۔۔

حیا روحان کو وہاں دیکھ کڑ جہاں دل میں شکر ادا کیا، وہیں اتنا غصے میں دیکھ کر سہم گئی۔۔

وہیں روحان نے ایک سخت نظر حیا پر ڈالی۔۔۔

کیا کچھ نہیں تھا، روحان کی ایک نظر میں۔ غصہ، جنون، پاگل پن۔۔ شدت پسند۔۔۔

اُپنے ساتھی کو مار کھاتے دیکھ کر باقی بھی روحان کی طرف بڑھے۔۔ روحان غصے سے اس لڑکے کو چھوڑ کر ان کی جانب بڑھا۔۔۔

اور ایک کو اکر کر دور پھینکا۔۔

اور دوسرے کو گردن سے پکڑ کر دیوار میں مارا۔۔۔

ایک لڑکا جو، سب کو مار کھاتا دیکھ کڑ بھاگ نکلا۔۔ روحان نے برق رفتاری سے اسے کالر سے پکڑ لیا۔۔

اور وہیں سے گھما کر پیچھے دے مارا۔۔

اور پھر سب گرے ہوئے لڑکوں پر لاتوں اور مکوں کی بارش کڑ دی۔۔ سب اب درد سے چیخ رہے تھے۔۔

اور معافی مانگ رہے تھے۔۔

لیکن روحان کے سر پر خون سوار تھا۔۔ اسے رہ رہ کر یاد آ رہا تھا کہ "اگر وہ خدا نخواستہ وقت پر ناں اتا تو۔۔" اس سے اگے سوچ کر ہی روحان کی نسیں پھٹ رہی تھیں۔۔۔

آخر شور سن کر کچھ گھروں سے لوگ باہر نکل اے۔۔۔

اور روحان سے ان لڑکوں کو چھڑایا۔۔

اتنے ہجوم کو دیکھ کر حیانے موقع پا کر مزدلفا کو سہارا دے کر وہاں سے جلدی سے نکل آئی۔۔
مزدلفہ نیم بے ہوش تھی۔۔

اور روحان کو مارتے دیکھ کر ذہن کے پردے پر ایسا ہی کوئی جانا پہچانا منظر چل رہا تھا۔۔

"پ، پلینز۔۔۔ چھ، چھوڑ دیں۔۔۔ چھ، چھوڑ دیں۔۔" مزدلفا بول رہی تھی۔۔۔

حیا دلف کی حالت پر۔ اور رونے لگ گئی۔۔۔

"یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔۔ دلف پلینز میری جان اٹھو۔۔" حیا روتے ہوئے دلف کو بولی۔۔

لیکن دلف ہوش میں ہوتی تو کوئی جواب دیتی۔۔

آخر حیانے ایک رکشہ کو روکا۔۔ اور جلدی سے اس میں بیٹھ کر گھر کے لیے نکل گئی۔۔۔

روحان کو۔ لوگوں نے پکڑ کر روکا۔۔ ورنہ آج وہ ان کو جان سے مار دیتا۔۔

آخر جب حیا کو دیکھنا چاہا تو وہاں حیا نہیں تھی۔۔

روحان حیا اور مز لد فہ کو وہاں ناں پا کر مزید غصے میں آگیا۔۔

"آپ میں سے کسی نے یہاں سے کسی دو لڑکی کو جاتے دیکھا؟؟ کالی چادر میں تھی۔۔" روحان نے وہاں لوگوں سے پوچھا۔۔

"ہاں ایک لڑکی تھی وہ دوسری کو سہارا دے کر ادھر سڑک کی طرف لے کر جا رہی تھی۔۔" ایک آدمی نے بتایا۔۔

یہ سن کر روحان اس طرف بھاگا۔۔

لیکن۔ اس کے انے سے پہلے ہی حیا وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔

غصے سے ایک زوردار لات کار کو ماری۔۔۔

روحان کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔۔

حیا نے سارے راستے میں خود کو نارمل کر لیا تھا۔۔ اور شکر ادا کیا کہ روحان سے سامنا نہیں ہوا۔۔

آخر اللہ اللہ کر کے حیا گھر پہنچی۔۔ اور شکر کیا کہ کوئی بھی ڈرائنگ روم میں نہیں تھا۔۔ اس لیے دلف کو سہارا دیے۔۔ اُننے کمرے میں لے گئی۔۔

اور جلدی سے اُننے فیملی ڈاکٹر کو۔۔ کال کی۔۔

"انکل! دلف ٹھیک تو ہو جائے گی ناں۔۔" حیا مزدلفا کے پاس کھڑی پریشانی سے بولی۔۔

"بیٹا! ان کو کچھ یاد آرہا ہے۔۔ یوں سمجھوں کچھ ایسا ہوا ہے آج جو ان کو پہلے ہوئے کسی واقع کی یاد دلا گیا ہے۔۔ ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔ آپ یہ میڈیسن منگوا لو۔۔ اور ان پر خاص توجہ دو۔۔" ڈاکٹر نے مزدلفا کو ایک۔۔ نیند کا انجکشن لگا کر کہا۔۔

حیا پریشان سی دلف کے سرہانے ہی بیٹھ گئی۔۔

ڈاکٹر میڈیسن لکھ کر دے گیا۔۔

حیا نے گھر کے ایک ملازم کو وہ پرچی دی اور لانے کا بولا۔۔

"دلف! دلف! پکڑ آ نکھیں کھولو۔۔" حیا آنکھوں میں لائی نمی سے بولی۔۔

لیکن مزدلفا نشے کے زیر اثر نیند میں تھی۔۔ اور بار بار وہ ہی الفاظ بول رہی تھی۔۔

"م، مجھے جانے دو۔۔۔ پ پلیر۔ پلیر۔۔۔"

"گڑیا کہاں ہے؟؟ شیر۔" شاہیر محل نماگھر میں اتے ہی صوفہ پر گرنے کے انداز میں بولا۔۔

شیر کوئی لسٹ تیار کر رہا تھا۔۔

شاہیر کی بات پر چونکا۔۔

"وہ تو اپنے کمرے میں ہے بھیا۔" شیر نے آنکھوں میں شرارت لیے کہا۔۔

"اچھا آ۔" شاہیر نے سر دباتے ہوئے کہا۔۔

"ویسے بھیا، آپ ڈائریکٹ بھی پوچھ سکتے تھے کہ بھابھی کہاں ہیں۔" شیر مزے سے تنگ کرتا بولا۔۔

"شیر! باز آ جاؤ۔" شاہیر نے سر صوفہ سے لگاتے ہوئے کہا۔۔

"کیا بھیا!"

مان بھی کیا کریں۔۔ اور جیسے آپ ہر وقت کھڑوس رہتے ہیں، بھابھی بھی نہیں پٹنے والی آپ سے۔۔ "شیر نے آنکھ دبا کر کہا۔۔

شیر کی بات پر شاہیر نے ائی برو اچکا کر شیر کو گھورا۔۔

"میری کوئی تصور نہیں۔ میں تو آپ کے بھلے کے لیے بول رہا۔ اب مجھے اچھا تھوڑی لگتا ہے کہ بھابھی آپ کو کھڑوس بولے۔ اور میرے معصوم بھیا میری ایک عدد بھابھی کو بھی قابو ناں کر سکیں۔" شیری دکھی ہوتا بولا۔ جس نے ایکٹنگ میں سب کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔

شاہیر شیری کی بات اور بولنے کے انداز پر ہنس دیا۔۔

"کیسے کر لیتے ہو شیری؟؟ آخر کیسے۔۔" شاہیر ہنستا ہوا بولا۔ شیری شاہیر کی ہنسی پر پھیل گیا۔

"بس بھابیہ بھی ٹیلنٹ ہے۔" شیری نے کالر جھٹک کر کہا۔

"ہاں جانتا ہیں۔۔ ٹیلنٹ تو آپ میں بہت بھرا ہوا ہے۔ اچھے جانتا ہوں۔" شیری نے لب دبا کر اونی ہنسی روک کر کہا۔

شاہیر کی بات پر شیری کھسیا گیا۔

"کیا مطلب۔۔" شیری نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہی کہ میری معصوم + شیطانی بیگم سے دور رہو۔۔ اسے پٹیاں ناں پڑھایا کرو۔" شاہیر نے بامعنی الفاظ میں کہا۔

جس پر شیری کو کرنٹ سا لگا۔

اور یاد آیا جب اس نے ہی کہا تھا کہ بھیا کو لائٹ بند میں نیند نہیں آتی۔

"ہائے میری کم عقل بھابھی۔۔ پھنسو آ دیا۔" شیری بڑبڑایا۔

"خبردار جو میری بیگم کی شان میں گھستاخی کی تو۔۔" شاہیر نے تھوڑا روعب سے کہا۔۔

"ہائے بھیا!!"

کوئی دماغ کا پرزاتو نہیں ہل گیا؟؟؟ یہ میں اپنے معصوم کانوں سے کیا سن رہا ہوں۔۔" شیریں اٹھ کر شاہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔

جس پر شاہیر نے ہنسی دبا دی۔۔

"باز آجاؤ۔۔ شیریں بہت بد تمیز ہو گے ہو۔۔ بابا بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔" شاہیر شیریں گردن سے پکڑ کر بولا۔۔

"ظلم کی انتہا۔۔ بھیا! بچے کی جان لو گے کیا؟؟؟" شیریں شاہ کی گرفت میں درد سے بولا۔۔

"ہا ہا!!"

Be brave ...

بابا سے کہتا ہوں کوئی چھوٹی موٹی رسی ڈالے تمہارے گلے میں۔۔" شاہیر شیریں کو صوفہ پر پھینک کر بولا۔۔

"ہائے! ایسا بھیا تو اللہ سب کو دے۔۔"

نیک کام میں دیر کیسی۔۔ آج ہی بات کر لیں ناں پلیز۔۔

لگتے ہاتھوں آپ کے ساتھ ساتھ میں بھی گھوڑی، نہیں بلکہ کار پر چڑھ جاؤں۔۔" شیریں شرماتا ہوا بولا۔۔

شاہیر کی ایکٹنگ پر بے اختیار شاہ کو ہنسی آگئی۔۔۔

اور شیر کے کمر پر ایک تھکی دی۔۔۔

لیکن شیر کو وہ کوئی ڈنڈا لگا تھا۔۔۔

"اوئی ممّا۔۔۔

مارڈالا معصوم بچے کو۔۔۔ ظالم بھیا!!" شیر در د سے بلبلا اٹھا۔۔

شاہیر ہنستا ہوا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔

"چھ، چھوڑووو۔" مزدلفا چیخ مارتی اٹھ بیٹھی۔۔

مزدلفا کے پاس ہی بیٹھی حیا، اس طرح چیخ اٹھنے پر ڈر گئی۔۔

"دلف!!

دلف!!" حیا نے جلدی سے دلف کو پکڑا۔۔

"چھو، چھوڑو مجھے۔۔

چھوڑ دو پل، پلیز۔۔۔" دلف خود کو۔ چھراتی ہوئی بولی۔۔

"میں ہوں دلف!!"

حیا!! حیا ہوں میں۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔ "حیا مزدلفا کو گلے لگاتی بولی۔۔

"م، مجھ مائے جانے دو، جانے دو مجھے۔۔" مزدلفہ حیا کی گرفت میں روتی چیخ رہی تھی۔۔

"میں ہوں دلف۔۔"

آنکھیں کھولو۔۔ "حیا روتی ہوئی دلف کو سمجھا رہی تھی۔۔

لیکن دلف کسی ڈری ہوئی ہرنی کی طرح تھی۔۔

جو بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔

اور حیا خود بھی نازک جان، مزدلفا کو کیسے پکڑ سکتی تھی۔۔

مزدلفا حیا کی گرفت میں چیخ رہی تھی۔۔ اور حیا بے بس تھی۔۔۔

شاہیر کو ہنستا ہوا کمرے میں جا رہا تھا۔۔ دلف کو دیکھنے کے لیے دل بے تاب جو رہا تھا۔۔ بچی سوچ اس کی مسکراہٹ کی وجہ تھی۔۔

لیکن اچانک حیا کے کمرے سے کسی کی چیخ کی آواز آئی۔۔

شاہیر اپنی فائز وہیں پھینک کر حیا کے کمرے کی جانب بھاگا۔۔۔

شیری بھی جو پھر سے اپنے کام میں مصروف تھا، چیخ سن کر حیا کے کمرے کی جانب بھاگا۔۔

شاہیر کمرے میں پہنچا تو سامنے ہی دلف حیا پر چیخ رہی تھی۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔"

جانے دو۔۔ پلیز جانے دو۔۔ رحم کرو۔ رحم۔۔ "مزدلفا پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی۔۔

اور حیا بے بس اسے قابو کر رہی تھی۔ آخر مزدلفا پوری طاقت سے حیا کو دھکا دے کر وہاں سے بھاگی۔۔ اس سے پہلے کہ وہ بھاگ کر کمرے سے باہر نکلتی۔۔

شاہیر نے مزدلفا کو پکڑ لیا۔۔

"چھوڑو۔۔ جانے دو۔۔ میری امی میرا انتظار کر رہی ہیں۔۔ پلیز۔۔ ج، جانے دو۔۔۔" مزدلفا شاہیر کے سینے سے لگی روتی چیختی بولی۔۔

لیکن یکدم وہیں شاہ کے بازوؤں میں جھول گئی۔۔

"دلف!!!!!! حیا چیخ مارتی بھاگ کر آئی۔۔"

شاہیر مزدلفا کو یوں دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ اور جلدی ے مزدلفا کو اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھا کر اپنے کمرے کی جانب بھاگا۔۔

پیچھے اتے شیر ی نے مزدلفا کو یوں ہوش سے بیگانہ دیکھ کر حیرت سے حیا کو دیکھا۔۔ حیا بھاگ کر شیر ی کے گلے لگ کر رونے لگ گئی۔

"حیا! کیا ہوا ہے بھابھی کو؟" شیر ی حیا کو خاموش کرواتا بولا۔۔

"پتا نہیں۔۔ شیر ی، وہ وہ بہت بری طرح سے چیخ رہی تھی۔۔" حیا ڈری سہمی شیر ی کے ساتھ لگی بولی۔۔

"کچھ نہیں ہو گا۔۔ بھابھی ٹھیک ہو جائیں گیں۔۔ تم آنسو صاف کرو۔۔ گڑیا۔۔" شیر ی حیا کو ساتھ لگائے بیڈ پر بیٹھا۔۔ اور پانی کا گلاس دیا۔۔

جسے حیا نے ایک ہی سانس میں پی لیا۔۔

"شیر ی۔۔ م، مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔ دلف۔۔" حیا روتی بولی۔۔

"میں ہوں ناں۔ کچھ نہیں ہو گا۔۔ اب خاموش۔۔ شاباش آنسو صاف کرو۔۔ میری گڑیا تو بہت بہادر ہے۔۔" شیر ی حیا کو حوصلہ دیتا بولا۔۔۔

حیا وہیں شیر ی کے کندھے پر سر رکھے آنسو بہانے لگ گئی۔۔

شاہ جلدی سے مزدلفہ کو اپنے کمرے میں لایا اور بیڈ اور آہستہ سے لٹا دیا۔

دلف کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ مگر بے سود۔

خود ڈاکٹر کو فون کیا اور ساتھ ہی ملازمہ کو غصے سے آواز دی۔

اور ٹھنڈا پانی۔ لانے کو کہا۔

2 منت کے اندر اندر ملازمہ پانی کا ایک بادل لا کر دے گئی۔

شاہ نے جلدی سے اپنے فرسٹ ایڈ باکس سے پٹی نکالی اور پانی میں ڈبو ڈبو کر مزدلفہ کے سر پر رکھنے لگ گیا۔

مزدلفہ بخار میں تپ رہی تھی۔

مزدلفہ کی حالت کو دیکھ کر شاہ کا دل سب کچھ تہس نہس کرنے کو کر رہا تھا۔

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔ میں ہوں یہاں۔" شاہ مزدلفہ کا ہاتھ پکڑ کر مضبوط لہجہ میں بولا۔

لیکن مزدلفہ ابھی تک بے ہوش تھی۔

ماہی کے توزمین پر پاؤں بھی نہیں لگ رہے تھے۔

"ہائے امی !!

اپنی کی شادی۔۔ ہائے کتنا مزہ اے گاناں۔۔ "ماہی پتہ نہیں کتنی باریہ بول چلی تھی۔۔

"ماہی! چپ چاپ سو جاؤ۔۔ صبح سکول جانا ہے۔۔ اب یک لفظ نہیں۔" خالدہ ماہی کو گھور کر بولی۔۔

دلف کے جانے کے بعد ماہی اور خالدہ ایک کمرے میں ہی سوتی تھیں۔۔

"امی !!

کیا ہے۔ کل کیوں جانا۔۔ اپنی کی شادی میں وقت ہی کتنا رہتا بھلا۔۔ میم تو بھی فل تیاری کروں گی کل سے

۔۔ آپ دیکھنا۔۔ اپنی کے سسرال والے مجھے دیکھتے ہی عیش عیش کریں گے۔۔ "ماہی مزے سے پلان تیار کرتی

بولی۔۔

"اور کیا پتہ وہاں کوئی لڑکا ہی پسند آ جائے۔۔ اپنی کے ساتھ ساتھ میں بھی اپنے انجان شوہر کو کھوج لوں۔۔"

ماہی آنکھ دبا کر بولی۔۔

"ماہی !!

اب بولی تو رکھ کے ایک دوں گی۔۔ چپ کرو سو جاؤ۔۔ "خالدہ ماہی کی فضول بک بک سے ننگ آ کر غصے سے

بولی۔۔

لیکن ماہی کو تو خوشی سے نیند ہی نہیں آرہی تھی۔۔

"یہ سب کیسے ہوا؟؟ ولی نے اُننے دوستوں کے سوجھے چہرے دیکھ کر پوچھا۔

"پتہ نہیں کون کمینہ تھا، مار مار کر شکل بگاڑ دی۔۔" علی نے غصے سے کہا۔

"ایسا کون تھا؟؟ وہ مزدلفا کا خمبیس شوہر تو نہیں تھا؟؟" ولی نے غصے سے پوچھا۔

"نہیں۔ کوئی انجان تھا۔۔ لیکن جلد ہی بدلہ لیں گے۔۔ چھوڑیں گے نہیں۔۔ اتنی آسانی سے۔۔ کیا سمجھا ہوا ہے

۔ اے گا کر مار لے چلے جائے گا۔۔" علی غصے سے چیخا۔ جسے اپنے دوستوں کی حالت سے زیادہ اپنے پلان، حیا اور مزدلفا کے ہاتھ سے نکل جانے اور غصہ تھا۔

ولی ایک نظر سب پر ڈال کر وہاں سے نکل گیا۔

"انکل! سب ٹھیک ہے کوئی خطرہ تو نہیں؟" شاہ نے ڈاکٹر سے پوچھا۔

"بیٹا! میں نے دوپہر میں بھی حیا بیٹی کو بتایا تھا کہ ان کو کچھ پرانے منظر یاد آرہے ہیں۔۔ جس کی وجہ سے بے حد خوفزدہ ہے۔۔ بس آپ ان کا خیال رکھیں۔۔ اور ہوش میں اتے ہی اچھی باتیں کریں۔۔" ڈاکٹر نے کہا

--

شاہ یہ سن کر لب بھینچ کر رہ گیا۔

اب قدم حیا کے کمرے کی جانب تھے۔۔۔

دھاڑ کر کے دروازہ زور سے کھولا۔۔

حیا جو ابھی تک شیر ی کے گلے لگی بیٹھی تھی۔۔ یوں شاہیر کو غصے میں اتے دیکھ کر ڈر گئی۔۔ اور یہی حال شیر ی کا بھی تھا۔۔

شاہ غصہ میں بھی ہوتا لیکن حیا کے سامنے کبھی یوں نہیں آیا تھا۔۔

حیا تو ڈر کے مارے تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔

"گڑیا!! ادھر او۔۔" کمرے کے وسط میں کھڑا سخت لہجہ میں بولا۔۔

حیا نے بے بسی سے شیر ی کو دیکھا۔۔

شیر ی نے جانے کا اشارہ کیا۔۔

حیا مردہ قدم اٹھاتی اگے آئی۔۔

"آج کیا ہوا تھا گڑیا؟" شاہ نے حیا کا ہاتھ پکڑ کر قدرے نرمی سے پوچھا۔۔

"وہ بھیا۔۔" حیا ڈر کے مارے کچھ بول ناں پار ہی تھی۔۔

"کچھ نہیں کہوں گا اگر سچ بتایا تو۔ لیکن گڑیا مجھے جھوٹ پسند نہیں جانتی ہوناں۔۔" شاہ اپنا غصہ قابو کیے نرمی سے حیا کے بال ٹھیک کرتا بولا۔۔

"بھیا!"

ہمارا کوئی قصور نہیں تھا۔۔

م، میں سچ بول رہی ہوں۔۔" حیا روتی روتی شاہ کے گلے لگ گئی۔۔

"پوری بات بتاؤ گڑیا۔۔" شاہ نے حیا کو تھپک کر کہا۔۔

سہارا ملتے ہی حیا نے اپنے رو کے ہوئے آنسو کے بند کھول دیے۔۔

"وہ، وہ م، میں اور دلف۔۔" حیا روتی ہوئی بولی۔۔

شاہ لب بھینچے سن رہا تھا۔۔

لیکن اس سے پہلے کہ حیا کچھ بولتی۔۔

دروازہ پر دستک ہوئی۔۔

شیری نے شاہ کے اشارہ سے دروازہ پر دیکھا جہاں پر ملازمہ کھڑی تھی۔

"کیا ہوا؟؟" شیری نے پوچھا۔۔

"وہ مہمان آیا ہے ایک۔۔ اپنا نام روحان بتایا ہے۔۔" ملازمانے کہا۔۔

روحان کا نام سن کر شیر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔

"اچھا آپ جائیں اماں۔ ان کی مہمان نوازی کریں ہم اتے ہیں۔۔" شیر نے کہا۔۔

ملازما وہاں سے چلی گئی۔۔

شیر واپس کمرے میں آیا۔۔

"بھیا!!

حیا کی کلاس بعد میں لے لینا۔۔ پہلے اُنے اکڑو دوست کو جا کر مل لیں۔۔ آپ جانتے ہیں وہ بہت جلد غصہ میں آ

جاتا ہے۔۔ اگر میں گیا تو وہ بغیر کچھ کہے جاسکتا ہے۔۔" شیر نے مزے سے بولا۔۔

شیر نے ایک نظر حیا پر ڈالی۔۔

"گڑیا۔۔

میں اتا ہیں تھوڑی دیر تک۔۔ اور تب تک اپنے الفاظ ترتیب میں دے لو۔۔ کوئی رونادھونا نہیں چلے گا۔۔" شاہ

حیا کے آنسو صاف کرتا بولا۔۔

جس پر حیا نے دل ہی دل میں اس اکڑو دوست کو خوش رہنے کی دعا دی۔۔ اور آج پہلی دفعہ شیر پر پیار آیا۔۔

شاہ کے جانے کے بعد شیر نے حیا کو پکڑا۔۔

"جی تو بتاؤ ذرا۔ کیا ہوا تھا آج۔۔ سچ سچ۔۔ اب ہو جاؤ شروع۔۔" شیر نے حیا کو بٹھا کر بولا۔۔

حیا نے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے الف سے ے تک ساری بات بتا ڈالی۔۔ لیکن روحان کا نام نہ بتایا۔۔

جسے سن کر غصے سے شیر کی کارنگ سفید سے سرخ ہو گیا تھا۔۔

شیر کی حالت دیکھ کر حیا کو مزید رونا آیا۔۔

"حیا! تم اتنی بیوقوف کیسے ہو سکتی ہو آخر؟؟ تمہیں جانا تھا تو مجھ سے بولتی، بھیا سے بولتی۔۔" شیر نے غصے سے مکا دیوار پر مار کر کہا۔۔

"میں نے بھیا سے بات کی تھی لیکن وہ نہیں مانے۔۔ دلف کی حالت مجھ نے دیکھی نہیں جاتی تھی تبھی۔۔" حیا سر جھکا کر بولی۔

"تو تم نے سوچا کہ کیوں ناں تم بہادری دکھاؤ۔۔؟ حد ہے ویسے حیا!! تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔ اگر کچھ ہو جاتا تو؟؟" شیر نے ضبط کرتے پوچھا۔۔

ورنہ دل کر رہا تھا کہ حیا کے ایک لگے۔۔

"شیر۔۔

اب تم۔ بھی ایسے کرو گے تو بھیا تو مجھے بہت ڈانٹیں گے۔۔" حیا نم آنکھوں سے بولی۔۔

"دیکھو میری پیاری بہن !!

تم ابھی بہت چھوٹی ہو۔۔ تمہیں دنیا کا نہیں پتہ، یہاں جو دکھتا ہے ویسا نہیں ہے۔۔ یہ آخری بار تھا۔۔ سمجھ گئی۔۔ اب بھیا کو میں کوئی بہانہ بنا کر ہینڈل کر لوں گا۔۔ لیکن یہ آخری بار تھا۔۔ اگلی دفعہ کوئی ایسی فضول حرکت مت کرنا۔" شیر ی نرم پڑتا بھیا کو اپنے ساتھ لگا کر سمجھا کر بولا۔۔

"ہاں اب بار بار تو غلطی ہونے سے رہی۔۔" حیا سوں سوں کرتی بولی۔۔

جس پر شیر ی کا غصہ اڑ گیا۔۔

اور حیا کی بات پر بلند و بانگ قہقہہ لگایا۔۔

"بد تمیز۔۔"

دفعہ ہو جاؤ۔۔

بھائی نہیں دشمن ہو میرے۔۔" حیا منہ بناتی بولی۔۔

جس پر شیر ی نے گھورا۔۔

"ہاں تبھی تمہارا مسئلہ اپنے سر لے رہا ہوں۔۔" شیر ی بگڑ کر بولا۔۔

جس پر حیا مسکرا دی۔۔

"میرے بہت پیارے اور سمجھدار بھائی ہو تم تو۔۔ لیکن اس بات کا علم آج ہوا۔۔" حیا زبان دبا کر بولی۔۔

"ہاں !"

اب ضرورت کے وقت گھدے کو بھی باپ بنا رہی تم۔۔ "شیری چڑ کر بولا۔۔
 کیونکہ حیا کے منہ سے تعریف سننا اسے ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔
 "تو مطلب تم خود کو گھد آ سمجھ رہے۔۔ "حیا نے شرارت سے کہا۔۔
 شیری نے تپ کر تکیہ حیا کو مارا۔۔

شاہ نیچے آیا تو سامنے کی روحان صاحب مصروف انداز میں بیٹھے انتظار کر رہے تھے۔۔
 روحان کو دیکھ کر شاہیر کا موڈ کچھ حد تک ٹھیک ہوا۔۔
 "شاہ!!

تم کب آئے۔۔ "شاہیر روحان کے گلے لگ کر بولا۔۔

"جب آپ صاحب مصروف تھے۔۔ مجھے فون پر فون کر کے یہاں بلا کر خود تم ایسے غائب تھے جیسے گھدے
 کے سر سے سینگ۔۔ "روحان چڑ کر بولا۔۔

"اف!! ایک تو تم۔۔

خیر یہ بتاؤ بیگ کہاں ہے تمہارا؟؟" شاہیر روحان کے ساتھ ہی صوفہ پر بیٹھ کر بولا۔۔

"بیگ کار میں ہے۔۔ جاؤ اور لے کر آؤ۔۔" روحان صوفہ پر دراز ہو کر بولا۔۔ جیسے اس کا اپنا ہی گھر ہو۔۔

"نخرے۔۔" شاہیر اب غصّہ بھلا گیا تھا۔۔

"جو سمجھو۔۔ اور مجھے زیادہ تنگ کیا تو ایک منٹ نہیں لگاؤ گا جانے میں۔۔" روحان نے دھمکی دی۔۔

"اف۔۔ ایک تو تم اور تمہارے نخرے۔۔ اب کس بات اور غصّہ ہے جناب کو۔۔" شاہیر تھکاتھکا سے بولا۔۔

"بس یار کیا بتاؤ۔۔

آج کل کی لڑکیوں کو ناجانے کیا ہوتا جا رہا ہے۔۔ خود کو تیس مار خان سمجھتی ہیں۔۔ جب دل کرتا ہے منہ اٹھا کر چل پڑتی۔۔" روحان شاہ کے کندھے پر ہاتھ رخ کر بولا۔۔

"ہوا کیا ہے۔۔" شاہ نے پوچھا۔۔

"یار ہونا کیا ہے۔۔ آج اگر میں وقت پر ناں جاتا تو ان لڑکیوں کے ساتھ ناجانے کیا ہو جاتا۔۔ پتہ بھی ہے کہ حالات کس قدر خراب ہے پھر بھی ایسا کرتی ہیں۔۔ مجھے تو حیرت ہے ان کے گھر والوں پر جو ان سے بالکل ہی بے خبر رہتے ہیں۔۔" روحان صبح کا منظر یاد کرتا بولا۔۔

"اچھا خیر۔۔ چھوڑو۔۔

چلو تمہیں کمرہ دکھا دوں۔۔" شاہیر روحان کی بات سن کر اکتا کر بولا۔۔ "بھابھی سے نہیں ملو اوگے؟؟" روحان نے آنکھیں سکیڑ کر بولا۔۔

"نہیں یار!! تمہاری بھابھی کی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔ صبح مل لینا۔۔ یہی ہوا ب تو۔۔" شاہ بہانہ بناتا بولا۔۔

"واہ!!"

ابھی سے جو روں کا غلام۔۔" روحان طنز کرتا بولا۔۔

"بکواس نہیں۔۔" شاہ نے گھورا۔ روحان تھکا ہوا تھا اس لیے شاہ کے ساتھ اٹھ کر کمرے کی جانب چل دیا۔۔

شاہیر نے روحان کے لیے پہلے ہی ایک کمرہ تیار کروا دیا تھا۔۔ جس میں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔۔

لیکن یہ کمرہ لان کے بالکل ساتھ تھا۔۔ اور نچی منزل پر۔۔

روحان نے کمرہ دیکھا تو اسے اچھا لگا۔۔

".. nice"

روحان نے کہا۔۔

"چلو تم آرام کرو۔۔

میں کام پٹالوں۔۔ پھر باتیں کرتے۔۔" شاہیر بولا۔۔

جس پر روحان اوکے کا اشارہ کرتا بیڈ پر گر گیا۔۔

شاہیر کو روحان کے اس طرح لیٹنے سے چڑھتی۔۔ جواتے ہی بیڈ پر گر جانا تھا۔۔ ناں کوئی کپڑوں کا ہوش ناں
 جو توں کا۔۔ لیکن اب تو مہمان تھاناں کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا۔۔
 اس لیے خاموش کمرہ بنا کر تا چلا گیا۔۔

شاہ کمرے سے باہر آیا۔۔
 اب ایک بار پھر سے قدم حیا کے کمرے کی جانب تھے۔۔
 کمرے پر دستک دے کر اندر آیا۔۔
 لیکن حیا جان بوجھ کر سوتی بن گئی۔۔ کیونکہ اب یہی طریقہ تھا شاہیر کے غصے سے جان بچانے کا۔۔
 حیا کو سوتا دیکھ کر شاہ وہیں سے باہر آ گیا۔۔
 اور اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔۔
 حیا نے اٹھ کر شاہ کو جاتا دیکھ کر خوشی سے نعرہ لگایا۔۔
 اور پھر سچ میں سونے کو۔۔ لیٹ گئی۔۔ بھک تو ویسے ہی مر گئی تھی آج کے واقع سے۔۔

شاہ قدم اٹھاتا ہوا بیڈ تک آیا۔۔ جہاں مزدلفا بھی تک نے ہوش تھی۔۔

وہیں سر کی جانب بیٹھ گیا۔۔ اور ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔۔

"میں نہیں جانتا آج ایسا کیا ہوا۔۔ لیکن اب تمہارے بغیر رہنا میرے لئے بہت مشکل ہے۔۔" شاہ مزدلفا کے

بال ٹھیک کرتا بولا۔۔

اور جھک کر ماتھے پر لب رکھے۔۔

"اپنی کی شادی ہے تو اس لحاظ سے میری تو رسم بھی بہت زیادہ بن جائیں گیں۔۔ خوب لوٹوں گی بھئی میں تو۔۔"

ماہی اپنے اور مزدلفا کے کمرے میں آکر کاپی اٹھائے بولی۔۔

جہاں پر سارا پلان لکھ کر تیار کر رہی تھی۔۔

"مہندی کے لیے پیاراسا لٹھنگالوں گی۔۔ ایسا کہ سب دیکھ کر جل جائیں۔۔" کاپی پر لکھ کر بولی۔۔

"اچھا اب مایوں پر بھی جاؤں گی میں تو۔۔ تو پہلے تو اس کا سوٹ منتخب کر لوں۔۔" ماہی نے کہا۔۔

اور اہر سوچ سوچ کر آخر دماغ میں خیال آیا۔۔

"ہائے، وہ سوٹ۔ جو اس دن اس چور کی شکل والے نے دیا تھا۔۔ وہ بھی ہی پیارا ہے وہی پہن لوں گی۔۔" ماہی جلدی سے ہنس کر بولی۔۔ اور ساتھ ہی کاپی اور لکھ دیا۔۔

"اچھا اب شادی والے دن کا سوٹ کونسا ہونا چاہیے؟؟" ماہی سوچ میں پڑ گئی۔۔

"فراک اپہن لوں گی ویسے بھی سب کہتے مجھ پڑ فراک پیاری لگتی۔۔ اور میں تو ہوں ہی اتنی پیاری + معصوم۔۔" ماہی خود کی تعریف کر کے خود ہی شرمائی۔۔

"چلو جی یہ ہو گیا۔۔ اب رہ گیا ولیمہ۔۔ اس کے لیے کیا پہنوں۔۔" a "ماہی اب پریشانی سے بولی۔۔

آخر کافی دیر سوچ کر جب کچھ سمجھ ناں آیا تو پھر خالدہ بیگم سے پوچھنے دوسرے کمرے میں چلی گئی۔۔

"امی!! امی۔۔" ماہی نے ماں کو ہلایا۔ خالدہ بیگم جو آج اتنے سن بعد پر سکون سو رہی تھی، ماہی کی آواز پر گھبرا کر اٹھی۔۔

"کیا ہوا ماہی؟؟ خیر تو ہے؟" جلدی ے اٹھ کر بولی۔۔

"ہاں بس۔۔ سب کچھ میں نے پلان کر لیا ہے اب بس اپنی کے ولیمہ کا سوٹ رہ گیا ہے وہ سمجھ نہیں آرہی کونسا لوں۔۔ آپ کچھ آئیڈیا ہی دے دیں۔۔" ماہی معصوم بنی بولی۔۔

خالدہ بیگم کا دل کیا ایسی اولاد کو سامنے کھڑا کر کے جوتے مارے۔۔

"رات کے 12 بجے یہ پوچھنے کے لیے تم نے مجھے اٹھایا۔۔" خالدہ نے غصے سے ماہی کو کہا۔۔

"ہاں ناں۔۔ اتنا بڑا مسئلہ ہے یہ۔۔ بتائیں ناں۔۔ کی پہنوں؟" ماہی نے اپنی بات کو دہرایا۔۔

"دفعہ ہو جا۔" خاکداجو تا اٹھا کر بولی۔۔

ماہی کو پہلے ہی حملہ کا علم ہو چکا تھا اس لیے جلد سے جان بچا کر بھاگ گئی۔۔

"بتادیں ناں امی۔" دروازہ پڑ کھڑی ہو کر پھر سے بولی۔۔

خالدہ بیگم نے وہیں پڑ جو تا اٹھا کر مارا۔۔ جبکہ ماہی وہاں سے جن کی طرح غائب ہو چکی تھی۔۔

شاہ رات کا کھانا کھا کراتے ہی چیخ کر تا مزدلفا کے ساتھ اس کا سراپنے سینے سے لگا کر آنکھیں بند کر گیا۔۔

رات کا تیسرا پہر تھا جب مزدلفا کو آنے سر اور دباؤ محسوس ہوا۔۔

اور آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں۔۔

آس پاس کے انجبی ماحول، کمرے کو دیکھ کر پریشان ہو گئی۔۔

اور پھر ساتھ لیٹے شاہیر کو دیکھ کر آنکھیں کھل گئی۔۔ جس نے مزدلفا کو اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا۔۔

اور یکدم چیخ مار کر شاہ سے دور ہوئی۔۔

مزدلفا کی چیخ کر شاہ جو نیند میں تھا ہڑا کر اٹھا۔۔

" What's Happened ??"

شاہیر پریشانی سے بولا۔۔

"ک، کون ہیں آپ؟؟ اور م، میں یہاں ک، کیسے؟؟" مزدلفا بیڈ کی دوسری طرف کھڑی پریشانی سے بولی۔۔

شاہیر دلف کی بات پر حیران ہوا۔۔

" Are you alright ??"

شاہیر اٹھ کر مزدلفا کی طرف جاتا بولا۔۔

"م، میرے پاس مت اؤ۔" مسل پیچھے دیوار سے لگتی بولی۔۔

"ڈرو نہیں۔۔ میں ہوں شاہیر۔۔" شاہیر نے مزدلفا کو کہا۔۔

"م، میں نہیں جانتی۔۔ ک، کون ہو آپ؟؟" مزدلفا ڈری ہوئی دیوار سے لگی بولی۔۔

جبکہ مزدلفا کی بات اور شاہیر ہکا بکا دل کو دیکھنے لگ گیا۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔" شاہ خود سے بڑبڑایا۔۔

حیا کو ادھی رات گزرے جاگ ہو گئی۔۔

اور رہ رہ کر دلف کے بارے میں پریشان ہوئی۔۔

"بھیا!! اگر ان کو سچ پتہ چلا تو مجھے کچا چبا جائے گا۔۔ ہائے حیا!! اب تو تیرا قیمہ بننا پکا ہے۔۔ جو کہ دلف اور بھیا کی شادی میں سب کھائیں گے۔۔" حیا اب کمرے میں چکر لگا لگا کر بولی۔۔

آخر تھک ہار کر بیٹھ گئی۔۔

"اف!! اب کیا کروں۔۔" حیا دماغ پر زور ڈال کر بولی۔۔

کمرے میں بے پناہ چکر لگانے سے اب حیا کو بھوک لگ چکی تھی۔۔

"بھیا کے ڈر سے رات کو کھانا بھی چھوڑ دیا کہ کہیں کھانے کی ٹیبل پر پھر سے تفتیش ناں شروع کر دیں۔۔ اب کیا کروں۔۔ ہائے اللہ بھوک۔۔" حیا پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔ جہاں اب شدید بھوک سے درد ہو رہا تھا۔۔ حیا بچپن سے ہی بھوک کی کچی تھی۔۔

"بھیا سو گے کب سے۔۔ اب کچھ کھا لیتی ہوں۔ ورنہ مر مر آھی ناں جاؤں کہیں۔۔" حیا آہستہ سے دروازہ کھول کر باہر نکل ادھر ادھر دیکھ کر بولی۔۔

اور پھر بغیر کسی جوتے کے آہستہ آہستہ قدم رکھتی نیچے ائی۔۔

سب دروازوں کو غور سے دیکھا جو کہ بند تھے۔۔

اور پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی کچن میں چلی گئی۔۔

لائٹ بند تھی تبھی کچھ نظر نہیں آ رہا تھا لیکن کچن میں پہلے سے ہی کوئی موجود تھا۔۔

برتنوں کی کٹھر پٹر کی آواز سے حیا ڈر کر وہیں رک گئی۔۔

اب حیاناں اگے جاسکتی تھی ناں ہی پیچھے۔۔۔

پیاس کی شدت سے روحان کی آنکھ کھل گئی۔۔ ہمیشہ وہ اپنے کمرے میں پانی لازمی رکھواتا تھا۔۔ لیکن اب مہمان تھا تو اس لیے کہنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔

پیاس کی وجہ سے اٹھ گیا۔۔

"شاہ کو کال کرتا ہوں۔۔ لیکن اس ٹائم اسے تنگ کرنا اچھا نہیں خاص جب وہ شادی شدہ ہو۔" روحان سوچ کر بولا۔۔

"چل بیٹا۔۔ خود اٹھ اور جا کر لے آ۔ پانی۔۔" روحان دروازہ کھول کر باہر نکل کر بولا۔۔

"کچن، میرے خیال میں جب لسٹ ٹائم آیا تھا تو اس طرف تھا۔۔ جب سب کچھ ویسا ہی ہے تو کچن بھی وہیں ہو گا۔" روحان یاد کر کے بولا۔۔

اور قدم کچن کی طرف بڑھا دیے۔۔

لائٹ کہاں سے ان ہوگی اب؟؟ "روحان سوچنے لگ گیا۔۔

لیکن کافی ہاتھ مارے کوئی سوچ ناں ملا۔۔ آخر تھک کر اندھیرے میں ہی پانی کے لیے گلاس ڈھونڈنے لگ گیا

--

لیکن اتنے میں احساس ہوا جیسے کوئی کچن میں آیا ہو۔۔

"ب، ب، بھو، بھوت۔۔" حیا ڈر کے مارے کانپ رہی تھی اور آہستہ آہستہ بولی۔۔ کیونکہ ڈر کی وجہ سے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔۔

روحان نے تیزی سے کچن میں اے دوسرے وجود کو پکڑ آ۔۔ اور منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

حیا جو پہلے ہی ڈری ہوئی تھی روحان کے پکڑنے کی وجہ سے مزید ڈر گئی۔

پکڑنے سے معلوم ہوا کوئی نازک لڑکی ہے، کیونکہ حیا کے لمبے بال روحان کے ہاتھ میں تھے اور ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے منہ بند کر رکھا تھا۔۔

لیکن روحان کے کپڑوں سے اٹھتی مسحور

کن خوشبو حیا کو محسوس ہوئی۔۔

اور دماغ میں دھماکا ہوا۔۔

"یہ تو اس سٹیل کا پرفیوم کی طرح کی خوشبو ہے۔ ن، نہیں وہ بھلا کیسے۔۔ ہائے کہیں مجھ نے بدلہ تو نہیں لینے آ گیا۔۔" حیا نے دل میں سوچا۔۔

اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سامنے والے کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگ گئی۔۔ لیکن اندھیرا کی وجہ سے کچھ نظر ناں آیا۔۔

روحان نے حیا کے منہ پر ہاتھ رکھے ہی ایک بار پھر سے لائٹ ان کرنے کی کوشش کی۔۔

اتنی دیر میں حیا کو موقع مل گیا اور جلدی سے ہاتھ کی انگلی پر اپنے دانت گاڑ دیے۔۔

روحان کو چبھن کا احساس ہوا۔۔ لیکن حیا نے اپنی پوری طاقت سے دانت گاڑ دیے تھے جس سے اب خون رس رہا تھا۔۔۔

تکلیف کی شدت سے روحان نے حیا کو دور پھینکا۔۔

اور حیا موقع ملتے ہی بھاگ نکلی۔۔

روحان غصے سے باہر آیا لیکن حیا تو بوتل کے جن کی طرح غائب ہو چکی تھی۔۔

"بد تمیز، جاہل لڑکی۔۔۔"

مل۔ جائے ایک بار۔۔ چھوڑوں گا نہیں۔۔ "روحان غصے سے اپنے ہاتھ کو دیکھ کر بولا جہاں سے اب خون نکل رہا تھا۔۔

اور جلدی سے اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔۔

"دماغ تو ٹھیک ہے اب پھر سے کوئی پرزہ تو نہیں ڈھیلا ہو گیا۔۔ "شاہ غصے سے چڑ کر بولا۔۔

شاہ کا غصہ دیکھ کر مزدلفا مزید ڈر گئی۔۔

مزدلفا کو ڈر تا دیکھ کر شاہ نے خود پر قابو پایا۔۔ اور نرم ہوا۔۔

"ڈر کیوں رہی ہو۔۔"

It's me ,Your husband ...Shaheer Shah Alam .."

شاہ نے دانت پیس کر کہا۔۔

"ک، کون شاہیر۔۔ م میں نہ، نہیں جانتی۔۔" مزدلفا دیوار کے ساتھ لگی بولی۔۔

شاہ کا دل کیا اپنا سر دیوار میں دے مارے۔۔

"کیا مصیبت ہے۔۔ اس لڑکی سے میرا نکاح ہونا تھا؟ ساری دنیا میں ایک یہی رہ گئی تھی جس کی ہڑ دو ہفتہ بعد میموری چلی جاتی ہے۔۔ اللہ !! اللہ۔۔"

میں کیا اسے ساری زندگی یہی بتانے میں گزار دوں گا کہ بھئی میں شاہیر شاہ عالم، آپ کا شوہر نامداد ہوں۔۔"

شاہیر تپ کر دیوار پر مکا مار کر بولا۔۔

"میری شادی کب ہوئی؟؟ آپ، آپ نے مجھے ولی بھائی سے بچایا تھا۔۔" مزدلفا ذہن پر زور دے کر بولی۔۔

" Thank God.."

یا تو یاد ہے تمہیں۔۔ باقی کام میں یاد کروادیتا ہوں۔۔" شاہیر مزدلفا کے پاس جاتا بولا .

"د، دور رہیں۔۔ پلینز" مزدلفا بولی۔۔

"بیوی ہو میری۔۔ تمہیں یاد نہیں لیکن اللہ کا شکر ہے مجھے کچھ نہیں بھولا۔۔" شاہیر مزدلفا کے مقابل جا کر بولا۔۔

"م، میں نہیں مانتی ایسی شادی کو۔۔" مزدلفا غصے سے آنکھوں میں آنسو لا کر بولی۔۔

"تو، ناں مانو۔۔ تم سے منو آکون رہا ہے بے بی۔۔" شاہیر مزدلفا کو کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کرتا بولا۔۔ جبکہ مزدلفا تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔

"اچھے بچوں کی طرح شادی کی تیاری کرو۔۔ نہیں یاد تو کوئی بات نہیں۔۔"

It's Oky..

اب پھر سے نکاح کر لیں گے۔۔" شاہیر مزدلفا کے چہرے کو انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے بولا۔۔

"م مجھے نہیں کرنی شادی آپ سے۔۔"

م مجھے میرے، گ گھر والوں کے پاس جانا ہے۔۔" مزدلفا آنکھوں میں آنسو لیے شاہ کو دور کرتی بولی۔۔

" Just Shut up ..

کیا مذاق ہے یہ؟؟ پہلے میں نے مجبوری مکن تم سے نکاح کیا۔۔ تم نہیں جانتی کس قدر بے عزت کر کے تمہیں تمہارے گھر سے تمہارے ہی گھر والوں نے نکالا تھا۔۔ اور جو الزام لگایا گیا تھا تم سن کر چاہو گی کہ کبھی ان کی شکل ناں دیکھو۔۔ اب جب کہ میں دل سے اس رشتہ کو قبول کر چکا ہوں، اور تم بھی کر چکی تھی خیر سے اب

بھول چکی تھی، اتنی آسانی سے تمہیں کہیں نہیں جانے دینے والا۔۔ اور بہتر ہے یہ بات اپنے چھوٹے ذہن میں ابھی سے بٹھالو۔۔ "شاہیر سخت لہجہ لیے مزدلفا کو بالوں سے پکڑ کر قریب کر کے بولا۔۔

شاہیر کی باتیں سن کر مزدلفا کا رنگ سفید لٹھ کی طرح ہو چکا تھا۔۔

"اور ہاں، میری جان !!

اس بات کا ذکر کسی سے بھول کر بھی۔ مت کرنا۔۔ سمجھی۔۔ یہ بات ہم دونوں کے درمیاں ہی رہے تو بہتر ہے۔۔ شادی تک کا وقت ہے اچھے سے ذہنی طور پر تیار ہو جاؤ۔۔ "شاہیر مزدلفا کا چہرہ اوپر کر کے بولا۔۔

اور پھر ایک نظر مزدلفا کو دیکھ کر بیڈ پر غصے سے پھینک کر چلا گیا۔۔

مزدلفا وہیں رونے لگ گئی۔۔

"نہیں کروں گی شادی کسی قیمت پر نہیں۔۔" مزدلفا غصے سے بولی۔۔

وہ جوہر آواز سے بے نیاز رہتا ہے۔۔

میری اک اہ پے جان واردیتا ہے۔

کیا کہوں اسے، کیا لکھوں اسے۔۔

وہ جو بھی کرتا ہے کمال کرتا ہے۔ ♥

(انیلہ کنول)

کمرے میں آکر بھی حیا کو لمس محسوس ہوا تھا۔۔

"ن، نہیں وہ نہیں سو سکتا۔۔ بھلا اس کا کیا کام ہمارے گھر۔۔" حیا سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔۔

"میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔ یہ مجھے ہو کیا گیا ہے۔۔ جس کو بھی دیکھتی ہوں وہی سریل کیوں نظر آتا ہے۔۔"

حیا سر پکڑ کر بولی۔۔

"ہائے، کہیں یہ پیار والا چکر تو نہیں۔۔" حیا نے پریشانی سے کہا۔۔

"ن، نہیں۔۔ مجھے پیار نہیں ہو سکتا۔ اور خاص طور پر اس سریل سے تو بالکل بھی نہیں۔۔" حیا نے جلدی سے کہا۔۔

اب حیا کی۔ بھوک تو۔ کب کی اڑ چکی تھی۔۔

اور ایک الگ سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔

دل کہتا کہ

"حیا عالم!! مان لو۔ تمہیں اس سے محبت ہو گئی ہے۔۔ یوں ہی تو نہیں۔ اس کی خوشبو کو پل بھر میں محسوس کر لیتی۔۔"

لیکن ساتھ ہی دماغ نفی کرتا۔۔

"لو بھلا ایک طرح کے پرفیوم جہاں سے مرضی لے لو۔۔ اب جو بھی خوشبو لگائے گا لازمی تو نہیں وہی ہو۔۔ اور میں اس سے کبھی۔ پیار نہیں کر سکتی۔۔"

حیا کبھی دل کی سنتی تو کبھی دماغ کی۔۔۔

روحان غصے سے کمرے میں گیا۔۔

اور جلدی سے رومال لے کر اوپر رکھا۔۔

"جاہل۔۔"

کوئی مینر نہیں اتے۔۔

صبح بات کرتا ہوں۔ کیسے کیسے ملازم رکھے ہوئے ہیں جن کو کوئی مینر بھی نہیں ہیں۔۔ "روحان تپ کر بولا۔۔

"کیسے جنگلی کی طرح کاٹ دیا۔۔" روحان اپنی معصوم انگلی کو دیکھ کر بولا۔۔ جہاں اب خون جم گیا تھا۔۔

اور رہ رہ کر اس ملازم پر غصہ آ رہا تھا۔۔

اتنے میں شاہ غصے سے بھرا کمرے میں داخل ہوا۔۔

شاہ کو یوں اس وقت اتے دیکھ کر روحان کو حیرت ہوئی۔۔ اور شاہ کو روحان کو ٹون کمرے میں چکر لگاتے دیکھ کر

--

"تم اس وقت یہاں؟؟ بھا بھی نے نکال دیا کیا؟؟" روحان طنز کرتا مسکرا کر بولا۔۔

"بکو اس نہیں کرو۔۔ پہلے ہی میں بہ غصے میں ہوں۔۔" شاہ روحان کو گھور کر بیڈ پر گر کر بولا۔۔

"شاہ، سب ٹھیک تو ہے ناں؟" روحان اب پریشانی سے بولا۔۔

اور یا چکر میں اپنے درد کو۔ بھول گیا۔۔

"ہاں ٹھیک ہی ہے بس۔۔

مجھے پلینز آرام کرنے دو۔۔ اور تم۔ بھی کرو۔۔" شاہ بیڈ پر آنکھیں بند کر کے لیٹا بولا۔۔

روحان نے کچھ بولنا مناسب ناں سمجھا اور خاموشی سے صوفہ پر بیٹھ کر شاہ کی طرف دیکھنے لگ گیا۔۔

رات روتے ہوئے مزدلفانے آنکھوں میں کاٹی۔۔

اور فیصلہ کیا کہ صبح ہوتے ہی یہاں سے نکلنے کی کوشش کرے گی۔۔

صبح ہوتے ہی روحان اور شاہ ایک ساتھ جاگنگ پر چلے گئے۔۔

"کیا ہوا شاہ؟؟ تمہارا موڈ کچھ آف سا ہے۔؟" روحان ٹریک پر بھاگتا ہوا بولا۔۔

"کچھ نہیں۔ یار۔۔

بس تمہاری بھابھی کی وجہ سے پریشان ہوں۔۔" شاہ پھولے سانس سے بولا۔۔

آج بہت وقت کے بعد دونوں ایک ساتھ پھر سے جاگنگ کر رہے تھے۔۔

"کیا مطلب؟" روحان حیران ہو کر بولا۔۔

"جب میں نے نکاح کیا تھا تب تمہاری بھابھی کی میموری چلی گئی تھی۔۔ اور اب جبکہ شادی کے دن ہیں تو محترمہ کی یادداشت آگئی ہے اور مجھ معصوم شوہر کو پہچان نہیں پارہیں۔۔" شاہ رک کر پانی کے گھونٹ پی کر چڑ کر بولا

--

یہ سننا تھا کہ روحان وہیں ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔۔

"اف!!

ہاہاہا۔۔۔

کیا مطلب یار؟ مطلب ساری زندگی ایسے ہی رہو گے۔۔

ہائے میرا جگری دوست۔۔" روحان شاہ پر ہنس ہنس کر بولا۔۔

"روحان!!

اب دانت نکالے تو توڑ دوں گا۔۔" شاہ غصے سے بولا۔۔

"کیا کروں یار تیری لائف ہی ایسی ہے۔۔ اف۔۔

مطلب ساری دنیا میں ایک وہی لڑکی ملی تھی جس کے دماغ کے پرزے ہی ذرا ڈھیلے ہیں۔۔" روحان وہیں بیٹھ کر بولا۔۔

جبکہ شاہ دانت پیس کر رہ گیا۔۔۔

اور روحان کو گردن سے پکڑ لیا۔۔

"روحان!! اب ہنسے تو ایک بیچ مار کر ساری اکڑ توڑ دوں گا۔۔" شاہ ہاتھ کا بیچ بنا کر بولا۔۔

"مت بھولو۔۔

میں بھی ٹرینڈ ہوں۔۔

مقابلہ کرنا ہے تو آ جاؤ۔۔" روحان بھی شاہ کو سر سے پکڑ کر بولا۔۔

"بد تمیز انسان۔۔ دفعہ ہو جاؤ۔۔

بھاڑ میں جاؤ۔۔" شاہ روحان کو غصے سے پھینک کر بولا۔۔

جبکہ روحان کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔۔۔

جب اچانک شاہ کی نظر روحان کے ہاتھ پر گئی۔۔

"یہ ہاتھ پر کیا ہوا؟" شاہ نے پوچھا۔

"کچھ نہیں کسی جاہل جنگلی نے کاٹ لیا۔" روحان کورات کا منظر یاد دلاتے ہی غصہ آگیا۔

اب باری شاہ کی تھی۔ شاہ ہنس رہا تھا اور روحان غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ایسے مت دیکھو روحان، میری جان۔"

کہیں پیار ناں ہو جائے۔" شاہ آنکھ دبا کر بولا۔

"بس نر شاہ، اتنے برے دن نہیں اے میرے۔ اپنی بیگم تو تمہیں بھول چکی ہے اور اب مجھ غریب پر ڈورے ڈال رہے۔" روحان بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دیتا جلدی سے نکل گیا۔ کیونکہ شاہ کو غصہ دلانے میں کامیاب رہا تھا۔

حیا صبح اٹھ کر مزدلفا کے کمرے کی جانب چل دی۔

دروازہ پر دستک دی۔

دروازہ کی دستک پر مزدلفا جلدی سے کھڑی ہو گئی اور خود کو سب کے لیے تیار کر لیا۔

حیا کمرے میں آئی۔۔

مزد دلفا کو جاگتا پا کر پاس آگئی۔۔

جبکہ حیا کو۔ سامنے دیکھ کر مزد دلفا بھاگ کر حیا کے گلے لگ گئی۔۔

اور زار و قطار رونے لگ گئی۔۔

"دلف!! میری جان۔۔

کیا ہوا؟؟؟" حیا نے پریشانی سے پوچھا۔۔

"حیا!!

م، مجھے گھر جانا ہے۔۔ اپنے گھر والوں کے پاس۔۔" مزد دلفا حیا کے ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔

"ابھی کل تو اے ہیں۔۔ بھیا کو پتہ نہیں ابھی۔۔ اگر پتہ چلا تو ہم دونوں کی خیر نہیں۔۔" حیا نے سر پر ہاتھ مار کر کہا۔۔

جبکہ مزد دلفا نے حیرت سے حیا کو دیکھا۔۔

"کل؟؟؟ کب؟؟؟" دلف نے پوچھا۔۔

"کیا مطلب؟؟؟ طبیعت ٹھیک ہے؟" حیا نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔۔

"مجھے جانا ہے یہاں سے؟؟ اور میں یہاں کیسے؟؟ وہ بھی کسی اجنبی کے کمرے میں؟" دلف اب غصے سے بولی

--

"دلف!!

یہ تم کیا بول رہی ہو؟؟

کون اجنبی؟" حیا حیران ہو بولی۔۔

"حیا!! تم بھی سب سے ملی ہوئی؟؟ مانا تمہارے بھیا نے مجھے ولی سے بچایا تھا مگر وہ مجھے اُن سے ساتھ کیسے رکھ سکتے ہیں ایسے بغیر کسی رشتہ کے؟؟" دلف بولی۔۔

جبکہ حیا سکتے میں گئی۔۔

"دلف!!

یہ کیا بول رہی ہو تم؟؟ ہوش میں تو ہو تم؟" حیا سختی سے بولی۔۔

"ٹھیک بول رہی ہوں۔۔ تم بھی ملی ہوئی ہو۔۔ تم نے دوستی کے نام پر میرا استعمال۔۔" دلف غصے میں نا جانے کیا کیا بول رہی تھی کہ حیا کی ہمت جواب دے گئی اور ایک چٹاخ کی آواز سے خاموش ہوئی۔۔

اب دلہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر حیا کو پھٹی پھٹی نظر سے دیکھنے لگ گئی۔۔

" Enough it's too much..."

کیا بول ہی تھی تم؟؟ میں نے تمہارا استعمال کیا؟؟ جانتی بھی ہو تمہارے ساتھ کیا ہونے والا تھا؟؟ اگر میں بھیا کونا بھیجتی تو آج ناجانے کہاں ہوتی تم اور کس حالت میں۔۔ "حیا غصے سے نم آنکھیں لیے بولی۔۔

"بھیا نے تمہاری عزت کی حفاظت کی۔۔ تمہیں تمہارے گھر والوں کے سامنے بے عزت نہیں ہونے دیا۔۔ جانتی ہو تم؟؟ تمہارے اپنوں نے تمہیں رسوا کیا۔۔ تمہیں بے غیرت بولا۔۔ لے ناجانے کیا کیا۔۔ لیکن ان سب میں تمہیں اپنا نام کس نے دیا؟؟ میرے بھیا نے۔۔ "حیا بے دردی سے دلف کو بازو سے پکڑ کر بولی۔۔

"جانتی ہو جب تم سے نکاح کر کے اس گھر میں لائے بھیا تو بابا نے بھیا کو نکال دیا گھر سے بہت غصہ کیا، ہمارے بابا نے کبھی بھیا پر غصہ نہیں کیا، لیکن صرف تمہاری وجہ سے بابا نے بھیا کو گھر سے نکل جانے کو کہا، ناراض ہوئے۔۔ "حیا غصے سے دلف کو دیکھ کر بولی۔۔

"بھیا ہی ہیں جنوں نے تمہیں ہڑ مشکل وقت میں سہارا دیا۔۔ کونسے اپنوں کی بات کر رہی ہو آخر تم؟؟ استعمال کی بات ہوتی تو بھیا تم سے نکاح کبھی ناں کرتے، سمجھی تم۔ "حیا غصے سے کہتی مزدلفا کو سب بتاتی چلی گئی۔۔ اور سل اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر بے یقینی سے سنتی گئی۔۔

"اور آخری بات، کل تمہاری اور بھیا کی مایوں ہے، ہم نے جو احساں کیا، اس کو مان لو اور کوئی تماشا مت بنانا ہمارا۔۔ "حیا دروازہ پر رک کر بولی۔۔

حیا اپنی بات ختم کر کے وہاں سے غصے سے چلی گئی۔۔ جبکہ دلف گہری سوچ میں۔۔

"حیا بیٹا! آپ کو بڑے صاحب ناشتہ کے لیے بلارہے ہیں۔" ملازما نے حیا کو اطلاع دی۔

حیا جو۔ دلف کے کمرے سے آکر اب غصے میں بھری ہوئی تھی۔ ملازما کے آنے پر چونکی۔

"اوکے۔۔ آپ جائیں۔ میں آتی ہوں۔" حیا نے آہستہ سے کہا۔

گھر میں ملازموں سے کسی کو بھی اونچی آواز میں بات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ یہی وجہ سے تھی کہ سب تمیز اور آہستہ سے بات کرتے۔

حیا نے واشروم گھس کر اچھے سے چہرہ صاف کیا۔ اور خود پر ایک نظر ڈال کر مسکراہٹ سجا کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ کیونکہ گھر میں حیا سب کو۔ عزیز تھی اور نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے دلف کو بھی کچھ کہے۔

ناشتہ پر سب موجود تھے۔ سوائے روحان کے۔ جو گھربات کر رہا تھا۔

حیا نے سلام کیا اور بیٹھ گئی۔

"حیا بیٹا ہماری بہو کہاں ہے؟" شاہ عالم نے مسکرا کر پوچھا۔

جس پر حیا نے بے اختیار بھیا کو دیکھا جو نظر چراگے۔

"بابا! اس کی طبیعت تھوڑی خراب ہے۔" حیا مسکرا کر بولی۔

"خیر ہے؟ کل سے شادی کے فنکشن سٹارٹ ہو رہے ہیں۔" شاہ عالم نے کھانا کھاتے کہا۔

"بابا! آپ بے فکر رہیں۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔" شاہ مسکرا کر بولا۔۔

حیا نے غور سے شاہ کو دیکھا۔۔

"لگتا ہے بھیا سے دلف کا سامنا نہیں ہوا۔۔ چلو اچھا ہی ہے۔۔" حیا شکر کرتی بولی۔۔ اور کھانا کھانے لگ گئی۔۔

"بھئی ہمارا مہمان خصوصی کہاں ہے؟" شاہ عالم نے شاہ سے پوچھا۔۔

"بابا! وہ گھربات کر رہا ہے۔۔" شاہ نے کہا۔۔

"کون۔ مہمان بابا؟" حیا نے حیرت سے پوچھا۔۔

"ارے شاہ کا دوست ہے۔۔ بہت ٹائم ہو گیا گھر آیا تھا، شاید تم ملی نہیں۔۔" شاہ عالم مسکرا کر بولے۔۔ کیونکہ شاہ عالم روحان کو بالکل شاہ کی طرح دیکھتے تھے۔۔

"السلام علیکم!!" روحان اپنی مخصوص چال سے آکر آہستہ سے بولا۔۔

جانی پہچانی آواز سن کر حیا کے کان کھڑے ہو گے۔۔ اور سانس روک لیا۔۔

"نہیں اللہ جی نہیں پلیز۔۔"

پلیز یہ بھی میرا وہم ہو۔۔ پلیز۔۔" حیا دل میں دعا کرتی آنکھیں کھول کر سامنے دیکھ کر دل میں بولی۔۔

لوں سامنے ہی روحان اپنی جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔

حیا نے روحان کو دیکھا تو دیکھتی وہی سکتے میں آگئی۔۔

اور روحان نے شاہ عالم کو دیکھ کر جب سامنے دیکھا تو حیا پر نظر پڑی اور وہیں ششدر رہ گیا۔ اور وہیں پھر سے پچھلا واقع یاد آیا اور حیران ہوا۔

"مطلب حیا شاہ کی بہن ہے۔۔ اور مزدلفا اس کی بیگم۔" غصے سے کرسی کو پکڑا۔

"تم۔۔۔۔۔" دونوں حیا اور روحان ایک ہی وقت میں بولے۔

شاہ عالم اور شاہیر نے حیا اور روحان کی آواز پر سر اٹھایا۔

"تم لوگ جانتے ہو ایک دوسرے کو؟؟؟" شاہ عالم نے حیرت سے پوچھا۔

"ان کو کون نہیں جانتا۔" روحان آواز کو تھوڑا نارمل بنا کر بولا۔ لیکن سختی ابھی بھی تھی۔

حیا جو پہلے ہی سکتے میں تھی روحان کی بات پر دل اچھل گیا۔

اور نوالا جو منہ تک لے کر گئی تھی، وہیں گر گیا۔ اور جو منہ میں جو س تھا وہیں پھنس گیا۔

"حیا!! گڑیا۔۔" شاہیر نے جلدی سے حیا کو پانی دیا۔

جبکہ روحان کی نظر ابھی بھی حیا پر تھی۔

"ہاں تو بتایا نہیں کیسے جانتے ہو تم لوگ؟؟؟" شاہ عالم نے اجر سے بات سٹارٹ کی۔

"وہ بابا۔۔"

یہ ہمارے ٹیچر ہیں۔۔ "حیا جلدی سے بول اٹھی کہ کہیں روحان اس کا بھانڈا بھی ناں پھوڑ دے۔۔
روحان نے ایک نظر حیا پر ڈالی اور خاموشی سے ناشتہ کرنے لگ گیا۔۔

"واہ!!"

کبھی بتایا نہیں روحان تم نے کہ تمہاری یونی بھی وہی ہے۔۔۔ "شاہیر حیرت سے بولا۔۔

"کبھی اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔۔" روحان سخت نظر حیا پر ڈال کر بولا۔۔

جبکہ حیا ڈر گئی روحان کے بولنے، دیکھنے کے انداز سے۔۔

لیکن وہیں حیا نے دل میں شکر کیا کہ روحان ابھی چپ ہے۔۔

لیکن ہیں دل میں نیا ڈر آ گیا کہ کہیں یہ بھیا کو بتا ہی۔ نادے۔۔

بار بار روحان پر چپکے سے ایک نظر ڈال لیتی۔۔ اب کھانا تو ویسے ہی بھول گیا تھا۔۔ جبکہ روحان کوئی تاثر دیے
بغیر ناشتہ کر رہا تھا۔۔

اللہ اللہ کر کے ناشتہ ختم ہوا۔۔

روحان کا چہرہ کسی بھی تاثر سے پاک تھا۔۔ اور حیا ابھی تک پوری طرح شاک میں تھی۔۔

"ویسے بیٹا، بہت اچھا کیا آپ نے جلدی آکر۔۔ اب شادی کی تیاری میں کوئی۔ کمی ناں رہنے پائے۔۔ جو مدد لینی ہو حیا اور شیریں سے لے لو۔۔ ان دونوں کو کام پر لگا لو ساتھ۔۔" شاہ عالم ناشتہ ختم کر کے روحان کو دیکھ کر مسکرا کر بولے۔۔

"جی انکل ضرور۔۔" روحان آنکھیں سکیڑ کر حیا کو دیکھ کر بولا۔۔

"بابا!!

Don't worry ...

روحان پر مجھے پورا یقین ہے۔۔" شاہ نے ہنس کر کہا۔۔

جس پر روحان نے بھی سائل پاس کی۔۔

جبکہ حیا سب کو منہ کھول کر باتیں کرتا دیکھ رہی تھی۔۔

"ارے یہ تو بابا سے بھی بڑا بے تکلف ہے۔۔ اگر کچھ بھنک بھی پڑ گئی تو۔۔" حیا زبان دانت تلے دبا کر بولی۔۔ کس سے زیادہ وہ سوچ ہی نہیں سکتی تھی۔۔

"نہیں نہیں!!

میں کسی طرح اس سڑیل کو مناکوں گی۔۔ بس بھیا کا غصہ نہیں دیکھا جائے گا مجھے۔۔" حیا روحان کو دیکھ کر بولی۔۔

روحان نے یکدم سر اٹھا کر حیا کو سخت نظر سے دیکھا جو کب سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔ حیا روحان کے یکدم دیکھنے پر سٹپٹا گئی۔۔

"یہ بیٹا ہاتھ پر زخم کیسا؟" شاہ عالم نے یکدم روحان کی انگلی کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔
"کچھ نہیں انکل۔۔۔"

رات کوئی جنگلی بلی کاٹ گئی تھی۔۔

But Now it's fine .."

روحان اپنی انگلی کی جانب دیکھ کر بولا۔۔۔

یہ سننا تھا کہ حیا جو جو س کے آہستہ آہستہ سپ لے رہی تھی کھانس پڑی۔۔۔!
"گڑیا؟؟"

کیا بات ہے؟؟ آج بار بار کھانسی آرہی۔۔ "شاہ نے حیا کو دیکھ کر پوچھا۔۔

"ن، نہیں تو۔۔۔" حیا بمشکل بولی۔۔

حیا کی نظر ہاتھ پر گئی جہاں پر سفید رنگ، صاف جلد پر گہرا اکاٹا گیا تھا۔۔ دیکھنے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے دانتوں سے گوشت نکالنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔

اور پھر رات کا واقع آنکھوں کے سامنے سے گزرا۔۔۔ اور دانت تلے زبان دبا گئی۔۔

"اف!! یہ کیا کر دیا حیاتم نے۔۔۔۔

وہ کوئی بھوت نہیں تھا۔۔ یہی تھا۔۔ اگر اسے پتہ چلا تو میری خیر نہیں۔۔۔ حیا بچ جا۔۔ اور نکل یہاں سے جتنی جلدی ہو سکتا۔۔" حیا خود سے کہتی جلدی سے اپنی کرسی سے اٹھ کر کمرے کی جانب بھاگی۔۔

"حیا!!

کہاں جا رہی ہو؟؟" شاہ عالم نے آواز دی۔

"وہ بابا!!

کمرے میں۔۔" حیا نے جلدی سے کہا۔۔

"وقت کم ہے۔۔ آج ہی شیریں کے ساتھ تم۔ کر ہماری بہو کو شاپنگ پر لے جاؤ۔۔ تیاری شروع کرو۔۔ کسی طرح سے لگ ہی نہیں رہا کہ یہ شادی کا گھر ہے۔۔" شاہ لم مسکرا کر بولے۔۔

"جی بابا۔۔" حیا بول کر جلدی سے کمرے کی جانب بھاگی۔۔

ابھی سب سے ضروری کام تھا روحان کی نظروں سے پرے ہونا۔۔ جیسے وہ سختی سے دیکھ رہا تھا حیا کا سانس خشک ہو رہا تھا۔۔

کمرے میں آکر ہی اپنی رکی ہوئی سانس بحال کی۔۔

"ایک۔ طرف کنواں ہے تو دوسری طرف کھائی۔۔ اب کیا کروں۔۔

اللہ جی پلیز مجھ معصوم کی حفاظت فرما۔۔ پلیز۔۔" حیا کمرے میں چکر لگا کر بولی۔۔

اور پھر کچھ سوچ کر کمرے سے نکلی۔۔

ولی لرا اس کے دوستوں کی حالت اب پہلے سے کچھ ٹھیک تھی۔۔ ان میں سے دونے ولی اور علی سے دوستی ختم کر کے ہمیشہ کے لیے توبہ کر لی تھی۔۔

جبکہ علی اور اب بدلہ لینا تھا اور اتنا آرام سے ان دونوں کو ہاتھ سے بھی نہیں جانے دے سکتا تھا۔۔
"علی۔!!

کیا خبر ہے کہاں تک پہنچی تم۔ لوگوں کی۔ معلومات۔۔" ولی سگریٹ کے کش لگاتا بولا۔۔
"سب کچھ ہو گیا ہے۔۔ اطلاع ملی ہے کہ وہ شادی کا فنکشن کر رہے ہیں۔۔" علی نے غصے سے کہا۔۔

"ہاہاہا!!

نادان ہیں۔۔ یہ شادی کبھی نہیں ہونے دوں گا۔۔ اپنے ساتھ سب کو تیار رکھو۔۔ آج سے سب اس کے گھر کے آس پاس نظر رکھیں گے۔۔ جیسے ہی کوئی موقع ملتا ہے اٹھالیں گے۔" ولی اپنا پلان کو ترتیب دے کر بولا۔۔۔

جبکہ علی نے بھی ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

*****"

شاہ چیلنج کرنے کمرے میں آیا تو۔ دلف کو روتا اور گم صم دیکھ کر رکا۔۔

"اچھا ہے خاموشی سے مان جائے۔۔ مجھے بھی سختی کرنا اچھا نہیں۔ لگے گا۔" شاہ ایک نظر دلف پر ڈال کر واشروم گھس گیا۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز سے دلف ہوش میں آئی۔۔

شاہ فریش ہو کر باہر آیا۔۔ اور دلف پر ایک نظر ڈالی۔۔

اور اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرنے لگ گیا۔۔ دلف خاموش تماشائی بنی شاہ کی تمام حرکات دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تھوڑا صبر کر لیں مسز شاہ۔۔ نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا؟؟" شاہ قدم قدم چلتا دلف کے پاس آیا۔۔ اور مقابل کھڑا ہو کر بولا۔۔

مزدلفانے اپنے سامنے دیکھا جہاں وجیح، حسین، چھ فٹ قد، کالے سلکی بال جن کو ابھی ابھی اچھے سے سیٹ کیا گیا تھا، سفید رنگ، تیکھے نین نقش ہلکی ہلکی شیو، کالی شرٹ میں شاہ اپنی پوری روعب والی شخصیت لیے کھڑا تھا۔ کوئی بھی لڑکی پل بھر میں شاہ کے سامنے زیر ہو سکتی تھی۔۔

لیکن دلف نے شاہ کو غور سے دیکھ کر نظر پھیر لی۔۔

"غلط فہمی ہے۔۔ مسٹر شاہیر شاہ عالم۔۔ میں نہیں۔ مانتی ایسے نکاح کو سمجھے آپ۔۔" دلف نفرت لیے بولی

--

جس پر شاہ کی آنکھوں نے رنگ بدلا تھا۔۔ اور دو قدم اور بڑھ کر دلف کو بازو سے پکڑ کر کھنچا۔۔

اتنی۔ سخت گرفت سے دلف کی درد سے سسکی نکلی۔۔

" My sweat wife ...

Don't be silly ...

مجھے مجبور مت کرو کہ میں تم پر سختی کروں۔۔ "شاہ دلف کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔ دلف خود کو چھڑانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔

" you know what ?? "

شاہ نے دلف کا چہرہ قریب کر کے کہا۔۔

دلف گھبرا گئی تھی شاہ کی اس قدر پاس آنے سے۔۔

"تم بہت نازک ہو۔۔ نہیں سہہ سکو گی میرا غصہ۔۔ اور میں خود بھی نہیں چاہتا کہ اپنی نازک وائف + لائف پر کسی بھی قسم کی سختی کروں۔۔" شاہ دلف کے چہرے کو انگلی سے چھو کر بولا۔۔

جو کہ دلف نے غصے سے جھٹک دیا۔۔

جس پر شاہ نے سختی دلف کے بازو کو پکڑ کر اور قریب کیا۔۔

مزدلفا اپنے بازو پر سخت گرفت محسوس کر رہی تھی جس سے اب آنکھوں میں آنسو آگے تھے۔۔ جو کہ شاہ نے اپنی انگلی کے پوروں سے چن لیے۔۔

" Don't Cry my life ..

It hurts me ..."

شاہ مزدلفا کے کان میں آہستہ سے بولا۔۔

اور ساتھ ہی کان کی لو کو اپنے لبوں سے چھو آ۔۔

جس سے دلف کے سارے بدن کا خون چہرے پر آگیا۔۔ شرم، غصہ، گھبراہٹ، سب جذبے ایک ساتھ مل کر دلف کی رہی سہی ہمت بھی ختم کر چکے تھے۔۔ اب بس شاہ کے رحم و کرم پر تھی۔۔ ڈرپوک تو وہ پہلے بھی تھی اور شاہ کی بڑھتی قربت اور جسارت اسے مزید بوکھلا رہی تھی۔۔

شاہ کی شرٹ سے اٹھتی خوشبو دلف کے حواس ختم کرنے کو کافی تھی۔۔ جبکہ شاہ دلف کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہا تھا۔۔

"پ، پل، پلینز۔۔۔"

چھ، چھو، چھوڑیں۔۔۔ "دلف نے ہمت جمع کر کے آہستہ سے بولا۔۔۔ جس پر شاہ کا دل کیا زوردار قبضہ لگاے۔۔۔"

"اور اگر ناں چھوڑوں تو؟؟؟" شاہ دلف کے ناک کو چھو کر بولا۔۔۔

دلف کا سانس رک رہا تھا۔ اور ہاتھ۔ پاؤں ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔۔۔

"پ، پ، پلینز ز۔۔۔" دلف نے التجا کی۔۔۔

"یہ تو جس ٹریلر تھا"

My Girl ... ☺..

اب اچھی لڑکیوں کی طرح شادی کی تیاری شروع کرو۔۔۔ مجھے اب نیکسٹ کچھ ناں کہنا پڑے۔۔۔ "شاہ دلف کے ماتھے پر بوسہ دے کر بولا۔۔۔

دلف کو سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔ مزید شاہ کی اتنا قریب رہتی تو بے ہوش ہو جاتی۔۔۔

شاہ کو بھی اس کی حالت پر رحم آیا۔۔۔

اور دلف کو چھوڑا۔۔۔ جو بھاگ کر دور ہوئی اور رکی ہوئی سانس بحال کی۔۔۔ شاہ مسکرا دیا۔۔۔

"تیار جو جاؤ۔۔۔ حیا کے ساتھ شاپنگ پر جانا ہے تم۔ نے "شاہ دلف کے گال تھپتھپا کر بولا۔۔۔"

"م، مجھے ن، نہیں جانا۔۔" دلف نے ہمت کر کے کہا۔۔ شاہ جواب شیشہ کے پاس کھڑا خود پر ایک نظر ڈال کر جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔ دلف کی بات پر دروازہ پر رکا۔۔

"oky My love ..No issue .."

میں کچھ کام ختم کر لوں۔ پھر ہم۔ چلتے ہیں۔۔ تب تک تیار ہو جاؤ۔۔" شاہ ایک سائل پاس کر کے حکم چلا کر بغیر کوئی جواب سنے چلا گیا۔۔

جبکہ دلف کڑھ کر رہ گئی۔۔۔

"کیا سمجھ رکھا ہے آخر۔۔ نہیں کرنی شادی مجھے۔۔ تو زبردستی نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔۔ ڈرتی نہیں ہوں میں۔۔" دلف اونچی آواز میں چیخ کر خود ہی رونے لگ گئی۔۔

*****"

حیانیچے آکر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔

"ہائے یہ کھڑوس بندر کہاں گیا۔۔" حیانیچے نے تپ کر سوچا۔۔

سارے گھر میں ڈھونڈھ کر تھک گئی پر روحان ناں ملا۔۔

آخر تھک کر لان میں آگئی۔۔

"اف۔۔ کہاں چلا گیا یہ۔۔

کیا۔ کروں۔۔ اس سے جتنی جلدی ہو سکے بات کرنی ہے مجھے۔۔ نہیں معاملہ اور خراب ہو جانا۔۔ پھر مجھ مائے کوئی نہیں بچا سکے گا۔۔" حیا پریشانی سے لان میں چکر لگاتی بولی۔۔

روحان جو اپنے لیپٹاپ پر کام کر رہا تھا۔۔

حیا کی آواز سن کر چونکا۔۔

لیکن پھر سب یاد آنے پر اٹھ گیا۔۔

"کچھ سوچ حیا۔۔ کچھ سوچ۔۔" حیا نیچے نظر کیے چلتی بولی۔۔

جب اچانک کسی دیوار، سخت چٹان سے ٹکرا گئی۔۔

"ہائے مار لیا ظالم۔۔ اف ماما۔۔ میرا سر۔۔" حیا اپنے سر کو لے کر دکھی بولی۔۔

"یہ منحوس دیوار کب، کیسے۔۔" حیا نے بولتی بولتی جب آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تو چیخ مار گئی۔۔

روحان نے جلدی سے حیا کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

حیا کا تو ڈر کے مارے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔۔

"خاموش!! خبردار جواب کوئی آواز بھی نکلی تو۔۔" سختی سے نیلی آنکھوں میں قہر کا غصہ لیے روحان حیا کو دیکھ کر بولا۔۔

حیا کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی تھی۔۔ اور اب اگے ہونے والے منظر کو سوچ سوچ کر دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔

روحان نے زبردستی حیا کو منہ پر ہاتھ رکھے اپنے کمرے کی طرف لے گیا۔۔ اڑ ساتھ ہی ٹانگ کی۔ مدد سے دروازہ کھولا اور حیا کو ایسے ہی منہ اور ہاتھ رکھے اندر لا کر دروازہ بند کر دیا۔۔۔

حیا ساکن سب دیکھ رہی تھی۔۔ اور خوف سے بے ہوش ہونے کو تھی۔۔

*****"

دلف نے خود کو سمجھا لیا۔۔

اور خود پر ایک نظر ڈالی۔۔

اور اپنی چادر لے کر کمرے کا دروازہ کھول کر آہستہ سے نکل گئی۔۔

گھ۔ دیکھنے سے ہی کافی بڑا معلوم ہوتا تھا۔۔ دلف آہستہ آہستہ قدم رکھتی نیچے آئی۔۔ گھر میں خاموشی دیکھ کر دل پر ہاتھ رکھا۔۔

اور آہستہ آہستہ گھوم پھر کر میں دروازہ تک آئی۔ جہاں سے باہر گیٹ کو جانے والی راہداری نظر آرہی تھی۔۔۔
 دلف نے آس پاس دیکھا جہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ اور شکر کرتی باہر گیٹ کی جانب قدم بڑھا گئی۔۔۔
 شیریں جو کسی کام سے کمرے سے باہر آ رہا تھا دلف کو جاتا دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔
 اور پھر سوچا کہ شاید بھیاہوں باہر کار میں۔۔۔ "یہی سوچ کر کندھے اچکا دیے۔۔۔
 اور پھر کچھ یاد آنے پر شاہ کو کال ملانے لگ گیا۔۔۔
 جبکہ دلف گھر کا گیٹ پار کر چکی تھی۔۔۔

روحان کمرے کو لاک کر کے حیا کے منہ سے ہاتھ ہٹا گیا۔۔۔ اور اپنے اور حیا کے بیچ فاصلہ قائم کیا۔۔۔
 جبکہ حیا اب نیچے منہ کیے سانس روکے کھڑے تھی۔ کہ کب روحان غصے سے چیخے۔۔۔
 روحان اپنا ماتھا سہلاتا ہوا کمرے میں ٹہل رہا تھا۔۔۔

خاموشی پا کر حیا نے مجرموں کی طرح اپنا سر اٹھایا۔۔۔ روحان غصے میں کمرے میں چکر لگا رہا تھا۔
 حیا کو خود کو دیکھتا پا کر سختی سے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔ اور قدم اٹھاتا ہوا حیا کے مقابل آیا۔۔۔

روحان کو اپنی طرف اتا دیکھ کر حیا سہم کر پیچھے ہوتی گئی۔۔۔ یس سے پہلے کہ دیوار سے حیا کا سر لگتا، روحان نے تیز رفتاری سے حیا کو بازو سے پکڑ کر کھنچا۔ حیا اچانک یس طرح کھینچنے کی وجہ سے روحان کے سینے سے ٹکرا گئی۔۔۔ اور ڈر سے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

روحان کے سینے سے لگی حیا کے روحان کی شرٹ سے اٹھتی مخصوص خوشبو کے زیر اثر پسینے چھوٹ رہے تھے۔۔۔ روحان جو حیا کے سحر میں جکڑا ہوا تھا یکدم ہوش میں آنے پر حیا کو خود سے الگ کیا۔۔۔ اور دیوار سے حیا کو لگا کر اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر رکھ کر حیا کے بھاگنے کے سارے راستے ختم کر چلا تھا۔۔۔ لیکن حیا کے روحان کے یوں کرنے پر ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔۔۔

روحان نے کچھ پل حیا کے چہرے کو دیکھا جہاں ڈر اور گھبراہٹ واضح تھے۔۔۔

"کیا کرنے گئی تھی تم وہاں؟؟" سخت لہجہ لیے روحان نے حیا کو دیکھ کر کہا۔۔۔

روحان کے لہجہ کی سختی سے حیا کی رہی سہی ہمت بھی ختم ہو گئی۔۔۔

کوئی جواب ناپا کر روحان کے دیوار پر زور سے۔ مکامارا جس سے حیا کا دل اچھل کر رہ گیا۔۔۔

"وہ، وہ۔۔۔" حیا نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا۔۔۔

"Just give me answer ..."

روحان نے پھر سے کہا۔۔۔

"وہ د، دلف کے ماما، ماما سے ملنے گ، گے تھے۔" حیا آنکھیں نم کرتی اٹک اٹک کر بولی۔۔۔

"کیوں؟؟ شاہ گھر نہیں تھا؟؟ شیری نہیں تھا؟؟ انکل نہیں تھے؟" روحان نے ضبط کرتے غصے سے پوچھا۔
جبکہ حیا دہل گئی۔

"م، میں نے بھ بھیا سے بابا کی تھی۔ پر پ پر وہ نہیں مانے۔" حیا اپنے ہاتھوں کو مسلتی بولی۔
"اور تم نے سوچا کیوں ناں تم لحد ہی تیس مار خان بن جاؤ؟؟" روحان نے طنز کرتے ہوئے کہا۔ جبکہ حیا اپنی بے بسی پر رونے کو تیار تھی۔

"ن، ن، نہیں تو۔۔ م میں بس دلف کو خو، خوش دیکھنا چاہتی تھی۔" حیا آنکھوں میں آنسو لیے روحان کو ان سب میں پہلی دفعہ دیکھ کر بولی۔

روحان حیا کے آنسو دیکھ کر اپنا غصہ ضبط کرنے لگ گیا۔
اور حیا سے دور ہو تا بیڈ پر پڑے تکیہ پر مارے۔ حیا سہمی بس روحان کو دیکھ رہا تھا۔
آخر کچھ حد تک غصہ کم ہونے پر روحان حیا کی جانب آیا۔

"تم جانتی بھی ہو اگر اس دن میں وہاں نا۔ اتا تو کیا ہو سکتا تھا۔؟؟" روحان حیا کو دیکھ کر افسوس سے بولا۔
"سوری۔۔" حیا آنسو بہاتی بولی۔

"سوری؟ بس سوری۔۔"

کوئی عقل نام کی چیز ہے تم میں کہ نہیں۔۔ یا یہ فضول سا ڈبہ خالی ہے؟" روحان حیا کے سر پر انگلی رکھ کر بولا۔

روحان کو اس طرح بات کرتے دیکھ کر حیا کو مزید رونا رہا تھا۔

"اب یہ آنسو ختم کرو۔۔ ورنہ دل تو کر رہا کہ ایک رکھ کر دوں تمہیں کان کے نیچے۔۔" روحان حیا کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

"کیوں وجہ؟؟ آپ ہوتے کون ہیں مجھے مارنے والے؟؟" حیا کی ہمت اب ختم ہو چکی تھی۔ اس لیے اب غصے سے بولی۔۔ روحان کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

"بتاؤں پھر کون ہوتا ہوں میں؟؟" روحان ایک قدم کا فاصلہ رکھ کر حیا کو دیکھ کر بولا۔ جبکہ حیا کی دھڑکن تیز ہوئی۔

"م، میں ڈرتی نہیں ہوں آپ سے۔" حیا بہادری دکھاتی بولی۔

جس پر روحان کا گال کا ڈمپل گہرا ہوا۔

"اوہ!!"

ٹڈی کے بھی پر نکل اے ہیں۔" روحان حیا کو سر تا پاؤں دیکھ کر بولا۔ اور حیا کے قد پر چوٹ کی جو روحان کے سینے ٹک رہی تھی۔

حیا نے غصے سے روحان کو دیکھا۔

"ہاں لمبے کھبے دیکھے ہیں میں نے جو جگہ جگہ پر راستے میں اجاتے ہیں ٹکڑا مارنے۔" حیا نے بھی روحان پر طنز کیا

--

"بہت اچھے۔۔ تو حیا میڈم۔۔ اتنی زبان کے ساتھ ساتھ عقل بھی چلا لیتی تو روناناں پڑتا۔۔" روحان طنز کرتا
حیا کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔

جبکہ حیا نے گڑبڑا کر نظر پھیری۔۔

ایسا کرنے پر روحان کی مدھم ہنسی نکل گئی جسے وہ چھپا گیا۔۔

"دیکھو حیا! تم نہیں جانتی یہاں پر کیا سے ہو جاتا ہے۔۔ آئندہ شاہ، شیری یا انکل کے گھر سے قدم بھی مت نکالنا
۔ اور یہ بات میری پہلی اور آخری تنبیہ سمجھ لو۔۔ اگر ایسا کچھ اگلی بار ہو اتو تم میرے غصے سے نہیں بچو گی۔۔"
روحان آہستہ آہستہ حیا کے آنسو صاف کرتے نرمی سے بولا۔۔

حیا نے حیرت سے روحان کو دیکھا۔۔ جو اسے ہمی دیکھ رہا تھا۔۔ مارے شرم کے حیا کے چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔
"سمجھ گئی؟؟" روحان نے حیا کا چہرہ اوپر کر کے کہا۔۔

جبکہ حیا نے جلدی سے سر ہلا دیا۔۔

"Good girl .."

اسی طرح بات مانا کرو تو مجھے غصہ نہیں کرنا پڑے گا کبھی بھی۔۔" روحان حیا کی حالت دیکھ کر مزے سے بولا۔۔
جبکہ حیا کا دماغ کبھی کا سن کر وہی اٹک گیا۔۔

اور یہ بات روحان نے بھی نوٹ کی۔۔

"آپ پلیز بھیا کوناں بتانا۔۔" حیا اصل بات کی طرف ائی۔۔

"کیوں ناں بتاؤں؟؟ اسے بھی پتہ ہونا چاہیے کہ اس کی گڑیاریانی کتنی بہادر ہے۔" روحان طنز کرتا پیچھے ہوا۔۔

"ن، نہیں پلیز پلیز۔۔ آپ کو غصہ کرنا ہے کریں۔ پر بھیا کو۔ نہیں پتہ چلنا چاہئے یہ۔۔ پلیز۔۔" حیا روحان کی منت سماجت کرتی بولی۔۔

"لیکن میں ایسا کیوں کروں؟" روحان ہاتھ باندھ کر بولا۔۔

"ک، کیوں کہ آپ بہت اچھے ہیں۔۔" حیا اچانک بولتی زبان دانت میں دبا گئی۔۔

"اوہ۔۔ اب مکھن۔۔" روحان آنکھیں سکیڑ کر بولا۔۔

"نہیں تو۔ سچ میں آپ اچھے ہیں۔ پلیز۔۔" حیا جلدی سے بولی۔۔

"اوکے۔ لیکن میری شرط ہے ایک۔۔" روحان دوسری طرف منہ کر کے جیب میں ہاتھ ڈال کر بولا۔۔

جبکہ حیا روحان کی پشت دیکھ کر غصے سے مکا بنا کر رہ گئی۔۔

"مجھے منظور ہے۔۔" حیا جلدی سے مسکرا کر بولی۔۔

"پہلے سن تو لو۔۔" روحان گردن موڑ کر بولا۔۔

"نہیں بس۔۔ مجھے منظور ہے آپ جو بھی بولو۔" حیا مسکرا کر بولی۔۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تیار رہنا۔۔ بہت جلد اپنی شرط رکھیں گا تمہارے سامنے۔" روحان حیا کو گہری نظر سے دیکھ کر بولا۔۔

جس پر حیا سٹپٹا گئی۔

جبکہ روحان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ چھا گئی۔۔ حیا روحان کے ڈمپل کو دیکھ کر کچھ پل سکت رہ گئی۔۔ روحان مسکراتا ہوا بلاشبہ بے حد حسین اور مکمل مرد لگ رہا تھا۔۔

"اکڑو، مسکرا لیا کرے تو۔۔ کتنا چھ لگتا ہے ایسے۔" حیا دل پر ہاتھ رکھ کر دل میں بولی۔۔

"کیا بول رہی؟" روحان نے انی برواٹھا کر بولا۔۔

"ک، کچھ بھی تو نہیں۔۔"

اب م میں جاؤں۔؟" حیا جلدی سے بولی۔۔ کہیں روحان کے سحر میں مزید ناں جکڑ جائے۔۔

اس سے پہلے کہ روحان کچھ کہتا یکدم اس کا سیل بج اٹھا جہاں پر شاہ کالنگ لکھ رہا تھا۔۔

لر اشارے سے حیا کو جانے کا کہا۔۔

حیا تو جیسے اسی موقع کو تلاش میں تھی۔۔ جلدی سے دروازہ کھول کر بھاگ گئی۔۔ اور روحان اپنی ہنسی کنٹرول کرتا کال اٹھا گیا۔۔

شاہ اپنے افس میں بیٹھا کچھ مصروف تھا جب سیل اور شیر کی کال آتے دیکھ کر رکا۔
اور کال اٹھالی۔

"بولو شیر" شاہ فائل دیکھ کر بولا۔

"بھیا!! آپ شاپنگ پر جا رہے ہیں تو پلیز اتے ہوئے اپنے روم کی ڈیکوریشن بھی سلیکٹ کر کے ہی آنا
۔۔ کیونکہ آپ کی اسنے بہت الگ ہوتی ہے۔" شیر مسکرا کر بولا۔

جس پر شاہ بھی مسکرا پڑا۔

"جانا تو ہے لیکن ابھی میں افس ہوں۔ تھوڑی دیر ٹک اوں گا۔ تمہاری بھابی کے ساتھ جانا ہے پھر کر لیں گے
۔۔" شاہ بولا۔

جبکہ یہ سن کر شیر کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

"کیا مطلب؟؟ بھابی آپ کے ساتھ باہر نہیں جا رہیں؟" شیر بولا۔

جج شاہ کا چلتا ہاتھ وہیں رکا تھا۔

"کہاں ہے وہ؟" شاہ پریشانی سے بولا۔

"ابھی 2 منٹ پہلے ہی۔ ان کو باہر جاتے دیکھا ہے مجھے لگا آپ ائے ہیں۔۔ تو" شیر ی سر پر ہاتھ مار کر بولا۔۔

جبکہ شاہ یہ سن کر غصے سے کھڑا ہوا۔۔

"تم اسی وقت باہر جاؤ اور دیکھو کہاں ہے وہ۔۔

Hussy up.."

شاہ اپنی کار کیز اٹھا کر جلدی بے بولا۔

لر شیر ی بھی جلدی سے باہر بھاگا۔۔

"انور چچا!! یہاں سے بیگم گئی تھی کہاں گئی ہیں؟" شیر ی نے گارڈ سے پوچھا۔۔

"شیر ی بیٹا!! ابھی ایک رکشہ میں۔ بیٹھ کر گئی ہے۔ میں نے پوچھا پر انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔" گارڈ

جلدی سے بولا۔۔

شیر ی a اب پریشان ہوا۔۔

"کوئی نمبر دیکھا آپ۔ نے رکشہ کا؟؟ یا کچھ؟" شیر ی بولا۔۔

"ہاں۔۔" گارڈ یاد کرتا بولا۔۔ کر ساتھ ہی شیر ی کو بتا دیا۔۔

شیر ی نے جلدی بے شاہ کو کال کر کے بتایا۔۔

"او کے۔ تم۔ حیا کو اس کا علم بھی۔ مت ہونے دینا۔۔ میں دیکھ لوں گا۔۔" شاہ غصے سے بولا۔۔ جبکہ شیریں خاموش ہوتا رہ گیا۔۔

شاہ نے جلدی سے روحان کو کال کی۔۔

"ہاں بولو شاہ؟ روحان بولا۔۔

"تم جلدی سے ایک جگہ پہنچو۔۔ اور یہ رکشا کا نمبر ہے اس کو ٹریس کرواؤ۔۔" شاہ بولا۔۔

"کچھ ہوا ہے کیا؟" روحان پریشان ہوتا بولا۔

"بہت کچھ ہو جائے گا۔۔ تم جلدی سے یہ کرو۔ اور پہنچو۔" شاہ سختی سے بولا۔۔

روحان او کے کہتا جلدی سے کام پر لگ گیا۔۔

ہیکنگ وغیرہ میں روحان ماہر تھا۔ اس لیے اسے یہ مشکل نہیں تھا۔۔

کچھ ہی دیر میں رکشہ کی لوکیشن پتہ چل گئی۔ اپنا لیپ ٹاپ لے کر جلدی سے کمرے سے نکل گیا۔۔

حیا جو باہر ڈرائنگ روم میں۔ بیٹھی تھی چونک اٹھی۔۔ روحان نے ایک نظر حیا کو دیکھا اور ایک سائل پاس کرتا وہاں سے چلا گیا۔۔

"ہائے!!"

یہ خواب تو نہیں تھا؟؟؟ "حیا خود کو تھپڑ مار کر بولی۔۔

"ارادے ٹھیک نہیں ہے اس بندے کے۔۔ مان لو حیا بیٹا۔۔ کچھ تو گڑبڑ ہے۔" حیا بولی۔

"چلو کوئی ناں۔۔ میں بھی حیا ہوں۔۔ ابھی جیسے الو بنایا ویسے بم پھر بنالوں گی۔" حیا خود کو۔ داد دیتی بولی۔۔ جبکہ اس بات سے انجان کے روحان اسے پہلے ہی الو بنا گئے تھا شرط منظور کروا کے۔۔

دلف کو گھر سے نکلتے دیکھ کر ولی اور علی اور اس کے بندے اسی رکشا کے پیچھے لگ گئے۔۔

آخر ایک جگہ رکشا کو آیا اور ولی خود بائیک سے اتر کر رکشا میں بیٹھ گیا۔۔

ولی کو دیکھ کر دلف خوف سے باہر نکل کر بھاگنے لگی مگر ولی نے بازو سے پکڑ کر اندر کر لیا اور اس کے ہاتھ ایک رسی سے باندھ دیے۔۔

ڈرائیور نے منع بھی کیا لیکن ولی نے ڈرائیور کے دو تین تھپڑ مارے اور اپنی بتائی ہوئی جگہ پر جانے کا حکم دیا۔۔۔ جان کس کو عزیز نہیں ہوتی اس لیے خاموش بنا ڈرائیور اپنے کام میں لگ گیا۔

"بھابھی ایسا کیسے کر سکتی ہیں شاہ۔۔۔" روحان کو شاہ نے سب بتایا تو وہ حیرت سے بولا۔۔۔

جبکہ شاہ روحان کی بتائی ہوئی جگہ پر جانے کے لیے کار تیز رفتاری سے چلا رہا تھا۔۔۔

"انتہا کی بیوقوف لڑکی ہے۔۔۔ ایک دفعہ مل جائے۔ پھر دیکھنا کیا حال کرتا ہوں۔۔۔ بد تمیز۔" شاہ غصے سے بولا۔۔۔

"calm down..."

یہ ہوش سے کام لینے کا وقت ہے۔۔۔ کسی کو بھی اس بات کا علم نہیں ہونا چاہی ورنہ بہت مسئلہ ہو جائے گا۔"

روحان نے سمجھایا۔۔۔ اور شاہ نے گاری کی سپیڈ اور بڑھادی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔" دلف چیخ کر بولی۔۔۔

"کیسے چھوڑ دوں ہاں کیسے؟؟ مجھے آگ اور چھوڑ کر چلی گئی تھی تم اُنے اس یار کے ساتھ؟" ولی پاگل ہوتا دلف کے منہ پر دو تین تھپڑ مار کر بولا۔۔ جہاں اب نشان چھپ گئے تھے۔۔

اور دلف کا ننھا دل سہم گیا تھا۔۔

"آخر کیوں کر رہے ہیں سب؟؟ جانے دیں" دلف نے روتے ہوئے کہا۔۔

"ہاہاہا!!"

بس بہت جلد ہی تم۔ میری بن جاؤ گی۔۔ ہمیشہ کے لیے۔۔ ہونا مطلب پورا کرنے کو بے تق ہوں میں۔۔ میری جان۔" ولی دلف کے چہرے کو چھو کر ہنستا ہوا بولا۔۔

جبکہ دلف خوف سے آنکھیں بند کر گئی۔۔

اور دماغ میں سارا واقع چلنے لگ گیا جب ولی نے ایسے ہی اسے بند کیا تھا۔۔ ایک ایک کر کے سب یاد آرہا تھا۔۔ پھر شاہیر کا آنا۔ اور ولی کو مارنا۔ پھر دلف کو یاد آیا کہ کیسے وہ گر گئی تھی۔۔ شاہ نے ہی اسے سہارا دے کر گھر چھوڑا۔۔ پھر کیسے اس کے اپنوں نے اس کے کردار پر کچھڑ ڈالا۔۔ پھر اس کا نکاح شاہ سے ہوا۔۔ اور پھر کیسے کیسے شاہ اور اپنے درمیان ہونے والے رشتے سے پیدا ہونے والی معصوم محبت۔۔۔ سب ایک ایک کر کے یاد آرہا تھا

--

"یا اللہ --

یہ میں نے کیا کر دیا۔۔" دلف سسکا اٹھی۔۔

"مجھے سزا ملنی چاہیے۔۔۔ ملنی چاہیے۔۔۔ میں اسی کی حقدار ہوں۔۔۔" دلف بولی۔۔۔

ولی اپنی آنکھوں میں ہوس لیے دلفے قریب ہوا۔۔۔

اور دلف پر جھکا۔۔۔

"شاہیر!!" دلف نے بند آنکھوں سے شاہیر کو آواز دی۔۔۔

لیکن اسی پل پیچھے سے کسی نے اس کے سر اور وار کیا۔۔۔ جس سے ولی درد سے بلبلا اٹھا۔۔۔ اور مڑ کر دیکھا تو حیران رہ گیا۔۔۔

"شیری!! یہ بھیا کے دوست صاحب کہاں گے ہیں اتنی جلدی میں؟؟" حیا شیری کو کمرے سے اتا دیکھ کر بولی۔۔۔ جو اپنے سیل پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔۔۔ حیا کی بات پر چونکا۔۔۔

"بھیا کا دوست ہے، تو دوست کو ہی علم ہو گا۔۔۔ مجھے کیا معلوم۔۔۔" شیری نے گھور کر کہا۔۔۔

"لو، مہمان ہے ہمارا۔۔۔ پتہ ہونا چاہیے ناں کہاں اتا جاتا ہے کیا کرتا ہے۔۔۔" حیا نے رازدار انداز میں کہا۔۔۔ شیری نے آنکھیں سکیڑ کر حیا کو دیکھا۔۔۔ شیری کے پس طرح دیکھنے پر حیا سٹپٹا گئی۔۔۔

"میرا مطلب ہے کہ بھیا نے آگر پوچھا تو ہمیں پتا ہونا چاہیے ناں۔" حیا نے اپنی صفائی دی۔۔۔

"خیر ہے ویسے حیا؟؟ ہم سے تو کبھی نہیں پوچھا۔۔۔ بھیا کے دوست کی بڑی فکر ہے۔۔۔" شیری حیا کے پاس بیٹھ کر "دوست۔" پر زور دیتا بولا۔۔۔

"دفعہ ہو جاؤ تم تو۔۔ بھئی میں تو جنرل بات کر رہی تھی۔۔ تم تو لڑائی کا موقع ڈھونڈتے رہتے۔" حیاناک چڑھا کر بولی۔۔

"اوہ اچھا" شیریں سیٹی کے انداز میں۔ منہ کو گول کر بولا۔۔

حیاتپ کراٹھی اور کشن اٹھا کر شیریں کو دے مارا۔۔

"جل جل کر یہ حال ہو گیا تمہارا۔۔ کسی نے لڑکی نہیں دینی۔۔ یاد رکھنا۔۔ ایسے ہی رہو گے تم۔۔" حیا بولتی کمرے کی جانب جانے لگی۔۔ جب شیریں کی ہنسی سن کر روکی۔۔۔

"ہاہاہا!! ویری فنی۔۔"

حیاتی بی۔۔ شرط لگا لو مجھ سے اگر بھیا کی شادی پر کسی لڑکی کوناں پٹالوں تو میرا نام بدل دینا۔۔" شیریں اکڑ کر بولا۔۔

حیا شیریں کا اعتماد دیکھ کر مزید تپ گئی۔۔

"ٹھیک ہے لگی بیٹ۔۔ اب تیار رہنا اپنا نام لینے کے لیے۔۔" حیا طنز کرتی بولی۔۔

"ہاہا۔ مذاق اچھا تھا۔۔ اب تم دیکھتی جاؤ تمہارا حسین و جمیل بھائی کیا کرتا ہے۔۔" شیریں بال سیٹ کر کے حیا کو مزید تپا رہا تھا۔۔

"چوہے۔۔۔" حیا بولتی کمرے میں چلی گئی۔۔ جبکہ شیریں پیچھے سے کڑھ کر رہ گیا۔۔

"جلدی سے تیار ہو کر آ جاؤ۔۔ بھیا کے کمرے کی سیٹنگ چینج کروانی ہے تو تم۔ بھی میرے ساتھ چلو۔" شیریں پیچھے سے بولا۔۔

حیا اوکے کا اشارہ کرتی کمرے میں چلی گئی۔۔

"نہیں مطلب حد ہے۔۔ مجھے کوئی کچھ سمجھتا ہی نہیں۔۔ بس بہت ہو گیا۔۔ اب "شیریں عرف شہیر شاہ عالم" سب کو دکھائے گا کہ وہ کیا چیز ہے۔۔" شیریں پکار دہ بنا کر اٹھا۔۔

"ارادے بعد میں بنالینا۔۔ پہلے کام پر دھیان دو، میری نکملی اولاد۔" شاہ عالم جو ابھی گھر اے تھے شیریں کی بات سن کر مسکرا کر بولے۔۔

"بابا!!

آپ بھی میرے دشمن لوگوں ساتھ مل گے۔۔؟؟

How sad naww.."

شیریں جھوٹ موٹ کے آنسو صاف کرتا بولا۔۔

"ایک ایکٹنگ ہی تو آتی ہے نواب کو۔۔ کوئی کام تو اتا جاتا نہیں۔" شاہ عالم مزید بولے۔۔

"بابا!!" شیریں صدمہ سے بولا۔۔

"کام چور۔" شاہ عالم منہ میں بڑبڑائے۔۔ جو کہ پیچھے سے آتی حیا نے سن لیا۔۔ اور ہنس دی۔

"بابا!! یس شیری کے بچے کا بھی کچھ سوچ لیں۔۔ ہاتھ نکل رہا ہے۔" حیا مزے سے بولی۔۔

"پہلی بات تو یہ کہ میرے کوئی بچے نہیں ہیں۔۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ بابا کو پتہ ہے میں شریف سامعصوم سا بچہ ہوں۔۔" شیری لاڈ سے شاہ عالم کے گلے لگ کر بولا۔۔

"توبہ استغفر اللہ۔۔" شاہ عالم جان بوجھ کر بولے۔۔

شیری نے حیرت سے باپ کو دیکھا۔۔

جبکہ حیا کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

"ہو گئی عزت۔۔ مل گیا سکون۔۔" حیا شیری کو بولتی شاہ عالم کی گود میں سر رکھ گئی۔۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔ جب سے ائی ہو میرا پتا کٹ کر وادیا۔۔ اچھا خاصا سب کا پیار صرف میرے لیے ہوتا تھا۔" شیری منہ بنا کر بولا۔۔

"اچھا بس۔۔ شاہ کہاں ہے؟؟ اور ہماری بہو؟" شاہ عالم نے حیا اور شیری کو چپ کر دیا۔۔

"بھیا اپنی بیگم کے ساتھ شاپنگ پر گے ہیں۔ مرق خون جلانے کے لیے۔۔" شیری آخری بات آہستہ سے بولا۔۔

جو کہ شاہ عالم نے سن لی تھی۔۔ یس لیے اگلے ہی پل شیري بھاگ کر کھڑا ہوا۔۔ کیونکہ شاہ عالم نے گھوری ماری مطلب اب شامت پکی۔۔

"اب آپ خود سے تو مجھ معصوم کی۔ کشتی پار نہیں لگا رہے تو مجبور آ مجھے اپنی شرم و لحاظ ختم کر کے بولنا پڑ رہا ہے۔۔" شیریں شرماتا ہوا بولا۔۔

جس پر حیا کا ہنسی سے برا حال جو گیا اور شاہ عالم کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔۔

"کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا۔۔" شاہ عالم آخر ہنس کر بولے۔۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔۔ مجھے بھی کوئی۔ گھوڑی پر بٹھادیں جلدی۔ میرے دل کے ارمان ناں ختم ہو جائیں کہیں۔۔" شیریں آنکھ دبا کر بولا۔۔

"ادھر آؤ۔ پاس۔۔ میں خود سے تمہارے بے لگام ارمان ختم کرتا ہوں الو کہیں کے۔" شاہ عالم بولے۔۔

"نہیں آپ دور دور سے ہی بول لیں۔۔" شیریں ہنستا ہوا باہر بھاگا۔۔

اور حیا ہنستی رہ گئی۔۔

"آ جاؤ حیا چڑیل۔۔" شیریں نے باہر سے آواز دی اور حیا بھی چادر ٹھیک کرتی چل دی۔۔ جبکہ شاہ عالم نے دل سے دعا کی کہ یونہی ہمیشہ گھر میں خوشیاں بکھری رہیں۔

ماہی صبح سے خالدہ کے پیچھے پیچھے تھی۔۔

"امی۔۔ پلیز مان جائیں۔ ناں ابو سے بات کریں۔۔" ماہی پھر سے بولی۔۔

"ماہی!! اچھے سے پتا بھی ہے کہ تمہارے ابو نے سختی سے منع کیا تھا کہ کوئی بھی مزی سے نہیں ملے گا۔۔" خالدہ نے تھک ہار کر پھر سے جواب دیا۔۔

"کیوں؟ آخر کیوں۔۔ مجھے نہیں پتا میں نے مجھے جانا ہے۔۔" ماہی رو دینے کو تھی اب۔۔

"ماہی!! ضد نہیں اب۔۔

چلو یہ کپڑے دادی کے کمرے میں رکھ کر آؤ۔۔" خالدہ کچھ کپڑے ماہی کو تھما کر بولی۔۔

ماہی غصے سے کپڑے پکڑ کے لے گئی۔۔

یس دن کے بعد دادی کو حمید نے چیک آپ کرویا تھا تو ڈاکٹر نے ان کو بتایا تھا کہ کمر میں ریڑھ کی ہڈی پر اچھا خاصا دباؤ آیا ہے یس لیے زیادہ سے زیادہ آرام کریں اور چلنے پھرنے سے منع کیا۔۔

یس لیے دادی اب کمرے میں ہی رہتی۔۔ اور ماہی بے آسنا سنا بھی۔ کم کم ہی ہوتا تو ظاہر ہے باتوں کے تیر بھی کم ہی چلتے۔۔ گھر میں تھوڑا سکون تھا۔۔

ماہی غصے سے دادی کے کمرے میں گئی اور کھنٹی سے کپڑے لٹکانے لگ گئی۔۔

"سکون۔۔ بے کام نہیں ہوتا کیا تم۔۔ سے؟" دادی چڑ کر ماہی کو۔ یوں جلدی جلدی کام کرتے دیکھ کر بولی۔۔

ماہی جو پہلے ہی غصے میں تھی دادی کی بات پر آگ بگولہ ہو گئی۔۔

"کیا مسئلہ ہے؟؟ سکون۔ نہیں ابھی بھی۔۔ زندگی کے دودن۔ ہیں کہ نہیں۔ بندہ سکون سے رہے۔۔ کھائے پیے، عیش کرے۔۔ پر نہیں۔ آپ کو تو پتا نہیں کونسی بیماری ہے جو بیٹھنے نہیں دیتی یہاں بھی۔" ماہی غصے سے بد تمیز ہوتی بولی۔۔

"میں نے کیا بول دیا تجھے، کیوں تجھے آگ لگ گئی ہے؟؟" دادی جو پہلے ہی لیٹ لیٹ کر چڑچڑی ہوئی تھی غصے سے بولی۔۔

"پوتی ہوں آپ کی۔ آگ تو لگے گی ناں۔۔ ویسے بھی ساری زندگی آپ نے آگ لگانے کے علاوہ کوئی کام کیا بھی کب ہے جو؟" ماہی غصے سے بولی۔۔ آج حساب برابر کرنے پر تلی تھی۔۔

"کیا بکواس کر رہی ہے لڑکی؟؟ ہوش میں تو ہے؟" دادی بولی۔

"ہوش میں ہی ہوں۔۔ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔ میری اپنی آپ کی وجہ سے بدنام ہوئی تھی۔۔ اب اگر ان کی شادی ہے تو کیوں راستے میں روڑے اٹکار کھے ہیں؟؟" ماہی تنک کر بولی۔۔

شادی کا سن کر دادی پل بھر کور کی۔۔

"ہائے لڑکی کس کی۔ شادی کی بات کر رہی؟" دادی بولی۔

"وہی لڑکی جس کو۔ آپ نے اور ابو نے بے غیرت، بد کردار بول کر گھر سے چلتا کوا تھا۔۔ اسی کے سسرال والے اب دھوم دھام سے شادی۔ کر رہے ہیں۔۔" ماہی نے مزے سے کہا۔۔

یہ سن کر دادی کو 1000 واٹ کا جھٹکا لگا۔۔۔

"لگانا کرنٹ۔۔ (کاش سچ میں بھی لگ جاتا۔۔)" ماہی دل میں سوچ کر رہ گئی۔۔۔

جبکہ دادی اب غصے سے ماہی کو دیکھ رہی تھی۔۔

"میں بتا رہی ہوں آپ کو۔۔ بے شک آپ ابو کو بتا دینا۔۔ میں تو جاؤں گی شادی پر۔۔ چاہے اکیلی ہی کیوں ناں۔۔" ماہی اپنا ارادہ بتاتی بولی۔۔

"ترے باپ کو پتا چلا تو جان سے مار دے گا۔۔" دادی طنز کرتی بولی۔۔

"ان کو بتائے گا کون۔۔ آپ ناں۔۔ تو میں پہلے ہی آپ کا انتظام کروا دیتی ہوں۔۔" ماہی چہرے پر مسکراہٹ لیے بولی۔۔

جبکہ دادی نے پریشانی سے دیکھا۔۔

"Just wait and Watch..

my sweet Dadoo."

ماہی ہنستی کمرے سے نکل گئی۔۔

"علی بیسیبی۔۔۔" ولی سر پر ہاتھ رکھے درد سے چیخا۔۔

"ہاں میرے جگر۔۔" علی شیطانی مسکراہٹ لیے بولا۔۔

"تم۔۔ دھوکے باز۔۔" ولی درد سہتا ہوا غصے سے علی کی جانب بڑھا۔۔

لیکن علی نے فوراً ولی کے پیٹ میں ایک اور ضرب لگادی۔۔

"اہہہ۔۔" ولی زمیں پر بیٹھتا درد سے چیخا۔۔

اور نفرت سے علی کو دیکھا۔۔

"تم۔۔ کتنا گھٹیا ہو سکتے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔ دوست کے پیچھے دشمن تھے میرے۔" ولی غصے سے بولا۔۔

جس پر علی اور پیچھے کھڑے دوستوں نے ہنسننا شروع کر دیا۔۔

"مجھے کیا بیوقوف سمجھ رکھا ہے تم۔ نے جویوں تمہارے لیے روز خاک چھانتا پھرتا؟؟ اور مجھ سے زیادہ گھٹیا

کون ہے یہ تم چھ سے جانتے ہو۔۔" علی بیٹھ کر ولی کا چہرہ پکڑ کر بولا۔۔

"چھوڑو گا نہیں تمہیں ذلیل انسان۔۔" ولی علی کو۔۔ کالر سے پکڑ کر دھاڑا۔

جسے علی نے ہنس کر چھڑا لیا۔۔

"وہ تو بعد کی بات ہے پہلے یس حسین و جمیل کے حسن کو تو تھوڑا خراج تحسین پیش کر لیں ہم۔" علی مکروہ ہنسی سے دلف کو گندی نظر سے دیکھ کر بولا۔۔۔

جو دم سادھ کر بیٹھی تھی۔۔

"یس کو باندھ دو۔۔۔ تب تک ہم اپنا تھوڑا کام کر لیتے۔۔ لیکن فکر مت کرو۔۔ تمہیں بھی تمہارا حصہ ضرور ملے گا۔" علی ولید کو ایک طرف دھکا دے کر بولا۔۔۔

اور علی کے ساتھ کھڑے دوستوں نے ولی کو اٹھا کر ایک طرف کر سی پر باندھ دیا۔۔

علی۔ دلف کو سر سے پاؤں تک گندی نظروں کے حصار میں لیے قدم اٹھاتا گے ا رہا تھا۔۔۔

جبکہ دلف روتی ہوئی پیچھے سرک رہی تھی۔۔

لیکن علی نے بڑھ کر دلف کو بالوں سے پکڑا۔۔ جس سے مزدلفا کی چیخ نکل گئی۔۔

"اف کیا حسن ہے جان من۔۔

یوں ہی تو نہیں ہم دیوانے ہوئے پھرتے تھے۔۔" علی دلف کو اپنے چہرے کے قریب کرتا ہوس لیے بولا۔۔

"چھوڑ دو۔۔ پلیز۔ م میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟؟؟" دلف روتی روتی التجا کرتی بولی۔۔

"ہائے۔۔ سب کچھ تم نے ہی تو کیا ہے میری جان۔۔ جب سے تمہیں دیکھا تب سے میں تو۔ تمہارا دیوانہ بنا رہا

ہوں۔۔ اب جا کر مجھے صبر کا پھل ملا ہے۔۔ تو دوری کس لیے؟؟" علی دلف کی چادر کھینچ کر دور اچھال کر بولا

--

دلف بغیر اپنی چادر کے سب کے سامنے خود کو ہاتھوں سے چھپانے کی کوشش کرنے لگی۔۔
 "تم نہیں جانتی تم کتنی خوبصورت ہو۔۔" علی بہکتا ہوا دلف کے چہرے کو چھو کر بولا۔۔
 "شہیر۔۔۔"

کہاں ہیں آپ۔۔ پلینز اللہ میری عزت آپ کے ہاتھ میں ہے۔۔ مجھے بے عزت ہونے سے پہلے ہی موت
 دے دیں۔۔ "دلف آنکھیں بند کیے دل میں اللہ سے مخاطب ہوئی۔۔

"تمہاری ہر ادا بہت دل لہانے والی ہے۔۔" علی دلف کے چہرے پر جھک کر بولا۔۔
 لیکن اس سے پہلے کہ وہ دلف کو چھوتا بھی دلف نے پوری طاقت سے دھکا دیا۔۔
 جس سے علی دور ہوا۔۔

اور غصے سے بڑھ کر دلف کے چہرے پر زور کا تھپڑ مار دیا۔۔
 "تمہاری ہمت۔۔ تم مجھے دور کرو۔۔ تمہارے ساتھ ایسا حال کروں گا کہ تمہاری روح بھی کانپے گی۔۔" علی
 غصے سے پاگل ہوتا دلف کے پیٹ میں ٹانگ مار کر بولا۔۔
 دلف درد سے بلبلا اٹھی۔۔

"اللہ۔۔۔" دلف دل سے پکاری۔۔۔

ولی دلف کو بالوں سے پکڑ کر سامنے کھڑا کرتا یس کے بازو سے ایک ہی جھٹکے میں شرٹ پھاڑ چکا تھا۔۔

اور مزدلفا کو سختی سے جکڑ کر اس پر جھکا۔

اس سے پہلے کہ دلف کو اپنے گندے چہرے سے چھو بھی پاتا۔۔ پیچھے سے دروازہ دھاڑ کی آواز سے کھلا تھا۔۔
ولی چونک کر مڑا۔۔ اور سامنے دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔۔

شہیر اور روحان دونوں غصے سے کمرے نما حال میں کھڑے تھے۔۔

علی دلف کو چھوڑ کر مڑا۔۔

"اوہ تو اگے تم بھی۔۔ چلو اچھا ہے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی بیوی کی عزت کو نیلام ہوتا دیکھو۔۔" علی ہنس کر بولا۔۔

یہی بات شاہ کے ساتھ ساتھ روحان کو بھی آگ لگا گئی۔۔۔

"دوستوں۔۔۔ آج ان دونوں میں سے کوئی بھی ناں زندہ لوٹے۔۔" علی مزے سے بولا۔۔

علی۔ اور اس کے دوست سب ملا کر 7 تھے۔۔

"ہیلو پھوپھو۔۔۔" ماہی سیل کان سے لگا کر بولی۔۔

"ہاں بول۔۔" ماہی کی ایک ہی پھوپھو تھی۔۔ جو کہ دادی کے نقش قدم پر تھی۔۔

"کیسی ہو۔ میری پیاری پھوپھو جان۔" ماہی ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بولی۔۔

"ٹھیک ہوں۔۔ کال کس لیے کی ہے یہ بتا۔۔" پھوپھو بیزار سی بولی۔۔

"ایک اہم بات بتانے والی ہوں آپ کو۔۔ دھیان سے سننا۔" ماہی آہستہ آہستہ بولی۔۔

"ہائے ایسی کوئی بات ہے؟" پھوپھو پریشان سی بولی۔

"دادی کو گہری چوٹ ائی ہے۔۔ اور ڈاکٹر نے کہا ہے کہ دادی کے پاس زیادہ دن نہیں ہیں۔۔ بہت گہری چوٹ ہے۔۔ اور ساتھ ہی دادی کو ڈاکٹر نے شوگر کا بھی بتایا ہے۔۔" ماہی آہستہ بولی۔۔ کہنئیں خالدہ ناں سن لے۔۔

یہ سن کر پھوپھو پریشان ہو گئی۔۔

"ہائے میرے اللہ۔۔ میری ماں۔۔" پھوپھو نے واویلا شروع کر دیا۔۔

"ارے میری بات تو پوری ہونے دیں۔۔" ماہی نے چڑ کر کہا۔۔

"ہاں بول۔۔" پھوپھو خاموش ہوتی بولی۔۔

"رات ابو کو میں نے کہتے سنا تھا کہ وہ دادی سے آہستہ آہستہ باتوں باتوں میں سارا زیور لے لیں گے۔ تاکہ آپ کو کچھ ناں مل سکے۔ لیکن ان کو۔ نہیں پتا میں نے یہ بات سن لی تھی۔ اور مجھے اچھا نہیں لگا کہ آپ کو یوں بے خبر رکھا جائے۔" ماہی رازداری سے بولی۔

جبکہ دوسری طرف کھڑی پھوپھو پر گویا کوئی بم پھینکا ہو۔

"حمید کی اتنی ہمت۔ ابھی کرتی ہوں ترے باپ سے بات۔ سمجھ کیا رکھا ہے۔ سب کچھ اکیلا ہی ہرٹپ کر لے گا وٹ کسی کو خبر نہیں ہوگی۔" پھوپھو غصے سے تلملا کر بولی۔

ماہی کو اپنا نشانہ ٹھیک لگتا نظر آیا۔

"ن نہیں پھوپھو۔ آپ ابو سے بات کریں گیں تو ان کو پتا چل جائے گا۔" ماہی جلدی سے بولی۔

"پھر کیا کروں ماہی۔ تو ہی بتا۔" پھوپھو جلدی سے بولی۔

"آپ آج ہی اجائیں ابھی اسی وقت۔ اور کسی بھی طرح دادی کو لی جائیں۔ اپنے گھر لے جا کر پیار سے باتوں باتوں میں، کچھ خدمت کر کے سب پوچھ لینا۔" ماہی نے مشورہ دیا۔ جو کہ پھوپھو کو قابل قبول بھی لگا۔

"آج پہلی بار مجھے تجھ پر فخر ہو رہا ہے ماہی۔ میری بچی۔۔ جیتی رہ۔ کتنا خیال ہے تجھے میرا۔ اور ایک میرا بھائی ہے جسے کوئی پروا نہیں" پھوپھو روتی ہوئی پیار سے بولی۔

"بس پھوپھو۔۔ کیا کریں۔۔ دولت چیز ہی ایسی ہے۔۔ سب کچھ ختم کروادیتی ہے۔۔" ماہی جھوٹ موٹ کی دکھی ہوتی بولی۔ جبکہ دل میں تو ہنسی کے فوارے پھوٹ رہے تھے کہ کیسے پھوپھو جیسی چالاک عورت بھی منٹ میں بیوقوف بن گئی تھی۔۔

"ہاں سہی کہتی ہو۔۔ اللہ تجھے خوش رکھے۔۔" پھوپھو بولی۔۔

"لاچی پھوپھو۔۔ لالچ کے لیے کیسے مٹھی بن رہی ہے۔۔ ہو نہ۔۔" ماہی طنز کرتی دل میں بولی۔۔

"اچھا اب جلدی لے جائیں۔۔ ابو کے انے سے پہلے ہی دادی کو لے جائیں۔ تب تک میں دادی کے کپڑے پیک کر دیتی ہوں۔" ماہی جلدی سے بولی۔۔

"ہاں کر دے۔۔ میں ابھی آتی ہوں۔۔ اللہ حافظ۔۔" پھوپھو جلدی سے فون رکھ گئی۔۔

ج کہ ماہی تو خوشی سے جھوم اٹھی۔۔

"یا ہووو۔۔ اب ائے گا مزہ۔۔ دادی جیسی بلا سے ہوئی جان کی خلاصی۔۔ اب میں یعنی ماہی عرف ماہرہ جاؤں گی اپی کی شادی پر۔۔ یا ہووو۔۔" ماہی گول گول گھوم کر خوشی سے بولی۔۔۔۔

"تم گھٹیا انسان۔۔ ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی تمہاری؟؟" شاہ غصے سے دھاڑا۔۔ جس کی دھاڑ سن کر ولی اندر تک کانپ گیا۔۔

اور یہی حال علی کے دوستوں کا تھا۔۔

"مار دو اس کو۔۔۔ کام تمام کر دو۔۔" علی غصے سے شاہ اور روحان کو دیکھ کر بولا۔۔

"لگتا ہے اس دن کی مار بھول گے تم۔ لوگ۔۔" روحان ایک طرف کھڑے لڑکوں کو دیکھ کر بولا۔۔

جن کو۔ اچھے سے یاد تھا کہ کیسے روحان نے ان کی دھلائی کی تھی۔۔۔

"اب تم نہیں بچو گے۔۔ کیونکہ ہم۔ اتنے سارے ہیں۔ اور بدلہ لینا ہے ہمیں۔۔ اس دن کا۔۔" ان میں سے ایک غصے سے بولتا روحان کی طرف آیا۔۔۔

"اوہ۔۔"

Silly Boy.."

روحان کف فولڈ کر کے لڑکوں کو دیکھ کر افسوس سے بولا۔۔ اور اپنے طرف اتے لڑکوں کو دیکھنے لگ گیا۔۔

جبکہ شاہ غصے سے علی کی جانب بڑھا۔

لیکن علی کے دو دوستوں نے شاہ کو پکڑنا چاہا۔۔

شاہ جو کہ ایک طاقت ور، اونچا لمبا تھا۔ کہاں ان سے قابو آنے والے تھا۔۔ اوپر سے اس کے دماغ میں ابھی تک علی کا دلف کے قریب ہونے والا منظر نہیں بھولا تھا جب وہ اندر آئے تھے۔۔

اسی لیے شاہ نے غصے سے دونوں کو دیکھا۔۔ اور ایک ہی پل میں دونوں کو گھوم کر ایک ایک پنچ دے مارا۔۔ آخر شاہ اور روحان چیمپئن رہ چکے تھے۔۔ اتنے عام سے بندے قابو کرنا ان کے لیے کوئی مشکل ناں تھا۔۔

ایک ایک پنچھی کھا کر دونوں ڈھیر ہو گئے۔۔

جبکہ شاہ نے گرے ہوؤں کو ایک ایک ٹانگ پیٹ میں ماری۔۔ جس سے ان کی رہتی سہتی ہمت بھی ختم ہو گئی اور زمین پر پڑے درد سے بلبلا اٹھے۔۔

دوسری جانب روحان تھا۔ جس نے اپنی طرف اتے لڑکوں کو دیکھا۔۔

"Hurry up ...

بہت سست ہو تم۔ لوگ۔۔ چلو میں اتا ہوں۔" روحان ان کو آہستہ آہستہ اتے دیکھ کر ان کی طرف بڑھا۔۔ جو اب روحان سے ڈر کر پیچھے ہو رہے تھے۔۔۔

"come on guyzz..."

روحان نے پاس جا کر ایک کو منہ پر پنچ مارا اور ساتھ ہی گھوم کر دوسرے کے ٹانگ پیٹ میں ماری۔۔ اور تیسرے کو ایک ہو تھپڑ مارا۔۔ جس سے اس کے کان بند ہو گئے۔۔۔

"کچھ کھایا پیا کرو۔۔۔"

لڑنا تھا تو کچھ بن کر تو اتے۔۔" روحان بولتا ہوا پھر سے ان پر جھکا اور رکھ رکھ کر ایک ایک مکانک پر مارا۔۔ جس سے سب کے منہ سے خون نکل آیا۔۔۔

"U bloody"

شاہ غصے سے علی کی جانب بڑھا۔۔۔ جو اپنے سب دوستوں کو۔ مار کھاتا دیکھ کر ڈر گیا تھا۔۔

شاہ کو۔ اتے دیکھ کر دلف کو پکڑ لیا۔ اور ساتھ ہی اپنے ہاتھ سے چاقو نکال لیا۔۔ یہ دیکھ کر دلف کے ہاتھ پاؤں بے جان ہو گئے۔۔۔

"پاس اے تو تمہاری بیوی کو مار دوں گا۔۔" علی چیخا۔۔

شاہ نے آگ برساتی آنکھوں سے علی کو۔ دیکھا۔۔

"اوکے۔۔ مار دو۔۔ مارو جلدی کرو۔۔" شاہ غصے سے دھاڑا۔۔

جس پر علی نے خوفزدہ ہو کر شاہ کو۔ دیکھا۔۔

"دیکھ میں سچ میں مار دوں گا۔۔" دلف کو پکڑ کر پیچھے سے چاقو گردن پر رکھ کر پھر سے بولا۔۔۔ جبکہ دلف ہونا سانس روکے کھڑی تھی۔

جس سے شاہ کا غصہ اور بڑھ گیا تھا۔۔

"تو مارنا۔۔ تو نہیں مارے گا تو آج اسے میں مار دوں گا جان سے۔۔ اس لیے چل تو پہلے اپنا شوق پورا کر لے۔۔" شاہ اپنے نیچے ائے کف ٹھیک کر تا غصے سے بولا۔۔ دلف شاہ کی گرج سن کر دہل گئی تھی۔۔

جبکہ علی کا خون خشک ہو گیا تھا۔۔

"کیسا بندہ ہے جس کو اپنی بیوی کی پرواہ نہیں۔۔" علی نے سوچا۔۔

"انتظار کس کا ہے؟؟ جلدی کرو۔۔" شاہ اپنی گھڑی دیکھ کر بولا۔۔

جبکہ دلف شاہ کو۔ اتنا غصے اور طیش میں دیکھ کر مزید رونے لگ گئی تھی۔۔

شاہ نے دلف پر ایک نظر نمبر ناں ڈالی۔۔

اور بڑھ کر علی کو کالر سے پکڑ کر کھینچ لیا۔۔

"اتنی ہمت کیسے ہوئی ہاں کیسے؟؟ میری عزت کو۔ نیلام کرے گا۔۔" شاہ پاگل ہوتا علی پر جھبٹا تھا۔۔ اور

منہ پر جابجا پنچ مار مار کر علی کی شکل بدلا دی تھی۔۔ جس سے اپنے خون نکل نکل کر شاہ کی شرٹ کو بھی لگ گیا

تھا۔۔

روحان باقی دوستوں کا کام۔ تمام کرتا شاہ کی جانب آیا۔۔

"شاہ!!

ہوش کرو۔ مر جائے گا۔۔" روحان نے شاہ کو پکڑا۔۔

"مار دوں گا اسے۔۔ اس کی۔ ہمت کیسے ہوئی۔ میری بیوی کو چھونے کی۔۔" شاہ خود کو چھڑا کر پھر سے علی کو

ٹانگ ماری۔۔ علی جو مار کھا کرا دھ موا ہو گیا تھا مزید درد سے چیخا۔۔

روحان نے جلدی سے شاہ کو قابو کیا۔۔

لیکن۔ تب ہی اس کی نظر ایک طرف بندھے ولی پر پڑی۔۔۔

اور علی کو۔ چھوڑ کر علی۔ کی۔ جانب لپکا۔۔

اور پہنچ کر ولی کو۔ رکھ رکھ کر دو تین تھپڑ مارے۔۔

"یہ سب تیرا کیا دھرہ ہے۔۔ بولا تھاناں مجھ سے اور میری بیوی سے دور رہنا۔" شاہ بالوں سے پکڑ کر چیخا۔۔

ولی درد کی وجہ سے کچھ بول نہیں پارہا تھا۔ شاہ نے غصے میں ولی کو بھی اچھے خاصے پیچ مارے۔۔

"شاہ!! بس کرو۔۔ خود کو قابو کرو۔۔ باقی کا سب پولیس دیکھ لے گی۔۔" روحان جلدی سے شاہ کو پکڑ کر ولی

سے دور کر تا گیا۔۔ کیونکہ شاہ نے اپنے ایک کالج فیلو جو کہ پولیس میں افسر تھا، فون کر دیا تھا۔۔

جبکہ ایک طرف ڈری ہوئی دلف کانوں پر ہاتھ رکھ کر سب دیکھ رہی تھی۔۔

شاہ نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔

اور دلف کی جانب آیا۔۔

دیوار سے لگی وہ کسی سہمی ہوئی گڑیا لگ رہی تھی۔۔ اوپر سے کپڑے جو جگہ جگہ سے پھٹ گئے تھے۔۔ پھر

چہرے پر جا بجا تھپڑوں کے نشان۔۔ سب دیکھ کر شاہ کا دل کیا علی ولی کو جان سے مار دے۔۔

یہ سب دیکھ کر شاہ نے غصے سے مکا بنا کر دیوار پر مارا۔۔

دلف ڈری ہوئی۔ مزید ڈر گئی۔۔ اور سسکا اٹھی۔۔

"ہو گیا شوق پورا؟؟ یا کوئی کسر رہتی ہے؟؟" شاہ غضب کا غصہ لیے سختی سے بولا۔۔۔ دلف جو پہلے ہی بہت ڈر گئی تھی اوپر سے شاہ کا غصہ دیکھ کر وہی شاہ کی بازوؤں میں جھول گئی۔۔

"مجھے مجبور کر دیا ہے تم مزدلفا بیگم۔۔۔" شاہ ضبط سے ایک۔ سانس کھینچ کر دلف کو دیکھ کر بولا۔۔

جبکہ روحان ایک طرف کھڑا مزے سے سین دیکھ رہا تھا۔۔

"واہ کیا سین تھا ویسے۔۔

So romantic .."

روحان تھوڑی تلے ہاتھ رکھ کر حسرت سے بولا لیکن۔ آہستہ۔۔ کیونکہ شاہ ابھی بہت غصے میں تھا۔۔

"روحان! گاڑی نکالو۔۔" شاہ دلف پر وہاں پر اس کا ڈوپٹہ اٹھا کر اچھے طرح سے دیتا بولا۔۔

روحان گاڑی میں بیٹھ گیا اور سٹارٹ کی۔۔

جبکہ شاہ دلف کو بازوؤں میں اٹھا کر کار تک لے آیا۔۔ لیکن ولی اور علی کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک ایک ٹانگ مارنا نہیں بھولا تھا۔۔

مزدلفا کو اٹھا کر کار میں آہستہ ڈالا۔۔ اور خود ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔ اور دلف کا سر اپنی گود میں رکھا۔۔ اور دلف کے چہرے پر جہاں انگلیوں کے نشان تھے، اپن ہاتھ سے چھوا۔۔

"بہت نازک ہو تم۔۔ جان لو تمہیں مجھ سے زیادہ پیار اور عزت کوئی نہیں دے سکتا۔۔ لیکن تم نہیں سمجھی۔۔ بھگت لیا انجام۔۔" شاہ ضبط کرتا دلف سے بولا۔ دلف کی حالت دیکھ کر شاہ اندر ہی اندر بہت دکھی تھا۔۔ لیکن ظاہر نہیں کر رہا تھا۔۔

"ہائے۔۔ کیا قسمت ہے شاہ کی۔۔ اب سچ میں مجھے جیلی ہو رہی ہے تم سے۔" روحان بیک مرر سے دیکھ کر بولا۔۔

شاہ نے روحان کو غصے سے گھورا۔۔

"یار۔۔ اب بھابھی کو کچھ مت کہنا۔۔ بہت معصوم ہیں۔۔ جو ہوا غلط ہوا لیکن تم دل بڑا کرنا۔ اور معاف کر دینا۔۔ پیار سے سکون سے بات کرنا۔۔" روحان ایک نظر دلف پر ڈال کر شاہ کو سمجھایا۔۔

"ابھی بھی روحان پیار سکون کی جگہ ہے؟؟ میں نے بہت پیار سے سمجھایا تھا اسے۔۔ لیکن اسے میری بات کا اثر نہیں ہوا۔۔ کر لی اپنی ضد۔۔" شاہ دلف کو دیکھ کر بولا۔۔

"اچھا ناں۔۔ غصہ کم کرو۔ دیکھو ذرا اس کی حالت۔۔ تمہارا غصہ دیکھ کر وہ بہت ڈر گئی ہے۔۔ اب بس تم ویر سے بات کو ختم کر لینا۔۔ ڈون رہ گے شادی کو۔۔ آج مایوں ہے تمہارا۔۔" روحان شاہ کو پٹی پڑھا رہا تھا۔۔

شاہ روحان کی بات سن کر خاموشی سے سر سیٹ کی پشت سے لگا گیا۔۔

ماہی کی پھوپھو 1 گھنٹہ بعد گھر بیٹھی تھی۔۔

"آپ اتنی جلدی اگیں۔۔ سب ٹھیک تو ہے؟؟ اپنے انے کی۔ اطلاع ہی کر دیتی۔۔" خالدہ پھوپھو سے گلے مل کر مسکرا کر بولی۔۔

"ہاں بس کیا بتاؤں۔۔ جب سے خبر ملی کہ اماں کی طبیعت خراب ہے تب سے ایک پل سکون نہیں ملا مجھے۔۔" پھوپھو جلدی سے بولی۔۔

ماہی۔ جلدی سے کمرے سے باہر آئی۔۔

اور پھوپھو سے گلے ملی۔۔ آج پہلی بار پھوپھو ماہی کے واری جارہی تھی۔۔

"میری بچی۔۔ کیا حال بنا رکھا ہے۔۔ کچھ کھاتی پتی نہیں ہو؟" پھوپھو ماہی کو ساتھ لگائے بولی۔۔

"ہاں پھوپھو۔۔ ابو کچھ نہیں لا کر دیتے۔۔" ماہی خالدہ کو آنکھ مار کر دکھی سی بولی۔۔

"ہائے۔۔ کم بخت۔۔ میں پوچھتی ہوں۔" پھوپھو غصے سے بولی۔۔

جبکہ خالدہ دونوں کو۔ چھوڑ کر کچھ کھانے کو۔ لینے چلی گئی۔۔

"پھوپھو۔۔ جلدی کریں۔۔ ابو۔ کبھی بھی اسکتے۔۔" ماہی نے جلدی سے کہا۔۔

"ہاں ٹھیک بول رہی۔۔" پھوپھو اٹھ کر بولی۔۔ جلدی سے دادی کے کمرے کی طرف چل دی۔۔

دادی اپنی بیٹی کو دیکھ کر خوش ہو گئی۔۔

کچھ وقت باتیں کیں۔ جب خالدہ کھانے پینے کو چیزیں وہیں لے آئی۔

"بھابھی!! بس آج میں اماں کو اپنے ساتھ لے جانے کو آئی ہوں۔۔" پھوپھو جلدی سے کولڈ ڈرنک کاسپ لیتی بولی۔۔

خالدہ نے حیرت سے دیکھا۔۔

"کیوں آپا؟؟ یہاں ہم اماں کا خیال رکھ تو رہے۔۔" خالدہ بولی۔۔

"ہاں۔۔ لیکن اب میں تم تو بیٹی ہوں کچھ تو میرا بھی حصہ ہونا۔۔ بھئی آپ بھی کیوں ساری نیکی سمیٹ لیں۔۔" پھوپھو مسکراہٹ سے بولی۔۔

"پر آپا۔۔" خالدہ کچھ بولنے لگی جب پھوپھو اپنے بیٹے کو فون کرنے لگ گئی۔۔

"ہاں بیٹا۔۔ احمد۔ جلدی اجاؤ۔ ہاں ہاں۔ ہم ارہے ہیں۔۔" پھوپھو فون پر بولی۔۔

اور جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"آپا۔۔ حمید کو توانے دیں۔" خالدہ بولی۔۔

"اماں ہھے میری کونسا کوئی غیر جو بھائی سے پوچھ کر جاؤں۔" پھوپھو بگڑ کر بولی۔۔

"پھوپھو۔۔۔"

آپ نے بیت اچھا فیصلہ کیا ہے۔۔" ماہی جلدی سے گلے لگ کر بولی۔۔

"ہاں میری پیاری بیٹی۔۔

یہ لو کچھ کھاپی لینا۔۔" پھوپھو مسکرا کر اپنے بیگ سے 1000 نکال کر دیتی بولی۔۔

یہ پہلی دفعہ ماہی کو پھوپھو سے کچھ ملا تھا۔۔

"ارے پھوپھو اس کی کیا ضرورت تھی۔۔" ماہی پیسے مٹھی میں دبا کر بولی۔۔

پھوپھو نے ماہی کے ہاتھ سے پیسے لینے چاہے۔۔

"اچھا آپ اتنی ضد کر رہی ہیں تو۔۔ مکن منع تو نہیں کر سکتی ناں۔۔" ماہی مسکرا کر جلدی سے ہاتھ پیچھے کر کے بولی۔۔

پھر جلدی سے دادی کی کچھ سنے بغیر پھوپھو ماہی کی۔ مدد سے دادی کو بائیک پر بٹھا کر اپنے ساتھ لے گئی۔۔

اور ماہی شکر کرتی اکر اپنا بیگ پیک کرنے لگ گئی۔۔

جبکہ خالدہ ساری بات سمجھ چکی تھی۔۔

گھر کے سامنے پہنچ کر روحان کے کار اندر جا کر کھڑی کی۔۔۔

شاہ نے آہستہ سے دلف کے بے ہوش وجود کو اپنے بازوؤں میں اٹھایا۔۔

"روحان دیکھو کوئی ہھے تو نہیں سامنے؟؟" شاہ نے دلف کو اٹھائے کہا۔۔

روحان آہستہ آہستہ اندر گیا۔۔

اور شاہ کو انے کا اشارہ کیا۔۔

شاہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔۔ جب روحان کو پیچھے سے کسی کے آنے کے قدموں کی آہٹ سنی۔۔۔

اور جلدی سے باہر نکلا۔۔ تاکہ شاہ اور دلف کو۔ ناں دیکھ سکے۔۔

جب باہر آیا تو دیکھا سامنے ہی حیا کچھ بیگ لیے ارہی تھی اور شیریں کار موڑ کر کسی کام سے پھر چلا گیا۔۔۔

روحان حیا کو دیکھ کر دروازہ کے ساتھ ہی ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

حیا نے روحان کو دیکھا تو وہیں رک گئی۔۔۔

"ماہی !!

یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے ناں؟؟" خالدہ بیگم نے حیران ہو کر پوچھا۔

جواب جلدی سے بیگ پیک کر رہی تھی۔

"بلکل امی جان۔"

اب سب سے بڑا مسئلہ تو دادی تھیں ناں کہ وہ ابو کو بتا دیتی۔ اس لیے میں نے ان کو بھی یہاں سے نشہ کر دیا

۔۔"ماہی ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس کر بولی۔

جبکہ خالدہ بیگم سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"ماہی !!

کیا بننے کا تمہارا۔۔ ایسے کب تک رہو گی تم۔۔ بیٹا اب بڑی ہو جاؤ۔" خالدہ پریشان ہوتی بولی۔

"بننے گا ناں میرا۔۔ بہت کچھ۔۔ شادی ہو گی تو میں دلہن بنوں گی۔۔ بہت پیاری گی دیکھ لینا آپ۔۔" ماہی مزے سے شرما کر بولی۔

خالدہ بیگم ماہی کی ایکٹنگ پر سر پیٹ کر رہ گئی۔

"کچھ نہیں ہونے والا۔ تمہارا ماہی۔۔ اب اپنے باپ سے خود ہی اجازت لے لینا۔۔ مکن نہیں بات کرنے والی۔۔" خالدہ غصے سے کہتی کیچن میں چلی گئی۔

جبکہ پیچھے سے ماہی منہ کھول کر ماں کو دیکھتی رہ گئی۔

"امی بیبی۔۔۔" ماہی چنجی۔۔۔

شاہیر نے آہستہ سے اپنے ٹانگ کی مدد سے دروازہ کھولا۔۔

اور پھر کمر کی ایک سائیڈ سے بند کر کے بیڈ تک آیا۔۔ اور بے ہوش مزدلفا کو آرام سے آہستہ سے بیڈ پر لٹا دیا

۔۔۔

کپڑوں کو دیکھ کر پھر سے غصے کی لہر اٹھی۔۔۔

پھر خود ڈریسنگ کین کی طرف گیا اور ایک ڈریس لیتا بیڈ تک آیا۔۔۔

کچھ پل دلف کو دیکھا۔۔

"سوری۔۔

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہیں لگانے کا لیکن مجبوری ہے۔۔" شاہ دلف کو دیکھ کر ایک ٹھنڈی اہ بھر کر بولا

۔۔۔

اور پھر لائٹ آف کر کے دلف کے کپڑے چنچ کیے۔۔

میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے لباس ہوتے ہیں۔۔ جیسے لباس کے بغیر انسان ننگا ہو جاتا ہے بلکل۔ اسی طرح کسی بھی ایک فریق کی بے وفائی سے بھی دوسرا ننگا ہو جاتا ہے۔۔

اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے پاک رشتہ میں بہت اثر رکھا ہے جو بڑے سے بھی بڑے پتھر دلوں کو موم کر دیتا ہے۔۔

شاہ ایک کپڑا گیل کر کے لایا اور آہستہ آہستہ دلف کے چہرے کو صاف کیا۔۔

جہاں پر ابھی تک نشان واضح تھے۔۔ نشان دیکھ کر شاہ کا ہاتھ رکا۔۔ اور نشان پر انگلیاں پھیری۔۔

"بہت غلط کیا تم نے۔۔ بہت زیادہ۔۔" شاہ دکھ سے آنکھیں بند کرتا بولا۔۔ کیونکہ دلف کی حالت دیکھ کر شاہ کو اپنی لاپرواہی پر رہ رہ کر غصہ رہا تھا۔۔

چہرے کو دیکھ کر شاہ کا بے اختیار ہاتھ دلف کے نازک رخسار تک گیا۔۔

لر پھر آہستہ سے جھک کر اپنے ہونٹ دلف کے زخمی رخسار پر رکھ دیے۔۔

"تم نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے۔۔ اس کا بدلہ تو تمہیں دینا ہو گا۔" شاہ کچھ ول دلف کے چہرے پر جھکا دیکھتا رہا پھر آہستہ سے اٹھا۔۔

اور دلف پر چادر ٹھیک کرتا کمرے سے نکل گیا۔۔

حیا روحان کو ٹیک لگا کر کھڑا دیکھ کر وہیں رک گئی۔۔

"یہ ایسے کیوں گھور رہا ہے۔۔" حیا روحان کو اپنی طرف دیکھتا پا کر دل میں بولی۔۔

"رک کیوں گئی۔۔ ادھر اؤ۔" حیا کو۔ رکا دیکھ کر روحان نے کہا۔۔

حیا پریشان سی ناچار اگے آئی۔۔

"ہمم۔۔ کہاں سے ارہی ہو؟؟" روحان حیا کے ہاتھ میں شاپنگ بیگ دیکھ کر بولا۔۔

"لگتا نظر کم ہے اس اکڑو کی۔۔ ظاہر ہے ہاتھ میں بیگ ہیں تو نظر نہیں اتا۔" حیا تپ کر دل میں بولی۔ کیونکہ روحان سے کچھ بول کر اپنی شامت نہیں لاسکتی تھی۔

"شیری اور میں شاپنگ پر گے تھے۔۔" حیا چہرے پر مسکراہٹ سجا کر بولی۔۔

روحان نے آنکھیں سیٹھ کر حیا کو گھورا۔۔

"یقین نہیں تو آپ دیکھ لیں۔۔" حیا روحان کو یوں دیکھتا پا کر جلدی سے ہاتھ میں پکڑے بیگ اگے کر کے بولی

--

"نظر ا رہا ہے۔۔ لیکن مجھے پسند نہیں یہ کلر۔۔" روحان شاپنگ بیگ سے نظراتے ایک جوڑے کے رنگ کو دیکھ کر بولا۔۔ جو کہ پر پل رنگ کا تھا۔۔۔۔

روحان کی بات سن کر حیا کا منہ کھل گیا۔۔

"چلو اسے رکھ کر کمرے میں جلدی سے اجاؤ۔ میں چینج کر کے ا رہا۔۔" روحان جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنے کمرے کی جانب جاتا حکم دے گیا۔۔

"کیا مطلب؟؟ میں نے سب کچھ لے لیا ہے۔۔ پھر کیسے اور کیوں جاؤں میں؟" حیا روحان کے پیچھے بھاگ کر جاتی بولی۔۔

لیکن روحان کچھ سنے بغیر کمرے میں چلا گیا۔۔

اور حیا تپ کر دیکھ کر رہ گئی۔۔ اور دروازہ بجایا۔۔ روحان نے کھول کر حیا کو کمرے میں کھینچ لیا۔۔ اور حیا کو دروازے سے لگا کر اپنے دونوں ہاتھ حیا کے دونوں طرف رکھ کر ایک فاصلہ رکھے حیا کو قید کر لیا۔۔

حیا اب دل ہی دل میں پچھتا رہی تھی۔۔ کہ کیوں انی وہ پیچھے۔۔ اچھا تھا چپ چاپ چلی جاتی۔۔

"ہاں بولو۔۔" حیا کو دروازے کے ساتھ لگائے روحان بولا۔۔

حیا گھبراہٹ کے مارے کچھ بول نہیں پارہی تھی۔۔

"کچھ بولنا تھا تم نے۔۔ بولو۔۔ سن رہا ہوں۔" روحان جھک کر حیا کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔
حیا مزید بوکھلا گئی۔۔

"ن، نہیں تو۔۔ میں تو کچھ بھی نہیں بولی۔" حیا منہ پر اتے پسینے صاف کرتی بولی۔۔
روحان حیا کا سرخ چہرہ دیکھ کر مسکرا دیا۔

"چلو جاؤ پھر۔۔ میں اتا ہوں۔" روحان سائیڈ پر ہوتا حیا کو دیکھ کر بولا۔۔
نقل حیا کی چیخ نکل گئی۔۔

" what happened ?? "

روحان پریشانی سے حیا کو دیکھ کر بولا۔۔ جو اپنے منہ پر ہاتھ رکھے خوف زدہ کھڑی تھی۔۔ آنسو لیے روحان کی
شرط کی طرف اشارہ کیا۔۔

روحان نے اپنی شرٹ کو دیکھا جہاں خون لگا ہوا تھا۔۔ جو وہاں ان کو مارتے ہوئے لگا تھا۔ اور کچھ اپنے ہاتھ پر
چھوٹا لیکن گہرا زخم آنے سے۔۔ لیکن دور سے نظر نہیں آتا تھا۔ جبکہ حیا پاس ہونے کی وجہ سے دیکھ پائی تھی
۔ تبھی ڈر سے چیخ اٹھی۔۔

"خ، خون۔۔" حیا ڈر سے آنسو بہا کر بولی۔۔

"Relax..."

کچھ بھی نہیں ہے۔۔ ذرا سا زخم ہے بس۔۔ "روحان حیا کے آنسو صاف کرتا بولا۔۔ جبکہ حیا ابھی تک ڈری ہوئی تھی۔

"چلو اب آنسو صاف کرو۔۔ شاباش۔۔" روحان حیا کو بہلا کر بولا۔۔

حیا کچھ حد تک ٹھیک ہوئی۔۔

"میں نہیں جاؤں گی۔۔" حیا تک کر بولی۔۔ روحان نے حیا کو دیکھا۔۔ جہاں رونے سے آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔۔ اور چہرے پر آنسو کے نشان تھے۔۔ روحان کو۔ اس وقت حیا بہت معصوم لگی۔۔

"بھول گئی میری شرط۔۔" روحان مزے سے کھڑا بولا۔۔

"شرط میں یہ کب تھا؟؟؟" حیا غصے سے بولی۔۔

"مس حیا شاہ عالم۔۔"

میں نے شرط تو بتائی نہیں تھی۔۔ "روحان نے بات اپنی بات پر زور دے کر کہا۔۔

حیا کو یاد آیا کہ اس نے جلدی میں کچھ سنا تو تھا نہیں۔۔ اب اس وقت کو کوس رہی تھی کہ بغیر کچھ سنے کیوں اس نے جلدی سے مان لی تھی شرط۔۔

"جی تو میری شرط یہ تھی کہ جو میں کہوں گا وہ تم کرو گی۔۔" روحان کو گویا حیا پر بم پھوڑا تھا۔۔

حیا نے بے یقینی سے روحان کو دیکھا جو اسے ہمی دیکھ رہا تھا۔۔

"کیا مطلب؟؟؟ یہ کیا بات ہوئی؟؟ میں نہیں مانوں گی۔۔ اسے تو میں آپ کی ماتحت ہو جاؤں گی۔۔" حیا غصے سے بولی۔۔

"اوکے۔۔

as u wish .."

روحان سکون سے کہتا حیا کو سائیڈ پر کرتا باہر جانے لگا۔۔

"کہاں جا رہے؟" حیا نے حیرت سے پوچھا۔۔ اتنی جلدی بات مان لی حیا کو یقین نہیں ا رہا تھا۔۔

"شاہ کو بتانے۔۔" روحان نے سکون سے سائل پاس کرتے ہوئے کہا۔۔

حیا کے پاؤں سے زمین نکل گئی۔۔ اس وقت وہی سائل جسے دیکھ کر حیا کا دل باغی ہوتا تھا، اب زہر لگ رہی تھی

--

"آپ کیسے کر سکتے ایسا میرے ساتھ؟" حیا آنکھوں میں آنسو لا کر بولی۔۔

"ظاہر ہے اگر تم میری شرط نہیں مانتی تو مجھے تو بتانا ہی ہو گا۔۔" شاہ نے حیا کو مزید تپا دیا۔۔

حیا کا دل کیا اس روحان بندر کو گولی مار دے۔۔۔

روحان کوئی جواب ناں پا کر پھر سے جانے کو قدم بڑھانے لگا۔ جب حیا نے بازو پکڑا۔

روحان نے مسکراہٹ دبا کر سنجیدہ ہوتے مڑ کر حیا کو دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ کو جو حیا نے پکڑ رکھا تھا۔۔۔ دل میں تولد و پھوٹے لیکن چھپا گیا۔۔۔ حیا نے نادم ہوتی ہاتھ چھوڑ دیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے شرط منظور ہے۔" حیا دانت پیس کر بولی۔۔۔ کیونکہ اب کوئی چارہ نہیں تھا۔

"Good girl ..."

چلو اب ویٹ کرو۔ میں ارہا۔۔۔ "روحان مسکرا کر حیا کو دیکھتا بولا۔۔۔ اور واشر و م گھس گیا۔

جبکہ حیا غصے سے پیر پٹخ کر باہر نکل گئی۔

"بھیا!! دلف اگئی؟؟" حیا نے شاہ کو دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ آرام کر رہی ہے۔۔۔ اور تم اسے تنگ مت کرنا۔۔۔ اوکے۔" شاہ مسکرا کر کہتا چلا گیا۔

حیا ابھی تک دلف کی اس دن کی باتوں کو بھول نہیں پائی تھی۔۔۔ کیا کیا نہیں کیا تھا اس نے دلف کے لیے۔۔۔ اس کی خاطر اس بندر روحان کی شرط مانی۔۔۔ لیکن دلف نے کیا صلہ کیا دیا تھا۔۔۔ آنکھوں میں اتنی نمی کو صاف کرتی حیا اپنے کمرے میں چلی گئی۔

دلف کو ہوش آیا۔۔ تو خود کو کمرے میں دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔

دل ہی دل میں اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ جس نے ایک بار پھر اس کی عزت کی حفاظت کی تھی۔۔

پھر سر پر ہاتھ رکھ کر اٹھی لیکن اپنے کپڑے چیخ دیکھ کر ہکا بکا رہ گئی۔۔

"حیا نے کیے ہو گے۔۔" دلف نے یہ سوچ کر خود کو تسلی دی۔۔۔ ورنہ شاہ کا سوچ کر ہی اس کی جان نکل رہی تھی۔۔۔

حمید کو اپنے ایک عزیز سے معلوم ہوا کہ ولی جیل میں ہے۔۔ یہ سن کر حمید پریشانی میں پولیس سٹیشن چلا گیا۔۔ وہاں جا کر ولی کی حالت دیکھی تو حمید حیران کن رہ گیا۔۔

ولی سے بڑی مشکل سے ملنے کو اجازت ملی۔۔ تو اس سے پتا چلا کہ یہ سب اپنی غلطی کی سزا ہے۔۔ پہلے بھی چھوٹی موتی بات پر حمید کو دوسروں کے سامنے نادام ہونا پڑتا تھا لیکن۔ اس دفعہ ولی نے اپنے ہی گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالا تھا۔۔ لیکن فرق اتنا تھا کہ اس بار ولی کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا۔۔ اور حمید کو اپنے رویہ کا جو وہ شروع شروع دن سے ہی دلف کے ساتھ رکھتا آیا تھا۔۔ جو بھی تھا ولی کے اس عمل نے حمید کو توڑ دیا تھا۔۔ کبھی بھی ولی سے اس حد تک گر جانے کی امید نہیں تھی۔۔ اور اب وہ خالدہ کو کیا منہ دکھائے گا۔۔ جس نے 14 سال اولی کو پالا۔ اور بڑا کیا۔ ولی نے ہمیشہ بد تمیزی کی لیکن خالدہ نے کبھی کوئی شکوہ ناں کیا۔۔ ماں نے ہمیشہ مزد دلفا اور

خالدہ پر طعنے کسے لیکن حمید نے ہمیشہ اپنی ماں کا ساتھ دیا۔۔۔ آج یہ سب اس کی اپنی وجہ سے ہی ہوا تھا۔۔۔ کاش اس نے ہر کسی کو اس کی حد تک رکھا ہوتا۔۔۔ یہی سوچ سوچ کر حمید اپنی ہی نظروں میں گر گیا تھا۔۔۔ اب خالدہ کا سامنا کس منہ سے کرے گا۔۔۔ لیکن ایک کام جو کیا اس پر دل آمادہ تھا وہ یہ کہ ولی کا کیس کا پیچھاناں کرنے کا تھا تا کہ اسے اپنے کیے کی سزا مل سکے۔۔۔ جھکا ہوا سر لے کر گھر چلا گیا جب ایک محلے والے نے روکا

"حمید بھائی۔۔۔ سنا ہے آپ نے مزدلفا بیٹی کا نکاح کر دیا۔۔۔" ایک درمیانی عمر کا آدمی مسکرا کر بولا۔۔۔

یہ سن کر حمید کا سر مزید جھک گیا۔۔۔ کیا بتانا نکاح نہیں اسے رسوا کیا تھا۔۔۔ گھر سے بے عزت کر کے نکالا تھا۔۔۔ اس کے کردار کو ہی ختم کر دیا تھا۔۔۔

"ویسے ماشاء اللہ!! سنا ہے آپ کے داماد کا بہت بڑا کاروبار ہے۔۔۔ اللہ آپ کو اس کا اجر ضرور دے گا۔۔۔ آپ نے بالکل اپنی بیٹی کی طرح پالا ہے اسے اور بالکل۔ ایک اچھے اور سگھے باپ کی طرح اس کا رشتہ کیا۔۔۔" آدمی حمید کو دیکھ کر بولا۔۔۔ آدمی کی باتیں سن کر حمید کا سر مزید جھک گیا۔۔۔ رہ رہ کر اپنی سب باتیں یاد رہی تھیں

--

لر بغیر جواب دیے اندر گھر میں چلا گیا۔۔۔ جبکہ آدمی حیران سا اپنی راہ لے گیا۔۔۔

مزدلفانے اٹھنا چاہا لیکن جسم میں درد کی لہریں اٹھ رہیں تھیں۔ اور بخار کی۔ وجہ سے کمزوری بھی۔ اوپر سے اپنے چہرے کو چھو کر دیکھا جہاں اب سوزش تھی۔۔ آہستہ آہستہ بیڈ کا سہارا لیتی اٹھی اور مرر کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔ مرر میں خود کو دیکھا۔۔ گالوں پر آنکلیوں کے نشان ابھی موجود تھے۔۔ سب یاد کر کے دلف کی آنکھیں آنسو سے بھر گئیں۔۔ اور پھر سے رونے لگ گئی۔۔

آخر رو دھو کر واشروم گھس گئی۔۔

منہ ہاتھ اچھے سے دھویا اور نوافل ادا کرنے کی نیت سے وضو کرنے لگ گئی۔۔

سجدہ میں گر کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی بے شک اس نے انجانے میں اپنے مجازی خدا کے سامنے بد تمیزی کی تھی، اس کی بات نہیں مانی تھی۔۔

آخر کافی دیر بعد اٹھی اور جائے نماز کو ایک طرف رکھا۔۔

اب رہ رہ کر شاہ کا غصے سے بھرا ہوا چہرہ آنکھوں سے سامنے ا رہا تھا۔۔

بیڈ کے ایک طرف ٹک گئی۔۔

دل میں ایک ہی ڈر تھا کہ اب شاہیر اس کے ساتھ کیا کرے گا۔۔

ابھی یہی سوچ رہی تھی کہ دروازہ کھولنے کی آواز آئی۔۔ مزدلفا کی ہمت نہیں ہوئی لہ پیچھے مڑ کر دیکھے۔ اس لیے سانس روکے طوفان کا انتظار کرنے لگ گئی۔۔

شاہ نے کمرے میں اتے سامنے مزدلفا کو بیڈ پر بیٹھے دیکھا تو بغیر کچھ کہے ڈریسنگ روم سے اپنا ڈریس لے کر واشروم گھس گیا۔۔

جبکہ دلف سہمی وہیں بیٹھی رہی۔۔

کچھ دیر بعد شاہ باہر نکلا۔۔ اور اپنے گیلے بالوں کو ٹاول سے صاف کرتا مگر ر کے سامنے آکھڑا ہوا۔۔ مزدلفا پر ایک نظر ڈالنا بھی گوارا ناں کیا۔۔

خود پر پرفیوم چھڑک کر اپنی ڈریسنگ کی طرف دیکھا۔۔

وائٹ شرٹ کہنیوں تک فولڈ، کے ساتھ بلیک جینز، قیمتی جوتے پہنے، چہرے پر سخت آثار، شاہ کو مزید جاذب بنا رہے تھے۔۔

دلف نے پل بھر شاہ کو نم آنکھوں سے دیکھا۔۔

شاہ بغیر کچھ کہے، ٹیبل سے اپنا سیل اور کیزا اٹھا کر باہر کو قدم بڑھا گیا۔۔ مزدلفا لب کاٹ کر شاہ کو جاتے دیکھتی رہ گئی۔۔

"اگر ابھی بات ناں کی تو پھر بات بہت بڑھ جائے گی۔۔" دلف نے طاقت جمع کر کے دل میں سوچا۔۔

لر جلدی سے شاہ کی جانب بڑھی۔۔۔

"ب بات س سن سنیں۔۔۔" مزدلفا ڈرتی ڈرتی اٹک اٹک کر بولی۔۔

شاہ کو دروازہ کھول کر باہر قدم رکھنے لگا تھا دلف کی آواز پر رکا۔۔

اور بغیر مڑے وہیں کھڑے دلف کی بات کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

مزدلفا کو خود پر غصہ آ رہا تھا۔۔ کیوں وہ اتنی بیوقوف ہو گئی تھی آخر کیوں۔۔

آخر ساری ہمت جمع کرتی پھر سے بولی۔۔

"م، مجھے اپ س سے س سو سوری ک کرنی ہے۔" مزدلفا آخر الفاظ جمع کر کے بولی۔۔

یہ سننا تھا کہ شاہ نے ضبط سے مٹھیاں بند کر کے اپنے غصے کو قابو کیا۔۔

"پل، پلینز، م مج مجھے معاف کر دیں۔۔" مزدلفا روتی ہوئی بولی۔۔

شاہ کا دل کیا مزدلفا کو باہر پھینک دے۔۔

کتنے آرام سے ایک لفظ سوری بول کر معافی چاہتی تھی۔۔

اس لیے ایڑھی کے بل مڑا۔۔

اور سخت نظر سے دلف کو دیکھا۔۔ مزدلفا اُننے اوپر نظر محسوس کرتی مزید سر جھکا گئی۔۔

"کیا کہا تم نے؟؟" شاہ سخت لہجہ لیے بولا۔۔

مزدلفا ڈر کر پیچھے ہوئی۔۔

"س س سوری۔۔" مزدلفا نے آہستہ سے کہا۔۔

یہ کہنا تھا کہ شاہیر قدم بڑھاتا دلف ٹک آیا کو بازو سے سختی سے دبوچ کر سامنے کیا۔۔ اتنا سختی سے پکڑنے پڑ
مزدلفا سک اٹھی۔۔

"ایک سوری کہنے سے سب ٹھیک ہو۔ جائے گا؟؟؟" شاہ آنکھوں سے آگ برستاتا بولا۔۔

مزدلفا کی ہمت ختم ہو گئی۔۔ اور رونے لگ گئی۔۔

"Shut up...you Idiot..."

ایک بھی آنسو نکلا تو جان سے مار دوں گا۔۔" شاہ مزدلفا کے آنسو دیکھ کر مزید غصے سے دھاڑا۔۔

مزدلفا نے ڈر کے مارے جلدی سے آنسو صاف کیے۔۔۔

"ایک بات کان کھول کر سن لو۔۔ اس کمرے سے باہر تمہیں میں نے دیکھ لیا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔ میرا پیار
دیکھتی ائی ہو تم۔۔ غصہ برداشت نہیں کر سکو گی۔۔" شاہ غصے سے کہتا دلف کو بیڈ پر دھکا دے گیا۔۔

مزدلفا بیڈ پر گری سسک پڑی۔۔ منہ پر ہاتھ رکھ کر آواز کو بند کیا۔۔

"Mind it ..."

مجھے دوبارہ ناں کہنا پڑے۔۔" شاہ مزدلفا کو دیکھ کر بولتا باہر جانے لگا۔۔

"ایک بات اور۔۔" وہیں دروازہ پڑک کر بولا۔۔

"تمھی۔ جانا تھاناں اس گھر سے۔۔ تو میں خود اس شادی کے بعد تمہیں یہاں سے دفعہ کر دوں گا۔۔ یہاں سے باہر نکلی تو ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔" شاہ سختی سے کہتا غصے سے زور سے دروازہ بند کرتا چلا گیا۔۔ جبکہ پیچھے سے مزدلفا اپنے کیے پر رونے لگ گئی۔۔

روحان باہر صوفہ پر بیٹھا سیل پکڑے 6 منٹ سے حیا کا انتظار کر رہا تھا۔۔ آخر غصے سے اٹھا۔۔ لیکن سامنے ہی شاہ کو اتے دیکھ کر رکا۔۔

"کیسی ہیں اب بھابھی؟" روحان نے پوچھا۔۔ شاہ نے لمبی سانس لی۔۔

"بخار ہے کافی۔۔ اور چہرے پر نشان اور سوزش بھی۔۔" شاہ نے ضبط کرتے کہا۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔ ہو۔ جائے گاسب ٹھیک۔۔ بس تم اپنے غصے کو قابو۔ کرنا پلیر۔۔ شادی ہے تم لوگوں کی۔" روحان نے سمجھایا۔۔

"اب تم میری مامامت بنو۔۔" شاہ نے گھور کر کہا۔۔

"لو بھلائی کا زمانہ ہو نہیں۔" روحان بگڑ کر بولا۔۔

"اچھا۔۔ تم یہاں کیسے خیر ہے۔۔ آرام کر لیتے تھوڑا۔۔" شاہ نے چیخ ڈریس کو دیکھ کر کہا۔۔

"ہاں بس تمہاری گڑیا محترمہ کو۔ شاپنگ کرنی ہے۔۔ تو اس لیے پچھلے 10 منٹ سے ویٹ کر رہا ہوں پلیز اسے بلا دو۔" روحان بہانہ بنا کر بولا۔۔

"نہیں مجھے ایک ضروری کام ہے تم ہمارے گھر کے فرد کی طرح ہو شاہ۔۔ خود بلا لو۔۔" شاہ مسکرا کر روحان کو کہتا چلا گیا۔۔

روحان حیا کے کمرے کی جانب چل دیا۔۔

حیا جو کب سے اندر بیٹھی غصے میں نئی نئی کی ہوئی شاپنگ کو حسرت سے دیکھ رہی تھی، دروازہ پر دستک کراٹھ گئی۔۔

لیکن سامنے روحان کو غصے میں دیکھ کر بے ہوش ہونے کو تھی۔۔

"ووہم میں آہی رہی تھی بس۔۔۔" حیا جلدی سے بولی۔۔

روحان نے بغیر کچھ کہے ہاتھ پکڑ آ اور باہر نکل گیا۔۔

"میری نرم کا اثر نہیں ہوتا تم پر۔۔" روحان سختی سے بولتا حیا کی سیٹی گم کر گیاں۔ حیا بھی خاموش ساتھ ساتھ چلتی آگئی۔۔ جبکہ دل میں ڈر رہی تھی کہ یہ اب کیا کرے گا۔۔

روحان نے حیا کو۔ کار میں بٹھایا اور پھر خود بیٹھ کر کار چلا گیا۔۔

اور آخر 15 منٹ بعد کار ایک مہنگی بوتیک کے سامنے رکی۔۔ حیا پریشان سی روحان کو دیکھ رہی تھی۔۔

"گھور لیا ہو تو باہر آ جاؤ محترمہ۔۔" روحان نے دانت پیس کر کہا۔۔

حیافٹ سے باہر آگئی۔۔

روحان حیا کو۔ بس ساتھ لایا تھا جبکہ لے سب کچھ اپنی مرضی سے رہا تھا۔۔

"ادھر او۔۔" حیا تھوڑا فاصلہ پر کھڑی تھی روحان نے آواز دی۔۔ اور بھاگ کر آئی۔۔

"سیدھی کھڑی رہو۔۔" روحان نے گھور کر حکم دیا۔۔ حیا دل ہی دل میں کڑھ کر رہ گئی۔۔۔

روحان نے مختلف جوڑے حیا کے ساتھ لگا کر دکھے۔۔

"وہ وہ ریڈ۔۔ ہائے اللہ کتنا پیارا ہے ناں۔۔ وہ لے لیتے ہیں ناں۔۔ پلیز پلیز۔۔" ایک بہت ہی خوبصورت

ریڈ فرائڈ کو دیکھ کر حیا چیخی۔۔ روحان نے گھورا۔۔

"پہننا میں نے ہے تو آپ کو کیا ہے۔۔ پلیز ناں ایک بات میری بھی مان لیں۔۔" حیا ضد کرتی بچوں کی طرح

بولی۔۔

روحان اونی ہنسی دبا گیا۔۔

"لیں گے۔۔ بہت جلد۔۔ لیکن اپنی شادی پر۔۔ ایسے رنگ میں، صرف اور صرف میں تمہیں دیکھنا چاہتا

ہوں۔" روحان حیا کی آنکھوں میں دیکھ کر آہستہ سے بولا۔۔۔

حیا روحان کی بات پر حیرت سے دیکھنے لگ گئی۔۔ کچھ پلے کب پڑا تھا۔۔ سب کچھ اوپر سے گزر گیا۔۔

جبکہ روحان حیا کو ایسے ہی منہ کھلا کے ساتھ چھوڑ کر دوسری جانب چل دیا۔

"اپنی شادی کا بول رہا اکڑو؟؟ کچھ سمجھ کیوں نہیں آیا۔۔" حیا سر پر ہاتھ مار کر بولی۔۔ روحان نے حیا کو وہیں رکے پا کر مسکراہٹ دبائی۔۔ لرواپس آکر ہاتھ سے پکڑ کر دوسری جانب لے گیا۔۔

آخر ایک بہت ہی نفیس لائٹ پنک کلر کی خاصی بڑی اور لمبی میکسی کو دیکھ کر رکا۔۔ اور حیا کے ساتھ لگا کر دیکھی۔۔ جس پر گلے اور گھیرے پر سلورنگوں کا کام ہوا تھا۔۔ بھاری بھی کافی تھی۔ فل بازو۔۔ اور اس کا گھیراڑ ٹیل بھی کافی بڑی تھا۔۔ ساتھ میں نیٹ لاڈوپٹہ اور پنک چوڑی دار پاجامہ۔۔ پہلی ہی نظر میں روحان کو لگا جیسے یہ بس حیا کے لیے بنی ہے۔۔

" So beautiful ...

You are looking like just a doll..."

روحان حیا کو دیکھ کر بے اختیار بولا۔۔

اپنی تعریف پر حیا سرخ ہو گئی۔۔

لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ روحان مشکل سے اپنی نظر ہٹا پایا۔۔ جبکہ حیا شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔

آخر 4 گھنٹہ مسلسل مختلف شاپنگ مال گھوم کر باقی کے فنکشن کے لیے ڈریس لیے۔۔ مایوں کے لیے ہلکا پیلا رنگ کا فراک لیا۔۔ جس پر ہلکا ہلکا کام ہوا تھا۔۔

لر مہندی کے لیے مہندی رنگ کا لہنگا، جس کی کرتی مہندی رنگ کی تھی بازو فل، گلہ جس پر باریک کام ہو آ تھا۔۔ اور لہنگا میں تھوڑے شیڈ تھے جو رات میں اپنی خوبصورتی کو مزید بڑھا دیتے۔۔

اور ولیمہ کے لیے ایک لمبا مہرون رنگ کا گاؤن لیا۔ جس کے فل بازو تھے، کافی بڑا اور کھلا گھیر آ۔۔ بالکل سمپل۔۔ بس ہلکا پھلکا سفید موتیوں سے کام ہوا تھا۔ ساتھ میں گولڈن ٹر آزر۔۔ لیکن کوئی بھی دیکھ کر وہیں رک جائے۔۔۔

روحان کی چوائس دیکھ کر حیا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔

"یقیناً اس اکڑو کی کافی گرافریٹڈ ہو گئی، تبھی اتنی اچھی چوائس ہے۔۔" حیاتپ کر سوچ رہی تھی۔۔ جب روحان نے ایک طرف سے حیا کو آواز دی۔۔ اور حیا سے جلدی سے بھاگی۔۔ ورنہ وہ خود آکر ہاتھ پکڑ کر لے جاتا۔۔

آخر روحان نے کچھ میچنگ کی چیزیں بھی لے دیں۔۔

"اب تم کچھ جیولری لینا چاہتی ہو تو لے لو۔۔ یہ سب تمہاری پسند کا۔۔" روحان تھکا تھکا کھڑا ہوا اور حیا کو دیکھ کر بولا۔۔

یہ سن کر حیا کا منہ کھل گیا۔۔

"ن، نہیں آپ کی چوائس بہت اچھی ہے۔۔ آپ ہی لیں دیں۔" حیا کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔

جسے سن کر روحان مسکرا دیا۔۔ حیا نے فوراً روحان کے چہرے سے نظر ہٹا لی۔۔ کیونکہ روحان کی سائل دیکھ کر اس کے گال پر پڑتے ڈمپل سے حیا کے دل کی دھڑکن مزید تیز ہو جاتی ہے۔۔

"ہاں ویسے بات تو ٹھیک ہے۔۔ میری چوائس واقع بے مثال ہوتی ہے۔" روحان حیا کو سر سے پاؤں تک دیکھ کر بامعنی لہجہ میں بولا۔۔

جس سے حیا سرخ ہو گئی۔۔ اور گھبرا کر آس پاس دیکھا۔۔ روحان کی ہنسی۔ بکل گئی۔۔

آخر مزید 2 گھنٹہ نخل ہو کر روحان نے سب کچھ اپنی پسند سے لے لیا۔۔ اور پھر حیا کو سب چیزیں ساتھ لے کر باہر کار میں بیٹھنے کا بولا۔۔ اور خود کاؤنٹر اور بل دیتا باہر آ گیا۔۔۔

جبکہ ہاتھ میں ایک بیگ تھا۔۔

حیا نے حیران ہو کر دیکھا۔۔ لیکن پھر سوچا اپنے لیے کچھ لیا ہو گا۔۔

اور کچھ اتنی اچھی شاپنگ کی وجہ سے زیادہ اس جانب توجہ ناں دی۔۔۔

ماہی جو کب سے خالدہ سے جانے کا بول بول کر اب غصے سے ہار کر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔۔ حمید کو دیکھ کر اٹھ گئی۔۔

"ماہی!! اپنے ابو کو پانی لا کر دو۔" خالدہ نے آواز دی۔۔

ماہی غصے سے پانی کا گلاس اپنے ابو کو دے کر چلی گئی۔۔ آج پہلی دفعہ حمید نے خالدہ کے چہرے کو غور سے دیکھا جہاں زندگی کی رقم، دکھ درد سب درج تھے۔۔ جب کہ جب خالدہ کی شادی ہوئی تھی تب خالدہ یہاں سب محلہ میں سب سے حسین بیوی تھی۔۔ سب ملنے کے بہانے خالدہ کو دیکھنے آتے۔۔ لر بے شک مزدلفا اور ماہی بھی دونوں اپنی ماں پر گئی تھیں۔۔ لیکن حمید کا غصہ اور ساس کی ہر وقت بولنا، باتیں سنانا، ان سب نے خالدہ کے چہرے کو مرجھا کر رکھ دیا تھا۔۔ خالدہ نے حیرت سے حمید کو دیکھ۔۔ کیونکہ حمید گھراتے ہی کسی ناکسی بات پر غصہ کرتا تھا لیکن آج خاموش تھا۔۔

"کیا ہوا؟؟ آپ ٹھیک تو ہیں؟" خالدہ پانی کا گلاس پکڑا کر بولی۔۔

"ہاں ٹھیک ہوں خالدہ۔۔" حمید نظر پھیر کر آہستہ سے بولا۔۔

"اماں کہاں ہیں؟" حمید نے پوچھا۔

"وہ آج آپائے تھی اور زبردستی اماں کو لے گئی۔۔ میں نے بہت روکا بھی۔ لیکن۔۔" خالدہ افسوس سے ساری بات بتاتی گئی۔۔

خلاف معمول حمید نے کچھ ناں کہا۔۔ یہ بات خالدہ کو اب پریشان کر رہی تھی۔۔

ماہی اپنے باپ کو سکون میں دیکھ کر آنسو صاف کرتی آگئی۔۔

"ابو!!" ماہی نے آہستہ سے کہا۔۔

خالدہ نے آنکھوں سے منع کیا۔۔ لیکن۔۔ ماہی نے کوئی اثر ناں لیا۔۔

"ہاں بولو۔" حمید نے تھکے ہوئے کہا۔۔

"وہ ابو۔۔ کل اپنی انی تھی۔۔" ماہی نے ہاتھ مسل کر کہا۔۔

حمید نے حیرت سے ماہی اور پھر خالدہ کو دیکھا۔۔

"مجھے کیوں نہیں بتایا؟؟؟" حمید نے خالدہ کو کہا۔۔

"وہ آپ غصہ کرتے۔۔ تو اس لیے۔۔ لیکن میں نے زیادہ بات نہیں کی۔۔" خالدہ پریشانی سے بولی۔۔

"کیوں انی تھی؟" ماہی کو دیکھ کر پوچھا۔۔

"وہ اپنی کے سسرال والے شادی کر رہے اچھے سے۔۔ اس لیے ہمیں کارڈ دینے اور ملنے انی تھی۔۔" ماہی جلدی سے ساری بات بتا گئی۔۔

حمید سر جھکا گیا۔۔

خالدہ نے غصے سے ماہی کو دیکھا۔۔

"ماہی۔۔ جاؤ تم کمرے میں۔۔" خالدہ نے ماہی سے کہا۔۔

"ابو۔۔۔۔۔ پلیز مجھے جانا ہے شادی پر۔۔" ماہی آنسو لیے بولی۔۔

"ہمم۔۔ دیکھتے ہیں۔۔" حمید سر پکڑ کر بولا۔۔

ماہی خوش ہوتی باپ کے گلے لگ گئی۔۔

آج پہلی دفعہ ماہی کو اپنے گلے لگا دیکھ کر حمید کی آنکھوں میں آنسو آگے۔ اور دل غم سے بھر گیا۔ آخر کیوں وہ اپنے بچوں سے دور ہو گیا تھا۔

خالدہ خود کو تیار کر لیا تھا کہ ابھی حمید غصے سے بولیں گے۔

ماہی پھر باپ کا غصے کا خیال کرتی پیچھے ہٹی۔ اور کمرے میں بھاگ گئی۔

"خالدہ۔۔ تم۔ ہمیشہ سے وہی کرتی آئی ہو جو میں نے کہا۔۔ کبھی اپنی پسند نہیں کی۔۔ میں جانتا ہوں بہت غلط سلوک رکھا ہے لیکن اب مجھے اپنی سب گزری باتوں پر معاف کر دو۔" حمید آنسو لیے بولا۔

خالدہ نے جلدی سے حمید کا ہاتھ پکڑا۔

"یہ آپ کیا بول رہے۔۔ ایسا کر کے آپ مجھے گناہگار کر رہے ہیں۔" خالدہ روتی ہوئی بولی۔

حمید کافی دیر آنسو بہاتا خالدہ سے۔ معافی مانگتا رہا۔

"خالدہ۔۔ اب میں اپنی غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں۔۔ مزدلفا سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔" حمید نے کہا۔

خالدہ آج پہلی دفعہ خوش ہوئی تھی۔

"مطلب۔۔ آپ ہمیں شادی کے لیے اجازت دے رہے؟" خالدہ نے خوش ہوتے پوچھا۔

حمید نے سر ہلا دیا۔

"تیار کر۔۔۔ آج ہی تم اور ماہی جاؤ۔۔۔ میں ابھی کچھ اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔" حمید نے مسکرا کر کہا۔۔۔ خالدہ دل میں اللہ کا شکر کر رہی تھی جس نے آج اتنے عرصے بعد یا کے صبر کا پھل دیا تھا۔۔۔

"ماہی!! ماہی!!!" خالدہ جلتی سے ماہی کو آواز دی۔۔۔

"جی امی۔" ماہی باہر آ کر بولی۔۔۔

"تیار کر۔۔۔ شادی کی۔" خاکدا مسکرا کر بولی۔۔۔

ماہی خوش ہوتی چیخ اٹھی۔۔۔

"یا ہووو۔۔۔۔" ماہی خوشی سے ڈانس کرنے لگ گئی۔۔۔

"میری تو تیاری ہے۔۔۔ چلیں؟؟؟" ماہی بے تاب ہوتی بولی۔۔۔

خالدہ ماہی کو دیکھ کر ہنس دی اور یہی حال حمید کا تھا۔۔۔

"آپ کا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گئی۔۔۔" خالدہ نم آنکھوں سے ہمد سے بولی۔۔۔

"تمہارے بہت احسان ہیں مجھ پر۔۔۔ ان سب کے سامنے یہ کچھ بھی۔ نہیں۔۔۔" حمید مسکرا دیا۔۔۔

اور خالدہ مایوں کی تیاری کرنے لگ گئی۔۔۔ آخر کچھ شاپنگ بھی تو کرنی تھی۔۔۔

دلف روتی رہی۔۔ پھر یاد آیا کہ اس نے حیا کو بھی نا جانے کیا کیا بولا تھا۔۔ اس سے معافی مانگنے کا ارادہ کیا۔۔

لیکن ساتھ ہی شاہ کی بات یاد آگئی۔۔

"لیکن۔ میں تو حیا سے بات کرنی بس۔۔" مزدلفا اپنا ڈر ختم کرتی بولی۔۔

اور آنسو صاف کرتی، منہ دھو کر گگڈ کو دیکھ کر چہرے پر نشان والی سائیڈ پر ڈوپٹہ کر کر نکل آئی۔۔

حیا کے کمرے میں دیکھا وہاں پر نہیں تھی۔۔

پھر واپس آگئی۔۔ لیکن تب ہی باہر قدموں کی آواز سنائی دی۔

حیا شاپنگ کو سارا راستہ دیکھتی آئی۔۔

"ہائے کتنا پیارا ہے ناں یہ۔۔ دیکھنا سب مجھے دیکھتے ہی رہ جائیں گے۔۔" حیا مسکرا کر بولی۔۔

جبکہ روحان خاموش رہا۔۔ ابھی بس حیا کو خوش دیکھ کر اسے خود بھی سکون مل رہا تھا۔۔

"کسی کو نہیں صرف مجھے دیکھنا ہے تمہیں۔" روحان حیا کی طرف جھک کر بولا۔۔

حیا روحان کی بات پر گھبرا گئی۔۔

"آپ نے ک کیوں؟؟" حیا شرم سے سرخ ہو کر بولی۔۔

"وقت آنے دو، سب بتا دوں گا۔۔" روحان مسکرا دیا۔۔

جبکہ حیا گھبراہٹ کی وجہ سے باقی سارا راستہ منہ پر انگلی رکھے آگئی۔۔۔

گھر میں اتے ہی روحان سے پہلے ہی حیا جلدی سے بیگ اٹھا کر بھاگ گئی۔۔ جبکہ روحان وہیں کھڑا ہنس دیا۔۔

جسے گھر میں اتے شاہ نے اچھے سے دیکھا۔۔۔

"اہمممم۔۔۔" شاہ پاس آ کر کھنکارا۔۔

روحان نے۔ شاہ کو دیکھا۔۔

"سب ٹھیک ہے؟" شاہ نے روحان کو۔ غور سے دیکھ کر پوچھا۔۔

"لگتا تو یہی ہے۔۔ لیکن نہیں بھی لگتا۔۔" روحان سائل پاس کرتا بولا۔۔

شاہ نے روحان کو کندھے سے پکڑ کر کمرے میں لے گیا۔

"جو میں دیکھ رہا ہوں وہی سچ ہے؟؟" شاہ نے سیریس ہو کر پوچھا۔۔

"ہاں بالکل۔۔"

I'm in love ..."

روحان شرماتا کر بولا۔۔

جس پر شاہ نے ایک بیچ مارا۔۔

"شاہ۔۔۔ بات تو سن یا۔۔۔" روحان منہ پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔

"کیا سنوں؟؟" شاہ غصے سے بولا۔۔

"دیکھ۔۔ اس دن جس لڑکی کا میں نے بتایا تھا کہ مجھ سے اس کی ٹکر ہوئی پھر لڑائی۔۔ اور ایسے ہی دوبار اور۔۔ وہ کوئی اور نہیں حیاتھی۔۔۔" روحان ساری بات بتانے لگ گیا۔۔

" I dont know when ,why ,how

But now...

میں حیا سے پیار کرنے لگا ہوں۔۔۔" روحان بے بسی سے بولا۔۔

جیسے اپنے گناہ کا اعتراف کر رہا ہو۔۔

"اور حیا؟؟" شاہ نے گھور کر پوچھا۔۔

" I think ,she also ..."

روحان سر جھکا کر بولا۔۔۔

"ہممم،ہممم۔۔۔" شاہ آنکھیں سکیڑ کر بولا۔۔

"یار شاہ۔۔

پلیز حیا کو مجھے دے دے۔۔

I swear ..

کبھی کوئی انچ نہیں آنے دوں گا۔ دیکھ جھولی پھیلا رہا۔ مان جا۔ "روحان جذباتی ہوتا اپنی شرٹ کی ایک سائیڈ پکڑ کر شاہ کے سامنے کر بولا۔۔۔

شاہ کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

"روحان!! تم مجھے شیر کی طرح عزیز ہو۔۔ ہم بہت ٹائم سے ساتھ ہیں۔۔ بہت پیار عزت ہے تمہاری میرے دل میں۔ بہت اچھا وقت ایک ساتھ گزارا ہے۔۔" شاہ روحان کو سامنے کر کے بولا۔۔

روحان خاموش سن رہا تھا۔۔ کیونکہ جانتا تھا شاہ کیا کہنے والا ہے۔۔ آخر شاہ کی رگ رہ سے واقف تھا۔۔ اور یہی حال شاہ کا بھی تھا اسے روحان کی حرکت کا جلدی پتہ چل جاتا تھا۔۔

"میں نے تمہاری آنکھوں میں حیا کے لیے خاص جذبہ دیکھا ہے۔۔ تم خود سے بھی چھپالو۔ لیکن مجھ سے نہیں چھپا سکتے۔۔" شاہ پل بھر کو رکا۔۔

"تمہیں علم ہے حیا مجھے بہت عزیز ہے اس کا ایک بھی آنسو میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔ بہت معصوم ہے۔۔ ماما کے بعد اپنی ہر بات وہ مجھ سے کرتی آئی ہے۔۔" شاہ نے کہا۔۔

"معصوم تو کچھ زیادہ ہی ہے۔۔ خیر آنسو تو مجھ سے بھی برداشت نہیں ہوتے۔۔ جن سے پیار کیا جاتا ہے ان کو دکھ نہیں دیا جاتا شاہ۔۔ اور تم اس چیز کی فکر چھوڑ دو۔۔ میرے بارے میں سب کچھ تم جانتے ہو۔۔ میں ایک کھلی کتاب ہو تمہارے سامنے۔ اب اگلی بات کرو۔۔" روحان نے شاہ کو دیکھ کر کہا۔۔

"بس کبھی میری گڑیا کو گرم ہو امت لگنے دینا۔۔" شاہ آنسو لیے بولا۔۔

"شاہ!! یہ کیا۔۔ آنسو کیوں؟" روحان شاہ کو گلے لگا کر بولا۔۔

"ہمیشہ سے چاہا تھا کہ حیا کے نصیب میں بہت اچھا سچا اور کھرا لڑکا ہو۔۔ لیکن اللہ نے مجھے بڑھ کر دیا ہے۔۔ تم میرے دوست، ہر دکھ درد میں ساتھ رہے ہو۔۔ میں بتا نہیں سکتا کتنا خوش ہوں۔۔" شاہ نے کہا۔۔

"اچھا بس۔۔"

اب مجھے بھی رولاو گے کیا؟" روحان بگڑ کر بولا۔۔

جس پر دونوں کی ہنسی گونجی۔۔۔

حیا کو۔ اتے دیکھ کر دلف جلدی سے بڑھی۔۔

"حیا!! دلف نے آواز دی۔۔"

حیا سن کر وہیں رُک گئی

"سوری۔۔ وہ میں اس دن بہت غلط بول گئی۔" مزدلفا آہستہ آہستہ بولی۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔ دلف۔۔" حیا مسکرا دی۔۔

"تم نے معاف کر دیا؟" دلف نے پوچھا۔

"ہاں میری پیاری دوست۔۔"

آ جاؤ تمہیں شاپنگ دکھاؤں۔۔۔" حیا دلف کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔

مزدلفا بھی آنسو صاف کرتی مسکرا دی۔۔ اور ساتھ جانے لگی۔۔

لیکن پیچھے سے شاہ کی آواز نے دلف کے پاؤں سے زمیں کھینچ لی۔۔

"گڑیا!!"

کمرے میں جاؤ۔۔ مجھے اپنی بیگم سے تھوڑا کام ہے۔۔ "شاہ مسکرا کر بولا۔۔

حیا سر ہلا کر دلف کو آنکھ مار کر نکل گئی۔۔

شاہ نے دلف کو دیکھا جواب خاموش سر جھکا کر کھری تھی۔۔

اور بازو سے پکڑ کر کمرے میں لے گیا۔۔

کمرے میں لا کر ہاتھ چھوڑا۔۔

مزدلفا اپنے آنسو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"کان کھول کر سن لو تم۔" گہری کالی آنکھوں میں نفرت اور غصہ لیے وہ اس کمزور اور نازک وجود کو ایک جھٹکے سے خود کے قریب کر کے غرا آیا۔

"آپک، کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ؟" سامنے والا نازک وجود، اپنی کمزور آواز میں بولا۔

اس کا یہ کہنا مطلب اس کے غصے کو مزید ہوا دے گیا تھا۔

"کونسی اذیت دی میں نے؟ ہاں بولو؟ جواب دو؟ مس مزدلفہ" کالی آنکھوں میں غضب کا غصہ لیے وہ بالوں کو جکڑ کر بولا۔ لیکن جکڑ اتنی سخت نہیں تھی کہ درد کا احساس ہوتا۔ لیکن دلف تو ڈر کے مارے چیخ اٹھی۔۔۔

"ناں! نانا! سویٹ ہارٹ۔۔۔ یہ تمہارے آنسو مجھ پر کوئی اثر نہیں کرنے والے۔ یہ سب بہت کم ہے۔ اور تم چاہتی ہو میں تم سے نرمی سے پیش اوں کیسے ہاں کیسے؟؟ جو سب تم نے کیا، وہ کیسے بھول جاؤں؟" غصے سے چیختا ہوا وہ اس کو بری طرح سہمنے پر مجبور کر چکا تھا۔

"تم، یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ اور اب یہ سب تمہارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔ اور مجھ سے کوئی بھی امید مت رکھنا سمجھی۔ بولا تھاناں، منع کیا تھاناں باہر نہیں جانا۔ میری بات سمجھ میں نہیں آتی؟؟" ایک جھٹکے سے بالوں کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے وہ بولا تھا۔

خود کو آزاد پہ کر وہ تیزی سے بیڈ کی نکر میں چپک گئی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو کچھ کہنے کی ہاں؟ بولو؟" کالی گہری آنکھوں میں غضب کا غصہ، شاہ اس کے قریب پہنچ کر پھر سے اس پر چلایا۔

"م، میں نے کک، کچھ نہیں کہا۔ آپ حیا سے خود پوچھ لیں بے شک۔" وہ ڈری سہمی پیچھے کو چلتی ہوتی بولی۔ اس کی بات سن کر مزید طیش میں آچکا تھا۔ اور اس کی جانب بڑھا۔

سامنے والے کا غصہ دیکھ کر اس کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی۔

"پلیز ش۔ شاہ، شاہیر۔ م، میں بالکل سچ بول رہی ہوں۔ م میں نے کچھ نہیں کہا حیا کو۔ آپ، آپ میرا یقین کریں۔" اس کو اپنی جانب غصے سے اتے دیکھ کر دیوار سے لگ کر وہ بولی۔

"کتنی دفعہ بولا ہے میں نے اپنی زبان سے میری بہن کا نام مت لیا کرو۔" مزدلفہ کے بازو کو سختی سے پکڑ کر وہ غصے سے چلایا۔

اس کا چلانا تھا کہ مزدلفہ کا نازک وجود کانپنے لگ گیا۔

"بولو۔ بولا تھا کہ نہیں؟" اس کو خاموش پہ کر پھر سے اس کو سختی سے دبوچ کر قریب لا کر چلایا۔

"جی، جی۔ بولا تھا آپ نے۔" مزدلفہ اس کا مزید غصہ دیکھ کر ڈر کر جلدی سے بولی۔

"پھر بھی تم نے اس کا نام لیا؟ کیسے؟" غصے سے دیوار پر مکامار کر وہ چیخا۔

"I'm sorry Shaheer

آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ مجھے چھوڑ دیں پلیز" مزدلفہ روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولی۔

"یہ آخری دفعہ تھا۔ اگر اگلی بار ایسا میں نے سنا تو یاد رکھنا تمہاری زبان کاٹ دوں گا میں۔ سنا تم نے۔" شاہیر غصے سے مزدلفہ کو ایک طرف دھکا دے کر بولا۔ مزدلفہ جو پہلے ہی ڈری ہوئی تھی، شاہ کے اس طرح دھکا دینے سے دور جا کر گری۔ لیکن اندر ہی کہیں شاہ خود بھی افسوس کر رہا تھا لیکن یہ سب مجبور اسے کرنا پڑ رہا تھا مزدلفہ نے خود ہی اسے مجبور کیا تھا کرنے کو۔

ایک نظر مزدلفہ پر ڈال کر شاہ غصے سے واشروم گھس گیا۔

اور خود کو۔ نارمل کرنے لگ گیا۔۔۔

"اس بد تمیز کو اتنا نہیں پتہ کہ میں کسی چیز سے منع کر رہا ہوں تو اسی کا کوئی فائدہ ہو گا۔۔ لیکن نہیں محترمہ نے کرنی تو اپنی ہی مرضی ہے۔۔ کوئی اس کے چہرے کے نشان دیکھ لیتا تو نا جانے کیا کیا سوچتے۔۔ کم عقل۔" شاہ پانی کے نیچے کھڑا غصے سے ایک گھونسا بنا کر دیوار میں مار گیا۔۔ اب جہاں s سے خون نکل رہا تھا۔۔ شاہ کا سختی کرنا، صرف اور صرف دلف کو طرح طرح کے سوالوں سے دور رکھنا تھا جو وہ سمجھ نہیں رہی تھی۔۔ اور یہی بات شاہ کو۔ مزید غصہ دلارہی تھی۔۔

آخر کچھ حد تک غصہ کم ہوا تو شاہ باہر آیا۔۔ اور دلف پر ایک نظر ڈالی۔۔ جو ابھی تک رونے میں مصروف تھی۔۔ شاہ کو باہر اتادیکھ کر جلدی سے آنسو صاف کر گئی۔۔ شاہ کی ہنسی نکلتی رہ گئی۔۔

"مطلب عزت سے بات نہیں ماننی ہم نے۔۔ غصہ لازمی ہے۔" شاہ نے دل میں سوچا۔۔ جب اچانک دلف کی نظر شاہ کے ہاتھ پر گئی جہاں سے ابھی بھی خون نکل رہا تھا۔۔ اور بھاگ کرائی۔۔

"یہ کیسے؟؟" دلف نے پریشانی سے شاہ کے ہاتھ کو پکڑ کر پوچھا۔۔

جبکہ شاہ کو اپنے لیے پریشان ہونا غصے کو ہوا کر گیا تھا۔۔ اس لیے خاموشی سے دیکھنے لگ گیا۔۔

دلف نے آنکھیں صاف کیں۔۔ اور شاہ کو غصے سے دیکھا۔۔

"بچے ہیں آپ؟؟ کتنا خون نکل رہا ہے کوئی فکر نہیں؟" دلف نے غصے سے کہا۔۔ جس سے شاہ مسکرا دیا۔۔

"تو محترمہ لائن پر آرہی ہے۔۔" شاہ نے دلف کے چہرے کو دیکھ کر سوچا۔۔

دلف نے شاہ کا ہاتھ پکڑا اور بیڈ کی طرف ائی۔۔ شاہ چپ چاپ پیچھے چل دیا۔۔

"ادھر بیٹھیں۔۔ میں پیٹی کرتی آپ کے۔۔ کتنا خون نکل رہا۔۔ حد ہے۔" دلف اب پہلے والی ڈری سہمی نہیں لگ رہی تھی۔۔ بلکہ اچھا خاصا ڈانٹ رہی تھی۔۔

شاہ آرام سے بیٹھ گیا۔۔

دلف نے جلدی سے بیڈ کی ایک طرف پڑی ٹشو اٹھا کر شاہ کے زخم صاف کیا۔۔ اور پھر جلدی سے اپنا ڈوپٹہ سے ایک ٹکڑا پھاڑ کر شاہ کی پٹی باندھ دی۔۔ شاہ اب تھوڑی تلے ہاتھ رکھے دلف کو دیکھ رہا تھا۔۔

جب مز دلفا پیٹی کر چکی تو شاہ نے دلف کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچ لیا۔۔ اور سیدھی شاہ کے سینے سے آگئی۔۔ دلف ڈر گئی۔۔

"اب پھر سے شامت پکی۔۔" دلف آنکھوں میں آنسو لا کر دل میں بولی۔۔

"کیوں بار بار ایسے کام کرتی ہو کہ مجھے تم پر غصہ کرنا پڑتا ہے۔۔" شاہ دلف کے بال ٹھیک کرتا بولا۔۔

جب کہ دلف اب گھبرا رہی تھی۔۔ ڈر تو کہیں بھاگ گیا تھا۔۔

"آپ نے مجھے اتنا ڈانٹا۔۔" دلف نے روتے ہوئے شکو کیا۔۔

"اور غصہ کروں گا۔۔ اگر اگلی بار میری بات ناں مانی تو۔۔" شے نے دلف کے چہرے کو اوپر کر کے کہا۔۔

دلف تو گھبرا کر شاہ کی گرفت سے نکلنے لگی۔۔

"م مجھے ن، نماز پڑھنی ہے۔۔" دلف نے بہانہ بنایا۔۔

"اچھا بھاگ لو۔۔ آج مایوں ہے۔۔ اور بس ڈودن کی دوری۔۔" شاہ دلف کے ماتھے پر بوسہ دے کر بولا۔۔

دلف اب پیچھتا رہی تھی۔۔ کہ کیوں اتنی رحم دل بنی تھی۔۔ شاہ نے مسکرا کر دلف کو چھوڑا۔۔

"ہاں۔ تھوڑا ریٹ کر لینا۔۔ پھر رسموں مکن کافی وقت لگ جائے گا۔" شاہ مسکرا کر بولا۔۔ جبکہ دلف بھاگ کر واشروم گھس گیا اور شاہ کا زوردار قبضہ لگایا۔۔

"کیا چیز ہے یہ۔۔۔ ٹھیک سے غصہ بھی نہیں کر سکتا یا۔۔ ڈو آنسو تک نہیں برداشت ہوتے۔۔" شاہ بالوں میں ہاتھ مار کر بولا۔

"مان لو شاہ!!"

اب یہ جان بن گئی ہے اڑ جان لے کر بھی دم لے گئی۔۔ "شاہ خود سے بولتا خود بھی مسکرا دیا۔۔

اور پھر دلف کے لیے شاپنگ کے لیے کیزا اٹھا کر باہر نکل گیا۔۔ جبکہ اندر کھڑی دلف اپنی تیز رفتار چلتی دھڑکن کونار مل کر رہی تھی۔

ماہی نے ساری شاپنگ کر لی۔۔۔ اور ولیمہ کے لیے بھی ایک بہت اچھا اور نفیس ساپنک کلر کا ڈریس لے لیا تھا۔۔۔ بے شک لڑ کر ہی۔۔۔

اب جو ضد تھی وہ یہ تھی کہ مجھے پارلر سے تیار ہونا ہے۔۔۔ آخر کو۔ میری اپنی کی شادی ہے۔۔۔ اور سب کو پتا ہونا چاہیے۔۔۔

آخر تنگ آ کر خالدہ نے بات مان لی۔۔۔ اور ایک نارمل سے پارلر جو محلہ میں تھا سے تیار کروانے پر راضی ہو گئی۔۔۔

"تم یہاں بیٹھو انسانوں کی طرح۔۔۔ میں تب تک حماد اور سلمان کو تیار کر لوں۔۔۔" خالدہ ماہی کو بول کر خود گھر چلی گئی۔۔۔ ماہی خوشی سے بیٹھ گئی۔۔۔

خالدہ چلی گئی۔۔۔

30 منٹ بعد ماہی تیار ہو چکی تھی۔۔۔ خوبصورت تو پہلے ہی تھی لیکن ہلکا پھلکا میک اپ کرنے سے مزید پیاری ہو گئی تھی۔۔۔ پہلے تو خود کو مرمر میں دیکھ کر چیخ پڑی۔۔۔

"ہائے اللہ۔۔۔"

یہ کون پیاری + خوبصورت + حسین ہے۔۔۔ "ماہی اپنے چہرے کو دیکھ کر بولی۔۔۔

"ہائے۔۔ یہ تو میں ہی ہوں۔۔ اللہ میں کتنی پیاری ہوں۔۔ آج تو مجھے دیکھ کر سب وہیں جل کر راکھ ہو جائیں گے۔۔" ماہی ناک چڑھا کر بولی۔۔ اور پھر جلدی سے چیزیں اٹھا کر گھر کی طرف بھاگی۔۔

"شیری!!

دلف کے لیے کوئی ڈریس تو لیا نہیں۔۔" حیا کو۔ اب یاد آ رہا تھا کہ آس نے دلف کی تو شاپنگ ہی نہیں کی۔۔ شیری جو گھر کو ڈیکوریٹ کر رہا تھا۔۔ حیا کی بات پر ہنس پڑا۔۔

"ہاہا۔۔

کام چور۔۔ پتا تھا۔۔ تم ہو ہی ایسی۔۔ بڑی امی۔۔ کیسے کہتی تھی "بابا۔۔ میں ڈھیر ساری شاپنگ کروں گی۔۔ بلا بلاں۔۔" اب کہاں گئی سب باتیں۔۔" شیری حیا کی نقل اتار کر مذاق اڑاتا بولا۔۔

جبکہ حیا جو پہلے ہی پریشان تھی۔۔ مزید تپ گئی۔۔

"ایک نمبر کے منحوس ہو تم۔۔ میری بد دعا ہے تمہاری بیوی ایسی ہو کہ تمہیں دن میں بھی تارے نظر آجائیں۔۔" حیا غصہ سے بولی۔۔

"لا حول۔۔۔ توبہ استغفر اللہ۔۔ کیسی اول فول باتیں نکال رہی۔۔ میری بیوی دیکھنا تم کتنا پیار سے، لاڈ سے رکھے گی مجھے۔۔ باقی تم اپنی فکر کرو۔۔ جلد ہی ایک جھٹکا ملنے والا ہے حیا بی بی۔۔" شیریں حیا پر چوٹ کرتا لڑکوں کو ہدایت دیتا باہر نکل گیا۔۔

"کونسا جھٹکا۔۔" حیا نے پریشانی سے سوچا۔۔

اور شیریں کے پیچھے بھاگی۔۔

"پوری بات بتاؤ۔" حیا کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔

"تنگ نہیں کرو۔ دیکھو تو کتنا کام رہتا ہے۔۔ کام کرنے دو۔۔" شیریں تپ کر حیا سے بولا۔۔ اور پھر سے کام پر لگ گیا۔۔

"لیکن دلف کا ڈریس۔۔" حیا پھر سے بولی۔۔

"تم فکر مت کرو۔۔ بھیا نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ خود ہی اپنی بیگم کے لیے شاپنگ کر لیں گے۔۔ یس لیے تم یچی سے نو دو گیارہ ہو جاؤ جلدی۔۔ اور کام کرنے دو۔۔ بابا پہلے ہی مجھ سے خفا رہتے ہیں کہ میں نکمی اولاد ہوں۔۔ اور بیٹا حیا۔۔ یہ آخری موقع ہے مجھے اپنے ہنر کو سامنے لانے کا۔۔" شیریں پھولوں کی لڑیوں کو ٹھیک کرتا حیا سے بولا۔۔

"ہاہا۔۔ ویسے ہو تو تم نکمی اولاد ہی۔۔"

خیر اب میں تیاری کروں۔۔ فنکشن کو زیادہ دیر تو نہیں ہے شام ہو رہی ہے۔۔ "حیا جلدی سے اندر بھاگی۔۔ جب اندر سے اتے روحان میں لگتی لگتی رہ گئی۔۔

روحان کال پر بات کر رہا تھا۔۔ یس لیے جلدی سے حیا کو بازو سے پکڑ کر پاس ہی کھڑا کیا۔۔
"او کے ماما۔۔

آپ جلدی آج۔۔ سب کام ہو جانے چاہیے۔ اب میں تھوڑا اپنے والی کو ٹائم دے لوں۔ اللہ حافظ۔۔"
روحان حیا کو دیکھتا کال کاٹ گیا۔۔

"کہاں جا رہی اتنی جلدی میں؟" روحان حیا کا ہاتھ چھوڑ کر بولا۔۔

"وہ دلف کی شاپنگ کی پریشانی تھی۔۔ بس اب میں تیاری کرنے کے لیے جا رہی۔۔" حیا جلدی سے بھاگنے لگی۔۔

"تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے۔۔ بہت جلدی پتا چل جائے گا۔۔ امید ہے تمہیں پسند آئے گا۔۔" روحان مسکرا کر حیا کو دیکھ کر بولا۔۔

حیا نے رک کر حیرت سے روحان کو دیکھا۔۔ لیکن اہر مسکراہٹ دیکھ کر نظر پھیر گئی۔۔

"آس اکڑو کی سائل۔۔" حیا جل کر بولی۔۔

"ک کیسا سرپرائز؟؟" حیا نے پوچھا۔۔

"بہت جلد پتا چل جائے گا۔۔" روحان نے مزے سے حیا کے چہرے پر نظر ڈکا کر کہا۔۔

اور حیا کو ایسے ہی چھوڑ کر خود شیر کی طرف چل دیا۔۔۔ تاکہ جلدی سے سب کام ختم ہو سکے۔۔

"آپ نے اپنے بیٹے کی بات سنی ہے؟؟ صاحب کو نکاح کرنا ہے وہ بھی دو دن بعد ہی۔۔" حمدان صاحب کوثر کو دیکھ کر بولے۔۔۔ کیونکہ ابھی ابھی کال پر روحان نے ساری بات بتادی تھی۔۔

"ہاں تو کیا برائی ہے آخر۔۔ شاہیر کے خاندان کو ہم بہت عرصے سے جانتے ہیں۔۔ اور شاہیر خود بھی تو کتنا سبکھا ہوا ہے۔۔ اور بھئی میں تو بہت بہت زیادہ خوش ہوں۔۔ کیسے بھی لیکن روحی مانا تو شادی کے لیے۔۔۔" کوثر بیگم کا تو روحان کی بات سن کر خوشی سے برا حال تھا۔۔

روحان نے اپنی ماں کو اپنی پسند یعنی کہ حیا کے بارے میں بتادیا تھا۔۔

"اما!!"

آپ کی۔ خواہش پوری کرنے کے لیے اب میں تیار ہوں۔۔۔" روحان بولا۔۔

کوثر بیگم نے حیرت سے بیٹے کی بات کو سنا۔۔

"میری خواہش؟؟ تم لڑکی کیسے بن سکتے روحی۔۔" کوثر نے پوچھا۔۔

ماں کی بات پر روحان تپ گیا۔۔

"ماما!! کیا ہے۔۔ میں یہاں آپ کی خواہش کی بات کر رہا اور آپ ہیں کہ مذاق بنا رہی۔" روحان اچھا خاصا چڑ گیا۔۔ دل کیا دیوار میں سر مار لے۔

"ہاں تو میری جان۔۔ میری خواہش یہی تھی ناں کہ میری پیاری سی بیٹی ہوتی۔۔ اب بھلا تم کیسے بن سکتے۔۔" کوثر نے کہا۔

"اف۔۔ کہاں پھنس گیا۔۔

ماما میں اپنی بات کر رہا ہوں۔ آپ چاہتی تھیں کہ میں شادی کر لوں۔۔ تو

Now i'm ready ..."

روحان دانت پیس کر بولا۔۔

روحان کی بات پر کوثر اوچھل پڑی۔۔

"ہائے سچ روجی۔۔" کوثر نے پوچھا۔۔

"جی ہاں ماما۔۔ آپ بس تیاری کریں۔۔" روحان مسکرا کر بولا۔۔

"لیکن لڑکی کون ہے۔۔ کہاں ہے کیسی ہے۔۔ ایسے کیسے تم مان گے۔" کوثر نے سوالوں کا مجمع اکٹھا کر لیا۔۔

"بتاتا ہوں۔۔ حیانام ہے آس کا۔۔ آپ کو خوشی ہو گئی یہ سن کر کہ وہ شاہ کی بہن ہے۔۔۔۔۔" روحان نے ساری بات بتادی۔۔ اور ضد کی کہ دودن بعدھی اسی بھی شاہ کے ساتھ ساتھ اپنا نکاح بھی کروانا ہے۔ یہ سن کر کوثر تو خوشی سے پاگل ہو گئی۔۔

"اف روجی۔۔ تم نے آج دل خوش کر دیا۔۔ میں ابھی تمہارے پاپا سے بات کرتی ہوں۔۔ ہم آج ہی اتے ہیں۔۔" کوثر جلدی سے بولی۔۔ اور اہر ایک دو بات کر کے کال کاٹ گئی۔۔

"چلو ٹھیک ہے بیگم۔۔ ویسے بھی چلنی تو آپ کی ہی ہے۔۔ ہماری کی مجال جو کچھ بول جائیں۔۔ اور پلیز یہ روجی کہنا چھوڑ دو۔۔ کسی نے سن لیا تو روکن کی عزت کا قیمہ بن جائے گا۔۔" حمدان صاحب اپنی بیگم کو سمجھا کر بولے۔۔ جو کہ اثر کرنے سے دور تھی۔۔ تو ظاہر ہے روحان بھی یس بات میں اپنی ماں پر ہی گیا تھا۔۔

"اچھا آپ زیادہ باتیں ناں کریں۔۔ جلدی سے تیاری کریں۔۔ ہم جارہے ہیں۔۔" کوثر بگڑ کر بولی۔۔ حمدان حکم مانتے ہوئے تیار ہونے چل دیے۔۔

شاہیر خود ہی دلف کے لیے مایوں کا ڈریس لے یہ تھا۔۔ اور باقی کے ڈریسز کا آرڈر دے آیا تھا۔۔ اور اب تھکا ہارا گھر آیا تھا۔۔

اب ایک کام جو کرنا تھا وہ شاہ عالم سے حیا کے بارے میں بات کرنی تھی۔۔

یس لیے کمرے میں جانے کی بجائے شاہ عالم کے کمرے کی جانب چل دیا۔

دروازہ پر دستک دی اور پھر اندر چلا گیا۔ لیکن سامنے ہی شاہ عالم نم آنکھوں سے ماریا بیگم (مرحوم بیوی) کی تصویر کو دیکھ رہے تھے۔

"بابا!!" شاہ جلدی سے شاہ عالم کے پاس آیا۔

"بابا!! یہ کیا آپ کی آنکھوں میں آنسو۔۔" شاہ تڑپ کر بولا۔

"آج تمہاری ماما ہوتی تو کتنی گھر میں خوشی والی رونق ہوتی۔۔ لیکن افسوس آسے سب نصیب ناں ہوا۔" شاہ عالم غم لیے بولے۔

"بابا۔۔ آپ ہی۔ ہمارے لیے سب کچھ ہیں۔۔ ہمارا حوصلہ ہماری ماں۔ ہماری ہمت سب کچھ۔ پلیز آپ ایسے کریں گے تو ہمارا کیا ہو گا۔" شاہ اپنے باپ کے گلے لگا بولا۔۔ بے شک دل میں۔ غم تھا کہ کاش ماما ہوتی۔۔ وہ خود اُننے ہاتھوں سے سب تیاری کرتی۔۔ لیکن اب جانے والے کو کون روک سکتا ہے سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔

"اچھا بس بابا۔۔"

اب میں ایک بھی۔ آنسو ناں دیکھوں۔۔ آپ سب سے اچھے بابا ہیں۔۔ ہمیں کبھی ماما کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔ اگر شیریں یا حیانے آپ کو ایسے ہی دیکھ لیا تو ان کو۔ سمجھالنا مشکل ہو جائے گا۔" شاہیر شاہ عالم کے آنسو صاف کرتا بولا۔

"تم سب کا ہی تو احساس ہے۔۔۔ ورنہ کب کا جینا چھوڑ چکا ہوں۔۔۔" شاہ عالم دکھ سے بولے۔۔۔ بلاشبہ ماریا بیگم سے ان کی شادی پسند کی تھی۔۔۔ اڑبہت عزیز تھیں۔۔۔ ان کی موت کے بعد شاہ عالم نے حیا اور شیریں کی حالت دیکھ کر خود کو۔۔۔ سمجھا لیا تھا۔۔۔ شیریں سب سے زیادہ اپنی ماما سے کلوز تھا۔۔۔ یس لیے اب بھی رات کو۔۔۔ ماں کو۔۔۔ یاد کر کے آنسو بہاتا۔۔۔ جس سے سب انجان تھے۔۔۔

"اچھا تم بتاؤ۔۔۔ تیاری ہو گئی سب؟" شاہ عالم مسکرا کر بولے۔

"جی بابا سب ہو گیا۔۔۔ آپ کی۔۔۔ نکمی اولاد عرف شیریں صاحب نے بہت اچھا کام کیا ہے۔۔۔ دیکھیں گے تو حیران رہ جائیں گے۔" شاہ آنکھ دبا کر بولا۔۔۔ جس اور دونوں کی۔۔۔ ہنسی نکل گئی۔۔۔

"میں تو مذاق میں کہتا ہوں۔۔۔ ورنہ تم۔۔۔ اچھے سے جانتے ہو مجھے تم سب کتنے عزیز ہو۔" شاہ عالم۔ شاہ کے سر پر بوسہ دے کر بولے۔۔۔

"بابا! ایک بات کرنی ہے آپ سے۔" شاہ اصل بات پر آیا۔۔۔

شاہ عالم نے شاہ کی طرف توجہ دی۔

"بابا!! روحان کو۔۔۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ کیسا ہے۔" شاہ نے بات سٹارٹ کی۔

"ہاں بہت اچھا اور لائق ہے بلکل تمہاری طرح۔" شاہ عالم مسکرا کر بولے۔

"ہاہا۔"

میں اپنی گڑیا کے لیے روحان سوچ رہا ہوں۔۔۔ آپ کا کیا خیال ہے یس بارے میں؟" شاہ آہستہ سے بولا۔

جبکہ شاہ عالم شاہیر کی بات پر سکتے میں آگے۔۔

"حیا ابھی چھوٹی ہے شاہ۔۔" شاہ عالم بولے۔

"بابا۔۔ روحان حیا کو پسند کرتا ہے اور شاید حیا بھی۔۔ مجھے یہی ٹھیک لگا کہ آپ سے یس بارے میں بات کر لوں۔۔ کل یا آج ہم نے حیا کی شادی تو کرنی ہی ہے ناں۔۔ تو روحان سے بہتر میری نظر میں کوئی اڑھو نہیں سکتا۔۔ باقی جو آپ کا فیصلہ۔" شاہ بولا۔۔

شاہ کی بات اور شاہ عالم سوچ میں پڑ گئے۔۔

"ہمم !!

دیکھتے ہیں۔۔ ابھی تم اپنی شادی پر توجہ دو۔۔" شاہ عالم مسکرا کر بولے۔۔ شاہ خوشی سے پھر سے باپ کے گلے لگ گیا۔۔

"امی !!

جلدی کریں ناں۔۔ دیر ہو رہی ہے۔۔

دیکھیں میرا میک آپ بھی خراب ہو جائے گا۔" ماہی خالدہ کو بولی۔۔

جو حماد اور سلمان کو تیار کر رہی تھی۔

"صبر کر لو لڑکی۔۔ ابھی بس 6 ہوئے ہیں۔ ٹائم پڑا ہے۔۔ 7 بجے سٹارٹ ہونا اور تم ہو کہ اتنی جلدی کس لیے مچا رہی۔۔" خالدہ تپ کر بولی۔۔ ماہی کی حرکتیں بالکل بچوں کی طرح تھی۔۔

"لو امی !!

ہم لڑکی والے ہیں۔۔ جلدی جانا بنتا ہے ہمارا۔۔ ایسے لیٹ جائیں گے تو۔۔ لوگ باتیں کریں گے ناں۔۔ سمجھا کرو۔۔" ماہی اپنے بال ٹھیک کرتی بولی۔۔

"اچھا اچھا میری۔۔ ماں۔۔ بس بجے منٹ۔۔ چلتے ہیں پھر۔" خالدہ نے ہاتھ جوڑے۔۔

جبکہ ماہی کب سے کھڑی تھی۔۔ بیٹھ نہیں رہی تھی کہ کہیں کپڑوں پر بل۔۔ ناں پڑ جائیں۔۔ اور بار بار مر رہیں دیکھ رہی تھی کہ کہیں میک آپ تو خراب نہیں ہو رہا۔۔ آخر کو اپنی کی شادی ہے کوئی عام بات نہیں۔۔

آخر اللہ اللہ کر کے ماہی کے مزید شور سے بچنے کے لیے خالدہ اور باقی سب ماہی سمیت رکشہ کروا کر بیٹھ گئے۔۔۔

"ماہی!! کارڈ رکھ لو۔۔" خالدہ نے یاد سے کہا تھا۔۔ تاکہ اڈریس بتا سکیں۔۔

ماہی کا خوشی کا کوئی تھکانا نہیں تھا۔۔

شاہ نے کچھ دیر آرام کیا۔۔

روحان سے بولا تھا کہ وہ خود حیا اور دلف کو۔ پارلر لے جائے جو اس نے پہلے ہی بک کر وار کھا تھا۔۔

اس لیے روحان اپنے کام پر لگ گیا تھا۔

آخر شاہ اٹھا اور ٹائم دیکھا جہاں 6:45 ہو رہے تھے بھاگا۔۔

"shit yar ..i'm too late ..."

شاہ جلدی سے اپنا سوٹ لے کر واشروم بھاگا۔

شاہ ک۔ سادہ سا سوٹ تھا۔ سفید رنگ کا کرتا۔ شاہ جلدی سے بال سیٹ کرتا خوشبو میں نہاتا جو تا پہنتا خود پر ایک نظر ڈالتا، کف فولڈ کرتا اپنا سیل لیے باہر چل دیا۔

شیری نے سرمی رنگ کر کر تالڑ ساتھ میں سفید شلوار پہن رکھی تھی۔۔ اوپر سے شیری کا سفید رنگ، شاہ کی طرح خوبصورت نین نقش۔۔ جیل سے سیٹ بال۔۔ کہنیوں تک فولڈ بازو۔۔ اسے بھی ساری محفل میں جاذب بنا رہے تھے۔۔ اور کچھ شیری کی شرارتیں ایسی تھیں کہ سب ناچاھتے ہوئے بھی دیکھنے پر مجبور تھے۔۔ شاہ۔ شیری کو انٹر پوانٹ پڑکھڑا دیکھ کر مسکرا دیا۔۔ شیری نے بھی ادھر سے سائل پاس کی۔۔ لیکن سائل جلدی ہی انے والے بندے کو دیکھ کر سکڑ گئی۔۔

حیا نے روحان کالے کر دیا ہوا ڈریس پہنا تھا۔۔ ساتھ میں کھسا تھا۔۔ اور جیولری کے نام پر بس ایک بندیا لگا رکھی تھی۔ اور ہاتھوں میں روحان نے گجرے لا کر دیے تھے دونوں کو پہننے کو۔۔ میک آپ کے نام پر بس کاجل تھا اور نچرل لپسٹک۔۔ بالوں کو کھلا چھوڑ دیا تھا۔۔

جبکہ دلف کے لیے شاہ نے پیلا جوڑا لیا تھا جو۔ سادہ تھا لیکن نفیس۔۔ اور ساتھ میں شیفوں کا ڈوپٹہ، ہاتھوں میں گجرے، چہرے پر بہت ہلکا، لائٹ سامیک آپ کا ٹچ دیا گیا تھا۔ تاکہ بچے کچھ نشان مٹ جائیں۔ آنکھوں میں کاجل۔۔ اور حیا کی طرح پھولوں سے بنی بندیا لگائے، لمبے بالوں کو کھلا چھوڑ کر کچھ اگے اور کچھ پیچھے کی جانب سیٹ کیے ہوئے تھے۔۔ سب ملا کر دلف کا حسن مزید نکھر گیا تھا کچھ شاہ کا سوچ سوچ کر دلف کے چہرے کی مسکان اسے مزید نکھار رہی تھی۔۔ اور اوپر سے حیا بار بار تنگ کر رہی تھی۔۔

حیا دلف کا ہاتھ پکڑ کر باہر آئی تو سامنے ہی روحان کو دیکھ کر وہی رک گئی۔۔

روحان نے سفید سوٹ پہن رکھا تھا۔۔ ہاتھ پر ہمیشہ کی طرح گھڑی، اچھے سے سیٹ کیے بال جو تھوڑے ماتھے پر ارہے تھے۔ ہلکی ہلکی شیو۔ کہنوں تک فولڈ کف۔ کار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا سیل میں مصروف۔۔ حیا کو وہ کوئی شہزادہ لگا تھا۔۔ بے اختیار حیا کا دل دھڑکا۔۔ لیکن پھر جلد ہی نظر پھیر لی۔۔

"حیا!! بری بات کسی پر نظر نہیں رکھتے۔۔" حیا نے خود سے کہا۔۔

"ویسے!! روحان بھائی بہت بینڈ سم نہیں ہیں حیا؟؟؟" دلف حیا کو۔ روحان کی جانب دیکھتا ہوا دیکھ چکی تھی۔۔

"ہاں۔۔ نہیں۔۔۔"

پتہ نہیں۔۔ "حیا شرم سے سرخ ہو کر بولی۔۔

"ہاہا!! میسنی ناں ہو تو۔۔" دلف حیا کو بولی۔۔

روحان نے آواز سن کر سر اٹھایا۔۔

اور حیا کو دیکھ کر وہیں سکت رہ گیا۔۔ حیا روحان کو۔ اپنی جانب دیکھ کر نظر جھکا گئی۔۔

"My Beauty .."

روحان نے آہستہ سے کہا۔۔

"اہمممم!!" دلف نے پاس آکر گلا صاف کیا۔۔ جس سے دونوں ہوش میں آئے۔۔

روحان مسکرا کر حیا کو چپکے سے آنکھ مار گیا۔۔

"ہاہہ۔۔۔" حیا کا منہ کھل گیا۔۔

"کیا ہوا؟" دلف نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔۔ دیکھ تو چکی تھی۔۔

"کچھ۔ نہیں۔۔ جلدی سے گھر چلتے۔" حیا گھبرا کر ادھر ادھر دیکھتی بولی۔۔

روحان مسکرا دیا۔۔ اور دروازہ کھولا۔۔

مزدلفا کا ڈوپٹہ پکڑ کر حیا نے بیٹھنے میں مدد دی۔۔ اور جب بیٹھنے لگی تو روحان نے دروازہ بند کر دیا۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔" حیا نے تپ کر کہا۔۔

"میں کوئی نوکر نہیں ہو محترمہ۔۔ چپ چاپ اگے بیٹھو۔۔" روحان اپنی بات کہتا حیا کو۔ اگلی سیٹ پر زبردستی بٹھا گیا۔۔

جبکہ مزدلفا ہنس پڑی۔۔

"تم بھی میرے دشمن سے مل گئی۔۔ منحوس۔" حیا تپ کر دلف سے بولی۔۔

"جانی دشمن۔۔۔" مزدلفا نے آہستہ سے کہا جس پر حیا نے مکا بنا کر دلف کی ٹانگ پر مارا۔۔

"ہائے۔۔ دلہن پر ہاتھ اٹھا رہی تم۔۔ شرم کرو۔۔" مزدلفا درد سے بولی۔۔

"تم دیکھو میں کیا کرتی ہوں۔۔" حیا دلف سے بولی۔۔

"روحان بھائی۔۔ یس کی بولتی تو بند کروائیں۔۔" دلف نے مر رہے دیکھتے روحان کو کہا۔۔

"انتظام کر چکا ہوں۔۔ آپ حوصلہ رکھیں۔۔ نند والا چکر نہیں۔۔ چلنے دوں گا آپ پر۔۔" روبہ لب دبا کر مسکرا دیا۔۔

جبکہ حیا ہکا بکا کھی روحان اور کبھی دلف کو۔ دیکھ رہی تھی۔۔

جبکہ دلف کا ہنس ہنس برا حال ہو رہا تھا۔

"ایک منٹ یہ کیا باتیں کر رہے آپ دونوں؟؟ سیدھی بات کریں۔۔" حیانے غصے سے کہا۔

"کچھ نہیں حیا!! بس بیٹا تم بھی تیاری پکڑو۔۔ تمہارے دن بھی پاس آگے ہیں۔" دلف آگے جھک کر حیا کے کان میں بولی۔

حیانے غصے سے روحان کو دیکھا۔

"ایسے دیکھو گی تو میرے لیے مشکل ہو جائے گی۔۔ مائے گرل۔۔" روحان آنکھ دبا کر آہستہ سے بولا۔

جسے سن کر حیا شرم سے سرخ ہو گئی۔

"بھاڑ میں جائیں دونوں۔" حیاتپ کر بولتی باہر دیکھنے لگ گئی۔

اور دلف اور روحان ہنس دیے۔

سرمی رنگ کا سوٹ جس پر ہلکا ہلکا کام ہوا تھا، ساتھ میں سفید پاجامہ، اور شیفون کا ڈوپٹہ لیے، بال کھلے چھوڑے، حسب ضرورت میک آپ میں،، سفید رنگ، کاجل سے بھری آنکھیں، ہونٹوں پر گلابی لپسٹک، ہاتھوں میں گجرے، ایک ہاتھ میں سیل (ماں کا) آہستہ آہستہ قدم رکھتی اینٹرپوائنٹ سے داخل ہوئی تھی۔۔

شیری انے والی اس حسینہ کو دیکھ کر پل بھر کے لیے سکتے میں آگیا۔

"ہائے یہ پری کون ہے بھیا؟؟؟" شیریں حیران سا اس طرف دیکھ ک. پاس کھڑے شاہ کو بولا۔۔

"ہوگی کوئی۔۔" شاہ مسکرا کر بولا۔۔ اور اپھر خالدہ بیگم کو دیکھ کر حیران ہو اوہیں خوش بھی۔۔ اور جلدی سے اگے بڑھ گیا۔۔

"بھیا!! میری خوابوں کی شہزادی مل گئی مجھے۔۔ ہائے میں قربان۔ میری جان۔

میرے مہربان

دیر کردی اتے اتے۔۔" شیریں مسلسل دل پر ہاتھ رکھ کر پتہ نہیں کیا کیا بول رہا تھا۔۔

ہوش میں تب آیا جب کپڑوں پر غور سے نظر ڈالی۔۔ جب پاس سے گزرنے لگی۔ جب ماہی کی نظر بھی پاس کھڑے شیریں گئی۔۔ ایک پل کو تو ماہی کا دل دھڑک اٹھا۔۔

"ہائے اللہ !! یہ ہیر و کون ہے۔۔ کہیں میرا ہیر و تو نہیں۔۔ اف اگر ایسا ہوا تو آج ہی اپنی کے ساتھ، لگتے ہاتھوں اپنی نینا بھی پار لگا لوں گی۔۔" ماہی جلدی جلدی بولی۔ اور اپنی ساری زندگی کے پلان ترتیب دے لیے۔۔۔ تب تک خالدہ اگے جا چکی تھی۔ لیکن جیسے ہی پاس آئی غور سے دیکھنے پر سارے خواب ٹوٹ گے۔۔ دونوں امنے سامنے تھے۔۔ جب ہوش میں آئے۔۔

"تم۔۔" دونوں اک وقت میں چیخے۔۔

"انٹی آپ!!" شاہ خالدہ کے پاس جا کر مسکرا کر بولا۔

خالدہ نے سامنے کھڑے اپنے داماد کو دیکھا۔ جو بلاشبہ بے حد حسین تھا۔ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتی تو کبھی ناں ملتا۔ خالدہ نے دل ہی دل میں دعا دی۔

"ہاں بیٹا!!" خالدہ نادم ہو کر بولی۔

"چلیں بہت اچھا ہو گیا یہ تو مزدلفا کو دیکھ کر بہت خوش ہو گی۔" شاہ خالدہ سے پیار لیتا بولا۔

"بیٹا!! وہ اس دن سب کچھ ہوا۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔ ہو سکے تو معاف کر دینا۔" خالدہ بولی۔

"ارے انٹی!! کیسی باتیں کر رہیں ہیں۔ آپ بالکل مجھے اپنی ماما کی طرح عزیز ہیں۔ آئیں آپ بابا سے ملو اتا ہوں آپ کو۔" خالدہ کا ہاتھ پکڑ کر شاہ بولا۔

"جیتے رہو۔ اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔" خالدہ آنسو صاف کر کے بولی۔

شاہ عالم جو اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑے بات کرنے پر مصروف تھے۔

"بابا!!" شاہ نے آہستہ سے آواز دی۔

شاہ عالم نے مڑ کر شاہ کو دیکھا۔

"کیا بات ہے۔ شاہ۔" شاہ عالم مسکرا کر بولے۔

"بابا!! آپ کو مزدلفا کی ماما سے ملو اتا تھا۔" شاہ مسکرا کر بولا۔

"انٹی!! یہ ہیں میرے بابا۔۔" شاہ مسکرا کر پیچھے کھڑی خالدہ سے بولا۔۔

"خالدہ!!! تم۔۔۔" شاہ عالم حیرت سے بولے۔۔

"شاہ عالم۔۔" خالدہ نے زیر لب کہا۔۔

جبکہ شیریں حیرت سے دیکھ رہا تھا۔۔ اور شاہ عالم اور خالدہ ماضی میں کھو گئے۔۔ شاہ عالم اور خالدہ اور مزدلفا کے بابا اسلم سب ایک ساتھ پڑھتے تھے۔۔ شاہ عالم ایک اچھے گھرانے سے تھا جبکہ خالدہ اور اسلم مڈل فیملی سے تھے۔۔ اس لیے شاہ عالم نے۔۔ مزید تعلیم کے لیے باہر چلا گیا۔ جبکہ اسلم نے تعلیم چھوڑ دی۔۔ اور کوئی۔ نوکری تلاش کر لی۔۔ خالدہ اور اسلم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے اور شاہ عالم اس بات سے واقف تھا۔۔ اس لیے جب تک ہو سکا ان سے رابطہ میں بھی رہا۔۔ لیکن زندگی کی مصروفیات میں انسان کب کسی کو یاد رکھ پاتا ہے۔۔ وے پھر اسلم اور خالدہ کی شادی ہو گئی۔۔ اور ایک سال بعد جب مزدلفا کچھ ماہ کی تھی تو اسلم کے ڈیوٹی ہو گئی۔۔ اور آج اتنے سال بعد پھر سے آمناسا منا ہوا تھا۔

"بابا!! آپ جانتے ہیں؟" شاہ نے پوچھا۔

شاہ کی بات پر شاہ عالم کو خالدہ حال میں اے۔۔

شاہ دونوں کی حالت کو دیکھ کر وہاں بے چلا گیا۔۔

"کیسی ہو خالدہ۔" شاہ لم مسکرا کر بولے۔۔

"سامنے ہوں۔۔ تم۔ نہیں بدلے۔۔ بس بال سفید ہوئے ہیں۔۔ ورنہ ویسے کے ویسے ہی ہو۔" خالدہ نم آنسو سے شاہ کو دیکھ کر بولی۔۔

"وقت بہت کچھ بدل دیتا ہے۔ تم بتاؤ۔۔ اسلم کہاں ہے؟؟ مزدلفا تمہاری بیٹی ہے۔" شاہ مسکرا کر بولا۔۔
اسلم کے نام پر خالدہ کے غم تازہ ہو گئے۔۔

"اسلم ہماری شادی کے بعد ایک سال کے بعد ہی مجھے چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے چلا گیا۔" خالدہ روتے ہوئے بولی۔۔
شاہ سن کر سکت رہ گیا۔۔ اور ایک۔۔ آنسو گرا۔۔ اسلم بہت اچھا دوست تھا۔۔
"تو مزدلفا۔۔" شاہ عالم نے پوچھا۔۔

"ہاں تب میرے پاس مزدلفا تھی۔۔ پھر میری دوسری شادی ہو گئی۔۔ اب ماشاء اللہ میرے تین بچے ہیں۔۔ جو ہونا تھا ہو گیا۔۔ جو نصیب کا لکھا۔" خالدہ مسکرا کر بولی۔۔
شاہ عالم نے ایک لمبی سانس لی۔۔

"ماشاء اللہ!! تمہارے کتنے بچے ہیں شاہیر بیٹا تو بہت شریف اور نیک ہے۔۔ اللہ ہمیشہ خوش رکھے۔" خالدہ مسکرا کر بولی۔۔

3 "ہی ہیں۔۔ ماریا میری بیوی کی ڈیٹھ ہو چکی ہے۔ اب ساری زندگی کا حاصل یہی ہیں۔" شاہ عالم زخمی مسکراہٹ لیے مسکرا دیا۔۔

"اللہ تمہیں اُننے بچوں کی خوشیاں دیکھنا نصیب کرے۔" خالدہ مسکرا دی۔۔

اور پھر ناں ختم ہونے والی باتیں شروع ہو گئیں۔۔

"تم فقیرنی، یہاں کیا کر رہی؟؟" شیریں تپ کر بولا۔۔ بھلا وہ کیسے اس افت کو بھول سکتا تھا۔۔ اور اپنے سب خیالوں پر دو حرف بھیج کر لڑائی کے لیے تیار ہو گیا۔۔

"پہلے تو یہ بتاؤ تم یہاں کیا کر رہے چور کہیں کے؟؟" ماہی تنک کر کمر پر ہاتھ رکھے بولی۔۔

"اوہ ہیلو۔۔ لڑکی۔۔

کان کھول کر سن لو۔۔ میں اس شادی کا اہم حصہ ہوں سمجھی۔۔" شیریں بولا۔۔

"اوہ!! کہیں تمہیں یہاں پر برتن دھونے تو نہیں بلایا۔۔" ماہی آہستہ سے بولی۔۔

شیریں نے غصے سے سامنے کھڑی افت حسینہ کو دیکھا۔ جو کچھ دیر پہلے اپنے خوابوں کی شہزادی لگی تھی لیکن اب زہر۔۔

"پہلی بات کتنی دفعہ بتا چکی ہو بیوقوف میرا نام۔۔" ماہی غصے سے بولی۔۔ جب شیریں نے جلدی سے بولتی بند کی۔

"جانتا ہوں ماہرہ ہو عرف ماہی۔۔ اب آپ بتانا پسند کرو گئی یہاں کیا کر رہی؟" شیریں ضبط کرتا بولا۔

"آنکھیں ساتھ ہی ہیں کہ کسی کو۔ دے دیں؟؟ ظاہر ہے شادی پر آئی ہوں۔۔" ماہی اپنے کپڑے ٹھیک کرتی بولی۔۔۔

"بن بلایا مہمان۔۔ کہاں ہے۔ کارڈ۔۔ اچھے ی جانتا ہوں تم جیسی آفات کو۔۔ جو یہاں شادی دیکھی وہاں منہ اٹھا کر گھس جاتی۔۔" شیریں مزے سے بولا۔۔

جس سے ماہی کو تپ چڑھ گئی۔۔

اور حماد کو آواز دی۔۔

"کارڈ دو۔" ماہی نے غصے سے کہا۔۔

اور لے کر شیریں کے منہ پر مارا۔۔

"لو۔ کارڈ۔۔ اور دوسری بات میں کوئی۔ عام نہیں ہوں۔۔ میری اپنی کی شادی ہے سچھی۔۔ الو کہیں کے۔۔ خاص مہمان ہوں میں۔" ماہی غصے سے بولی۔۔

شیریں کو یہ سن کر دھچکا لگا۔۔

"ہیں؟؟؟؟"

کہیں تم بھابھی کی بہن تو نہیں؟؟؟" شیریں حیرت سے بولا۔۔

"میں اپی مزدلفا کی بہن ہوں۔۔" ماہی نے بم پھوڑا۔۔

"استغفر اللہ۔۔۔"

بھابھی سے تو تم بلکل 180 کے انگل پر ہو۔۔ اتنی اچھی معصوم بھابھی ہیں میری۔۔ اور تم کیا ہو؟؟ "شیری منہ کھول کر بولا۔۔

"زیادہ باتیں نہیں کر رہے تم؟؟ کام والے ہو یہاں، چلو۔ مجھے pepsi لا کر دو۔۔" ماہی نخرہ کرتی بولی۔۔ یہ سن کر شیری کا چہرہ لال ہو گیا۔۔

"میں تمہیں یہاں پرویٹر لگ رہا؟؟ حد ہے۔۔ میرا حلیہ ایسا نظر آ رہا؟" شیری بولا۔۔

"ہاں آج کل کافی فیشن چل رہا اس لیے کیا پتہ۔۔" ماہی بال ٹھیک کرتی بولی۔۔

شیری نے تپ کر ماہی کو بازو سے پکڑا۔۔

"میں تمہاری اپی کا دیور ہوں۔۔ شہیر شاہ عالم۔۔۔ سمجھی۔۔" شیری غصے سے بولا۔۔

اب ماہی پر بم پھوڑا تھا۔۔

"ہائے کیسے؟؟ لگتا لے کر پالا ہو گا۔۔" ماہی تھوڑی تلے ہاتھ رکھ کر حیرت سے بولی۔۔

شیری نے غصے سے مٹھی بند کی۔۔

"بد تمیز۔۔ جاہل۔۔" شیری جل کر بولا۔۔

"ہاں جیسے کہ تم خود ہو۔۔" ماہی۔ کہاں کم تھی۔۔

لیکن تب ہی حیا دلف کو لیے اندرائی تو ماہی لڑائی بھول کر اس طرف بھاگی۔۔

"اپی!!" ماہی چیخ دی۔۔

مزدلفا ماہی کو دیکھ کر خوش ہو گئی۔۔ اور جلدی سے گلے لگی۔۔

"دلف!! سب تمہیں دیکھ رہے۔۔" حیا نے کہا۔۔

تب دلف پیچھے ہوتی۔۔ اسٹیج پر چل دی اور ساتھ ساتھ ماہی بھی۔۔ جبکہ شیریں ادھر کھڑا غصہ ختم کر رہا تھا۔۔

اسٹیج کو تازہ پھولوں سے سجایا ہوا تھا۔۔ اوپر سے لائٹس۔۔ سب ملا کر ماحول کو مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔۔ دلف کو بٹھایا گیا۔۔ اور پھر روحان نے شاہ کو بھی ساتھ لا کر بٹھا گیا۔۔

آخر خالدہ بھی آکر دلف سے ملی۔۔

پھر کچھ ہی دیر میں رسم شروع ہو گئی۔۔ سب دلف اور شاہ کو آکر ہلدی اور تیل لگا رہے تھے۔۔ شاہ اکتا کر روحان کو دیکھ رہا تھا جو ساتھ ہی کھڑا ہوا تھا۔۔

"ایک منٹ۔۔ سب لگا رہے پہلے تم دونوں تو رسم کر لو۔۔ چلو شاہ۔۔ ہو جاؤ شروع۔۔" روحان نے ہنس کر کہا۔۔

شاہ بھی مسکرا دیا جبکہ دلف شرما گئی۔۔

پھر شاہ نے آہستہ سے کچھ ہلدی لی اور دلف کے ناک پر لگا دی۔۔

"دیکھنا تم بہت جلد ایسے ہی میرے رنگ میں رنگ جاؤ گی۔۔" شاہ آہستہ سے کان میں بولا۔۔

جب روحان نے حیا کو دیکھ کر سیٹی ماری۔۔۔ حیا نے گھوری ماری۔۔

جس پر ساتھ کھری ماہی بھی ہنس دی۔۔

"اب میں۔۔" ماہی جلدی نے بھاگ کر اگے آئی۔۔

"جی نہیں پہلے میں۔۔" شیریں جو خود لگانے آیا تھا۔۔ بولا۔۔

پھر سے دونوں کی بحث شروع ہو گئی۔۔

"اف!! تم بیٹھو ادھر۔۔ اڑ تم بیٹھو ادھر۔۔ اب لگاؤ۔۔" حیا اور روحان تنگ آ کر دونوں کو شاہ اور دلف کے ساتھ بٹھا کر بولے۔۔

پھر آخر ایسے ہی دونوں نے رسم پوری کی۔۔ روحان نے شاہ کا سارا چہرہ ہلدی سے رنگ دیا۔۔۔ اور حیا نے دلف کا۔۔ شاہ روحان کو غصے سے دیکھتا رہ گیا۔۔

"آج میرا دن ہے۔۔" روحان نے ہنس کر کہا۔ اور پھر ایسے ہی ساری رسم پوری ہوئی۔۔ کوثر اور حمدان بھی کب کے آچکے تھے۔۔ انہوں نے بھی رسم کی اور پھر شاہ عالم کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔۔ اور حیا کا ہاتھ مانگا۔۔ شاہ عالم کو شاہ پہلے ہی بتا چکا تھا۔۔

"لیکن حمدان!! اتنی جلدی۔۔" شاہ عالم حیرت سے بولے جب سنا کہ روحان شاہ کی شادی کے دن ہی نکاح کرنا چاہتا ہے۔۔

"دیکھیں بھائی۔۔ میں بہت مان سے آپ کے سامنے جھولی اٹھا کر آئی ہوں۔۔ بچوں کی۔ خوشی میں ہی۔ ہماری خوشی ہے۔۔" کوثر بولی۔۔ اور آخر شاہ عالم کو۔ مناگر ہی دم۔ لیا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔ لیکن۔ حیا سے پوچھ کر ہی میں آپ کو فیصلہ بتا دوں گا۔۔" شاہ عالم نے کہا۔۔

"ضرور۔۔ یہ تو اس کا حق ہے۔" کوثر خوشی سے بولی۔۔ کیونکہ سامنے ہی اسٹیج پر روحان کو۔ حیا کا ایک دوسرے کو۔ دیکھ کر مسکرا نا انہیں سب کچھ بتا گیا تھا۔۔ اوپر سے حیا کا شرم سے سرخ ہوتا چہرہ۔۔

سارا فنکشن بہت مزے نے گزرا۔۔ بس شیریں کا مزہ خراب ہو گیا تھا۔۔ جہاں جاتا وہاں افت ماہی پہلے ہی۔ موجود ہوتی۔۔ اور پھر شروع ہو جاتی۔ نا ختم ہونے والی لڑائی۔۔

خیر ایسے ہی سارا فنکشن اچھے نے اپنے اختتام کو پہنچ گیا۔۔ خالدہ جب جانے لگی تو ماہی نے ضد کی۔ کہ وہ اپنی کے پاس ہی رہے گئی اور شاہ عالم نے بھی حمایت کی ان کو۔ ماہی بہت پیاری لگی تھی۔۔ اس کا ہر وقت ہنسنے، شرارت، شیریں نے لڑائی سب بہت مزہ دے رہا تھا۔۔ آخر ماہی کو چھوڑ کر خالدہ چلی گئی۔۔ اور شیریں کڑھ کر رہ گیا۔۔ اللہ اللہ کر کے سب ختم ہوا اور حیا دلف کو کمرے میں لے گئی۔۔ اور روحان شاہ کو۔۔

روحان اور شیریں زبردستی شاہ کو اپنے ساتھ گھسیٹ کر اپنے کمرے میں لے گیا۔۔ اور حیا اور ماہی نے مزدلفہ کو اپنے ساتھ اپنے کمرے میں رکھ لیا۔۔ تینوں حیا کے کمرے میں ہی تھی۔۔

بہت جلد میں حیا اور ماہی کی آپس میں گہری دوستی ہو گئی۔۔ حیا کو دل سے ماہی بہت اچھی لگی تھی کیونکہ اس کی باتیں اس کا شرارتی پن سب اسے بہت اچھا لگا تھا۔ جبکہ دوسری طرف شیریں ماہی کو دہرے کر جل تک رہا تھا۔۔ جسے حیا کے ساتھ ساتھ شاہ نے بھی نوٹ کیا۔۔ خیر مایوں کی رسم اچھے سے اپنے اختتام کو پہنچ گئی تھی۔ اور اب سب تھکے ہارے اپنے اپنے کمرے میں آرام کے لیے جا چکے تھے۔

دلف نے نہادھو کر ہلدی اتاری۔۔ اڑتیل تو اتر ہی نہیں رہا تھا۔۔ آخر اللہ اللہ کر کے حیا اور ماہی نے مل کر دلف کے بالوں کو دھویا۔۔ اور دلف کو سکون آیا۔۔ حیا دلف اور ماہی کی ناں ختم ہونے والی باتیں تھیں جو رات دیر تک چلتی رہیں۔۔ اور یہی حال شیریں، روحان اور شاہ کا تھا۔۔ شاہ ہلدی کی سمیل سے بھی بری بری شکل بنا رہا تھا۔ جس کو دیکھ کر روحان اور شیریں ہنس ہنس پاگل ہو رہے تھے۔۔

شاہ نے کوئی 10 بار شاور لیا تب جا کر ہلدی کی خوشبو کچھ کم ہوئی اور تیل کے اثرات بھی۔۔ تب جا کر شاہ کو سکون آیا۔۔ اور بیڈ پر تھکا تھکا سا گر گیا۔۔

"شادی کرنا کتنا آسان نظر آتا ہے ناں لیکن یہ تو جنگ جیتنے سے بھی زیادہ مشکل ہے یار۔۔" شاہ آنکھوں پر بازو رکھ کر بولا۔۔

جس پر ایک بار پھر سے روحان اور شیریں کی۔ ہنسی نکل گئی۔

ہاں تو یہ شادی ہے کوئی مذاق نہیں۔۔

اک تیل ہلدی کا دریا ہے اور ڈوب کر جانا ہے۔۔ "شیریں ہنستا ہوا شعر کا بیڑا غرق کر گیا۔۔

شاہ نے گھورا۔۔ پر شیر کی کو اثر کہاں ہونا تھا۔۔

"ویسے بات تو ٹھیک ہے شیر۔۔

لیکن کیا کریں یہ شادی چیز ہی ایسی ہے جو کرے وہ بھی پچھتائے اور جو نہ کرے وہ بھی پچھتائے۔۔" زوہان ہنستا ہوا بولا۔۔

"بھیا!!"

I'm so so so sad..."

شیر کی دکھی شکل بنا کر بولا۔۔ جس پر روحان نے اپنی ہنسی دبائی کیونکہ شیر کی کو وہ بھی بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔ جبکہ شاہ حیران ہوا۔۔

"کیا ہوا شیر؟؟؟" شاہ نے پوچھا۔۔

"کیا زندگی ہے؟؟؟ آپ کی آج آپ کا آخری دن ہے۔۔ پھر کل سے آپ بھی باقی سب شادی شدہ مرد حضرات کی طرح پنجرے میں آجائیں گے، جو دیکھنے میں تو بہت خوبصورت ہے لیکن اندر سے اس کے حالات وہی جانتا ہے جو اندر قید ہوں۔۔" شیر کی ہنستا وہ مسکین صورت بنا کر بولا۔۔ جس پر شاہ میں بیچ بنا کر شیر کی کمر میں دے مارا۔۔ شیر کی بے چارہ درد سے بلبلا اٹھا۔۔

"دیکھ لینا مجھ سنگل کی بد دعا ہے آپ کو، بھابھی بھی ایسے ہی بیچ بنا کر آپ کو مار آئے گی۔۔ ظالم بھیا۔"

شیر کی برا سامنہ بنا کر بولا۔۔

جس پر روحان اور شاہد دونوں کا زور دار قبضہ گونجا۔۔۔

"آپی شادی پر کتنا مزہ آتا ہے نا۔۔ سب دلہن کو ہی دیکھنے آتے ہیں۔۔ اوپر سے گفٹ پھر تعریفیں۔۔۔ ڈھیر سارے کپڑے جوتے باقی چیزیں۔۔ ہائے کتنا مزہ آتا ہے نہ شادی کر کے۔۔" ماہی ٹھنڈی آہ بھر کر بولی۔ جس پر حیا کی ہنسی نکل گئی۔

"کتنی جلدی ہے تمہیں شادی کروانے کی۔۔ آنٹی سے بات کروں گی تمہارے لئے کوئی لڑکا ڈھونڈے۔" حیا ہنستی ہوئی بولی۔

"میں تو امی کو خود اپنے منہ سے بے شرموں کی طرح بول بول کر تھک گئی ہوں۔ اب تو اپنی شادی کے بارے میں کہتے ہوئے دو شرم آتی ہے۔۔ پر ناجانے کیا ہے ان کو خیال ہی نہیں ہے میرا۔۔ اب بندہ پوچھے۔۔ بھلا اپنے منہ سے بول بول کر شادی کروائی تو کیا فائدہ۔۔ پر یہاں تو بول بول کر بھی کسی کو اثر نہیں ہوتا ہائے میرے نکلے نکلے ارمان۔۔" ماہی دکھی شکل بنا کر بولی۔۔

جس پر مزدلفہ نے گھورا۔

"ماہی شرم کرو شرم۔ اتنی سی ہو اور ابھی سے شادی کی پڑ گئی ہے تمہیں پہلے پڑھ تو لو۔۔ پھر امی سے کہہ کر تمہارے بھی ہاتھ پیلے کروادوں گی۔" دلف گھور کر ماہی سے بولی۔۔

"ہاں جیسے پڑھ لکھ کر تو میں نے ڈی سی بن جانا ہے نہ۔۔ ارے آپی پڑھائی میں رکھا ہی کیا ہے شادی کرو ، مزے اڑاؤ، اللہ اللہ خیر صلہ۔۔۔" ماہی ناک چڑھا کر بولی۔۔

ماہی کی بات پر زلف نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔

"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ماہی کچھ بھی نہیں۔۔" دلف نے آخر تنگ آ کر ہاتھ کھڑے کر کے کہا۔۔

"ارے ابھی کیسی باتیں کرتی ہیں آپ بھی۔۔ کیوں کچھ نہیں ہو سکتا میرا اتنا کچھ ہو سکتا ہے آپ سوچے تو سہی نا۔۔ میری شادی ہو گی پھر میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہونگے چنو منو۔۔ لیکن میں آپ کو ابھی بتا دوں میں اپنے بچوں پر پڑھائی والا ظلم بالکل نہیں ہونے دوں گی۔۔" ماہی تھوڑی تلے ہاتھ رکھے خیالوں کی دنیا میں پہنچ کر بولی۔۔ جس پر دلف اور حیانے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا اور پھر ہنسی چھوٹ گئی۔۔ جبکہ ماہی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

"لو بھلا میں نے ایسا کیا کہہ دیا۔۔" ماہی نے دل میں سوچا۔۔ کافی دیر یوں ہی باتیں چلتی رہی۔۔ پھر ماہی نے بھوک کا رونا ڈال دیا۔۔

"آپی مجھے بہت بھوک لگی ہے پلیز کچھ کھانے کو لا دو۔۔ نہیں تو میں اپنی آپی کی شادی دیکھے بغیر بھی بھوک کی مر جاؤں گی اور یہاں پر ایک آتما بن کے، بہت بری آتما بن کے منڈلاؤں گی۔۔" ماہی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کے بولی۔۔

"جی نہیں جس طرح تمہاری زبان چلتی ہے نہ بالکل اسی طرح اٹھو اور اپنے ہاتھ چلاؤ اور پاؤں بھی۔ اور جا کر خود کچن سے کھانا لے کر کھا لو۔۔" حیا کہیں نہیں جا رہی سنا تم نے چلو شتاباش۔۔" دلف گھور کر ماہی سے کہا۔۔

ماہی اپنی بھوک سے تنگ آ کر خود ہی جو تا پہن دی نیچے چل دی۔۔۔

آہستہ آہستہ نیچے آئی اور کچن کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر آخر کچن میں گھس گئی۔۔

"اوکے آپ سب باتیں کریں میں ذرا باہر ہوں سے تازہ ہوا لے اؤں۔۔" شیریں کھڑا ہوتا بولا۔۔

"ہاں جاؤ جاؤ ہمیں بھی ذرا پراسیوسی چاہیے۔" روحان نے کہا۔۔

شیریں جل کر باہر آگیا۔۔

لیکن ابھی کمرے سے باہر ہی نکلا تھا کہ ایک سایہ کچن میں دیکھا۔۔ اور آہستہ آہستہ قدم رکھتا ہوا کچن کی طرف چل پڑا۔۔

کچن میں ابھی اندر آیا ہی تھا کہ سامنے سے ماہی نے دیکھ لیا۔۔۔

"چور کہیں کے۔" ماہی حیرت سے بولی۔۔

"چور تو تم ہو۔۔ جو رات کو یوں کچن میں بھوکی بلی کی۔ طرح ادھر ادھر دیکھ رہی۔۔" شیریں نے غصے سے کہا

--

"ہا، ہہہ۔۔۔"

مجھے چور بولا۔۔ مجھے۔۔ "ماہی غصے سے بولی۔۔

"نہیں سچ تم تو چور نی ہو۔۔۔" شیریں بولا۔۔ جس سے ماہی نے غصے سے شیریں کو دیکھا۔۔۔

"جو جیسا ہوتا ہے باقی بھی اسے ویسے ہی لگتے۔۔ بندر۔۔" ماہی نے زبان نکال کر کہا۔۔

"دیکھا حرکت تو ایسی ہی ہیں تمہاری۔۔ بد تمیز ایک نمبر کی۔۔ تھوڑی سی۔ عقل لے لیتی بھا بھی سے تو کیا جاتا۔۔" شیریں افسوس سے بولا۔۔

"ہاں تم تو جیسے ڈی سی لگے ہو۔ ناں۔۔ ناشکل ہے ناں عقل۔۔ چلو میرے پاس شکل تو ہے۔۔" ماہی نے بھی چوٹ کی۔۔ ماہی کی بات پر شیریں کا منہ کھل گیا۔۔

"تم مجھ نے کہہ رہی کہ میری شکل نہیں۔ ٹھیک؟؟ مجھ مائے شہیر شاہ عالم کو؟؟" شیریں غصے سے بولا۔۔

"ظاہر ہے تم ہی ہو یہاں۔۔ ماہی مزے سے فرج کی طرف جاتی مڑ کر بولی۔۔

"خود کیا ہو تم ایک نمبر کی فقیرنی۔۔ مانگ کے لیا ہوا سوٹ تھا تمہارے پاس۔" شیریں طنز کرتا بولا۔۔

یہ سن کر ماہی کے آنکھوں میں آنسو آگے۔۔ اور رونے لگ گئی۔۔

"میں نے لیا تھا؟؟ تم نے خود دیا تھا۔ اپنی مرضی سے۔۔ پتہ ہوتا تم یوں سب کے سامنے ایسے بولو گے تو میں کبھی ناننا کرتی۔۔" ماہی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر زور زور سے روتی بولی۔۔

شیریں جو ہونا بدلہ لے رہا تھا ماہی کے رونے پر پریشان ہو گیا۔۔ اور بھاگ کر آیا۔

"میں مذاق کر رہا تھا بس۔۔ میرا مطلب یہ نہیں تھا۔۔" شیریں نادم ہوتا بولا۔

"ہاں بس پتہ چل گیا ہے۔۔" ماہی اں اں کرتی بولی۔۔

شیری نے جلدی نے اپنا رومال دیا۔۔

"پلیز سوری۔۔۔"

رو مت۔۔۔ دکھوں سب سو رہے ہیں۔۔ ایسے سب پتہ نہیں کیا سمجھیں۔۔ چپ ہو جاؤ۔۔ "شیری ماہی کو خاموش کرواتا بولا۔۔

لیکن ماہی اور اونچا روہی تھی۔۔

"پلیز۔۔۔"

دیکھو چپ ہو جاؤ۔۔ "شیری بوکھلا کر بولا۔۔

لیکن جب ماہی چپ ناں کی تو اگے بڑھ کر ماہی کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

"چپ ہو جا میری ماں۔۔" خدا کے لیے۔۔ ایسا کیا بول دیا میں نے۔۔ "شیری تپ کر بولا۔ ماہی شیری کا بازو سے پکڑ کر سائیڈ پر کرنے لگ گئی۔۔ اچانک شیری کی نظر آنسو سے بھری، مٹے مٹے کا جل سے بھری بھوری آنکھوں پر پڑی تو وہیں کا ہو کر رہ گیا۔۔ ماہی نے موقع پا کر ہاتھ پرھی اپنے دانت گاڑ دیے۔۔ جس سے شیری حقیقت میں آیا۔۔ اور درد سے چیخا۔۔۔

"جاہل لڑکی۔۔" شیری ہاتھ کو دیکھ کر بولا۔۔

ماہی یہ سن کر پھر سے رونے لگ گئی۔۔ اچھا کیا ہے۔۔ کیسے چپ ہو گئی عذاب کہیں کو۔۔ جب سے ائی ہے میری زندگی کا سکھ چین ختم ہو گیا ہے۔ "شیری غصے نے بولا۔۔ کیونکہ اب مزید وہ ماہی کا پھٹا سپیکر نہیں سن سکتا تھا۔۔

"مجھنے بھوک لگی ہے۔۔ کچھ کھلا دو۔۔" ماہی سوس سوس کرتی بولی۔۔

"میں کہاں سے لاؤں اس وقت۔۔ دماغ خراب ہے؟؟ رات کا 1:30 ہو رہا۔۔" شیری تپ گیا۔۔

ماہی پھرئے رونا سٹارٹ۔۔

"اچھا اچھا۔۔ میں کچھ کرتا ہوں۔۔ تم پلیز اپنے یہ بے سری آواز مت نکالنا۔۔" شیری تنگ آ کر بولا۔۔

ماہی جلدی سے آنسو صاف کر گئی۔۔

"کیا ہے یہ آخر؟؟ الٹا مجھ سے ہی کام نکلوا لیا اور میں دیکھو کتنا برا الو ہوں۔۔" شیری خود پر دو حرف بھیجتا سینڈویچ بنانے لگ گیا کیونکہ اس میں شیری ماہر تھا۔۔ آخر تھکا ایک بنا کر ماہی کے سامنے پھینک۔۔

"لو کھاؤ مرو۔۔ لیکن اس کا حساب تو لے کر رہوں گا یاد رکھنا۔" شیری غصے نے بولا۔۔

"ہائے کتنے اچھے ہو۔ ناں تم۔۔ کاش میری شادی تم جیسے کسی سے ہو جائے۔۔ پر تم سے بالکل نہیں۔۔ ہم۔ تو دشمن ہیں بھئی۔۔ ویسے شکریہ میں کسی کو کہتی تو نہیں۔۔ لیکن۔ اہر بھی شکریہ۔۔" ماہی کہتی شیری کو ہکا بکا چھوڑ کر وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی۔۔ جبکہ شیری غصے سے پاگل ہوتا باہر نکل گیا۔۔

اگلا دن سب کے لیے خوشیوں کا پیغام لے کر آیا تھا۔

شاہ اور روحان معمول کے مطابق پہلے جو گینگ پر گے پھر ناشتہ۔۔ پھر گھومنے۔۔ اور کچھ کام ختم کرنے۔۔

شاہ عالم نے حیا کو۔ اپنے پاس بلایا۔۔

کچھ باتوں کے بعد اصل بات کا آغاز کیا۔

"حیا بیٹا!!" شاہ عالم بولے۔۔

"جی بابا۔۔" حیا مسکرا ڈی۔

"اگر میں آپ کے لیے کوئی فیصلہ کروں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا؟؟" شاہ عالم بولے۔

"بابا۔۔ آپ جو کریں گے وہیں میرے لیے اچھا ہو گا۔۔" حیا مسکرا دی۔

"میں نے آپ کے نکاح کا فیصلہ کیا ہے۔۔ آپ کو کوئی پسند ہو تو بتادیں۔۔" حیا کا چہرہ دیکھ کر شاہ عالم بولے۔۔

نکاح کی بات پر حیا کا منہ کھل گیا۔۔

"بابا!! اتنی جلدی کیوں؟" حیا آنکھوں میں آنسو لا کر بولی۔۔

"ایک ناں ایک دن تو جانا ہی ہے آپ کو۔۔ تو آج ہو یا کل کیا فرق پڑتا۔۔" شاہ عالم نمی کو پیچھے کرتے بولے۔

"لیکن۔۔ بابا۔۔ مجھنے نہیں جانا۔۔ مجھنے آپ کے واسطے ہی رہنا ہے بس۔" حیا گلے لگ کر بولی۔۔

جس پر شاہ عالم مسکرا دیے۔

"یہ آپ کا اپنا گھر ہے جب دل کرے آجانا۔۔ لیکن یہ تو سنت ہے بیٹا ایک فرض ہے۔۔ جسے ہر ماں باپ کو ادا کرنا ہوتا ہے۔۔" شاہ عالم بولے۔۔

حیا خاموش رہی۔۔

"آپ۔۔ بتاؤ اگر کوئی پسند ہو تو۔۔ ہمیں کوئی۔۔ مسئلہ نہیں ہو گا۔۔" شاہ عالم مسکرا کر بولے۔۔

حیا کے آنکھوں کے سامنے روحان کا چہرہ آیا۔۔ لیکن۔۔ اگلے ہی پل اس نے اپنے خواب ختم کر دیے۔۔ یہی تو ہوتا ہے ہم۔۔ مشرقی لڑکیوں کے ساتھ۔۔ دل کے راز دل میں ہی دفن ہو جاتے۔۔ اپنی خواہشوں کا گلا گھونٹ دیتی ہیں تاکہ ماں باپ کا ثر بلند رہے۔

"نہیں۔۔ بابا۔۔ جہاں آپ چاہیں۔۔ مجھنے جوئی اعتراض نہیں۔۔" حیا روتی ہوئی بولی۔۔

"خوش رہو میری گڑیا۔۔"

کل تمہا آئے بھیا کے ساتھ آپ کا بھی۔۔ نکاح ہو گا۔۔" شاہ عالم مسکرا کر بولے۔۔ لیکن۔۔ حیا پر تو یہ ایک بم تھا۔۔ بھلا اتنی جلدی کیسے وہ اپنی نئی نئی پھوٹی محبت کو بھول سکتی تھی۔۔

آخر مہندی کا وقت بھی آگیا۔۔ حیا اداس اداس سی تھی جسے دلف نے محسوس کیا۔۔ بارہا پوچھا پر کچھ ناں بتایا

۔۔۔

شاہ کے سختی سے کہنے سے شیریں آخر مانا۔۔

شیریں دلف، حیا اور ماہی کو پار لے کر گیا۔۔۔

دلف کا مہندی رنگ کا جوڑا تھا لہنگا اور ساتھ کرتی لائٹ براؤن، بہت ہی نفیس نگوں سے سچی اور ساتھ میں سبز شیفون کا ڈوپٹہ۔۔ جسے سر پر ٹھیک سے سیٹ کیا گیا تھا۔۔ لمبے بالوں کو چوٹی کی شکل دے کر پھولوں کا پراندہ ڈالا گیا تھا جس پر کلیاں لگا ڈی تھیں۔۔ اسی طرح ہاتھوں میں خوبصورت گلاب اور کلیاں کے گجرے تھے۔۔ شاہ کو گیندے بالکل بھی پسند نہیں تھے اس لیے ہر جگہ گلاب کا استعمال کیا گیا تھا۔۔ کانوں میں۔۔ بھی کلیوں کے بننے بندے تھے۔۔ اور بندیا بھی۔۔۔ مہندی کے حساب سے میک آپ کیا گیا تھا بہت لائٹ۔۔ کیونکہ دلف کا رنگ تو گورا تھا۔۔ کا جل لگا کر، ہونٹوں پر پنک لپسٹک، دلف کا روپ نکھر گیا تھا۔۔۔

حیا نے روحان کا دیا ہوا اھی ڈریس پہنا تھا۔۔ لیکن چہرہ لٹکا ہوا تھا، اداسی حیا کو مزید حسین بنا رہی تھی۔۔ میک آپ کے نام پر بس کا جل اور لپسٹک لگای تھی اور ہاتھوں میں گجرے۔۔ اور بندیا۔۔ دلف کی طرح چوٹی بنا کر گلے میں ڈپٹہ ڈالا تھا، جبکہ ماہی نے شر آرہ پہن رکھا تھا۔۔ جس کی شرٹ ہلکی سبز تھی اور لہنگا براؤن جس پر کام ہوا تھا۔۔ ماہی کیوں پیچھے رہتی اس لیے اس نے بالوں کا بہتا آجھا آسٹائل بنا کر باقی کے کھلے چھوڑ دیے تھے۔۔ اور ہاتھوں میں ایک طرف گجرہ اور دوسری طرف چوڑیاں پہن لی۔۔ ڈوپٹہ ایک سائیڈ پر سیٹ کر لیا۔۔ لڑمیک

آپ بھی حیا کی طرح کروالیا۔۔ دلف کی کاپی ہی تو تھی اس لیے ان سب نے ملا کر کم عمر ماہی کو بے انتہا خوبصورت بنادیا تھا۔۔ خود کو دیکھ کر ماہی چیخ اٹھی۔۔

"اپی!! دیکھیں۔۔ میں تو کتنی پیاری ہوتی جا رہی۔۔ اللہ مجھ پر بس کوئی جن بھوت ناں عاشق ہو جائے باقی خیر ہے۔" ماہی اپنا صدقہ دیتی بولی۔۔

دلف اڑ حیا مسکرا کر رہ گئی۔۔

آخر تیار ہو کر باہر آئی۔۔ تو شیریں جس نے براؤن کرتا اور سفید شلوار بہن رکھی تھی، شیو کی ہوئے۔۔ ہاتھ میں بینڈ پہننے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں گھڑی۔۔ اچھے نے بال سیٹ، سفید رنگ، شاہ کی طرح اونچا قد، اور حسن میں اپنی مثال، کسی بات پر کار کے ساتھ کھڑا ہنس رہا تھا۔۔ جب اندر سے تیار ہو کر آتی ماہی کی نظر پڑی۔۔ تو پلٹنا ہی بھول گئی۔۔

بے اختیار ماہی کا منہ کھل گیا۔۔

اور آنکھیں بھی۔۔

"ہائے!! یہ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی۔۔ یہ تو ہیر و ہے ماہی ہیر و۔۔" ماہی خود سے بولی۔۔

لیکن پھر اپنی اور شیریں کی دشمنی کو یاد کر کے افسوس ہوا۔۔

"کاش تم میرے دشمن ناں ہوتے تو میرے ہیر و بن جاتے۔۔" ماہی اہ بھر کر بولی۔۔ لیکن۔۔ کچھ احساس ہوا تھا جس کو وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔

"شیری!!" حیانے آواز ڈی۔۔

حیا کی بات پر شیری نے دیکھا۔۔

ماہی کو۔ ایک نظر دیکھا۔۔

"افت حسینہ۔۔

میں نہیں بگھلوں گا۔۔ کبھی نہیں۔۔ بس شیری اس کا تھوڑا سا حسن ایسے ہی مجھ جیسے حسین مرد سے نہیں دیکھا جائے گا۔۔ کنٹرول شیری۔۔ یہ نظر کا دھوکہ ہے۔۔ پوری افت کی پوڑی ہے۔۔ عذاب۔۔ وہ بھی جان کا۔۔" شیری خود کو مضبوط کرتا بولا۔۔

"شیری!!

چلو بھی۔۔" حیا کب سے کار میں بیٹھ گئی تھی۔۔ آخر شیری کو ہلا کر بولی۔۔

شیری ہوش میں اتا کار سٹارٹ کر گیا۔۔

کبھی کبھی مرر سے شیری کی نظر ماہی پر پڑ جاتی۔۔

"چھچھورا ہیرو۔۔" ماہی مزے سے جب شیری دیکھ رہا تھا آنکھ مار گئی۔۔

شیری کا منہ کھل گیا۔۔

اور جھٹکے سے کار روکی۔۔

"کیا ہوا شیری؟" حیانے پوچھا۔

"تم لوگ ٹھیک سے بیٹھو۔" شیری جل کر بولا۔

جبکہ دلف اور حیانے حیرت سے دیکھا۔

شیری خاموش مرر کو ایک طرف کر کے ڈرائیو کرنے لگ گیا۔

اللہ اللہ کر کے گھر آیا۔ اور شیری نے شکر کیا۔

مایوں کی نسبت مہندی کے کی زیادہ سجاوٹ کی گئی تھی۔ درختوں پر بھی لائنٹس، سارے گھر کو بھی اچھے سے سجا دیا تھا۔

شاہ عالم واقع شیری کے کام سے خوش ہوئے تھے۔

مہندی کا وقت ان پہنچا۔

مردوں کے لیے الگ سے جگہ تھی۔

اسٹیج کی جگہ ایک خوبصورت جھولہ سجایا گیا تھا پھولوں میں اور کلیوں سے۔

دلف کو بٹھالیا گیا۔۔ اور حیانے آہستہ سے ایک پپل کا بڑا سا پتا جو دیکھنے میں اصلی لگتا تھا، رکھا۔۔ اور تھوڑی سے مہندی لگائی۔۔ پھر ماہی نے بھی۔۔ پھر خالدہ نے۔۔ اور اسی طرح سب نے۔۔ مردوں کی سائیڈ پڑ روحان اور شیریں نے شاہ کے ناک میں دم کر رکھا تھا۔۔ سارے حساب لے رہے تھے۔۔

آخر سب کو کھانا کی طرف بیچھ کر شاہ اور روحان عورتوں کی سائیڈ پڑاے۔۔

شاہ کو اتنے دیکھ کر دلف کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔۔ شاہ ہلک لے پیلے کرتے میں، سفید شلوار، وہی انداز، ہلکی مسکراہٹ، تھوڑی سے شیو، بال اچھے سے سیٹ۔۔ کف فولڈ، کلائی پڑ گھری۔۔ ایک الگ چال کے ساتھ دلف کے قریب آیا۔۔

ماہی نے جلدی سے دلف کے چہرے پر گھونگھٹ دے دیا۔۔

"ظالم۔۔ یہ کیا کر دیا۔۔" شاہ بے چینی سے بولا۔۔ کیونکہ شاہ کا دل دلف کی ایک جھلک دیکھنے کو بنے تاب ہوا جا رہا تھا۔۔ لیکن۔۔ ماہی کی۔۔ بچی نے سب خراب کر دیا۔۔

"دیکھو دلہا بھیا۔۔ دلہن کو۔۔ شادی سے پہلے نہیں دیکھ سکتے آپ۔۔" ماہی مزے نے بولی۔ "کیوں نہ ہو دیکھ سکتے۔۔ ہماری دلہن ہمے ہم۔ جیسے مرضی دیکھیں۔۔ تم۔ کون ہو بھئی؟؟" شیریں سن کر جل کر بولا۔۔

"تم۔ تو چپ رہو۔۔ ہر وقت جلے رہتے ہو۔۔ رنگ دیکھو جب سے آئی ہوں کالا ہوتا دیکھ رہی۔۔" ماہی نے چوٹ کی۔۔

جس پر سب ہنس دیے۔۔ جبکہ شیریں کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس لڑکی کا گلا دبا دے۔۔

"اب یہ تو ظلم ہے ناں۔۔ کیوں مسز شاہ؟" شاہ دلف کی طرف جھک کر بولا۔۔

جس پر روحان اور ماہی سمت سب ہو ٹنگ کرنے لگ گے۔۔

جبکہ دلف کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔۔۔

شاہ نے آہستہ سے دلف کا نازک سفید ہاتھ پکڑا اور مہندی لگائی۔۔

"اس کا رنگ میری محبت کی طرح بہت گہرا ہو گا۔۔ مسز شاہ۔۔ اور یہ رنگ اتنا پکا ہو گا کہ تم اتارنا بھی چاہو تو نہیں اترے گا۔۔" شاہ جھک کر گھونگٹ کو دیکھ کر آہستہ سے بولا۔۔

"اہمممم!!!"

بہت ہو گیا چلیں نکلیں اب۔۔ "ماہی بولی۔۔

جبکہ حیا اس سی بس مسکرا رہی تھی جسے روحان نے بھی نوٹ کیا۔۔

"حیا!!" روحان پاس آکر بولا۔۔

حیا نے سر اٹھا کر دیکھا لیکن ساتھ ہی۔ نظر پھیر گئی۔۔

"تم۔ ٹھیک ہو؟" روحان نے پوچھا۔

"ہاں۔" حیا نے آہستہ سے کہا۔۔ اور جلدی سے آکر دلف اور شاہ کے پاس بیٹھ گئی۔۔ اور دونوں کو مہندی لگائی۔۔ ساتھ ہی روحان بھی آگیا۔۔ دلف کو لگا کر شاہ کو۔۔ لگانے لگا تھا کہ سب سے نظر بچا کر حیا کے بھی تھوڑی سی لگاؤی۔۔ جس پر حیا ہنس ڈی۔۔

"بہت چالاک ہیں؟؟ بتاتی ہوں۔۔" حیات کر روحان کے ایک مہندی لے کر بھاگی۔۔ شاہ مسکرا دیا۔۔

"تمہاری ایک جھلک کے لیے ترس گیا ہوں مسز شاہ۔۔ اب مزید مت تڑپاؤ۔۔ جلدی سے میرے پاس آ جاؤ۔۔" شاہ دلف کے ہاتھ پر بوسہ دے کر بولا۔۔ ماہی کا منہ کھل گیا۔۔

جبکہ شیر ماہی کو دیکھ کر گڑبڑا کر نظر پھیر گیا۔۔

آخر رات دیر تک فنکشن ختم ہوا۔۔

جبکہ حیا دلف کو۔۔ لے گئی تھی کیونکہ مہندی لگانی تھی۔۔

"حیا!!" روحان نے آواز ڈی۔۔ حیا جو اداس تھی روحان کو آواز پر آنکھیں صاف کر گئی۔۔ حیا کی آنکھیں دیکھ لڑ روحان کے دل کو کچھ ہوا۔۔ لیکن صبر کر گیا۔۔

"تم۔۔ پریشان ہو؟؟ بتاؤ کو اہوا؟" روحان نے پوچھا۔۔

یہیں حیا کا حوصلہ ختم ہو گیا اور روحان کے سینے سے لگ کر رونے لگ گئی۔۔ گھر کے اندر مہمان کم تھے اس لیے روحان حیا کو ساتھ لگا کر ایک طرف لے آیا۔۔

کافی دیر آنسو بہا کر جب دل کا بوجھ ہلکا ہوا تو اپنی حرکت پر نادم ہوتی روحان سے الگ ہوئی۔۔

"اب بتاؤ کیا ہو؟؟؟" روحان حیا کا چہرہ اوپر کر لے بولا۔۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی دل بوجھل سا تھا۔" حیا شرمندہ ہوتی بولی۔۔ روحان نے مسکراہٹ دبائی۔۔

"Are you sure ??"

روحان نے پوچھا۔۔

"yes.."

دلف انتظار کر رہی ہوگی۔۔ اب مکن چلتی ہوں۔۔ سوری آپ کو تکلیف دی۔" حیا سر جھکا کر بولی۔۔ اور جانے لگی جب روحان نے بازو پکڑا۔۔

"silly girl...listen to me..."

روحان سامنے کرتا بولا۔۔

جبکہ حیا خاموش رہی۔۔

"مہندی لگاؤ گی؟" روحان نے حیا نے نرم ہاتھ پکڑ کر دیکھ کر بولا۔۔

حیا نے خالی ہاتھوں کو دیکھا۔۔

"نہیں۔۔ مجھے پسند نہیں۔۔" حیانم آواز میں بولی۔

"لگو او کی تم۔۔ میرے لیے۔۔"

مجھے دیکھنا ہے تم پر مہندی کا رنگ کیسا لگتا ہے۔۔ "روحان جھک کر حیا کو دیکھ کر بولا۔۔ جبکہ حیا کے آنسو پھر سے بہہ نکلے۔۔"

"کوئی فائدہ نہیں۔۔" حیا بولی۔۔ روحان مسکرا دیا۔۔

"تم لگو او کی۔۔ حکم سمجھو یا درخواست یا کچھ بھی۔۔" روحان ضد سے بولا۔۔ حیا نے روحان کو دیکھا۔۔

اور سر ہلا دیا۔۔ لڑہاتھ چھڑا کر وہاں سے چلی گئی۔۔ جبکہ روحان مسکرا دیا۔۔

"کم عقل۔۔" جانتا ہوں تم کیوں اداس ہو۔۔ لیکن بہت جلد تمہاری اداسی ختم کر دوں گا۔۔ "روحان پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر بولا۔۔"

مزدلفا کو مہندی لگوائی گئی۔۔

"اپی!! کتنا پیارا ڈیزائن ہے ناں۔۔ میں بھی اپنی شادی اور ایسا بناؤں گی۔۔" ماہی بولی۔۔

"نہیں۔۔ ہم تو اس سے بھی اچھا بنائیں گے۔" حیا اندر آتی بولی۔۔ جس پر دلف مسکرا دی۔۔

"دولہا بھیا کا نام بھی لکھنا ہے۔۔۔" ماہی نے شور ڈالا۔۔

دلف کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔۔

"ہاں کیوں نہیں۔۔ کوئی 6 دفعہ لازمی۔ لکھنا۔ پھر دلف بتانا ضرور بھیا نے کتنی دفعہ ڈھونڈھا۔۔" حیا ماہی کو آنکھ

مار کر مہندی لگاتی لڑکی کو بولی۔۔ دلف نے گھور کر دیکھا۔۔

"بد تمیز۔۔ بچ جاؤ۔۔ ورنہ۔۔" دلف تپ کر بولی۔۔

"ورنہ کیا؟؟؟ دولہا بھیا سے شکایت کریں گی آپ؟؟؟" ماہی پاس آ کر بولی۔۔

"دفعہ ہو جاؤ۔۔ بات مت کرو۔۔" دلف تپ کر بولی۔۔

جس پر دونوں ہنس دی۔۔

"مجھے واشروم جانا ہے۔۔" دلف بولی۔۔

"اچھا۔۔ تو جاؤ۔۔" حیا ڈیزائن دیکھتی بولی۔۔

"اپنے۔ کمرے سے کچھ اہم چیز لینا ہے۔۔ اس لیے میں آتی ہوں۔" دلف اٹھ کر بولی۔۔ ایک ہاتھ پر مہندی

لگی تھی۔۔

"خیر ہے؟؟؟" حیا۔ ہنس کر بولی۔۔

دلف گڑبڑ آدی۔۔ اب کیا بتاتا شاہ نے سختی سے کہا تھا کہ کمرے میں اے۔۔ اگر ناں انی تو پھر اس کا غصہ سوچ کر بھی دلف کانپ رہی تھی۔۔ آخر ہمت کر کے اٹھ گئی۔۔

"ہاہا!! اچھا جاؤ۔۔ کیا یاد کرو گی۔۔" حیا ہنس کر بولی۔۔

دلف شرم سے سر جھکا کر اچھے سے چادر ٹھیک کر کے باہر نکلی۔۔ اور آہستہ آہستہ قدم رکھتی کمرے میں چلی گئی۔۔ باہر پہنچ کر رک گئی۔۔

"کیسے جاؤں؟؟" دلف پریشان ہو گئی۔۔ دل عجیب ہو رہا تھا۔۔ لیکن پھر شاہ کا غصہ دیکھ کر حوصلہ کرتی کمرے کا دروازہ کھولا۔۔

حیا روحان کی بات مان کر اب مہندی لگوا رہی تھی۔۔ اور ماہی مزے سے دیکھ رہی تھی۔۔

"اپنی آپ کے ہاتھ بہت پیارے ہیں۔۔" ماہی مسکرا کر بولی۔۔

"تم۔۔ کون سا کم ہو۔۔ بہت پیاری بھنا ہو۔۔ میری بہن ہوتی تو بالکل تم جیسی۔۔ شرارتی۔۔" حیا ماہی۔۔ کاناک کھینچ کر بولی۔۔

"سچی اپنی!! میں پیاری ہوں ناں۔۔" ماہی خوش ہوتی بولی۔۔

"لو بھلا کوئی شک۔۔ تم تو بہت پیاری ہو۔۔" حیا مسکرا کر بولی۔۔

"پر آپ کا بندر بھائی مجھے بولتا ہے کہ میں پیاری نہیں ہوں۔۔ اور بھی بہت کچھ۔" ماہی افسوس سے بولی۔۔

حیا۔ نے۔ حیرت سے دیکھا۔۔

"شیری نے کہا ایسا؟" حیا نے کہا۔

"ہاں ناں وہی بندر۔۔ خود کو بڑا سمجھتا ہے۔۔ عقل نام کی۔ چیز تو ہے نہیں۔۔ جلتا رہتا ہے ہر وقت۔۔" ماہی برائی کرتی بولی۔۔ شیری جو کی کام سے کمرے میں آ رہا تھا اپنا نام سن کر رک گیا۔۔ ماہی کا منہ دوسری طرف تھا اس لیے دیکھ ناں پائی۔۔ جبکہ حیا دیکھ چکی تھی۔۔

"ہاں ویسے بات تو ٹھیک ہے۔۔ عقل تو ہے نہیں۔۔" حیا بہاں میں۔ ہاں ملا کر بولی۔۔

دروازہ پر کھڑا شیر غصے سے دروازہ پکڑ کر رہ گیا۔۔

"تو اور کیا۔۔ جان بوجھ کر لڑتا رہتا ہے۔۔ میں تو ہوں اچھی بچی۔۔ نہیں چاہتی فضول۔ میں لڑائی کروں۔۔ پر اسے سکون نہیں۔۔" ماہی مذے سے بولی۔۔

جبکہ حیا ہنس دی۔۔

اور شیری غصے سے اندر آیا۔۔

"حیا!! بابا بلارہے ہیں۔۔" شیری ماہی کو غصے سے دیکھ کر بولا۔۔

"لو۔ شیطان کا نام لیا اور شیطان حاضر۔۔" ماہی بولی۔۔

"تم۔ کونسا کم جو کسی سے۔۔ شیطان کی نانی ہو پوری۔۔ اللہ جانے کس کے نصیب پھوٹے گے تم سے شادی کر کے۔۔" شیریں بولا۔۔

جبکہ حیا لڑتا چھوڑ کر چلی گئی۔۔

اور ماہی مہندی لگوانے لگ گئی۔۔

"ویسے مثال بہت غلط دی۔۔ میری تو۔ شادی نہیں ہوئی تو میں نانی کیسے بن گئی۔۔" ماہی شیریں کی عقل پر افسوس کرتی بولی۔

جبکہ شیریں تپ گیا۔۔

"تم۔ ایک نمبر کی بد تمیز ہو۔۔" شیریں بولا۔۔ لڑوا پس مڑا۔۔

"ہاں تم نے تو تمیز میں ڈگری لی ہوئی ناں جیسے۔" ماہی بولی۔۔

"تم جیسی سر پھری سے میں منہ نہیں لگتا۔۔" شیریں نے غصے سے زور سے دروازہ مارا اور نکل گیا۔۔

جبکہ ماہی زبان نکال کر رہ گئی۔۔

شاہ جو۔ کب سے دلف کا انتظار کر رہا تھا۔۔ دلف کو اتنا دیکھ کر تیزی سے پاس آیا اور دروازہ بند کر گیا۔۔

"کب سے انتظار کر رہا ہوں۔۔" شاہ نے دلف کا ہاتھ پکڑ کر شکوہ کیا۔۔

"وہ وہ حیا۔۔" دلف شرم سے سرخ ہوتی بولی۔۔ لیکن شاہ نے موقع ناں دیا۔۔ اور کھینچ کر سینے سے لگا لیا۔۔ دلف کو کچھ سمجھ ہی ناں آیا۔۔۔

"ش، شاہ۔۔۔" دلف اٹک کر آہستہ سے بولی۔۔

"جی جان شاہ۔۔" شاہ بو جھل لہجہ میں بولا۔۔

"م مجھ مجھے جانے دیں۔۔" دلف نے راہ فرار ڈھونڈا۔۔

"Be quite ...

Just listen my heartbeats

It will show you my love , my emotions .."

شاہ دلف پر گرفت مضبوط کرتا بولا۔۔

جبکہ دلف کانپ رہی تھی۔۔ شاہ کی قربت، شرٹ سے اٹھتی خوشبو، مزید حواس ختم کر رہی تھی۔۔

"تم نہیں جانتی میں کتنا بے چین تھا صرف تمہاری ایک جھلک کے لیے۔۔" شاہ دلف کا چہرہ قریب کرتا بولا۔۔

دلف نے ایک نظر شاہ کو دیکھا کہاں ایک سمندر تھا۔۔ اس لیے گھبرا کر جلدی سے نظر جھکا گئی۔۔ شاہ مسکرا دیا۔۔

اور جھک کر دلف کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔ دلف گھبرا کر خود میں سمٹ گئی۔۔ شاہ دلف کی حرکت پر ہنس دیا۔۔
 "م م میں۔ جاؤں؟؟" دلف دور ہوتی بولی۔۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے؟؟" شاہ نے دلف کو۔ کمر سے پکڑ کر قریب کر کے کہا۔۔۔

"وہ حیا۔۔ انتظار کر رہی۔۔" دلف سر جھکا کر بولی۔۔

"ہمم!! مہندی دکھاؤ۔۔" شاہ دلف کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔

"بہت پیاری لگ رہی۔۔ بالکل تمہاری طرح۔۔" شاہ مسکرا کر جذب سے بولا۔۔ جبکہ دلف سرخ ہوتی جا رہی تھی۔۔

"میرا نام کہاں ہے؟" شاہ غور سے دیکھ کر بولا۔۔۔

"آپ خود دیکھ لینا۔۔" دلف بولی۔۔

"ضرور۔۔ مہندی پر ہی صرف نہیں، میں تو تمہارے دل و دماغ پر بھی اپنا نام لکھ لوں گا۔۔" شاہ دلف کے کان میں بولا۔۔ اتنی بے بات باتیں سن کر دلف بے ہوش ہونے کو تھی۔۔

"ہاہا!! اوکے۔۔

جاؤ۔۔ لیکن بس آج کی رات ہے۔۔ کل سے تم ہو گی میرے پاس ہمیشہ کے لیے میری بن کر۔۔ "شاہ دلف کے گالوں پر بوسہ دے کر بولا۔۔

دلف چھوڑتے ہی بھاگ نکلی۔۔ اور واپس جا کر ہی سانس بحال کیا۔۔ ماہی نے حیرت سے دلف کو دیکھا اڑ پھر اپنی مہندی کو دیکھنے لگ گئی۔۔۔

"دیکھو روحان!!

ہم نے۔ تمہاری بات مانی۔۔ اب تمہیں بھی ہماری بات ماننا ہو گی۔ "حمدان کال پر بولے۔۔

"آپ حکم کریں۔۔ "روحان ہنس کر بولا۔۔

"تم۔ اپنے فضول شوق چھوڑ لڑ بزنس کی طرف او گے۔۔ سمجھے۔ "حمدان نے کہا۔۔

"پاپا!!

کیا۔ بچوں کی طرح کر رہے آپ بھی۔۔ "روحان بالوں میں ہاتھ مار کر بولا۔۔

"روحی!!

جو بولا ہے وہ مانو۔۔ زیادہ باتیں نہیں۔۔ "کوثر بولی۔۔

"ماما!!"

اب آپ پلیز یہ بیم لینا چھوڑ دیں۔۔ "روحان چڑ کر بولا۔۔

"چپ۔۔ ایک۔ دم چپ۔۔ بس تم نکاح کے بعد بزنس میں آرہے۔۔ ورنہ نکاح کو بھول جاؤ۔۔" کوثر دھمکی دے کر کال کاٹ گئی۔۔

"ماما!!" روحان بولتا رہ گیا۔۔

"یہ کیا مذاق ہے۔۔" روحان تپ کر بولا۔۔ لیکن جانتا تھا کہ باپ کو۔ منانا آسان ہے پر وہ خود بھی تو اپنی ماما کی طرح ضد کا پکاتا تھا۔ اس لیے اپنے شوق کو خیر آباد کہنے کا سوچ لیا۔۔

"دیکھ لومس حیا!! تمہارے لیے کیا کیا کرنا پڑ رہا ہے۔" روحان حیا کو تصور کرتا بولا۔۔

دلف کی مہندی کارنگ بہت گہرا آیا تھا۔ حیا اور ماہی تنگ کر رہی تھی۔۔

"حیا!! دکھاؤ تو تم بھی ذرا۔۔" دلف نے کہا۔۔

حیا کے بھی رنگ بہت پیارا تھا۔۔ دلف نے مسکرا کر دیکھا۔ جبکہ ماہی رو رہی تھی جس کا رنگ دونوں سے ذرا کم آیا تھا۔۔

"روکیوں رہی بھلا۔۔" حیا نے کہا۔۔

"آپ سب کے شوہر اتنا پیار کریں گے اور میرے والا نہیں کرے گا۔۔" ماہی نے وجہ بتائی۔۔

یہ سن کر حیا اور دلف کی ہنسی نکل گئی۔۔

"پاگل ہو۔۔ رنگ کا پیار سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔۔ یہ تو بس باتیں ہیں میری جان۔۔ دیکھ لینا تمہارا شوہر بہت پیار کرے گا۔۔" حیا حوصلہ دیتی بولی۔۔ یہ سن کر ماہی خوش ہوئی۔

"ہائے سچی۔۔" ماہی بولی۔۔

"اچھا چھوڑو۔۔ چلو تیاری کرو۔۔ پار لر بھی جانا ہے۔۔ وقت کم ہے۔" حیا بولی۔۔

اور پھر جلدی سے چیزیں لینے لگ گئی۔۔

مزدلفا کے لیے شادی کے لیے شاہ نے مہرون رنگ کی بہت بڑی میکسی لی تھی۔۔ جس پر گولڈن کا کام ہوا تھا۔۔ فل بازو۔۔ لمبی ٹیل۔۔ گولڈن ڈوپٹہ جس کو اچھے سے بالوں پر سیٹ کیا گیا تھا اور ایک ریڈ ڈوپٹہ ایک سائیڈ پر سیٹ کیا گیا تھا۔ جس کے ساتھ گولڈن کا پاجامہ تھا۔۔ شاہ عالم کے خاندانی زیور پہنا دیے گئے تھے۔۔ جو ماریا نے شاہ کی بیوی کے لیے بنا رکھا تھا۔۔ ہاتھوں میں خوبصورت گولڈ کے کنگن، اور ہاتھوں میں بہت نفیس رنگ تھی جو واقع ہاتھوں پر سج رہی تھی۔۔ میک آپ سے، کاجل، ریڈ لپسٹک، بندیا۔ ہائی ہیل۔۔۔ سب ملا کر دلف

کے حسن کو چار چاند لگا دیے تھے۔۔۔ کچھ شاہ کا پیار تھا جس سے دلف کاروپ نکھر آیا تھا۔۔۔ بلکل کسی شہزادی کی طرح لگ رہی تھی۔۔

حیا اداس سی روحان کے ڈریس میں، پری لگ رہی تھی۔۔ پنک لمبی اور بڑی میکسی میں ڈول لگ رہی تھی۔۔ ساتھ کی جیولری جو روحان نے لے کر دی تھی۔ وہ پہن کر، میک آپ کے ساتھ کا جل لگائے

کانوں میں بندے پہنے، لمبی ہیل، بالوں کو سٹائل بنا کر کچھ اگے تو کچھ پیچھے سیٹ کیا گیا تھا۔۔ حیا کے اداسی نے حیا کو۔ بے حد حسین بنا دیا تھا۔۔

جبکہ ماہی صاحبہ، لمبی سفید فرائ میں تھی۔۔ آس کی معصومیت، شرارت سے بھری آنکھیں، اوپر سے میک آپ کا کمال،

ایک معصوم پری لگ رہی تھی۔۔

شاہ نے مہرون شیروانی پہن رکھی تھی۔۔ جس سے سفید رنگ مزید نکھر گیا تھا۔۔ بال کچھ ماتھے پر اتے، ساتھ میں کھسہ۔۔ ہاتھ پر گھڑی باندھے۔۔ بلکل ایک شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

روحان نے سمپل سفید شلوار قمیض پہنی تھی۔۔ جس میں اس کا لمبا قد مزید نمایاں ہو رہا تھا۔۔ اوپر سے فولڈ کف، ہاتھ پر گھڑی، بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے، ہلکی ہلکی شیو، اوپر سے ایک عجیب نیلی آنکھوں میں چمک، روحان کو خوبصورت بنا رہی تھی۔۔

شیری بھائی نے روحان کی طرح ہی ڈریسنگ کی تھی۔۔ یایوں کہیں دونوں نے مل کر یہ پلان کی تھی۔۔ شیری کی بھوری آنکھوں میں ہر وقت رھنے والی شرارتی چمک، اے بہت دلکش بنا رہی تھی۔۔ اچھے سے سیٹ بال۔۔ جوتے، خوشبو۔۔ سب ملا کر شیری کو ہواؤں میں اڑا رہے تھے۔۔

برات اور ولیمہ کے لیے شہر کے مشہور میرج حال کو بک کیا گیا تھا۔۔

روحان نے نکاح کے لیے ضروری کام پنٹا لیے تھے۔۔ اس لیے اب بس حیا کو دیکھنے کے لیے انتظار کر رہا تھا۔۔ شاہ کے کہنے کے مطابق حیا، دلف اور ماہی کو لے کر آنے جانے کا کام شیری کو دیا گیا تھا۔۔ جسے وہ ناچاہتے ہوئے بھی نبھارہا تھا۔۔

حیا اور ماہی کی مدد سے دلف کو لایا گیا۔۔ شیری انتظار کر کر تھک گیا۔۔

"بھیا کا اللہ ہی حافظ ہے۔۔ اف یہ کتنا وقت لگاتی ہیں۔۔" شیری وقت دیکھ کر بولا۔۔

"اوپر سے اس فقیرنی کی شکل بھی دیکھنی ہوگی۔۔ بڑی کوئی بے شرم لڑکی ہے۔۔" شیری کا غصہ اب ماہی کی جانب تھا۔۔

تبھی باہر آتی حیاءالوں کو دیکھا۔۔۔

اور ماہی پر نظر پڑ کر وہیں ٹک گئی۔۔۔ سب کچھ تھم گیا۔۔۔ دل دھڑک اٹھا۔۔

"حیا اور بھابھی کے ساتھ یہ کون ہے؟؟" شیریں نے سوچا۔۔

تب تک وہ بھی پاس آگئی۔۔۔

ماہی کی۔ نظر شیریں پر پڑی۔۔ جو آج نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا۔۔۔ اوپر سے غصہ۔۔۔۔۔ ماہی کا حال بھی کچھ الگ نہیں تھا۔۔ دلف نے چٹکی کاٹی تو ہوش میں آئی۔۔۔ اور شیریں کو بے خبر پا کر آہستہ سے آنکھ ماری۔۔

شیریں جو کب سے ہوش سے بالاتر تھا، آنکھ مارنے پر نادم ہو کر آس پاس دیکھا۔۔ اور پھر سے دیکھا۔۔

"کیا؟" اشارہ سے پوچھا۔۔

ماہی نے ایک اور آنکھ مار دی۔۔

شیریں واپس ہوش میں آیا۔۔ اور تپ کر رہ گیا۔۔

اور گھور کر ماہی کو دیکھا۔۔ جس نے سائل پاس کی۔۔

"بد تمیز۔۔۔ چڑیل۔۔۔ فقیرنی۔۔۔ پہلے کم تھی کہ اب یہ بے شرموں والا کام بھی کرنے لگ گئی۔۔۔" شیریں آہستہ سے بولا۔۔۔ کہ کہیں حیاناں سن لے۔۔۔

"تمہیں اچھا نہیں لگا؟؟؟" ماہی نے آنکھیں گھما گھما کر پوچھا۔۔۔

"م میں نے ایسا کب کہا؟" شیریں بوکھلا کر بولا۔۔۔

"ہاہا!!"

میں لڑکی ہو کر آنکھ مار رہی اور تم لڑکے ہو کر کوئی جواب ہی نہیں دے رہے۔۔۔" ماہی آہستہ سے بولی۔۔۔ شیریں گڑبڑ آگیا۔۔۔

"وجہ؟؟؟ ایسے فضول کام کس لیے؟؟ لائن مار رہی؟" شیریں بگڑ کر بولا۔۔۔

جس پر ماہی مسکرا دی جو شیریں کو اب زہر لگی۔۔۔

"وہ کیا ہے ناں، بس میرا دل کیا کہ تم کو آنکھ ماروں۔۔۔ دشمن ہو آخر اتنا تو بنتا ہے۔۔۔ ویسے بھی جیسی شکل ہے ناں کوئی آنکھ تو دور اینٹ بھی ناں مارے۔" ماہی مذاق اڑا کر مزے سے کار میں گھس گئی۔۔۔ جبکہ شیریں کا دل کیا اس ڈرامہ کو باہر پھینک دے۔۔۔

لنقل مجبور تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے والا اثر اب ختم ہو چکا تھا۔۔۔

سب حال پہنچ گئے۔۔

نکاح کے لیے ایک الگ سے انتظام کیا گیا تھا۔۔ دونوں لڑکا اور لڑکی کے درمیاں ایک پردہ ڈال کر دونوں کو۔
دونوں اطراف بٹھایا گیا۔۔ شاہ نے پردہ سے دلف کو دیکھا جو گھونگھٹ میں تھی۔۔ اور مسکرا دیا۔۔

شاہ عالم کی اجازت سے پہلے دلف اور شاہ کا نکاح پڑھوایا گیا۔۔ بے احک پہلے ہوا تھا لیکن سب لوگوں کے سامنے
پھر سے یہ رسم ادا ہوئی۔۔

رسم ادا ہوتے ہی اب شاہ کو مبارک باد دینے لگ گئے۔۔ روحان نے اگے بڑھ کر مبارک دی۔۔

"آخر تم نے پالیا اپنی محبت کو۔۔" روحان خوشی سے بولا۔۔

"الحمد للہ۔۔" شاہ مسکرا کر بولا۔۔

"اب میری بھی کشتی کو پار لگا دو۔۔ میں بھی دعا لے لوں۔۔" روحان لب دبا کر بولا۔۔

جس پر شاہ ہنس دیا۔۔

"ماشاء اللہ!!

بہت بہت مبارک ہو۔۔" حیا دلف کے گلے لگ کر بولی۔۔

دلف مسکرا کر سر جھکا گئی۔۔

خالدہ نے بھی ڈھیر ساری دعائیں۔۔ اور شاہ عالم نے بھی۔۔

تبھی شاہ عالم نے علان کیا۔۔

"سب متوجاہوں۔۔

آج میں اپنے بیٹے کے ساتھ ساتھ اپنی جان سے پیاری بیٹی کے نکاح کا فریضہ بھی ادا کرنے جا رہا ہوں۔۔" شاہ عالم حوصلہ مضبوط رکھے بولے۔۔

سب نے حیرت سے دیکھا۔۔ اور کچھ خوش ہوئے اور کچھ نے سرگوشی کی۔۔

جبکہ حیا جو دلف کے ساتھ کھڑی تھی۔۔ ماہی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر خود کو سہارا دیا۔ نکاح کا سن کر دل رو رہا تھا۔۔ گھٹن ہو رہی تھی۔۔ لیکن باپ کی عزت کی خاطر سب کرنے کو مجبور تھی۔۔

"حیا بیٹا!! اجاؤ۔" شاہ عالم نے حیا کو دیکھ کر کہا۔۔ حیا کو لگا جیسے ابھی گر جائے گی۔۔ قدم ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔ لیکن اسے مضبوط رہنا تھا۔۔ اپنے بابا کے لیے، اپنے بھائی کے لیے۔۔ اس لیے آنسو رگڑ کر صاف کرتی گئی۔۔

شاہ عالم نے گلے لگا کر ماتھا چوما۔۔

"اللہ سے ایک ہی دعا ہے کہ میری بیٹی کے نصیب اچھے کرے۔۔" شاہ عالم نم آنکھوں سے بولے۔۔

اور ساتھ ہی نکاح کا بولا۔۔

دلف کی جگہ حیا کو گھونگھٹ میں لا کر بٹھا دیا۔۔

لڑشاہ کے جگہ روحان جو آج نیلی آنکھوں میں چمک لیے تھا۔۔ جسے سب کچھ مل رہا تھا۔۔

"اپنی کی قسمت بہت اچھی ہے ناں۔۔ ہائے ایسے ہوتے ہیں معجزے۔۔ کاش میرے ساتھ بھی ایسا ہو۔۔ امی۔۔
 آئیں اور بولیں۔۔ ماہی تیار ہو جاؤ۔۔ آج تمہارا نکاح ہے۔۔ خاندان کی۔ عزت کا سوال ہے۔۔ اور میں فٹ
 سے تیار۔۔ کون بد نصیب ہو گا جو منع کرے گا" ماہی حیا کو ہسرت سے دیکھتی آس لیے بولی۔۔

جب پاس کھڑے شیر کی۔ ہنسی نکل گئی۔۔

"مذاق اچھا تھا۔۔ تم سے تو کوئی ناں کرے شادی۔۔ شکل دیکھی ہے۔۔ مری کوئی بلی زیادہ پیاری ہوتی۔۔"
 شیر ادھر ادھر دیکھ کر مزے سے جلا گیا۔۔
 ماہی نے غصے سے دیکھا۔

"خود کو بولو۔۔ بڑے اے۔۔ ایک لڑکی ناں پٹے تم۔۔ سے۔۔ اور باتیں مجھ سے کر رہے" ماہی ناک چڑھا کر
 بولی۔۔

"سوچ لو پھر کہیں اپنی بات پر پچھتانا ناں پڑ جائے۔" شیر بولا۔۔

"میں ماہی ہوں۔۔ اتنی جلدی ہار نہیں۔ مانتی۔۔" ماہی بال ٹھیک کرتی ادا سے بولی۔۔

"تو ٹھیک ہے آج سے سٹارٹ۔۔ ایک لڑکی ہے نظر میں اسی کو پٹا کر دکھاؤں گا۔" شیر چلنج قبول کرتے بولا

ماہی منہ بنا کر اوکے بول گئی۔۔

حیا ہوش سے بے خبر بیٹھی تھی۔۔

نکاح پڑھانے لگے تو روحان کا نام سن کر چونکی۔۔

"نہیں۔۔ میں زیادہ سوچ رہی ہوں۔۔ اس لیے "حیا نے خود سے کہا۔۔

مولوی نے پھر سے کہا۔۔ تو شوک لگا۔۔

"تو کیا روحان سے میرا نکاح۔۔ "حیا نے سوچا۔۔ اور پھر روحان کی باتیں، مذاق سب یاد آیا۔۔ تو حیا حیرت میں پڑ گئی۔۔ جھٹکے میں سب جان گئی۔۔

"سب نے۔۔ مل۔۔ کر مجھے بیوقوف بنایا۔۔ "حیا غصے سے بولی۔۔

"حیا بیٹا۔۔ مولوی صاحب کچھ بول رہے ہیں۔ "شاہ عالم نے سر پڑھاتے رکھ کر بولا۔۔

حیا نے آہستہ سے قبول بھی بول دیا۔۔ جس سے روحان دوسری طرف بیٹھا سرشار ہوا تھا۔۔

پھر نکاح کی رسم بھی ادا ہو گئی۔۔۔

"مبارک ہو شاہ۔۔۔ اب خوش ہو؟" شاہ مسکرا کر بولا۔۔

جس پر روحان خوشی سے شاہ کو گلے لگا گیا۔۔

"تم نے واقع بھائی ہونے کا فرض پورا کیا ہے۔۔ شاہ۔۔ "روحان خوشی سے بولا۔۔۔

"اب مکھن نہیں۔۔ "شاہ آنکھ دبا کر بولا۔۔ اور پھر دونوں ہنس دیے۔۔۔

کوثر اور حمد ان نے حیا کو نکاح کا تحفہ دیا۔۔

حیاب بے انتہا خوش تھی لیکن غصہ بھی۔۔

"اب میں بتاؤں گی کہ الو بنانا کیا ہوتا ہے۔۔" حیا ایک عزم سے بولی۔۔

سب خوش تھے۔۔۔

"روحی میرا بیٹا!!" کوثر روحان کا ماتھا چوم کر بولی۔۔ روحان نے گڑبڑا کر آس پاس دیکھا۔۔

"ماما!! کیوں میری عزت کا فالودہ بنانے پر لگی ہوئی ہیں۔۔ آج تو ناں بولیں پلیز۔۔ میرا نکاح ہوا ہے۔۔"

روحان منت سماجت کرتے بولا۔۔

"ناں!!"

میں تو اپنی بہو کو بھی بتاؤں گی۔۔" کوثر نے کہا۔۔ جس پر روحان تپ کر رہ گیا۔۔

"ماما!! ناں کریں۔۔" روحان بولا۔۔

"ہائے روحی۔۔" شاہ جو جانتا تھا۔۔ ہنس کر بولا۔۔ روحان نے گھورا اور اہر خود بھی ہنس دیا۔۔ کیونکہ آج بہت خوش تھا بہت زیادہ۔۔

لیکن ہنسی کو۔۔ بریک تب لگی جب حال میں داخل ہوتی روشا پر نظر پڑی۔۔

"آج نہیں پلیز۔۔ اس کی شکل آج میں ہر گز نہیں دیکھنا چاہتا۔۔" روحان تپ کر دل میں بولا۔۔

اب روشا اندراچکی تھی۔۔ کچھ تھا ہاتھ میں۔۔

سب سے روحان مل رہا تھا لیکن نظر روشا پر ہی تھی۔۔۔ جو کسی کو ڈھونڈھ رہی تھی۔۔۔

"روحان!! کہاں گے؟" شاہ نے روحان کو کہا۔۔

"کچھ نہیں۔۔" روحان پریشانی سے بولا۔۔

روشا اب کسی بے پوچھ کر شاہ عالم کی جانب جا رہی تھی۔۔

روحان کو گھبراہٹ ہوئی جیسے کچھ برا ہونے والا ہو۔۔

سب حیا کو مبارک باد دے رہے تھے۔۔

"مبارک ہو حیا!!"

کیسا لگا سر پرانز؟" دلف نے مسکرا کر کہا۔۔

حیا نے گھور کر دیکھا۔

"منحوس عورت بتا نہیں سکتی تھی تم۔ میرا 10 کلون ختم کر دیا۔۔ معاف نہیں کروں گی سمجھی۔" حیا غصے سے

بولی۔۔ دلف مسکرا دی۔

"اب میں کیا بتاتی؟؟ تمہیں خود پوچھنا چاہئے تھا انکل سے کس سے نکاح کر رہے۔ پر نہیں جی محترمہ کو تو اچھی

بچی بننا تھا۔" دلف ہنس کر بولی۔۔ حیا نے مکا دے مارا۔۔

"اہ۔۔ میری شادی ہے آج۔۔" دلف درد کو دباتی آہستہ سے بولی۔۔

"میرا بھی نکاح ہوا ہے۔۔" حیا بھی دانت پیس کر کہا۔۔

"پتہ نہیں روحان بھائی کا کیا بنے گا۔" دلف افسوس سے بولی۔ روحان کا نام سن کر حیا نے غصے سے دیکھا۔۔

آخر روشا شاہ عالم تک پہنچ گئی۔۔

روحان کی نظر اسی طرف تھی۔۔ اور غصے سے نیلی آنکھیں بڑی ہو گئی تھی۔۔

"السلام علیکم!!" روشا پاس جا کر بولی۔

شاہ عالم نے حیرت سے دیکھا۔

"والسلام۔۔"

جی بیٹا آپ کو پہنچانا نہیں۔" شاہ عالم مسکرا کر بولے۔

"پہنچان بھی نہیں سکتے۔۔ کیونکہ آج مجھ سے کبھی ملے نہیں۔" روشا بولی۔۔

"حیا کی دوست ہیں آپ؟" شاہ عالم نے کہا۔۔ حیا کا نام سن کر روشا نے نفرت سے سراٹھایا۔۔

"حیا کے نام نہاد 2 منٹ پہلے بنے شوہر سے پوچھے کون ہوں میں۔۔" روشا کاٹ دار لہجہ میں بولی۔۔۔

شاہ عالم نے پریشان ہو کر دیکھا۔۔

"کیا مطلب؟؟؟" شاہ عالم نے پوچھا۔

تب تک شاہ بھی وہی اچکا تھا۔۔

"شاہ ان کو جانتے ہو؟" شاہ عالم نے شاہ سے پوچھا۔۔

"نہیں بابا۔ کیوں کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے؟" شاہ نے پوچھا۔

"کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کہاں ہے وہ گھٹیا روحان۔" روشا غصے سے چیخ کر بولی۔۔ جس سے آس پاس کے لوگوں نے دیکھا۔

"پلیز۔۔ آہستہ بات اور تمیز سے بات کریں۔۔" شاہ نے سختی سے کہا۔۔ اسے بہت برا لگا تھا روحان کو ایسے بولنا۔۔

:"کیوں کروں آخر کیوں؟؟؟ سب کو پتہ ہونا چاہیے کہ کیا کیا کرتا پھر رہا ہے وہ ذلیل انسان۔" روشا نے پھر سے کہا۔۔

سب لوگ آہستہ آہستہ متوجہ ہو رہے تھے۔۔ کوثر اور حمد ان بھی وہی اگے۔۔

"بھائی صاحب ہوا؟" حمد ان نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔۔ یہ لڑکی بول رہی روحان کے بارے میں کچھ۔" شاہ عالم نے پریشانی سے کہا۔

"دیکھیں۔۔ مس

میں بہت عزت دے رہا آپ کو لیکن کس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ یوں بد تمیزی سے بات کریں۔۔ اور ایسے فضول اور بے بنیاد الزام لگائیں۔۔" شاہ غصے سے نرم لہجہ میں بولا۔۔

"نہیں رہوں گی اب میں مزید چپ۔۔ جو میرے ساتھ ہوا۔ آج چیخ چیخ کر اب کو بتاؤں گی۔۔ سمجھے تم۔۔" روشا پاگل ہوتی بولی۔۔

تب تک روحان بھی وہیں آگیا۔۔

"کیا ہوا شاہ؟" روحان نے پوچھا۔

"بیٹا آپ جانتے ہیں یہ کون ہے۔" شاہ عالم نے روحان سے پوچھا۔

"ارے یہ کیا بتائے گا۔۔ میں بتاتی ہوں آپ کو۔۔" روشا اپنے ہاتھ کا گے کرتے بولی۔۔ جہاں کوئی فائل تھی

--

شاہ عالم اور باقی سب نے حیرت سے دیکھا۔۔ جبکہ روحان غصے سے سختی سے کھڑا تھا۔۔

شور سن کر دلف اور حیا بھی وہیں آگئی اور پھر سامنے روشا کو دیکھ کر حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

حیا کو عجیب محسوس ہو رہا تھا۔۔

شاہ عالم نے فائل پکڑ لی۔ جو کوئی میڈیکل کی تھی اور پڑھنا شروع کر دی۔۔۔ جیسے جیسے پڑھ رہے تھے چہرے پر غصے کے آثار ا رہے تھے۔۔

"کیا ہوا بابا؟؟؟" شاہ نے پوچھا۔۔

"میں بتاتی ہوں۔۔

میں اس کے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔۔" روشا آنسو لیے چیخ اٹھی۔۔

یہ کوئی بم تھا جو سب پر پھوڑا تھا۔۔

سب کے سروں پر آسمان گرا تھا۔۔ کوثر نے حمدان کا سہارا لیا۔۔ شاہ نے غصے سے مٹھی بند کیں تھیں۔۔ حیا کو لگا جیسے اب کبھی سانس نہیں کے پائے گی۔۔ دلف کا بھی یہی حال تھا۔۔ اسی طرح باقی سب بھی۔ جبکہ شیریں غصے سے روحان کی طرف بڑھا۔۔ روحان یہ سن کر بے قابو ہوتا اگے بڑھا۔۔

اور روشا کو منہ سے دبوچا۔۔

"کیا بکواس ہے؟؟؟ جانتی بھی ہو کیا بول رہی ہو تم؟" روحان غضب کا غصہ لیے بولا۔۔

"جانتی ہوں۔۔ لیکن یہ سب نہیں جانتے۔۔ میری عزت کو روند ڈالا۔ اور خود چلے تم اپنا گھر بسانے۔۔" روشا غصے سے بولی۔۔

روحان کا دل کیا اس لڑکی کو جان سے مار دے۔۔ روحان کا ہاتھ اٹھا۔۔

"روحان!!" حمدان صاحب غصے سے بولے۔۔ جواب خود فائل دیکھ چکے تھے۔۔ جہاں صاف لکھا تھا روشنا امید سے ہے۔ روحان کا اٹھا ہاتھ وہی رکا۔۔

"پاپا۔۔ یہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔ آپ کو۔۔ مجھ پہ یقین ہے ناں۔۔ آپ جانتے ہیں میں کبھی ایسا گھٹیا کام نہیں کر سکتا۔" روحان حمدان کے سامنے اکر بولا۔۔

روحان کو لگ رہا تھا جیسے آج اسے کسی نے کوٹلوں پر پھینک دیا ہو۔۔ جہاں کوئی بھی اس کی مدد کوناں ہو۔۔
حیا بے یقینی نے روحان کو دیکھ رہی تھی۔۔ یہی حال شاہ عالم کا تھا۔
"چپ رہو تم۔۔"

تم بتاؤ لڑکی۔۔ سب کچھ۔" حمدان غصے سے بولا۔

روشنا اپنے پلان پر اندر رہی اندر خوش تھی

"میں اور روحان پچھلے بجے ماہ سے ایک ساتھ ہیں۔۔ اس نے مجھ سے شادی کا وعدہ کیا اور پھر اسی وعدہ کا سہارا لے کر اپنی ہوس پوری کر لی۔۔ تب جب اسے بتایا کہ میں ماں بننے والی ہوں تو یہ مجھ سے ہر نانا توڑ لیا۔ کیونکہ اب اسے حیا بھاگ گئی تھی۔" روشنا نفرت سے حیا کو دیکھ کر بولی۔۔

"Just shut up..."

شاہ غصے سے دھارا۔۔

روشنا کانپ گئی۔۔

"بہت سن لی بکواس۔۔ اچھا ہو گا سب کچھ سچ بتا دو کیس لیے کر رہی تم یہ سب۔۔" شاہ غصے سے بولا۔۔

"یہی سچ ہے۔۔ اس رپورٹ میں یہی لکھا ہے" روشا خود کو نارمل کرتی بولی۔۔

روحان کو لگا اس کا دماغ ابھی پھٹ جائے گا۔۔ بے اختیار حیا کی طرف دیکھا۔۔

"حیا!! پلیز

Dont believe her .."

روحان نے دل میں حیا سے کہا کہا۔۔

"کیوں کیا آپ نے؟؟ آخر کیوں؟؟ کیا قصور تھا میرا۔" حیا دل میں گھٹ کر بولی۔۔

"میں بس تمہارا ہوں حیا۔۔ تمہیں اپنا محرم بنا کر بھی قریب آنا چاہا۔۔ پلیز میری محبت کا مان رکھنا" روحان نے حیا کو دیکھ کر دل میں کہا۔۔ جہاں ایک مان تھا کہ حیا اس کا ساتھ دے گی۔۔

"تم بھی باقی سب مردوں کی طرح نکلے۔۔ میں نے صرف آپ سے پیار کیا تھا روحان۔۔ میرا مان تھے آپ۔۔ میری محبت کو روند ڈالا۔۔ سب کے سامنے مجھے دو کوڑی کا نہیں چھوڑا۔ میں کبھی نہیں معاف کروں گی آپ کو۔" حیا بہتے آنسو، لیے دل میں روحان سے بولی۔۔ روحان کو حیا کی آنکھوں میں بے اعتباری نظر آرہی تھی۔۔ اور وہیں ایل آنسو ٹوٹ کر گرا۔

اور وہیں نیچے گرتی چلی گئی۔۔ روحان حیا کی طرف بھاگا۔۔

"حیا!!! دلف چینی۔۔"

دلف کی آواز پر سب مڑے۔۔

"حیا!! حیا۔۔"

پلیز آنکھیں کھولو۔۔ "روحان حیا کو جھنجھوڑ کر بولا۔۔

"چھوڑو میری بہن کو۔۔ ہاتھ۔ مت لگاؤ۔" شیری غصے سے بولا۔۔ اور روحان کو دھکا دیا۔۔

"بیوی ہے میری۔۔" روحان غصے سے بولا۔۔

"تم ابھی اور اسی وقت حیا کو طلاق دو گے۔۔" شاہ عالم جو کب سے غصے کو قابو میں رکھے تھے۔۔ بولے۔۔

یہ سن کر سب پر سکتا آگیا۔۔

"بابا!! یہ کیا بول رہے آپ" شاہ دکھ سے بولا۔۔

"تمہاری وجہ سے میں نے بغیر کچھ سوچے سمجھے روحان نے حیا کا نکاح کروایا۔۔ لیکن۔ شاہ تم نے مجھے بہت دکھ دیا۔۔ لیکن اب اسی وقت روحان چھوڑ دے حیا کو۔۔" شاہ عالم مضبوط لہجہ میں سختی سے بولے۔۔

روحان جو کب سے سکت کھڑا تھا۔۔ شاہ کو دیکھا۔۔ شاہ نادام ہوتا نظر پھیر گیا۔۔

اور اپنے ماں باپ کو۔۔ جو نفرت سے نظر پھیر گے۔۔

"کبھی نہیں۔۔ بھول جائیں سب ایسا کبھی ہو گا۔۔ حیا میری بیوی ہے۔۔ اور جب تک مجھ میں سانس ہے تب تک اسے نہیں چھوڑو۔ چھوڑوں گا۔" روحان ٹھوسلجھ میں بولا۔۔

"بکو اس بند کرو۔۔"

لڑکتنا ذلیل کرنا رہ گیا ہمیں؟؟ اس دن کے لیے تمہاری ہر بات کو مانتے رہے ہم؟؟؟" کوثر دکھ سے بولی تھی۔۔

روحان نے افسوس سے ماں کو دیکھا۔۔

"ماما!! آپ بھی؟؟؟" روحان نے کہا۔۔

"تمہیں یہ تربیت دی ہے میں نے؟؟ ہمیشہ عورت کی عزت مرنا ہی سکھایا۔۔" کوثر نیچے بیٹھتی بولی۔۔

"ماما!!"

آپ کی قسم۔۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔ آپ یقین کریں۔" روحان کوثر کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔ کوثر جانتی تھی

روحان کے آج تک قسم نہیں کھائی۔۔ اور غصے سے ہاتھ کھینچ لیا۔۔

"دفعہ ہو جاؤ۔۔ شکل مت دکھانا۔" کوثر نفرت سے منہ پھیر کر بولی۔۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا۔۔ تمہیں زندہ گاڑھ دوں میں۔۔" روحان ایک طرف کھڑی روشا کو بو۔۔ جو ایک

چمک لیے کھڑی سب دیکھ رہی تھی۔۔

"تم گر میرے نہیں ہوئے تو کسی اور کے بھی نہیں ہو گے۔۔ میری محبت ادھوری ہے تو تمہاری محبت کیسے پوری ہو سکتی مسٹر روحان شاہ۔۔" روشنا انکھوں میں دیکھ کر نفرت سے بولی۔۔ روحان نے ایک زور کا تھپڑ مارا۔۔ اور روشنا دور جا کر گری۔۔

"روحان!!" شاہ نے روحان کو پھر سے روشا کی جانب جاتے دیکھ کر روکا۔

"نہیں شاہ۔۔ اس عورت کی وجہ سے میں اپنی ہی نظروں میں گر گیا ہوں۔۔ نہیں چھوڑوں گا۔" روحان زہریلا شیر بنا ہوا تھا۔۔

تب ہی شاہ عالم کو نیچے گر تا دیکھ کر خالدہ بیگم اور ماہی کی چیخ نکلی۔۔

"اگر میرے بابا یا حیا کو کچھ ہوا تو تمہیں جان سے مار دوں گا۔" شیریں نفرت سے روحان کو چبا کر بولا۔۔

"تم جاؤ روحان۔۔ پلیز جاؤ۔" شاہ نے روحان کو جانے کا بولا۔۔ اور خود شاہ عالم کی جانب بھاگا۔۔

روحان نے ایک نظر سب پر ڈالی۔۔ جہاں اس کے ماں باپ، نئے پرانے اب رشتے، اس کی محبت سب اس سے نظر پھیر گئے تھے۔۔ پھر ایک نظر دلف کو دیکھا۔۔

"میں جانتی ہوں آپ ایسے نہیں کر سکتے۔۔ پلیز آپ جائیں۔۔ اور لگا اس الزام جو دھوکراں۔" دلف روتی ہوئی بولی۔۔

روحان لب سختی سے بند کر گیا۔۔ اور وہاں سے تیزی سے نکل گیا۔۔

جبکہ شاہ اور شیری شاہ عالم کو کار میں ڈال کر ہسپتال لے گئے۔۔ اور دلف سب کے سہارا لیے حیا کو اندر لے گئی۔۔

شادی سب کے لیے دکھ کے سوا کچھ ناں تھی۔۔

کوثر اور حمد ان بھی خود کو سمیٹ کر اٹھ کر چلے گئے۔ اب ان کا کیا تعلق تھا اس گھر سے۔۔ سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔۔

روشن سب کو جاتا پاٹا ایک مسکراہٹ کے ساتھ نکل گئی۔۔ جسے ماہی نے غور سے دیکھ لیا تھا۔۔

"میسنی۔۔ کمینی۔۔

ذلیل گھٹیا۔۔" ماہی کو جو جو گالی آتی تھی نکال گئی۔۔

"سب کو الو بنا دیا۔۔ روحان بھائی اتنے اچھے۔۔ ان کا کردار گندا کر دیا۔۔ تیری اصل شکل میں بتاؤں گی سب کو۔۔" پاس پڑی فائل کو دیکھ کر اٹھالیا۔ ماہی غصے سے بولتی فائل لیے اندر چلی گئی۔۔

ہستے بستے گھر کو آگ لگ چکی تھی۔۔

"شاہ عالم کو چھوٹا سا ہارٹ اٹیک آیا تھا۔۔ شیری ان سب کا ذمے دار روحان کو بھی سمجھ ریا تھا۔۔

"بھیا!!

یہ سب روحان کی وجہ سے ہوا ہے۔۔ میں چھوڑوں گا نہیں۔۔" شیری غصے سے بولا۔۔ شاہ نے شیری کو لگے لگا

لیا۔۔

"شیری!!"

تم بچے ہو۔۔ تم نہیں جانتے آج کل یہ سب کرنا کوئی مشکل نہیں کسی کے لیے بھی۔۔ "شاہ نے آہستہ آہستہ کہا۔۔

لیکن شیری پر تو غصہ سوار تھا۔۔۔

"بلکل نہیں!!"

کسی کا دماغ خراب ہے جو فضول میں اکر کچھ بھی بکواس کر لے گا۔۔؟ اوپر سے آپ یہ بھی دیکھیں کھ وہ ایک لڑکی تھی۔۔ اور لڑکی کیسے اپنے کردار پر ایسے بات کر سکتی؟؟ "شیری بولا۔۔

شاہ نے افسوس سے دیکھا۔

"یہی تو۔ مسئلہ ہے کہ وہ عورت ذات ہے۔۔ اس معاملہ میں عورت کو ہی سچا بولا جاتا جبکہ مرد کا پاک دامن نا چاہتے ہوئے بھی خراب ہو جاتا۔۔ کیا عزت بس عورت کی ہی ہے؟؟ "شاہ نے سختی سے کہا۔۔

"کچھ بھی ہو لیکن اس کے آنسو، اور بڑھ کر رپورٹس وہ سب جھوٹ نہیں ہو سکتا۔۔ "شیری اپنی بات پر قائم تھا۔۔

شاہ نے ایک نظر دیکھا۔۔

"تم جانتے ہی نہیں کچھ۔ اس لیے بہترہ چپ رہو۔۔ اور بابا جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتے کوئی فضول کام مت کرنا۔۔ "شاہ نے سختی سے کہا۔۔

شیری سر جھکا گیا۔۔

"نہیں چھوڑوں گا۔۔ میری بہن کی زندگی برباد کرنے والے کو مار کر ہی دم لوں گا۔۔

Just wait and watch Rohan Shah . "

شیری دل میں عزم کرتا بولا۔۔ جبکہ شاہ، شاہ عالم کی طرف بڑھ گیا۔۔

مغرب کا وقت ہو رہا تھا۔۔ جبکہ روحان فضول میں سڑک پر کار لیے پھر رہا تھا۔ روحان غصے سے پاگل ہو چکا تھا۔۔۔ سب سمجھنے اور سننے کی حس ختم ہو چکی۔۔ غصے کا تیز تو پہلے ہی بہت تھا لیکن اب تو ایسے لگ رہا تھا جیسے آج یا تو خود کو ختم کر لے گا۔ یا پھر کسی اور کو۔۔۔ کار چلا چلا کر جب کہیں سکون ناں ملا تو اذان سنائی دی۔۔ اور سر جھکا کر مسجد چل دیا۔۔۔

وضو کیا۔۔۔

غصہ ختم ہو رہا تھا جیسے جیسے اللہ کی طرف پاؤں جا رہے تھے ویسے ہی غصہ ختم ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ اسی لئے تو کہتے ہیں کہ غصہ حرام ہے اور اس حرام سے بچنے کے لیے وضو کر لو، درود و سلام پڑھو۔۔۔ اللہ کا ذکر کرو۔۔۔

روحان نے جیسے ہی نماز ادا کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔ بے اختیار ضبط کھو بیٹھا۔۔۔ آنسو خود ہی باہر نکل آئے جو کب سے اندر ہی اندر اسے مار رہے تھے۔۔۔

انسان کے آنسو بھی ہیں جو یا تو اسے مضبوط بنادیں یا پھر کمزور۔۔۔

اگر تو وہ آنسو کسی انسان کے سامنے بہا لیے تو ضائع گے۔۔۔ لیکن اگر وہی آنسو اللہ تعالیٰ کے سنے بہا لیے تو سمجھ لو تمہارے آنسو کبھی ضائع نہیں جائیں گے۔۔۔

روحان اب اللہ کے سامنے رورہا تھا۔۔۔ دل تھا کہ جیسے پھٹ جائے گا۔۔۔

ایسے لگا جیسے وہ آج یتیم ہو گیا ہو۔۔۔ کوئی ناں ہو اس کا۔۔۔

"یا اللہ!!"

تو سب رازوں سے واقف ہے۔۔۔ تو جانتا ہے میرا باطن بھی اور ظاہر بھی۔۔۔ تو جانتا ہے میرے دل کے حال کو بھی۔۔۔ جس کو چاہا اس کو تیری حکم کے مطابق کوئی غلط کام نہیں کیا کبھی، ترے حکم کے مطابق اس سے نکاح کیا۔۔۔ حرام رشتہ نہیں رکھا میں نے کبھی۔۔۔ حلال بنایا۔۔۔ تاکہ تو ناراض ہو۔۔۔ "روحان سر جھکا کر بچوں کی طرح روتا ہوا بولا۔۔۔

سب آس پاس کے لوگ اسے کوئی دیوانہ سمجھ رہے تھے۔۔۔ لیکن یہاں روحان کو

پرواہ کس کی تھی۔۔۔ سب کچھ تو کھودیا تھا کچھ ناکر کے بھی۔۔۔

"یا اللہ مجھے صبر دے۔۔ اڑ خود پر قابو بھی۔۔ نہیں چاہتا کہ غصے میں کچھ کر بیٹھو۔۔ میری مدد کر میرے مالک۔۔ سب روٹھ گئے ہیں۔۔ ماما پاپا۔۔ حیا شاہ سب۔۔ بس اب تیرا سرا ہے تو ناں روٹھنا۔۔ ورنہ کہاں جاؤں گا میں؟؟" روحان سجدے میں گر کر روتا ہوا بولا۔۔

تب ہی امام صاحب آگے۔۔ اور کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔
"بیٹا!!"

اللہ سب جانتا ہے۔۔ تو بے فکر رہ۔۔ جو جیسا بوتا ہے وہ ویسا کائے گا بھی۔۔ پریشان مت ہو۔۔ اللہ اپنے بندوں کو ایسے ہی امتحان لے کر ازماتا ہے۔۔ "امام صاحب بولے۔۔

تو روحان نے سراٹھایا۔۔ اب رونے سے آنکھیں لال ہو چکی تھی۔۔ جو بگی دیکھ رہا تھا افسوس کر رہا تھا۔
"یا اللہ رحم کر۔۔ اتنا جوان اور حسین مرد رو رہا ہے۔۔ تو اس پر کرم کر۔۔" سب دل ہی دل میں دعا کر رہے تھے۔۔

اب روحان کے دل کا بوجھ کم ہو چکا تھا۔۔ اس لیے امام سے سلام لے کر بغیر کچھ بولے مسجد سے نکل گیا۔۔ لٹکس ایک فیصلہ کر چکا تھا۔۔ اب اس پر عمل کرنا باقی تھا۔۔

*****"

حیا خاموش ہو گئی تھی دلف نے بگی ڈریس تبدیل کر لیا تھا۔۔ اور حیا کا بھی۔۔ جبکہ خالدہ کے بار بار کہنے پر بھی ماہی نہیں گئی۔۔

"امی!!"

اپی کیسے حیا اپی کو سمجھالیں گی بھلا۔۔ میں نہیں جاؤں گی آپ جائیں۔۔ میں اجاؤں گی جب دل کرے گا۔۔" ماہی نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔۔

آخر تنگ آ کر خالدہ چلی گئی۔۔

"حیا!! تھوڑا سا کھانا کھالو۔۔" دلف نے کہا۔۔

حیا نے خالی ہاتھوں سے خود کو دیکھا۔۔

"دل نہیں چاہ رہا۔ ایسے لگ رہا جیسے مڑ گیا ہو۔۔ اب کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا۔۔ بس دل کر رہا یہاں سے بھاگ جاؤں۔" حیا آنسو بہتی آنکھوں سے بولی۔۔

یہ سن کر دلف کا دل ٹوٹ گیا۔۔

اور کھانا ایک طرف رکھ کر بیٹھ گئی۔۔

حیا نہیں جانتی تھی کہ شاہ عالم کی طبیعت نہیں ٹھیک اور ناں صی اسے بتایا گیا تھا۔۔

دلف اور ماہی کب سے اسے سمجھال رہی تھیں۔۔

"اپی کھانا کھالیں۔۔ نہیں تو پھر روحان بھائی سے لڑائی کیسے کریں گیں؟" ماہی نے مناتے ہوئے کہا۔۔

جبکہ روحان کا نام سن کر حیا کے چہرے پر نفرت سی پھیل گئی۔۔

"مت نام لو اس بے وفا کا۔۔

کیا تھا گر بتا دیا ہوتا میں تب بھی شکر کر کے اس کا ساتھ دیتی۔۔ لیکن اس نے میرے پیار کو یوں رسوا کر دیا۔۔"

حیا ہاتھوں میں چہرہ لیے روتے ہوئے بولی۔۔

"اپی!!

چپ ہو جائیں پلیز۔۔" ماہی چپ کرواتی بولی۔۔

"کبھی معاف نہیں کروں گی میں کبھی نہیں۔۔ حساب لوں گی اس کا۔" حیا چیخ کر بولی۔۔

ماہی نے ایک نظر دیکھا۔۔

"آپ واقعہ۔ روحان بھائی سے پیار کرتی ہیں؟؟" ماہی نے سوال کیا۔

حیا نے حیرت سے دیکھا۔۔

"کرتی تھی۔۔ لیکن اب نہیں کرتی۔۔ نفرت ہے مجھے اس کے نام سے بھی۔۔" حیا پاگل ہوتی بولی۔۔

"حیا اپی!!

آپ جانتی ہیں پیار میں پہلا اصول کیا ہوتا؟؟؟" ماہی اپنی عمر سے بڑی بات کر گئی۔ حیا نے آنسو صاف کر کے پوچھا

"کیا؟"

ماہی مسکرا دی۔

"محبت کا پہلا اصول اعتماد، یقین بھروسہ ہے۔۔" ماہی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔

حیا نا سمجھ رہی۔۔

"جب ہم کسی سے محبت

کرتے ہیں تو ہمیں اس پر یقین ہونا چاہیے، بھروسہ ہونا چاہیے۔۔ کہ محبوب جو بھی بولے گا سچ ہو گا بے شک وہ

جھوٹا ہی کیوں ناں ہو۔۔ محبت میں بے اعتباری کی جگہ نہیں ہوتی اپی۔۔" حیا کا پکڑ کر ماہی بولی۔۔

گیا حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔

"اور جانتی ہیں آپ نے آج کیا کیا؟؟؟" ماہی نے پوچھا۔۔

حیا نظر پھیر گئی۔

"سب لوگوں کے سامنے جب روحان بھائی پر جھوٹا الزام لگایا گیا تو آپ نے ان کا ساتھ دینے کی بجائے

دوسرے لوگوں کا ساتھ دیا۔۔ آخر کیوں؟؟؟ آپ کو بھروسہ نہیں ہے روحان بھائی کی محبت پر؟؟؟" ماہی بول

رہی تھی۔۔ اور حیا خاموش۔۔

"ان کی محبت پر بھروسہ نہیں تھا؟؟ انہوں نے نکاح کیا آپ سے ناکہ کوئی اور رشتہ رکھا۔۔ پھر بھی آپ ان کی محبت کو سمجھ ناں سکی۔۔ حیرت ہو رہی اپنی۔۔ میں محبت جیسے جذبے سے واقف نہیں ہوں۔۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ جب بھی میرے ساتھ ایسا کچھ ہوا تو میں ہمیشہ اپنی محبت کا ساتھ دوں گی چاہے وہ سچا ہو یا ناں۔۔ چاہے دنیا ساری ایل طرف ہو اور وہ دوسری طرف تب بھی میں اپنی محبت پر اپنا بھروسہ نہیں توڑوں گی۔۔ امید ہے کہ آپ میری بات پر غور کریں گیں۔۔ منہ چھوٹا لیکن بات بہت بڑی تھی۔۔ اگر بری لگی ہو تو سوری۔۔" ماہی بات مکمل کر گئی تھی اور ساتھ ہی حیا کو سچ کا آئینہ بھی دکھا گئی تھی۔۔

حیا کو لگا جیسے کسی نے اس کی آنکھیں کھولی ہوں۔۔

آخر کیوں اس نے روحان پر tqueen یقین ناں کیا۔۔

اب رہ رہ کر روحان کا چہرہ نظر ارہق تھا۔۔ کیسی بے بسی تھی۔۔ کیسی kaisyi التجا تھی۔۔ "حیا یقین کرنا مجھ پہ میری محبت پہ۔۔" لیکن حیا نے کیا کیا۔۔؟ اپنے ہی ہاتھوں سے روحان کو جیتے جی مار دیا۔۔

آنسو تھے پھر سے نکل اے۔۔

"یہ میں نے کیا کر دیا؟" حیا افسوس سے روتی ہوئی بولی۔۔

جبکہ دلف نے مسکرا کر ماہی کو دیکھا۔۔ اور نظر میں ہی شاباش دی۔۔

شاہ عالم کو رات کو بھی لے اے تھے۔۔ وہ خاموش تھے۔۔ جبکہ شیری گھر سے جا چکا تھا۔۔

شاہ تھکا ہوا تھا۔۔ کیا کیا سوچا تھا لیکن ہو کیا۔۔

سر میں درد الگ سے۔۔ گھر کے ملازم بھی جا چکے تھے۔۔ آخر تنگ آکر خود بھی کچھ بنانے لگ گیا۔۔ بھوک لگی تھی۔۔

ابھی kfhh دیر گزری تھی کہ دلف حیا کا کھانا لے کر پکن میں آئی۔۔ لیکن دیکھ کر کو دیکھ کر سارا حوصلہ ختم ہو گیا۔۔ اور بھاگ کر شاہ کے گلے لگ گئی۔۔ شاہ کی تھکن ایک منٹ میں اڑ گئی۔۔ اور دلف کے گرد بازو پھیلا دیے۔۔ شاید اس کا خود کا بھی اب حوصلہ ختم ہو رہا تھا۔۔

کافی دیر بعد دلف سر جھکا کر دور ہوئی۔۔

آنکھیں سرخ ہو رہی رہی رونے سے۔۔ شاہ کے دل میں لہراٹھی۔۔ اور بڑھ کر دلف کے آنسو صاف کیے۔۔

"یہ سب کیا ہو گیا۔۔ بہت غلط ہوا۔۔ بہت زیادہ۔" دلف روتی ہوئی بولی۔۔ شاہ نے سرداہ بھری۔۔
 "ہمم!!"

بہت غلط۔۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے۔" شاہ نے کہا۔

"ہاں روحان بھائی ایسے تو نہیں تھے پھر یہ سب کیوں آخر؟" دل نے پوچھا۔۔

"روحان کو اس سے زیادہ میں جانتا ہوں۔۔ وہ کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔۔ یہ جھوٹ ہے۔ الزام ہے روحان پر"
 شاہ سختی سے بولا۔۔

* اور بہت جلد یہ ثابت بھی جائے گا۔۔ "شاہ ایک عزم سے بولا۔۔

"اللہ کرے سب ٹھیک ہو جائے۔" دلف نے کہا۔۔

"ہو جائے گا۔۔ تم فکر نہیں کرو۔۔

And im so sorry .

شادی کے بہت سارے ارمان ہو گئے تمہارے، خواب ہو گئے۔ لیکن حالات کچھ ایسے رہے کہ کچھ سمجھ نہیں ا
سکا۔۔ میری ریکویسٹ ہے کہ حیا کا خیال رکھنا۔۔ مجھے ابھی روحان کے پاس جانا ہے۔۔ پلیز "شاہ افسوس سے بولا

--

جبکہ حیا سر ہلا گئی۔۔۔

شاہ نے اگے بڑھ کر ماتھا چوما۔۔

" I love you My beautiful wife.."

شاہ بو جھل آواز سے بولا۔۔

دلف کے کان کی لوتک سرخ ہو گئی۔۔ دل تیز دھڑکا۔۔

شاہ نے کچھ دیر دلف کو دیکھا۔۔ اور پھر خاموشی سے باہر نکل گیا۔۔ جبکہ دلف ابھی تک شاہ کی خوشبو محسوس کر
رہی تھی۔۔۔

روحان اپنے ذاتی فلیٹ پر موجود تھا۔

شاہ کار باہر کھڑی کر کے دروازہ پر دستک دینے لگا۔۔۔ دو تین بیل پر جب دروازہ ناں کھلاتو آخر شاہ نے قینے پاس موجود چابی سے دروازہ کھولا۔۔۔

اندر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

شاہ نے لائٹ آن کی۔۔۔ روحان سامنے ہی اوندھے منہ صوفہ پر گرنے کے انداز میں لیٹا ہوا تھا۔۔۔ شاہ نے دکھ سے دیکھا۔۔۔ اور چلتا ہوا پاس آیا۔

اور آہستہ سے روحان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"اگے تم؟" روحان نم آواز سے بولا۔۔۔

شاہ کا دل کٹ گیا۔

"ہاں ظاہر ہے تم یہاں ہو تو میں بھی یہاں۔" شاہ آہستہ سے بولا۔۔۔

روحان شاہ کی بات پر سر اٹھا کر شاہ کو دیکھنے لگ گیا۔۔۔

آنکھیں لال ہوئی پڑی تھی، جن میں ویرانی تھی، جس سے شاہ کو خوف آیا۔۔۔ بال بکھرے ہوئے۔۔۔ کپڑوں پر سلوٹیس، جو روحان کو ناپسند تھیں۔۔۔ فلیٹ کی حالت دیکھ کر شاہ نے سر تھاما۔۔۔ جہاں پر ہر چیز ٹوٹی ہوئی تھی۔۔۔ شاہ کا دل ڈوب سا گیا۔۔۔

"روحان!!"

یہ سب کیا ہے؟ "شاہ پاس ہی بیٹھ کے بولا۔۔

"تم جانتے ہو۔" روحان اٹھ کر بیٹھ کر بولا۔۔

"کیا حال بنا رکھا ہے۔ چلو منہ ہاتھ دھو کے او۔ کھانا کھاتے ہیں۔" شاہ نے کہا۔

"بھوک مر گئی ہے شاہ۔۔ کچھ بھی نہیں محسوس ہو رہا۔۔ ایسے لگ رہا جیسے میں ایک زندہ لاش کے سوا کچھ بھی نہیں ہوں۔۔" روحان سختی سے آنکھیں بند کر کے بولا۔۔

"روحان؟!"

کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔ دماغ ٹھیک ہے؟؟ چلو اٹھو۔" شاہ نے زبردستی کی۔۔

"شاہ۔۔

مجبور مت کرو۔۔ دل نہیں ہے میرا۔۔

اتنا کچھ ہو گیا۔۔ کچھ نا کر کے بھی اتنا کچھ کروادیا مجھ سے۔۔ حیرت ہے۔" روحان پھمکی ہنسی ہنس کر بولا۔۔

"دیکھو روحان!!" شاہ پاس ہو کر بولا۔۔

"شاہ!!

سب کو دیکھ ہی رہے ہوں ابھی۔۔ کچھ کیا نہیں تک۔۔ لیکن تم جانتے ہو میری برداشت کس حد تک ہے۔۔ اس لیے پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔" روحان کھڑا ہو کر بولا۔۔

"شاہ۔۔"

سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔ "شاہ نے حوصلہ دیا۔۔"

"شاہ!!"

تم ہو میرے ساتھ؟؟؟

حیا کو بھی دیکھ لو۔۔ کتنا چاہتا ہوں اسے لیکن اس نے میرا یقین نہیں کیا۔۔ میرے ماں باپ جنوں نے پالا ہے وہ تل نظر پھیر گے۔۔ تو میں کس پر امید رکھوں آخر؟ "روحان چیخ اٹھا۔۔"

شاہ سر جھکا گیا۔۔ کیونکہ حیا نے واقعہ روحان کا یقین نہیں کیا تھا۔۔

"اور ایک بات تم جا کر انکل کو بتا دینا۔۔ میں مر جاؤں گا لیکن حیا کو طلاق کبھی نہیں دوں گا۔۔" روحان سختی سے بولا۔۔

شاہ کو لگا جیسے روحان پاگل ہو چکا ہے۔۔ جیسے کوئی دیوانہ ہو۔۔

"calm down .."

Relax ...dont worry i'm here."

شاہ روحان کو گلے لگا کر بولا۔۔

"اس کو نہیں چھوڑوں گا۔۔ میری خوشیوں کی قاتل ہے وہ لڑکی۔۔ اسے اب بتاؤں گا کہ عزت کیا ہوتی ہے اور ذلت کیا؟" روحان چیخا تھا۔۔

"روحان تم کب سے جانتے اسے۔ اور کیوں کیا اس نے یہ سب۔" شاہ نے بٹھا کر پوچھا۔۔
روحان نے ساری بات بتا ڈالی۔۔
شے کا سر گھوم گیا۔۔

"توبہ کیسی لڑکی ہے۔ جس کو اپنی عزت کی بھی پرواہ نہیں۔۔" شاہ افسوس سے بولا۔۔ جبکہ روحان کچھ سوچ رہا تھا۔۔

*****"

"دلف!!" رات کا پہر تھا جب حیانے آواز دی۔۔
دلف جو شاہ کا سوچ کر پریشان تھی اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔
"کیا ہوا؟" دلف نے پوچھا۔

"م مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔۔ میں روحان سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔" حیا بولی۔۔ یہ سن کر دلف خوش ہو گئی۔

"بہت اچھا کیا۔۔"

کل ہی تم معافی مانگ لینا۔" دلف حیا کو گلے لگا کر بولی۔۔

"لیکن وہ پتہ نہیں کہاں ہو گے۔۔ تم پوچھ کے بتا دو ورنہ بھیا سے۔" دلف بولی۔۔

"اس وقت؟؟؟" دلف حیرت سے بولی۔

"ہاں۔۔ عجیب حالت ہو رہی ہے۔ ناجانے کیسے ہو گے وہ۔ پلیز بھیا سے نمبر لے دو یا کچھ بھی۔" حیا بے بس ہوتی بولی۔۔

دلف پریشانی میں پڑ گئی تھی۔۔

"اچھا میں کرتی ہوں کچھ۔" دلف بولی۔۔

"تم بہت اچھی دوست ہو۔۔" حیا پھر سے مسکرا کر گلے لگ گئی۔۔

مسلسل بیل سے شاہ تنگ اکر کال اٹھا گیا۔۔

ٹائم دیکھا تو رات کے 2 تھے۔۔

"السلام علیکم!!" دلف آہستہ سے بولی۔۔

دلف کی آواز سن کر شاہ مسکرا دیا۔۔ جو ابھی کچھ دیر پہلے غصہ میں تھا کال کی وجہ سے۔۔

"وسلام!"

میری یاد ارہی ہے کیا؟ "شاہ شوخ ہو کر بولا۔۔

دلف شرم سے لال ہوتی رہ گئی۔۔

"ن نہیں۔۔ ایسی بات نہیں۔" دلف جلدی سے بولی۔

جس پڑشاہ نے ہنسی دبائی۔

"پھر کیسی بات ہے مسز شاہ؟" شاہ ٹیک لگا کر بیٹھ کر بولا۔۔

"کیسی بھی نہیں۔۔

وہ ایک کام تھا۔" دلف آہستہ آہستہ بولی۔۔

اور دل میں حیا کو۔ برا بھلا کہا جس کی وجہ سے بری پھنسی تھی۔۔

"چلیں حکم کریں آپ۔"

کیا چاہیے؟؟ "شاہ بالوں میں ہاتھ مر کر بولا۔"

"وہ حیا کو روحان بھائی سے بات کرنی ہے۔ تو نمبر چاہیے۔۔ پلیز آپ دے دیں۔" دلف ایک سانس میں ساری بات بول گئی۔۔

دلف کی بات پڑشاہ کو حیرت ہوئی۔

"خیر تو ہے؟ حیا ٹھیک ہے اب؟" شاہ نے پوچھا۔

"جی۔ حیا کو معافی مانگنی ہے۔ اس لیے۔" دلف نے کہا۔

"اوہ۔"

چلو اچھا ہے۔ دونوں بات کر لیں تو اچھا ہے۔ غلط فہمی بھی ختم ہو جائے گی۔۔ اور روحان کا غصہ بھی۔ "شاہ مسکرا کر بولا۔"

"جی۔" دلف بولی۔

"اور تم بتاؤ۔۔ میری یاد تو نہیں رہی؟"

شاہ نے پوچھا۔۔

دلف کے ہاتھ پاؤں پھول گے۔۔

"او کے آپ پھر حیا کو نمبر سینڈ کر دیں۔ میں سونے لگی ہوں۔" دلف نے بھاگنا چاہا۔۔

"میں نے بہت مس کیا۔" شاہ جزب سے بولا۔۔

دلف کی دھڑکن تیز ہوئی۔

"بہت کچھ سوچا تھا آج کے لیے لیکن جو اللہ کو منظور۔۔

But really i missed you My

Did you ??."

شاہ نے اپنے دل کی حالت بتائی۔۔

دلف دل پر ہاتھ رکھ گئی۔۔

" Give me answer .."

شاہ نے کہا۔۔

"میں نے بھی لیکن تھوڑا سا۔۔" دلف آہستہ سے بول کر جلدی سے کال بند کر گئی تھی۔۔

جبکہ یہ سن کر شاہ کی ہنسی نکل گئی۔۔ اور ساتھ ہی دل خوش ہوا تھا۔۔

۔۔ بہت جلد زیادہ بھی کرو گی۔" شاہ بولا۔۔

پھر حیا کو نمبر سند کر دیا۔۔

دلف شاہ کی باتوں پر مسکرا دی۔۔

اور سونے کو لیٹ گئی۔۔

تب ہی ماہی کو جاگ ہو گئی۔۔

"اپی۔۔" ماہی بولی۔

"تم جاگ رہی؟" دلف گھبرا کر بولی۔۔ کہیں شاہ کے ساتھ ہونے والی باتیں ناں سنی ہو۔

"نہیں ابھی اٹھی۔۔" ماہی سائل چھپا کر بولی۔۔

دلف نے شکر ادا کیا۔

"مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھالوں؟" ماہی نے پوچھا۔

"ہاں جاؤ۔" دلف بولی۔۔ حیاتو قینے کمرے میں تھی دلف اسے تنہا چھوڑ آئی تھی تاکہ خود سے دماغ سے سوچے سمجھے۔۔

ماہی اٹھ کر جانے لگی۔۔

"ویسے اپی!!"

زیاد بھی مس کیا جاسکتا ہے۔ کوئی برائی تو نہیں۔۔ اسی بہانے دولہا بھائی کا دل بھی خوش ہو جاتا۔ "ماہی ہنسی کر بول کر بھاگ گئی۔۔"

"بد تمیز۔۔" دلف شرم سے لال ہوتی بولی۔۔

حیا نے نمبر دیکھا۔۔

اور پھر سوچ سوچ کر ڈائل کیا۔۔

کئی بار کال جاتی اور اینڈ کر دیتی۔ آخر حوصلہ کر کے کال کی۔

دو تین بیل پر کال اٹھالی۔۔

"ہیلو؟؟؟" روحان کی سخت آواز حیا نے سنی۔۔ تو رہتی سہتی کسر پوڑی ہو گئی۔۔ ساری ہمت ختم۔۔

"who the hell are you?"

کوئی جواب ناں پا کر روحان بولا۔۔

حیا کانپ گئی۔۔

"السلام علیکم!!" حیا ڈرتی ڈرتی بولی۔۔

حیا کی آواز تو وہ لاکھوں لوگوں میں بوی پہچان سکتا تھا۔۔

"کیوں کال کی ہے؟؟؟ یہ دیکھنے کہ ابھی بگی کس کے ساتھ ہوں یا کہیں اور؟" روحان سختی سے بولا۔۔

حیا کے آنسو نکل اے۔

"ن، نہیں۔۔

پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔" حیا سسک اٹھی۔۔

روحان نے گہری سانس لی۔۔

"کس چیز کی معافی؟ سب کچھ تو میں نے کیا ہے ناں۔۔ تو تم کس لیے معافی مانگ رہی۔۔" روحان سختی سے بولا

۔۔

حیا کو لگا جیسے روحان اس سے نفرت کر رہا ہے۔۔ ایسا سوچ کر ہی اس کی جان نکلنے کو تھی۔۔

"پلیز۔۔ ایسی باتیں ناں کریں۔۔ مجھے پہلے ہی ہندامت ہو رہی ہے۔۔ آپ معاف کر دیں۔" حیا بولی۔۔

حیا کی بات پر روحان نے آنکھیں بند کیں۔

"بہت دیر کر دی حیا۔۔

کاش یہ سب تم نے اس وقت بولا ہوتا۔۔ کاش مجھ پر تب اعتماد کیا ہوتا جب مجھے تمہاری ضرورت تھی حیا۔۔ اب

بہت دیر ہو چکی۔۔" روحان بغیر کسی احساس سے بولا۔۔

حیا سسک اٹھی۔۔

"میں باتوں میں اگئی تھی۔۔ روحان۔

پلیز معاف کر دیں۔۔ "حیا بولی۔۔

روحان ہنس دیا۔۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔۔ آج اس لڑکی کی باتوں میں انی ہو کل کسی اور کی باتوں میں اجاؤ گی۔۔ ایسے رشتے نہیں مضبوط ہوتے۔۔" روحان بولا۔۔

"کسی بھی رشتہ کو بنانے اور مضبوط رکھنے کے لیے سب سے پہلے اعتماد، یقین بھروسہ کرنا ہوتا ہے مس حیا عالم۔۔ جو کہ تم نے نہیں کیا۔۔" روحان نفرت لیے بولا۔۔

"پلیز۔۔ م میری بات۔۔" حیا بول اٹھی۔۔

" ohh shut up ..

اب یہ آنسو کچھ بھی مجھ پر اثر نہیں کر رہا۔۔ "روحان غصے سے بولا۔۔

"میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ پلیز روحان۔۔ پلیز۔۔" حیا کمزور ہوتی بولی۔۔

"تو ٹھیک ہے۔ میرے ساتھ رہنا ہے تو اپنے گھر والوں کو چھوڑ سکتی ہو؟؟؟" روحان بولق۔۔

حیا کو لگا جیسے آج وہ بے بس ہے۔۔

"یہ آپ کیا؟؟؟" حیا ابھی بول رہی تھی۔۔

" Answer me ..

Yes or no .."

روحان نے پوچھا۔۔

"میں کسی کے بغیر بھی نہیں رہ سکتی۔۔" حیا ز میں پر گر کر بولی۔۔

"اوکے۔۔

Good bye .."

روحان غصے سے کال کات گیا اور سیل اٹھا کر سامنے دیوار میں مارا۔۔

"جانتا تھا۔۔

لیکن تمہیں میرے ساتھ رہنا ہو گا۔۔ چاہے جیسے بھی۔" روحان چیخا۔۔

شاہ بھاگ کر آیا۔۔

"کیا ہوا؟؟؟" شاہ بولا۔۔

"ابھی کچھ ہونا رہتا ہے؟؟؟" روحان سرخ آنکھوں سے بولا۔۔

اور کچھ سوچ کر کار کی کیز لے کر باہر نکل گیا۔۔

شاہ پیچھے سے آوازیں دیتا رہ گیا۔۔ لٹکس روحان جاچکا تھا۔۔

ماہی کچن کی طرف جت رہی تھی جب ڈرائنگ روم میں کسی کو چکر لگا تا دیکھا۔۔

ادھر جا کر دیکھا تو شیر ی تھا۔۔ شیر ی کو دیکھ کر ماہی کا حلق تک کڑوا ہو گیا

"یہ کوئی چلہ کات رہے ہو تم؟" مقہی بازو باندھ کر بولی۔۔ شیر ی نے سر اٹھا کر دیکھا اور ماہی کو درخ کر مزید موڈ اف ہو گیا۔۔

"مہمان ہو۔۔ اچھا ہے مہمان بن کر رہی رہو۔۔ اپنے کام سے کام رکھو۔۔" شیر ی سختی سے بولا۔۔

"کس نے بولا میں مہمان ہوں؟؟" ماہی بولی

"پلیز میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔ جاؤ یہاں سے۔" شیر ی غصے سے بولا۔

"تو میں کیوں جاؤں؟؟"

تم جاؤ۔۔ میری ٹانگیں میری مرضی۔" ماہی تپ کر بولی۔۔

"یہ میرا گھر ہے۔ الی سمجھ۔۔"

اس لیے بہتر ہے عزت سے رہو اور چلتی بنو۔۔" شیر ی بولا۔۔

"اچھا؟؟"

انکل کو نہیں معلوم شاید۔۔ بتاتی ہوں صبح۔۔ انہوں نے کہا تھا کہ میرا گھر ہے جیس مرضی رہوں یہاں۔ "ماہی بولی۔۔

شیری کو غصہ بہت آیا۔ مگر ضبط کر گیا۔

"یار پلیز۔ پہلے ہی میں بہت پریشان ہوں۔ اب مزید نہیں۔۔ جاؤ۔" شیری تھک کر بولا۔۔

"کیوں ایسا کیا ہوا؟" ماہی پریشانی سے بولی۔۔

"تم تو جیسے جانتی نہیں۔" شیری ایک نظر ماہی کو دیکھ کر بولا۔۔

"وہ اپنی حیا اور بھائی کا مسئلہ ہے۔۔ تم کیوں پریشان؟" ماہی نے پوچھا۔۔

"حیا میری بہن ہے۔ اس کا مسئلہ مطلب ہمارا مسئلہ۔۔ اور یہ کوئی چھوٹی بات تو تھی نہیں کہ ہم یوں چھوڑ دیں۔۔" شیری تپ کر بولا۔

"لو بھلا۔۔ مسئلہ تو حل ہے۔

حیا اپنی بھائی سے سوری کر رہی ہیں۔۔ اب تم بھی سکون کرو۔" ماہی مزے سے بولی۔۔

ماہی کی بات پر شیری کا دماغ گھوم۔۔

اور ماہی کو بازو سے پکڑ کر جھٹکا دیا۔۔ ماہی جو شیری کے تاثرات دیکھ کر دل میں خوش ہو رہی تھی، اچانک حملہ سے زور سے شیری میں اُلگی۔۔

شیری کے سامنے ایک معصوم اور نازک گڑیا لگ رہی تھی۔ ماہی نے شیری کے دل پر ہاتھ رکھ کر خود کو سہارا دیا۔ شیری کے جسم میں کرنٹ دوڑ گیا۔ اور بدرک کر پیچھے ہوا۔

"کیا ہے؟؟"

جنگلی۔۔ ایک تو میں تمہیں باتیں بتا رہی اور تم جاہلوں کی طرح کر رہے۔ "ماہی غصے سے بولی۔۔

شیری کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

"سوری۔۔"

جاؤ تم۔۔ "شیری آہستہ سے بولا اور ماہی کو چھوڑا۔

"سوری؟؟"

ایسے کام نہیں چلنا۔۔ مجھے اس دن کی طرح سینڈوچ بنا کر دو۔ پھر بات پر غور کرتی۔ "ماہی تپ کر بولی۔۔
شیری کا منہ کھل گیا۔

"oh hello .."

جاؤ جا کر منہ دھو کر آؤ۔ "شیری بولا۔۔

"تو تم میری بات نہیں مانو گے؟" ماہی نے پوچھا۔

"نہیں کبھی نہیں۔۔"

میں کوئی نو کر نہیں ہوں۔۔ حد ہوتی ہے۔ ایسا بھی کیا کر دیا میں نے؟" شیر ی جل کر بولا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔" ماہی بولی۔

اور ساتھ ہی اپنا پھٹا سپیکر کھولا۔۔

شیر ی نے جلدی سے ہاتھ رکھا۔۔

"بد تمیز۔۔ یہ کیا کر رہی ہو۔ اب اٹھ جائیں گے۔۔" شیر ی غصے سے بولا۔

"اٹھنے دو۔۔ پتہ چلے۔۔ تم نے میرے ساتھ کیا کیا۔" ماہی اس کرتی پھر سے رونے لگ گئی۔۔

شیر ی کو غصے سے برا حال ہو گیا۔۔

"کیا بکو اس ہے۔ جانتی بھی ہو اس بات کا مطلب کیا ہے؟" شیر ی سختی سے بولا۔۔

"مطلب ست کیا لینا۔۔ تم سوچ لو سینڈ وچ یا پھر میں رو دوں؟؟" ماہی آہستہ سے بولی۔۔

"کیا عذاب ہے۔۔ رومرو۔۔" شیر ی چھوڑ کر بولا۔۔

ماہی پھر سے شروع۔۔

شیر ی تنگ اکر مان گیا۔۔

"یہ لاسٹ ہے۔۔" سمجھی۔۔

آئندہ ایسی بلیک میلنگ نہیں چلے گی۔۔" شیر ی کھا جانے والی نظر سے دیکھ کر بولا۔۔

روحان نے کار ایک گھر کے سامنے روکی۔۔

اور دروازہ پھلانگ کر اندر گیا۔۔

آہستہ آہستہ چلتا ہوا مین دروازہ سے اندر گھس گیا۔۔

اور پھر کمرے چیک کرنے لگا۔۔

آخر ایک کمرے میں مطلوبہ چیز نظر اہی گئی۔۔ لڑدیکھ کر روحان کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ چھا گئی۔۔

" Now its over..."

روحان چہرے پر ماسک ڈال کر اس وجود کے پاس جا کر بولا۔۔ اور جھک کر رومال اس کے ناک پر رکھ دیا۔۔ اور

کچھ ہی پل موں وہ وجود بے بس ہو چکا تھا۔۔

روحان کو کسی لڑکی کو اٹھا کر لاتے دیکھ کر شاہ حیرت سے بولا۔۔

"شش۔۔۔" روحان نے خاموش رہنے کا اشارہ دیا۔

اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اندر آیا۔۔

"کون ہے یہ؟؟" شاہ نے پوچھا۔۔ ابھی تک اس کے منہ پر کپڑا تھا اس لے شاہ پہچان ناں سکا۔۔

"ابھی پتہ چلتا ہے۔" روحان نے بولا۔۔

اور اگے بڑھ کر کپڑا ہٹا دیا۔۔

سامنے والی کو دیکھ کر شاہ ہکا بکارہ گیا۔۔

شیری اپنے کف فولڈ کرتا ہوا باہر کی جانب جا رہا تھا جب ماہی کی نظر پڑی۔

"شیری۔۔" ماہی نے آواز دی۔ شیری برے منہ کے ساتھ رکا۔۔

"کیا ہے؟؟" شیری غصے سے بولا۔۔

"مجھے باہر جانا ہے۔۔ تم بھی جا رہے تو چلو ساتھ چلتے۔" ماہی نے کہا۔۔

شیری نے گھورا۔

"ohh helo .."

میں کوئی نوکر نہیں تمہارا۔۔ سمجھی۔۔

کام ہے مجھے۔ اس لیے اپنا انتظام کرو۔۔" شیری بولتا ہوا جانے لگا۔۔

"شیری۔۔" شاہ عالم نے پیچھے سے آواز دی۔۔۔ جس سے شیری کے قدم رک گئے۔۔

"ماہی بیٹا۔ جاؤ آپ۔۔"

کچھ بولے تو اکرتانا مجھے۔۔" شاہ عالم نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"بابا۔۔ آپ کی صحت ٹھیک نہیں ہے آپ آرام کریں۔" شیری بولا۔۔

"کر لوں گا۔۔ تم اس کو ساتھ لے جاؤ۔۔ اور کوئی فضول کام مت کرنا۔" شیری کو دیکھ کر سختی سے شاہ عالم نے کہا۔۔

شیری نے کچھ کہنا چاہا۔۔ لیکن شے عالم کا چہرہ دیکھ کر خاموش ہو گیا۔۔

ماہی خوش ہوتی شیری سے اگے اگے باہر نکل آئی۔۔

"منخوس۔۔"

جب سے ٹکڑ ہوئی ہے قسم سے عذاب بن گئی ہے میری زندگی۔۔" شیری غصے سے دل میں بولا۔۔ کیونکہ سامنے کچھ کہنا مطلب شاہ عالم سے اپنے عزت کروانا تھا۔۔

"پیچھے بیٹھو۔ اٹھو۔" شیری اگے بیٹھا دیکھ کر بولا۔۔

"کیوں؟؟ مجھ پر کسی قسم کا رعب ڈالنے کا سوچنا بھی مت تم۔۔ ابھی انکل کو بتاؤں گی تو لگ پتہ جائے گا۔۔"

ماہی بھی اکڑ کر بولی۔۔

"بد تمیز۔۔"

مہمان ہو۔۔ کب دفعہ ہو رہی تم۔۔؟

کہیں یہاں پر ڈیرہ ڈالنے والی تو نہیں تم؟ "شیری کارسٹارٹ کرتا بولا۔۔ ماہی نے غصے سے دیکھا۔۔

"اوہ برا لگا؟" شیری نے جھک کر پوچھا۔۔

"بتاؤں؟؟" ماہی نے کہا۔۔

"ہاں پلیز۔" شیری بولا۔۔

ماہی شیری کے بولتے ہے جھک کر بازو پر کاٹ گئی۔۔

شیری چیخ اٹھا۔۔

اور جلدی سے ماہی کو دھکا دیا۔۔

"اللہ۔۔ جاہل۔۔ جنگلی۔۔ بد تمیز۔۔" شیری غصے اور درد سے بولا۔۔

ماہی مزے سے ایک طرف ہو کر بیٹھ گئی۔۔

"اب بتاؤ کیا بول رہے تھے تم؟" ماہی جھک کر بولی۔۔ شیری ہڑبڑا کر پیچھے ہوا۔۔

ماہی کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

"ایسی جاہل لڑکی آج تک نہیں دیکھی میں نے۔۔" شیری غصے سے بولا۔۔

"ہاں دیکھ بھی کیسے سکتے؟ میں ایک ہی ہوں یہاں۔۔ کوئی مجھ جیسا ہو نہیں سکتا۔۔" ماہی ایک ادا سے بولا
 ۔۔ شیریں کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس ماہی کو اٹھا کر کہیں پھینک دے۔۔

آخر چپ ہو گیا۔۔ اور ماہی اپنی گود میں اپنا بیگ رکھے باہر دیکھنے لگ گئی۔۔ جبکہ شیریں دل ہی دل میں ماہی کو برا
 بھلا بعل رہا تھا۔۔

*****"

"بابا!!" حیا آہستہ آہستہ چلتی شاہ عالم کے کمرے میں آئی۔۔

"جی میرا بیٹا۔۔" شاہ عالم مسکرا دیا۔۔

"وہ مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔" حیا بولی۔۔

"کرو۔" شہ عالم ساتھ بٹھا کر بولے۔۔

"بابا۔۔"

آپ روحان پر یقین کریں۔۔" حیا بعل اٹھی۔۔ یہ سن کر شاہ عالم نے سختی سے آنکھیں بند کی۔۔

"حیا۔۔"

بہتر ہے تم اپنے کمرے میں جاؤ۔ بس اس بارے میں کوئی بات نہیں ہوگی اب۔۔ روحان ایسا ہو سکتا میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ اس نے دھوکہ دیا ہے۔۔ اب میں کیسے یقین کروں؟؟ "شاہ عالم بولے۔۔

"بابا۔۔

وہ ایسا نہیں کر سکتے۔۔

مجھے ان پر یقین ہے۔۔ پلیز بابا۔۔ آپ روحان کو سمجھیں اس کا ساتھ دیں پلیز۔۔ میری زندگی کا مسئلہ ہے۔۔ ہمارے خاندان کی عزت کا مسئلہ ہے۔، "حیانم آنکھوں سے بولی۔۔

"حیا۔۔

جاؤ کمرے میں۔ "شاہ عالم۔ اٹھ کر بولے۔۔

"بابا۔۔

آپ کچھ بھی کر لیں۔۔ لیکن میں روحان کو نہیں چھوڑ سکتی۔۔ یہ بات قپ بھی سن لیں۔۔ میں اپنی زندگی یوں تماشا نہیں بنے دوں گی۔۔ "حیا غصے سے بولتی بھاگ گئی۔۔

جبکہ شاہ عالم سر تھام کر بیٹھ گئے۔۔

*****،*****

"یہ۔۔۔۔۔" شاہ سامنے وجود کو دیکھ کر حیران ہوتا بولا۔۔

جبکہ روحان ایک طرف کھڑا ہوا تھا۔۔

"روحان تم اس کو یہاں کیوں لے کر آئے ہو؟؟ کیا چل رہا ہے تمہرے دماغ میں؟؟" شاہ اب غصے سے بولا۔۔
 جبکہ روحان ڈھیٹ بنا رہا۔۔

"روحان۔۔ میں کچھ بکواس کر رہا ہوں۔۔" شاہ بولا۔۔

جس پر روحان مسکرا دیا۔۔ لیکن یہ عجیب مسکان تھی۔۔

"ظاہر ہے اس کے بقول اس کے پیٹ میں میرا بچہ ہے۔۔ تو میں چاہتا ہوں میرا بچہ میرے ساتھ رہے۔"
 روحان عجیب لہجہ میں بولا۔۔

شاہ روحان کو دیکھتا رہ گیا۔

"روحان۔۔

یہ سب کیا ہے آخر؟" شاہ چیخ اٹھا۔۔

"اس کی وجہ سے مکن تڑپ رہا ہوں۔۔ مجھ سے میرے سب چھوٹ گے۔۔ صرف اس کی وجہ سے۔۔ میرے
 ماں باپ نے۔۔ مجھ سے منہ موڑ لیا صرف اس کی وجہ سے۔۔ اور تم چاہتے ہو میں اس کو سکون سے رہنے دوں
 ۔۔ تاکہ مجھ اور ہنسے۔۔" روحان پاگل ہوتا بولا۔۔

"یہ تم اچھا نہیں کر رہے۔۔

ایسے کیا حاصل ہو گا۔ "شاہ تھکا ہوا بولا۔۔۔۔۔"

"اب پرواہ نہیں۔۔"

ہے ہی کیا اب میرے پاس؟؟

تم جانتے ہو کبھی کسی کو دیکھنا تو دور سوچا تک نہیں میں نے۔۔ لیکن ہوا کیا آخر؟؟ سب نے نظر پھیر لی۔۔ اب میری برداشت ختم۔۔۔ "روحان باہر نکلتا بولا۔۔"

شاہ نے افسوس سے دیکھا۔۔

"اور ہاں۔۔"

تم یہ اچھائی والا سبق اب مجھے مائے ناں دو۔ میں نہیں سننے والا۔۔ اب وہی کروں گا جو میرا دل کرے گا۔۔ " دروازہ میں رک کر شاہ پر نظر ڈال کر بولا۔۔ اور باہر نکل گیا۔۔

شاہ نے بیڈ پر پڑے وجود کو دیکھا۔۔

"تم نے ایک سانپ کی طرح ڈسا ہے میرے دوست کو بھی اور میری بہن کو بھی۔۔ اب جو ہو گا۔ جو روحان کرے گا تم کس کی ذمہ دار خود ہو۔ "شاہ ایک نفرت کی نگاہ ڈالتا ہوا باہر چلا گیا۔۔"

"یہ ہو سپٹل کیا کرنے جانا ہے تم نے؟؟" شیریں حیران ہو کر بولا۔

"تاکہ تمہارا علاج کروا سکوں۔" ماہی مزے سے بولی۔

"فضول لڑکی ہو تم۔"

مجال ہے جو کبھی کوئی بات ٹھیک کر دو۔" شیریں تپ کر بولا۔

"تو ناں بات کیا کرو۔"

اپنے کام سے کام رکھو بات ختم۔" ماہی سر جھٹک کر بولی۔

"بد تمیز۔" شیریں دانت پیس کر بولا۔

"ہاں تمہارے تو جیسے عقل کے چرچے ہیں ناں۔" ماہی بھی بولی۔

"تم سے تو زیادہ ہمی ہے۔" شیریں طنز کرتا بولا۔

"ہاں ہوگی لیکن استمال ناں کرنا۔" کہیں ختم ناں ہو جائے۔" ماہی بھی طنز کرتی بولی۔

شیریں جل کر رہ گیا۔ تب رک ماہی کی بتائی ہوئی جگہ آگئی۔

"تم میرے ساتھ جا رہے اندر۔" ماہی باہر نکلتی بولی۔

"کس لیے؟؟ مجھے اور بھی کام ہیں۔ تمہاری طرح نہیں ہوں۔" شے غصے سے بولا۔

"اوہ اچھا جی۔"

تو بتائیں ذرا کونسا بزنس چل رہا آپ کا۔؟" ماہی بولی۔۔

"شٹ آپ۔۔ کام کرو جا کر۔۔" شیریں دروازہ بند کرتا بولا۔

"ارہے ہو تم۔۔ نہیں تو انکل بھی بات کریں گے۔" ماہی مزے سے بولی۔۔

شیریں تپ کر رہ گیا۔۔

"یا اللہ۔۔

مجھے ہمت دے۔۔" شیریں سانس باہر نکال کر بولا۔۔

"پلیز باہر تشریف لے آؤ۔۔" ماہی شیشہ سے بولی۔

ناچار شیریں کو آنا بھی پڑا۔۔

"اب کوئی بد تمیزی کی تو میں کوئی بات نہیں سنوں گا لڑ چھوڑ کر چلے جاؤں گا سمجھی۔" شیریں وارن کرتا بولا۔

ماہی کوئی جواب دیے بنا داخل ہو گئی۔۔

اور کسی ڈاکٹر کے بارے میں نرس سے پوچھنے لگ گئی۔۔

جبکہ شیریں غصے میں کھڑا رہا۔۔

آہستہ آہستہ آنکھیں کھول کر آس پاس دیکھا اور سر پر ہاتھ رکھ کر اٹھی۔

"یہ میں کہاں ہوں؟" اجنبی ماحول دیکھ کر بولی۔

"میں تو اپنے کمرے میں تھی۔" اپنے بال ٹھیک کرتی آنکھوں کو مل کر بولی۔ تب ہی اندر اتے شخص کو دیکھ کر اندر ٹک کانپ گئی۔

"روروروحان۔۔" ڈرتی ڈرتی بولی۔

"welcome my sweetheart Miss.Rosha."

روحان روشا کو سر سے پاؤں ٹک دیکھ کر بولا۔ جس سے روشا سہم گئی۔

"م میں رک کیسے؟؟" روشا کمرہ دیکھ کر بولی۔

"ہاں میری جان۔۔"

تم مجھے چاہتی تھی ناں۔۔ لو اب تم میرے پاس ہو۔۔ "روحان آہستہ آہستہ چلتا پاس آیا۔ اور وہ پیچھے ہوتی ٹیک کے ساتھ لگ کر رہ گئی۔

"اب کیا ہوا؟؟ تمہیں میں ہی تو چاہیے تھا۔۔ ہے ناں؟؟" روحان پاس آکر جھک کر بولا۔ روشا کو اس کی باتوں سے خوف آنے لگا۔

"Bad ..baby .."

اب تو میں پاس ہوں۔۔ اب یہ دوری یہ جھجک سب کیوں آخر۔۔ اور سب سے بڑی بات تم تو میرے بچے کی ماں بھی ہو۔۔

Im right ??"

روحان روشا کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر بولا۔۔ جبکہ اب روشا کا سانس ررک گیا۔۔ روحان سے اسے خوف ا رہا تھا۔۔

"دور رہو۔۔ مجھ سے۔۔" روشا ہاتھ جھڑک کر بولی۔۔

روحان کی نیلی آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا۔۔

اور غصے سے روشا کا منہ پکڑ لیا۔۔

"جب تم نے سب کے سامنے اتنا گھٹیا الزام لگایا تب کیوں ڈر نہیں لگا؟؟ ہاں بولو؟؟ کیوں کیا سب؟؟ کیا ملا سب کر کے۔" روحان سختی سے گرجا۔۔

روشا کی آنکھوں سے درد کی شدت سے آنسو نکل اے۔۔

"تمہیں حاصل کرنے کے لیے۔۔

تمہیں پانے کیلئے میں کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔ لیکن تم نے میرے پاس کو ٹھوکر مادی مسٹر روحان شاہ۔۔ اگر میں خوش نہیں رہوں گی تو تم کیوں خوش رہو آخر۔۔" روشا اب سمجھل گئی تھی اس لیے بولی۔۔

روحان نے دھکا دیا۔۔

"تم گھٹیا عورت۔۔۔ جان سے مار دوں گا۔۔" روحان روشا کی جانب جاتا غصے سے بولا۔۔

تب ہی شاہ بھی اگیا۔۔ اور روحان کو قابو کیا۔۔

"روحان!!

غصے پر قابو رکھو۔۔" شاہ بولا۔۔

"شاہ۔۔ اس کا خون پی جاؤں گا میں۔۔

اس کی اجا سے سب ہوا۔۔" روحان بپھرا ہوا شیر بنا ہوا تھا۔۔

"ہاہا۔۔

کتنا سکون ارہا ہے تم نہیں جان سکتے۔۔ میں بوی ایسے ہی تڑپی ہوں۔۔ اب تم تڑپو گے۔۔" روشا پاگل ہوتی بولی

روشا کی بات اور ہنسی نے روحان کے اندر آگ لگادی اور شاہ سے خود کو آزاد کرواتا روشا کو تھپڑ مار گیا۔۔

"چٹاخ۔۔۔" روحان نے زوردار تھپڑ مارا۔۔ جس سے روشا کے چہرے پر نشان چھپ گیا۔۔ اور بیڈ پر گری

اس سے پھلے کہ ایک اور دے مارتا شاہ نے قابو کیا۔۔

"تم اپنی بکو اس بندر کھو سمجھی۔۔

یہ ناں ہو کہ تمہیں سزا بھگتنی پڑ جائے۔ "شاہ نفرت سے بولا۔۔

جبکہ روحان غصے سے باہر نکل گیا۔۔

"کیوں لائی ہو مجھے اپنے ساتھ۔۔؟" شیریں دے غصے سے آہستہ بولا۔۔

جبکہ ماہی بغیر کچھ سنے اگے اگے چل دی۔۔ شیریں تپ کر رہ گیا۔۔

"آخر سمجھتی کیا ہو تم خود کو۔۔" شیریں غصے سے بے حال ہوتا بولا۔۔ اب ضبط نہیں ہو رہا تھا۔۔

"کیا مسئلہ ہے؟؟ میں کوئی اغوا تو کر نہیں رہی۔۔ جو ایسے چیخ رہے۔۔ ہم لوگوں کے بیچ ہیں فکر مت کرو کچھ

نہیں کروں گی۔۔ عزت محفوظ ہے تمہاری۔۔" ماہی تپ کر بولی۔۔ تھک گئی تھی شیریں کی فضول باتوں سے۔۔

شیریں کا جواب سنے بغیر نرس کے بتائے ہوئے کمرے کی جانب چلی گئی اور شیریں کڑھ کر رہ گیا۔۔

"بابا۔۔

کس بات کا بدلہ لیا آپ نے۔" شیریں تھکا تھکا بولا۔۔ اور پیچھے چلہ گیا۔۔

ماہی نے رک کر ناک کیا۔۔

"یس۔۔" اندر سے آواز آئی۔۔

ماہی اندر آگئی اور پیچھے ہی شیر ی بھی جلتا ہوا۔۔

"السلام علیکم!!" ماہی مسکرا کر بولی۔۔

"وسلام۔۔

جی بیٹھو بیٹا۔۔" ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ لہجہ میں کہا۔۔

"انٹی۔۔

میں رفعت کی دوست ہوں۔۔

آپ جانتی ہو گی مجھے۔۔ ماہی نام ہے میرا۔۔" ماہی مسکرا کر بیٹھ کر بولی۔۔

ماہی کا نام سن کر ڈاکٹر مسکرا دی اور اٹھ کر ماہی سے گلے ملی۔۔

"ہاں۔۔ تو تم ہو۔ ماہی۔۔

بھئی رفعت سے بہت سنا ہے تمہارے بارے میں اور تمہارے کاموں کے بارے میں بھی۔۔" ڈاکٹر ہنس کر

بولی۔۔

ماہی بے شرم سے ہنس دی۔۔ جبکہ شیر ی ڈھیٹ بنتا خودھی بیٹھ گیا تھا۔۔

"کیا پیو گی؟؟ رفعت کے مطابق تو تم بہت کھانے پینے کی شوقین بندی ہو۔۔" ڈاکٹر ہنس کر بولی۔۔

"ہاہا۔۔ انٹی۔۔ بس آپ نے پوچھا یہی بہت ہے۔۔ لیکن آپ زیادہ بعل رہی ہیں تو جو س منگوادیں۔ اور ساتھ کچھ نمکین بھی۔۔" ماہی ڈھیٹ پن کی حد دکھاتی بولی۔۔ شیریں جولا تعلق سا بیٹھاسیل میں مصروف تھا چونک اٹھا۔۔ جبکہ ڈاکٹر اپنی اسیسٹینٹ کو کال پر کچھ لانے کا کہا۔۔

"کچھ شرم کر لو۔۔ کتنی ڈھیٹ ہو یا رتم۔" شیریں آہستہ سے بولا۔۔

"اوہ تم اپنی چونچ بند رکھو۔۔ اب اگلا پوچھ رہا ہے تو بھی اللہ کے رزق کو کیوں منع کریں ہم۔۔" ماہی آہستہ آہستہ بولی۔۔

"کیا ہوا؟؟ اور بیٹا یہ آپ کے بھائی ہیں؟" ڈاکٹر مسکرا لڑوونوں کو لڑتا دیکھ کر بولی۔۔

ڈاکٹر کے کہنے پر ماہی کا منہ کھل گیا۔۔ جبکہ شیریں کا دل کیا اونچا اونچا ہنسے۔۔

"استغفر اللہ۔۔" ماہی بے اختیار بولی۔۔ جس پر شیریں نے حیرت سے دیکھا۔۔

"میرا طلب ہے۔ یہ میری اپنی کے دیور ہیں۔ اور میرے کزن بھی۔" ماہی جلدی سے بولی۔۔

"ہیں؟؟ میں کزن کب سے بنا؟" شیریں حیران ہوا بولا۔۔

"امی اور انکل دوست تھے تو تم کزن بھی ہوئے۔۔ بدھو۔ اب چپ رہو۔" ماہی گھور کر بولی۔

"ماشاء اللہ۔۔" ڈاکٹر بولی۔۔

"انٹی۔۔"

میں ایک کام کے سلسلہ میں آئی ہوں۔ آپ کی۔ مدد چاہیے۔ "ماہی بولی۔۔

"بولو بیٹا۔۔" ڈاکٹر بولی۔۔

ماہی نے بیگ سے فائل نکالی۔۔

جسے دیکھ کر شیریں کے چہرے پر غصہ آگیا۔۔

"انٹی۔۔۔

مجھے یہ رپورٹ فیک لگ رہی ہے۔۔ پلیز آپ اس کے بارے میں بتادیں۔۔ "ماہی فائل پکڑا کر بولی۔۔

"یہ رپورٹ تمہارے پاس کیوں ہے؟" شیریں آہستہ لیکن سختی سے بولا۔۔

"خاموش۔۔" ماہی بھی سختی سے بولی۔۔

ڈاکٹر نے رپورٹ پڑھ کر مسکراہٹ سے ماہی کو دیکھا۔۔

"دلف۔۔" حیا پریشان ہوتی بولی۔۔

"ہاں۔۔ بولو۔" دلف جو کپڑے ٹھیک کر رہی تھی بولی۔

"روحان نے مجھے معاف نہیں کیا۔ وہ بہت غصے میں تھا۔" حیا پریشان بولی۔

دلف سن کر مسکرا دی۔

"بنتا بھی ہے۔"

دیکھو حیا۔۔ میں دوست ہوں تمہاری۔۔ اچھی بری چیز بتانا ہی اصل دوستی کا حق ہے۔۔ اور تم نے ان کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔ جب ضرورت تھی۔۔ کہ تم ان کا مان رکھو گی تم نے۔ منہ پھیر لیا۔۔ ان کا اعتبار ٹوٹ گیا۔۔ لیکن فکرناں کرو۔۔ وہ بہت پیار کرتے ہیں تم سے۔۔ غصہ ہے لیکن وقتی تم ان سے بات کرو۔۔ معافی مانگو وہ معاف کر دیں گے۔۔ روحان بھائی دل کے بہت اچھے ہیں۔۔ "دلف حیا کے بال ٹھیک کرتی بولی۔

جبکہ حیا رو دی۔

"میں بہت بری ہوں۔۔ دلف۔۔" حیا روتی بولی۔

"ہاں خیر وہ تو تم ہو۔" دلف ہنسی دبا کر بولی۔۔ حیا نے غصے سے دیکھا اور دلف کی ہنسی نکل گئی۔

"کمینی۔"

دفعہ ہو جاؤ۔۔ پر نکل اے۔۔ یہی زبان ذرا بھیا کے سامنے بھی کھولنا تو تباہ مانوں۔ "حیا تپ کر بولی۔

"ہاں۔۔ اور تم جو اپنے سیاں جی کے غم میں لیلی بنی ہوئی وہ؟" دلف بھی حساب پورا کرتی بولی۔

"دفع دور۔۔ میں چھوٹے دل کی ہوں کوئی ناراض ہو مجھ سے سہہ نہیں ہوتا اس لیے بس۔" حیا اپنے چہرے پر

چھائی لالی کو ختم کرتی بولی۔

"جی جی۔۔"

اور جب خاص کر آپ کے سیاں ناراض ہو تو پھر تو بات ہی اور ہے۔ "دلف زبان دبا کر بولی۔۔"

حیا نے تکیہ اٹھا کر مارا۔۔

جبکہ دلف ہنس دی۔۔

"روحان۔۔"

یہ کیا کر رہے ہو تم؟؟ "شاہ روحان کے پاس اکر بولا۔۔"

"جیسی چال اس نے چلی ویسی ہی چال اب میں چلوں گا۔" روحان عجیب لہجہ میں بولا۔۔

"پاگل ہو گے ہو روحان؟؟"

تم بے قصور ہو۔۔ میں جانتا ہوں۔۔ لیکن اگر تم ایسا ویسا کچھ کرو گے تو سب کی غلط فہمی یقیناً مکن بدل جائے گی

۔۔ "شاہ سمجھاتا بولا۔۔"

"کس کی بات کر رہے ہو تم؟؟"

ہاں پاگل ہو گیا ہوں میں۔۔۔ کوئی مجھ اور انگلی اٹھائے میں برداشت نہیں کر سکتا اور یہ تو میرے اوپر کیچڑا چھال دیا گیا تھا۔۔۔ سب میرے سے دور ہو گے۔۔۔ ماما پاپا۔۔۔ حیا انکل۔ "روحان غصے سے بولا۔۔۔

"روحان۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

صبر کرو۔ امتحان ہے بس۔۔۔ وقت مشکل ہے پر گزر جائے گا۔۔۔ ہمت رکھو۔۔۔ "شاہ بولا۔۔۔

"شاہ۔۔۔ یہ الفاظ۔۔۔

یہ سب اب مجھ پر اثر نہیں کرتے۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔ جاؤ۔۔۔ اب ایک آگ ہے مجھ میں جس میں یا تو میں خود جل کر راکھ ہو جاؤں گا یا پھر سب کو جلا دوں گا۔۔۔ "روحان دھاڑا۔۔۔

شاہ کو دلی دکھ ہوا۔۔۔

"تم میرے روحان نہیں ہو۔۔۔ جس کو۔ میں جانتا تھا۔۔۔ تم کوئی اور ہو۔۔۔ "شاہ دکھ سے بولا۔۔۔

"مرچکا ہے وہ روحان۔۔۔ جب سب نے مجھ پر انگلی اٹھائی تھی۔۔۔ جاؤ تم۔۔۔ "روحان غصے سے بولا۔۔۔

شاہ ایک نظر دیکھتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔ جبکہ روحان بے بس سازمین پر بیٹھتا چلا گیا۔۔۔

"کیا ہوا انٹی؟؟" ماہی پریشانی سے بولی۔۔ جبکہ دل سے دعا کر رہی تھی کہ یہ جھوٹ ہی ہو۔۔

جبکہ شیریں غصے پر قابو رکھے ڈاکٹر کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

"بیٹا۔۔ یہ ٹوٹلی فیک رپورٹ ہے۔۔ کوئی بھی ڈاکٹریوں بغیر سائن کے رپورٹ نہیں دیتا۔۔ اور اس پر تو سرے سے سائن ہی نہیں ہے کسی بھی ڈاکٹر کے۔۔ یہ یقین کسی نے خود سے تیار کروائی ہیں۔۔ جو کہ ایک جرم ہے۔۔" ڈاکٹر سنجیدہ ہوتی بولی۔۔

جبکہ ماہی کار کا ہوا سانس بحال ہوا تھا۔۔ اور خوشی کے مارے شیریں سے لپٹ گئی۔۔۔

شیریں ہکا بکا سن رہا تھا اور محب حرکت پر ہڑبڑا گیا۔۔۔

"اللہ شکر ہے۔۔ میں نے کہا تھا ناں۔۔ یہ جھوٹ بولا ہے اس ڈیش لڑکی نے۔۔" ماہی خوشی سے چیخ اٹھی۔۔ اور شیریں سے الگ ہوتی بھاگ کر ڈاکٹر سے لپٹ گئی۔۔ اور ان کے گالوں کو چوم لیا۔۔

"انٹی۔۔ آپ کا شکریہ کیسے کروں۔۔ آپ نے اتنی بڑی خبر دی جی کہ میں کیا بتاؤں۔۔" ماہی گول گول گھوم کر بولی۔۔

ڈاکٹر ہنس دی۔۔ جبکہ شیریں شرمندہ ہو رہا تھا ماہی کی حرکت دیکھ کر۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔

لیکن یہ ہمیشہ یاد رکھو کہ رپورٹ کوئی بھی ہو اس پر سائن۔۔ لازمی چیک کرو۔۔" ڈاکٹر ہنس کر بولی۔۔

ماہی خوشی سے بیٹھ بھی نہیں پار ہی تھی۔۔

"ڈاکٹر۔۔"

یہ آپ کو یقین ہے؟؟ کہ یہ جھوٹی ہیں؟؟ "شیری نے پوچھا۔۔"

"جی ہاں۔۔ آپ بے شک کسی کو بھی چیک کروالیں۔۔ سب یہی کہیں گے۔۔ حتیٰ کہ ایک عام نرس بھی۔۔"

ڈاکٹر بولی۔۔

شیری خاموش ہو گیا۔۔

Thanks "ڈاکٹر"

اب ہم چلتے ہیں۔۔ "شیری اٹھ کر بولا۔۔ ماہی حیرت سے شیری کو دیکھا۔۔"

Its my "ڈیوٹی۔۔"

ڈاکٹر مسکرا دی۔۔

"ابھی کچھ پی تولیں پھر ہی جائیں گے۔" ماہی نے آہستہ سے کہا۔۔

"باہر سے ٹھونس لینا۔۔ لیکن اپنی نہیں تو کم از کم میری ہی عزت کا خیال کر لو۔" شیری بولا۔ شیری نے ماہی کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا۔۔

حیا پھر سے روحان کو کال کر رہی تھی مگر اٹھا نہیں رہا تھا۔۔

"پلیز بات کرو روحان۔۔" حیا تھک کر بولی۔۔ آخر روحان کو ترس اگیا اور کال اٹھالی۔۔

"فرماؤ۔۔"

اب کیا بولنے کے لیے کال کر رہی؟ "روحان لیے دیے لہجہ میں بولا۔۔

"کب ٹک آپ یوں ناراض رہیں گے؟؟" حیا بولی۔۔

"ناراض ان سے ہوا جاتا ہے جہاں امید ہو کہ وہ مناسکتے ہیں اور تم نے مجھے ایسی کوئی امید نہیں مس حیا عالم۔۔"

روحان لفظ چبا کر بولا۔۔

جبکہ حیا ضبط کرتی رہ گئی۔۔

"میں معافی مانگ تو رہی ہوں۔۔" حیا بولی۔۔

"تو احسان کر رہی ہو؟؟ نہیں چاہیے ایسا احسان۔۔" روحان چیخ کر بولا۔۔

حیا سہم گئی۔۔

"رو روحان پلیز۔" حیا آہستہ سے نم آواز میں بولی۔۔

"just shut up .."

تمہیں اپنے گھر والے عزیز ہیں۔۔ وہاں ہی رہو۔۔ اور نیکسٹ کال کی و۔ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔ سبھی
 ۔۔ "روحان غصے بولتا کال کاٹ گیا۔۔

حیا دیکھتی رہ گئی۔۔

"کیا کروں؟؟؟ اپنے بابا بھیا کو کیسے چھوڑ دوں؟؟ یا اللہ مدد کریں پلیز۔" حیا رودی۔۔

دلف کو اتادیکھ کر جلدسے آنسو صاف کر گئی۔۔

"کیا ہوا؟؟؟ تم پھر سے رونی ہو؟" دلف بولی۔۔

حیا نے ناں میں سر ہلا دیا۔۔

"آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا۔۔" حیا مسکرا دی۔

دلف نے۔ افسوس سے دیکھا۔۔

اور دل سے دعا کی کہ حیا اور روحان ایک دوسرے سے مل جائیں۔۔ اچھا مجھے انکل نے کہا ہے کہ تمہیں باہر لے

جاؤں۔۔ تمہارا دل بھی بہل جائے گا۔۔ "دلف بولی۔۔

"نہیں۔۔ میرا دل نہیں ہے۔۔" حیا بیٹھ کر بولی۔۔

دلف نے غصے سے دیکھا۔۔

"تم سے پوچھا نہیں ہے بتا رہی ہوں s جلدی لے منہ دھولو۔۔ میں۔ بھی ارہی 2 منٹ ہیں بس۔۔" دلف بولتی نکل گئی۔ جبکہ حیا وہیں بیٹھ گئی۔۔

"ہم ارہے ہیں۔۔ آپ انتظار کریں۔ اور خیال سے کسی کو پتہ ناں چلے۔۔۔" دلف نے میسج کیا اور خود تیار ہونے چل دی۔۔

ہم تو شوپینگ پر جا رہے تھے ناں۔۔ پھر یہاں کیوں؟؟ "حیا کیفے میں داخل ہوتی حیرت سے بولی۔۔
 "ہاں تو کر لیں گے۔۔ پہلے کچھ گھوم پھر لیتے۔۔" دلف اپنے ہاتھ میں پکڑا سیل دیکھ کر بولی۔۔
 حیا خاموشی سے دیکھتی رہ گئی۔۔

اور روحان کے ساتھ ہوئی بات کو یاد کرنے لگ گئی۔۔

"کیا مجھے معاف نہیں کریں گے روحان؟؟ کب تک آخر؟ کب تک ایسے چلے گا۔۔" حیا آنکھیں بند کر کے دل میں بولی۔۔ ارد گرد سے بے نیاز، خود سے مخاطب تھی۔۔

"یا اللہ۔۔

تو تو سب کے دلوں سے واقف ہے۔۔ ہمارے دلوں کو جدا ناں کرنا۔۔ روحان میری زندگی بن چکے ہیں۔۔ ان کے بغیر رھنے کا میں خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی۔۔ پلیز اللہ، سب ٹھیک کر دیں۔۔ سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے۔ "حیا آنکھوں میں ائی نمی کو اندر دھکیل کر آہستہ سے امین بولی۔۔ اور آنکھیں کھولی۔۔ لیک۔ سامنے والے شخص کو بیٹھا دیکھ کر زور کا جھٹکا لگا۔۔

ہاتھوں سے مل کر آنکھیں کھولی۔۔

لیکن یہ کوئی خواب نہیں تھا۔۔

دل تھا کہ دھک دھک کر رہا تھا لیکن اسے سامنے دیکھ کر یقین نہیں ا رہا تھا۔۔

"دلف؟؟؟" حیا حیرت سے بولی۔۔ لیکن ارد گرد دیکھا مزدلفا بی کہیں بھی نہیں تھی۔۔

جبکہ وہ بیٹھا حیا کی ایک ایک حرکت کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔

آخر حیا کو فضول پریشان دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔ اور پاس آیا۔۔ اور حیا کی طرف جھکا۔۔

"آپ۔۔۔۔۔" حیا آنکھیں پوری طرح کھول کر حیرت سے بولی۔۔

"ہاں میں۔۔۔" نیلی آنکھوں میں کوئی تاثر لیے بغیر وہ بولا۔۔

"کیا ہے؟؟ کچھ کھانے بھی نہیں دیا۔۔" ماہی کار میں بیٹھ کر تپ اٹھی۔۔

شیری جو ابھی تک سکتے میں تھا ماہی کی بک بک سے تنگ آ گیا تھا۔۔

"کیا مسئلہ ہے؟؟ کوئی انسان والی چیز ہے تم میں؟؟ دو منٹ سکون سے بیٹھ جاؤ پلیز۔۔ خدا کے لیے۔۔" شیری تھکا ہارا ہاتھ جوڑ کر بولا۔۔

"ہاں میں کیوں خاموش ہو جاؤں؟؟ ہائے انٹی نے میرے لیے جو س منگوایا تھا۔۔ اور تم نے مجھ سے وہ چھین لیا۔۔ میں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔ دیکھ لینا۔ اس بات کا الگ سے حساب ہو گا۔" ماہی غصے بولی۔۔

یہ سب سن کر شیری کا منہ کھل گیا۔۔

"توبہ ہے۔۔ حد ہو گئی ہے۔۔

مجھے معافی کا ایسے بول رہی۔ جیسے میں نے کوئی قتل کر دیا ہو۔۔ توبہ توبہ۔۔ اللہ تم سے مجھ معصوم کو دور رکھے۔۔" شیری کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا۔۔ جبکہ ماہی بات کو کہاں خاطر میں لا رہی تھی۔۔

"ایسے باتیں کرنے سے میں چپ کر جاؤں گی تو یہ تمہاری بھول ہے۔۔ کچھ کھلا دو۔۔ دیکھو کتنا عقل مندی کا کام کیا ہے میں نے۔ اب سارے مسئلے ختم ہو جائیں گے۔" ماہی آنکھیں گھما کر بولی۔۔ شیری نے یک نظر دیکھا۔۔

"ہاں ویسے جتنی سر پھری لگتی ہو اتنی ہو نہیں۔۔ عقل ہے تو سہی ماننا پڑے گا۔۔" شیری دل سے مانتا بولا۔۔

"سو کھامان رہے۔۔" ماہی بگڑ کر بولی۔۔

"اچھا۔۔"

چپ کچھ کرتا ہوں۔۔ بھوکی۔ "شیری گھور کر بولا۔۔

اور پھر ایک جگہ کار روک کر ماہی کے ٹھونسنے کے لیے کچھ لینے چلا گیا۔۔

جبکہ ماہی کار میں شدت سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔

لیکن سامنے ہی دلف کو باہر جاتا دیکھ کر حیرت سے منہ کھل گیا۔۔

"اپی؟؟؟" ماہی چیخ اٹھی۔۔ لیکن دلف وہاں سے جا چکی تھی۔۔

بار بار کال کرنے پر آخر دلف نے کانپتے ہاتھوں سے کال اٹھالی تھی۔

"السلام علیکم۔۔" شاہ خوش لہجہ میں بولا۔۔

دلف کو خود پر شرمندگی ہوئی۔۔

"ان کو پتہ چلا تو کیا ہو گا؟؟ ناراض ہو جائیں گے۔۔ غصہ بھی کریں گے۔۔ میں نے یہ کیا کر دیا۔۔" دلف لب کاٹ کر خود سے بولی۔۔

"ہیلو؟؟؟"

مزدلفا؟؟؟ "شاہ کوئی جواب ناں پا کر پریشان ہوتا بولا۔۔

"ج جی۔۔۔" دلف ہوش میں آکر بولی۔۔

"کہاں کھوئی ہو؟؟ سب ٹھیک تو ہے؟" شاہ بولا۔۔

"ج جی۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔" دلف آہستہ آہستہ بولی۔۔

جبکہ دل میں اب انجانا خوف تھا۔۔

"کیا جب میری غلطی کا علم ہو گا تب بھی شاہیر ایسے ہی مجھ سے اچھے سے بات کریں گے؟؟" دلف سوچ کر رہ گئی۔۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔۔

"کیسی ہو مسز شاہ۔؟" شاہ اپنے افس میں بیٹھاسیٹ کی بیک سے سر لگا کر بولا۔۔

"اللہ کا شکر ہے۔۔ اور آپ؟؟؟" دلف آہستہ آہستہ بولی۔۔

"میں کیسا ہو سکتا ہوں؟؟ تم سے دور رہ کر،" شاہ آنکھیں بند کرتا دلف سے سے مخاطب ہوا۔۔

شاہ کی بات پر دلف کی آنکھوں میں آنسو آگے۔۔

"بابا کیسے ہیں اور حیا؟" شاہ سمجھل کر بولا۔۔

حیا کا نام لے کر دلف کا چہرہ فق ہو گیا۔۔

"ٹھٹھیک ہیں سب۔۔" دلف سانس روک کر بولی۔۔

"اور تم کیسی ہو؟" شاہ آہستہ سے بولا۔۔

"م میں بھی ٹھیک ہوں۔۔" دلف بولی۔۔

شاہ مسکرا دیا۔۔

"اتنی پریشانی میں تم میرے لیے سکون کی وجہ ہو۔۔ تم سے بات کر کے سب پریشانی ختم ہو جاتی ہے۔۔" شاہ بند آنکھوں سے بولا۔۔

جبکہ دلف سانس روکے سن رہی تھی۔۔۔

لیکن اس سے پہلے کہ شاہ کچھ اور کہتا افس کے ڈور کر نوک ہوا۔۔

"اوکے۔۔"

آج میں اول گاہگر۔۔ انتظار کرنا۔۔

اللہ حافظ۔ "شاہ مسکرا کر بولا۔ اور کال کاٹ گیا۔۔

جبکہ دلف کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔

"م میں نے رک کچھ نہیں کیا۔۔ جو ٹھیک تھا وہی تو کیا۔۔ دو پیار کرنے والوں کو ملانا کہاں غلط ہے۔ میں نے کچھ بھی غلط نہیں کیا۔" دلف خود ہونا رمل کرتی بولی۔۔ اور شاہ کے آنے والے غصے کو سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔۔۔

"آپ آپ یہاں کیسے؟؟ ددلف کہہاں ہے؟" حیا ہاتھوں کو مسل کر بولی۔۔

"حیا!!

تم مسز روحان شاہ ہو سمجھی۔۔ جب میں تمہارے پاس ہوں تو تمہیں چاہیے کہ بس میرے بارے میں سوچو۔۔ ناکہ باقی سب کا۔۔" آنکھوں میں سختی لیے حیا سے بولا۔۔

جبکہ روحان کہ رویہ دیکھ کر حیا کو اب رونا آ رہا تھا۔۔

"وہ م میں تو بس۔۔" حیا نظر جھکا کر بولی۔۔

"کیا تم؟؟؟" روحان چہرہ اوپر کر کے بولا۔۔

جبکہ حیا کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔۔

"ہمم۔۔ اٹھو چلو۔" روحان گہرا سانس لے کر غصہ ختم کرتا سائیڈ پر ہوتا بولا۔۔

حیا نے حیرت سے دیکھا۔۔

"ک۔ کہاں؟؟" حیا پریشان ہوتی بولی۔۔

"سوال سننا مجھے بالکل بھی پسند نہیں۔۔ یہ سوال کلاس میں اچھے لگتے مجھے بس۔۔ چپ چاپ جو کہتا جان کرو۔ اٹھو۔" روحان سخت لہجہ میں بولا۔۔

حیا کو اب خوف آ رہا تھا۔۔

"آپ مجھے کہاں لے کر جائیں گے؟" حیا پریشان ہوتی بولی۔۔

روحان کو اب حیا کے فضول سوال غصہ دلا رہے تھے۔۔ اس لیے غصہ چھپاتا حیا کہ بازو پکڑا کر زبردستی چلنے لگ گیا۔۔

حیا حیران پریشان تھی۔۔

"م میں نہیں جاؤں گی۔۔ بابا۔ بھیا۔۔ سب کو ایسے چھوڑ کر۔۔" حیا اپنا بازو چھڑا کر بولی۔۔

"shut up ..

Now ..you are just mine .oky ..

اور یہ بات اپنے ذہن میں بٹھالو۔۔ عزت سے چلو۔ ورنہ مجھے اور بھی طریقہ اتا ہے۔ "روحان دبا دبا غصہ مکن بولا۔۔ رش تھا اس لیے روحان نہیں چاہتا تھا کہ حیا کے لیے کوئی مسئلہ ہو۔۔ حیا روحان کی بات پر پریشان ہو گئی۔۔

"آپ مجھے اغوا کر رہے؟؟؟" حیا نم آواز میں بولی۔۔

"اپنی بیوی کو لے کر جا رہا ہوں۔۔ لیکن اگر تمہارے حساب سے یہ اغوا ہے تو ایسا بھی سمجھ لو۔۔" روحان سر جھٹک کر بولا۔۔ اور بازو پکڑ کر کارتک لے آیا۔۔

"رو روحان پلینز۔۔" حیا نے مزاحمت کی لیکن اگلے ہی پل روحان کی آنکھوں کی سختی دیکھ کر ڈرتی ڈرتی خود ہی کار میں بیٹھ گئی۔۔

" Good girl .."

روحان بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔

جبکہ حیا منہ موڑ گئی۔۔ لیکن روحان حیا کو نظر انداز کرتا کرتا چلانے لگ گیا۔۔

دلف اب پریشان بیٹھی تھی۔۔

اب سب یاد آرہا تھا۔۔ کل رات جب شاہ سے بات کی تھی تو کچھ دیر بعد روحان کی کال آئی تھی۔۔

"بھابھی۔۔"

آپ کی مدد چاہیے۔۔ "روحان نے سیدھے بات سٹارٹ کی۔۔

"جی بولیں بھائی۔" دلف بولی تھی۔۔

"بھابھی۔۔"

مجھے حیا کو اپنے ساتھ لے کر جانا ہے۔۔ اور اس کے لیے آپ کی مدد چاہیے۔۔ "روحان نے صاف بات کی۔۔

یہ سن کر دلف حیرت انگیز طور پر ششدر رہ گئی۔۔

"یہ کیا بول رہے آپ؟؟" دلف بولی تھی۔۔

"میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی کہ آپ سمجھنا سکیں۔۔ دیکھیں۔۔ حیا سے مکمل بہت پیار کرتا ہوں۔ اور آپ جانتی ہیں کہ یہ الزام جھوٹ ہے۔۔ لیکن کوئی میرے پاس اس بات کہ ثبوت نہیں۔ اور انکل چاہتے ہیں کہ میں حیا کو چھوڑ دوں لیکن یہ میرے جیتے جی ممکن نہیں۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ حیا کو میرے پاس لائیں۔۔ پھر میں سب ٹھیک کر لوں گا۔۔" روحان ساری بات بتا گیا تھا۔۔ جسے سن کر دلف دل سے راضی ہو گئی تھی۔۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن کیسے؟؟" دلف نے پوچھا۔۔

روحان مسکرا دیا۔۔

"آپ کو کل اسے کیفے لے کر آنا ہو گا۔۔ بس اگے میں خود دیکھ لوں گا۔۔" روحان پلان تیار کرتا بولا۔۔

دلف مان گئی آخر اپنی دوست کی خوشی کے لیے اتنا خطرہ تو مول لے سکتی تھی۔۔

"او کے ٹھیک ہے۔" دلف ڈن کرتی بولی۔۔ اور روحان کال کاٹ گیا۔۔

دلف نے اب سب کر تو لیا تھا لیکن گھر جا کر کیا بولے گی جب سب پوچھے گے۔۔

"ہاں تو بول دوں گی حیا اپنے شوہر کے ساتھ چلی گئی۔۔" دلف نے آخر بہانہ سوچ لیا۔۔ لیکن جھوٹ تھا اس پر نادم بھی تھی۔۔ لیکن اس کی نیت تو ٹھیک تھی۔۔

"لو پکڑو۔۔ کھاؤ مرو۔ اور اپنی میل لمبی زبان کو بند رکھو۔۔" شیریں نے جوس اور ساتھ میں فاسٹ فوڈ لا کر دیا تھا۔۔ اور غصے سے ماہی کو دیا۔۔ ماہی غصہ کو نظر انداز کرتی کھانے میں مشغول تھی۔۔

جبکہ شیریں تپ کر دیکھتا کارسٹارٹ کر گیا۔۔

"ڈھیٹ۔۔۔"

اتنی مروت نہیں ہے کہ کسی سے جھوٹے منہ پوچھ لے۔۔ "شیریں بولا۔۔

ماہی کھاتی ہوئی رکی۔۔

"کیوں پوچھوں؟؟ میں مروت کو نہیں دیکھتی۔۔ اب بندہ ایسے تو دے دو کے خود بھوکا ہی رہ جائے۔۔ اور میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں۔۔ اپنی یہ بھوک نظر میرے کھانے سے پرے رکھو۔۔" ماہی آنکھیں دکھا کر پھر سے کھانے میں لگ گئی جبکہ شیریں افسوس کرتا رہ گیا۔۔

"یہ آپ اچھا نہیں کر رہے۔۔" حیا مسلسل خاموشی سے تنگ آ کر بولی۔۔ روحان نے غصے سے دیکھا۔۔

"میں اچھا بن کر کیا کمالیا؟؟؟ آپ برا بن کر بھی دیکھ لیتا ہوں۔۔" روحان ایک نظر حیا کو دیکھ کر بولا۔ حیا کانپ گئی۔۔ روحان کہ لہجہ سب بدلہ ہوا تھا۔۔

"آپ کیسے کر سکتے ہیں ایسے؟؟؟" حیا آنسو بھا کر بولی۔۔

روحان حیا کے آنسو دیکھ کر نظر چرا گیا۔۔ اور ٹیٹھو دیا۔۔ جسے حیا نے غصے سے پکڑ کر پرے کیا۔۔

روحان نے پھر سے دیا اور حیا نے یہی کام کیا۔۔ روحان نے تیسری دفعہ دیا۔۔ اور حیا نے بے اختیار ناں پھینکا۔۔ روحان کا روک گیا۔۔

"دیکھو حیا۔۔

میں اور کچھ نہیں چاہتا۔۔ بس اتنا چاہتا ہوں کہ تم سمجھو مجھے۔۔ سب نہیں سمجھ رہے لیکن اس وقت میں میری حالت ایسی ہے کہ میں کچھ بھی کر سکتا ہوں کچھ بھی۔ اس لیے کوئی فضول بات یا حرکت مت کرنا۔۔ ورنہ میری نرمی ختم ہونے میں ایک لمحہ لگے گا۔" روحان حیا کا ہاتھ پکڑ کر آہستہ آہستہ نرم لہجہ میں بولا۔۔

حیا بھی اب ٹھیک ہو رہی تھی لقلے ایک ڈر تھا۔۔

"دکھیں روحان۔۔"

میں آپ کے ساتھ ہوں ہمیشہ۔۔ پر۔۔ "حیا آہستہ بول رہی تھی جب روحان کی آنکھوں میں غصہ دیکھا۔۔
"پر کیا؟؟؟" روحان غصے سے بولا۔۔

حیا جو روحان کہ نرم لہجہ دیکھ کر بات کرنا چاہ رہی تھی پھر سے سہم گئی۔۔

"میری بات سمجھ نہیں آتی؟؟ مجھے مجبور مت کرو کہ سختی کروں۔۔ چپ چاپ میرے ساتھ رہو۔۔" روحان
آخری بات کرتا پھر سے کارسٹارٹ کر گیا۔۔ جبکہ حیا منہ نیچے کیے آنسو بہا رہی تھی۔۔ توہان انجان بنا رہا۔۔

شیری گھر پہنچا۔۔

اور ماہی سے کوئی بات ناں کی۔۔ اور چپ چاپ اندر چلا گیا۔۔

"یہ کیا تھا؟؟"

حد ہے بھی اتنا کچھ میں نے کی کر یہ کیا سمجھ رہا ہے کہ ساری تعریف لے جائے گا۔۔

ایسا نہیں ہو گا۔۔ شیری دشمن۔۔ ایسی کی تیسری۔۔ آرہی ہیں میں۔۔ "ماہی جلدی سے کار سے نکلتی پیچھے بھاگی
تھی۔۔

شیری ناک کرتا شاہ عالم کے کمرے میں گیا۔

"السلام علیکم۔"

بابا۔ آپ سے بات کرنی۔۔۔ یے "شیری پاس بیٹھ کر بولا۔

"والسلام۔"

خیر تو یے؟ کیا ہوا؟ "شاہ عالم نے شیری کی شکل دیکھ کر پوچھا۔

"بابا۔"

اس دن جو اس لڑکی نے کہا۔۔۔ "شیری بات بتا رہا تھا جب ماہی وہاں ٹپک پڑی۔"

"واہ واہ۔"

کتنے چالاک ہو تم۔۔۔

اتنا بھی کیا بندہ؟ کیا سب کچھ میں نے اور نام تمہارا۔۔۔ ایسا نہیں ہونے دوں گی میں۔۔۔ "ماہی غصے سے بولتی اندر آگئی۔"

شاہ عالم نے حیرت سے دیکھا۔۔۔ جبکہ شیری نے غصے سے۔۔۔

"کیا ہوا؟؟ کس کی بات کر رہی ہو بیٹا؟" شاہ عالم نے پوچھا۔

"بابا۔۔ ایک نمبر کی پاگل ہے یہ۔۔ فضول بھی۔" شیریں بولا۔

"ہاں تم تو جیسے کم ہونا۔۔ بڑے اے۔۔" ماہی منہ بنا کر بولی۔

شاہ اکم ہنس دیے۔

"اب لڑنا ختم کرو۔۔ اور بات بتاؤ۔۔" شاہ عالم نے کہا۔

"انکل میں بتاتی ہوں۔۔ ساری بات۔۔" ماہی جلدی سے بولی۔

"بابا۔۔ میں بتاتا ہوں۔۔" شیریں بولا۔

"چپ کرو تم۔۔"

میں بتا رہی ہوں ناں۔۔" ماہی غصے سے۔۔ بولی۔

"تم چپ رہو سمجھی۔۔ میں بول رہا ہوں۔۔" شیریں بھی شروع ہو گیا۔۔ کوہی ماہی بولتی کہ اس نے بتانا ہے تو کبھی شیریں۔۔

شاہ عالم دونوں کی لڑائی سے تنگ آگے۔

"بس خاموش۔۔"

کوئی کچھ نہیں بولے گا۔۔" شاہ عالم نے اونچی آواز میں کہا۔

دونوں چپ ہو گے۔۔

"غضب ہو گیا۔۔ کوئی عقل ہے تم لوگوں میں۔۔ ماہی پوچلو نیچی ہے لیکن تم شیریں؟؟ کب سمجھدار بنو گے آخر؟؟" شاہ عالم نے سختی سے کہا۔۔ شیریں بیچارہ دیکھتا رہ گیا جبکہ ماہی مزے سے معصوم شکل بنا گئی۔۔

"بابا۔۔"

آپ۔ "شیریں اپنی بات کرنے لگا لٹکس شاہ عالم نے چپ کروادیا۔۔

"ماہی بتاؤ۔۔ کیا بات ہے؟" شاہ عالم نے پوچھا۔۔ ماہی نے گردن اکڑا کر شیریں کو دیکھا۔۔

جس پر شیریں جل گیا۔۔

"انکل۔۔ مکن آج اس لڑکی کی رپورٹ لے کر ہو سپٹل گئی تھی۔۔۔۔۔" ماہی نے ساری بات بتادی۔۔ جسے سن کر شاہ عالم کے چہرے پر سختی اور غصہ جھٹھ گیا۔۔ اور ضبط سے چہرہ لال ہو گیا۔۔ شیریں سر جھکا کر بس خاموش بات سن تھا تھا۔۔ اگر کچھ بولتا تو اپنی شامت آتی۔۔ اس لیے چپ رہنا بہتر تھا۔

"ہمم۔۔ اب تم لوگ جاؤ۔۔" ساری بقت سن کر شاہ عالم بولے۔ اور ماہی چپ چاپ اٹھ کر باہر آ گئی۔

"تم سے تو میں پوچھ لوں گا۔۔" شیریں غصے سے بول کر اپنو کمرے میں چلا گیا۔۔

"پوچھ لو۔۔ ادھر ہی ہوں۔۔" ماہی منہ بناتی دلف کی جانب چل دی۔

لیکن رات ہو رہی تھی اس لیے کچھ سوچ کر اپنا رخ اپنے کمرے کی جانب کر گئی جو مہمان خصوصی کے لیے تھا

--

*****،*****

شاہ گھر آگیا۔۔ سب سوچکے تھے شاید۔۔ خاموشی تھی۔ اس لیے شاہ نے آہٹ ناں کی۔۔ اور دبے پاؤں اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔۔

آہستہ سے دروازہ کھولا۔۔

اور گہرا سانس لیا۔۔

لقلس سامنے ہی بیڈ پر گہری نیند میں سوئی ہوئی دلف کو دیکھ کر ستوتھکن ختم ہو چکی تھی۔۔

چہرے پر مسکراہٹ لیے اندر آیا اور آرام سے دروازہ بند کرتا آگیا۔۔

کچھ پل دلف کے پاس بیٹھا۔۔

"اف۔۔ ادھر میں بے چین ہوں۔۔ اور ایک ادھر ہے کہ کس طرح گہری نیند میں ہے یہ۔۔" شاہ اہ بھر کر رہ

گیا۔۔ پھر آہستہ سے دلف پر جھکا اور ماتھا چوم کیا۔۔

"میری معصوم بیگم۔۔" شاہ مسکرا دیا۔۔ اور آہستہ آہستہ چلتا ڈریس لے کر واشروم گھس گیا۔۔

روحان حیا کو دوسرے فلیٹ میں لے کر آگیا تھا۔ جو خاص حیا کے لیے اس نے لیے تھا۔۔۔
حیا ابھی تک منہ بنا کر بیٹھی تھی۔۔

"اب منہ بنا کر بیٹھنا ہے کہ کچھ کھانا بھی ہے؟؟" روحان چڑ کر بولا۔۔

حیا کہ یوں چپ بیٹھنا غصہ دلا رہا تھا۔۔

"م مجھے بھوک نہیں۔۔" حیا نے کہا۔۔

روحان قدم اٹھاتا آگے آیا۔۔ اور حیا کو بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچ گیا۔۔

حیا روحان کے سینے سے جا لگی تھی۔ اوپر سے روحان نے حیا کی کمر کے گرد اپنے بازو پھیلا کر مزید قریب کر لیا تھا
۔۔

اب حیا کو سارا رونادھونا بھول گیا تھا۔۔

روحان حیا کے چہرے کو اوپر کر کے غور سے دیکھنے لگ گیا۔۔

"بھوک تو میری بھی اڑ گئی ہے تمہیں اپنے پاس پا کر۔۔ تو کیا خیال ہے پھر؟؟" روحان نرمی سے بولتا حیا کی
بولتی بند کر گیا۔۔

"نن نہیں۔۔"

م مع میں۔۔ کھانا کھالوں گی۔۔ "حیا جلدی سے بولی۔۔ اور روحان کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔۔"

"مجھے تو بھوک ہے۔۔ لیکن میری بھوک اب تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔ بہت تھک چکا ہوں حیا۔۔ بہت۔۔ اب مزید کچھ بھی دیکھنے کی ہمت نہیں۔۔ اور ناں تم سے دور جانے کی۔۔ میری مجبوری کو سمجھو حیا میری حالت کو سمجھو۔۔ مجھے سمجھو۔۔" روحان حیا کی آنکھوں میں دیکھتا جرب سے بولا۔۔

حیا روحان کی آنکھوں کی بے تاب نادیکھ سکی اور سر جھکا گئی۔۔ روحان نے حیا کہ نازک ہاتھ پکڑا اور اپنے دل پر رکھا۔۔

" Just feel it ...

میرے دل کو محسوس کرو۔۔ کبھی کسی لڑکی کی چاہ نہیں کی۔۔ اور جس کی چاہ کی اس سے نکاح کیا۔۔ سنو میرے دل کی بات۔۔ بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں پر نہیں کہہ سکتا۔۔ بولنے جو بہت کچھ ہے لیکن لفظ نہیں ہیں۔۔ "روحان حیا کے کان میں سرگوشی کرتا بول رہا تھا اور حیا کے لیے یہ سب بہت اچھا لگ رہا تھا روحان کی باتیں اسکے دل کو دھڑکا رہی تھیں۔۔ آنکھیں بند کیے وہ آسانی سے روحان کی تیز رفتار دھڑکن کو محسوس کر رہی تھی۔۔

روحان حیا کے چہرے کو پر سکون دیکھتا خود بھی پر سکون ہو رہا تھا۔۔ اور آہستہ سے حیا کو خود کے قریب کرتا نرمی سے حیا کو پہلی دفعہ چھو آ تھا۔۔ ماتھے پر بوسہ دیا۔۔

"تمہاری عزت میری عزت ہے۔۔" روحان جھک کر بولا۔۔ اور ساتھ ہی حیا کے لبوں پر جھکا۔۔ حیا کی سانس رک گئی تھی۔۔ دل تھا کہ ابھی باہر آجائے گا۔۔ روحان آخر حیا کی حالت پر ترس کھاتا اپنی گرفت نرم کر گیا۔۔

"جانتا ہوں۔۔ مجھے حق ہے۔۔ لیکن میں چاہتا ہوں تم یہ حق خود اپنی مرضی سے اپنی خوشی سے مجھے دو۔۔ میں انتظار کروں گا۔۔" روحان مسکرا کر کہتا حیا سے فاصلے پر ہوا۔۔

حیا شرم سے نظر نہیں اٹھا پارہی تھی۔۔

"کہتے ہیں لڑکی کی خاموشی اس کی ہاں ہوتی ہے۔۔ تو میں بھی یہی سمجھوں؟؟" روحان پھر سے پاس اتا بولا۔۔ جبکہ حیا بھاگ کر دور ہوئی۔۔

"نن نہیں۔۔ م م مجھ مجھے بھوک لگی ہے۔۔" حیا جلدی سے جان چھرا کر بھاگی تھی۔۔

جبکہ روحان کہ قہقہہ گونجا تھا۔۔

آج اتنے دن بعد وہ ہنستا تھا۔۔

حیا بھی تھی جو اس کی ساری کمی کو پورا کر سکتی تھی۔۔۔

حیا جلدی جلدی کھانا کھا رہی تھی۔۔ جب روحان نے ہاتھ پکڑا۔۔

"آہستہ۔۔" روحان نے کہا۔۔

حیا کی بھوک تو پہلے ہی اڑ گئی ٹھگی بس اپنی گھبراہٹ کے لیے کھا رہی تھی اس لیے رک گئی۔۔ جبکہ روحان ہنس دیا۔۔۔ حیا نظر چراگئی ورنہ اس کے لیے مشکل تھا کہ روحان کی مسکراہٹ سے نظر پھیر سکتی۔۔

روشا بھوک پیاسی ابھی تک بندھے ہاتھوں سے بیڈ پر پڑی تھی۔۔ اوپر سے روحان کے تھپڑ کہ اثر ابھی تک موجود تھا۔۔۔ روشا بہت نازوں سے پلی تھی روحان کہ ایک تھپڑ ہی اس کے لیے بہت تھا۔۔ گال پر ابھی تک گہرا نشان تھا۔ اور بخار بھی چڑھ چکا تھا۔۔۔

روحان صبح کے بعد اسے نظر ناں آیا۔۔۔

اب روشا کو رہ رہ کر اپنی حالت پر دکھ ہو رہا تھا۔۔

چینچ چنچ کر اب گلا بھی بیٹھ چکا تھا۔۔۔

جسم تھا کہ جس میں ہمت باقی ناں رہی تھی۔۔

"روحان شاہ!!"

تم سے اس سب کا ایک ایک بات کا بدلہ لوں گی میں۔۔ میرے ڈیڈ کو ایک بار پتہ چل جائے تب دیکھنا تم خود

میرے پاؤں میں اوگے۔۔۔ "روشا نفرت سے روحان کو تصور میں بولی۔۔۔

رسی جل گئی تھی لیکن بل نہیں گیا تھا۔۔۔

اتنی حالت خراب ہونے پر بھی روشا مجال ہے جو کوئی اپنی غلطی کو مانی ہو۔۔ لیکن روحان کو کونسا پرواہ تھی اس کی

--

"مڑ جائے اچھا ہے۔ ورنہ میں خود اس گند کو مردوں گا۔" شاہ کے بار بار کہنے پر روحان نے غصے سے کہا تھا اور شاہ کو مجبور جانا پڑا وہاں سے۔۔

اور جاتے ہی روحان مزدلفا سے مل کر حیا کو اپنے پاس لے گیا تھا۔۔ لیکن ابھی تک سب اس بات سے ناواقف تھے۔۔

روشا آخر تھک ہار کر پھر سے بے ہوش ہو گئی تھی۔۔

کھانا مشکل سے اندر دھکیل رہی تھی۔۔ روحان کی نظر حیا پر ہی تھی۔۔ لیکن پھر بھی جان کر کھانا کھاتا رہا۔۔

"بہت کمزور ہو گئی ہو۔" روحان حیا کی جانب اپنی کرسی کرتا بولا۔۔

حیا ہوش میں آئی جو کب سے کچھ دیر پہلے والے منظر میں کھوئی ہوئی تھی۔۔

"نہ نہیں تو۔۔" حیا جلدی سے بولی۔۔

روحان مسکرا دیا۔۔ جس سے اس کے سفید چہرے پر ڈمپل نمایاں ہوا۔۔ حیا بے اختیار دیکھتی چلی گئی۔۔

"اف ایسے دیکھو گی تو میں کیسے تم سے دور رہ پاؤں گا مسز۔۔" روحان بو جھل لہجہ میں بولا۔۔

حیا نے گڑبڑ آ کر نظر پھیری۔۔ اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"کہاں جا رہی؟" روحان نے بازو سے پکڑ کر بیٹھا کر بولا۔۔

"وہ میں نے کھا لیا کھانا۔۔ اب میں سونے لگی۔۔" حیا جلدی سے بولی۔۔

روحان نے حیا کے چہرے پر شرم کے کئی رنگ دکھے۔۔

"تو چلو پھر اچھی بیوی بن کر یہ برتن بھی دھو کر رکھ دو۔۔" روحان مزے سے دیکھتا بولا۔۔

روحان کئی بات پر حیا کا منہ کھل گیا۔۔

"م میں کیسے؟؟" حیا حیران ہوتی بولی۔۔

"کیوں برتن دھونا کونسا مشکل ہے؟؟" روحان حیا سے زیادہ حیران ہوا تھا۔۔

"ن نہیں۔۔

وہ اصل میں مجھے نہیں اتے ٹھیک سے دھونے۔۔" حیا شرمندہ ہوتی بولی۔۔

روحان حیا کو دیکھ کر مسکرا دیا۔۔

"اوہ۔۔ تو مطلب بس زبان چلانا آتی ہے۔۔ یا بلا وجہ لڑائی کرنا۔۔" روحان جھک کر حیا کو دیکھتا بولا۔۔

حیا نے سر جھکا لیا۔۔

"او کے او کے۔۔

ٹھیک ہے۔۔ میں ہوں ناں۔۔ چلو آ جاؤ۔۔ میں آج سے تمہیں بتاتا ہوں کیسے برتن دھوتے ہیں۔۔ "روحان حیا کا ہاتھ پکڑ کر کچن کی جانب چلتا بولا۔۔
حیا حیران ہو گئی۔۔

"آپ کو کیسے اتے یہ کام؟" حیا بولی۔۔

روحان مسکراہٹ دبا گیا۔۔

"اپنے بھیا سے پوچھنا۔ مجھ سے زیادہ وہ اس سب میں ماہر ہے۔۔ "روحان آنکھ دبا کر بولا۔۔ جبکہ حیا ہڑبڑ آ گئی

--

روحان سائل پاس کرتا اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کرنے لگا۔۔

حیا غور سے دیکھ رہی تھی۔۔

روحان نے پلیٹ پکڑی اور پانی سے بگھودی اور پھر سینچ پر تھوڑا میکس لگایا۔۔ اور پلیٹ پھر اسے اچھے سے پھیرا

--

"دیکھو۔۔ ایسے تھوڑا زور سے پھروں گی تو یہ اچھے صاف ہو جائے گی۔۔ "روحان بڑی امی کئی طرح سمجھا

رہا تھا۔۔

حیا مزے سے دیکھ رہی تھی۔۔

روحان ایک نظر حیا پر ڈال کر پلٹ کر پانی دھوتا سائیڈ پر پڑے ٹول سے صاف کرتا رکھ گیا۔۔

"چلو اب یہ تم دھو کر دکھاؤ۔۔" روحان دوسری پلیٹ کئی طرف اشارہ کرتا بولا۔۔

حیا ہنسی دبا کر پلیٹ کو پکڑ کر بیسن کے پاس آئی۔۔

اور جیسے روحان نے بتایا تھا ویسے ہی کیا۔۔

روحان ایک جانب کھڑا غور سے حیا کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔ اب روحان کا غصہ، چڑچڑ آپن سب ختم ہو چکا تھا

--

حیا دھو کر واپس رکھنے لگی جب روحان نے بڑھ کر حیا کے پیچھے سے حیا کے ہاتھ کو پکڑا۔۔ حیا گھبرا کر دور ہونے لگی لیکن روحان کے بازو ہونے کی وجہ سے کہیں بھی نہیں جاسکتی تھی۔۔

"کتنی نکمی ہو یا رتم۔۔ ایک پلیٹ نہیں دھو سکی۔۔" روحان افسوس سے کہتا حیا کے ہاتھ سے پلیٹ لے کر پھر سے سپنج لیا۔۔

"یہ پکڑو۔ اور ایسے پھرو۔۔" اپنے ہاتھ سے حیا کے ہاتھوں میں سپنج دیے روحان پلیٹ پر پھیرتا بولا۔۔۔ حیا سانس روکے کھڑی تھی۔۔ روحان خود ہی حیا کے ہاتھوں سے پلیٹ کو پانی سے دھوتا واپس رکھ گیا۔۔

آخر پلیٹ رکھنے پر حیا نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

"بس اب میں جاؤں؟؟" حیا آنکھیں ادھر ادھر کرتی بولی۔۔

جبکہ روحان اب تھوڑا فاصلہ پر کھڑا بغور حیا کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ اور پھر خود ہی مسکرا کر اگے آکر حیا کے ہاتھوں کو پکڑ کر صابن لگا کر دھونے لگ گیا۔

حیا خاموشی سے دھڑکتے دل کے ساتھ روحان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"I know ..

بہت مشکل ہے یہ سب تمہرے لیے۔۔

لیکن حیا میں نے ہمیشہ سے ایسی بیوی کاھی سوچا ہے جو اپنے ہاتھ سے میرے گھر کو بنائے۔۔ میرے سب کام خود سے کرے۔۔ "روحان حیا کے ہاتھ اچھے سے اپنے رومال سے صاف کرتا بول رہا تھا جبکہ حیا بس دیکھ رہی تھی اور سن رہی تھی۔۔

"کچھ بھی سمجھو لیکن مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے کہ میرے کام کوئی اور کرے جبکہ میرے پاس ایک عدد اتنی پیاری بیوی ہو۔۔ "روحان ایک نظر حیا کے چہرے کو دیکھ کر بولا۔۔ اور آخر میں شوخ ہوا تھا۔۔ حیا شرمائی۔۔ حیا کئی اس حرکت کر روحان مسکرا دیا۔۔

"آجاؤ ہمارا کمرہ دکھاؤں۔۔ "روحان حیا کو ساتھ لگا کر چلتا بولا۔۔

"ہمارا کمرہ "سن کر حیا نے حیرت سے دیکھا۔۔

"مجھے الگ کمرہ میں رہنا ہے۔ "حیا غصے لیکن آہستہ سے بولی۔۔

روحان نے ایک نظر دیکھا۔۔

"وہ کیا ہے ناں۔۔ اس فلیٹ میں بس ایک ہی کمرہ ہے۔۔ تو مجبوری ہے مسز۔۔" روحان نے شرارت سے بولتا
حیا کو دیکھا۔۔

حیا گھبرا کر دور ہوئی۔۔

"م میں یہاں باہر سولوں گی۔۔" حیا جلدی سے بولی۔۔۔
روحان ہنسی دبا گیا۔۔

"تم بیوی ہو میری۔۔ اور s مجھے کس بات کا ڈر۔۔" روحان حیا کو دیکھ کر بولا۔۔ لیکن حیا پھر سے تھوڑا پیچھے
ہوئی۔۔

اب کیا کہتی سارا ڈر ہی روحان کے ہونے کا تھا۔

"حیا!!"

ادھر او۔۔" روحان بظاہر سختی سے بولا۔۔

حیا غصے سے ڈرتی جلدی سے پاس آئی۔۔

روحان نے بڑھ کر کمر میں ہاتھ ہاتھ ڈالا اور حیا کو نزدیک کیا۔۔

"میری جان کو مجھ سے ڈر لگ رہا ہے؟؟" روحان جھک کر حیا کے چہرے کے پاس ہو کر بولا۔۔

حیا گھبرا گئی۔۔ روحان مسکرا دیا۔۔ اور حیا کو ایسے ہی پکڑ کے کمرے میں لے آیا۔۔

کمرہ زیادہ بڑا ناں تھا تو چھوٹا بھی ناں۔ تھا۔۔ بڑے سائز کا بیڈ۔۔ ایک صوفہ، واشروم، الماری ٹیبل۔۔ اور دوسری ضرورت کی چیزیں۔۔

حیا نے ایک نظر کمرہ دیکھا۔۔ لیکن ایک بیڈ دیکھ کر منہ کھل تھا۔۔

"یہ تو ایک ہی بیڈ ہے۔۔۔" حیا بولی۔۔

"ہاں تو۔۔ اس میں کیا مسئلہ؟" روحان انجان بنتا بولا۔۔

حیا ہاتھوں کو مسل کر رہ گئی۔۔

"م مکن یہاں صوفہ مڑ سو جاؤں گی۔۔" حیا جلدی سے بولی۔۔ روحان نے ایک گھوری سے نوازا۔۔

"پھر سے فضول بات۔۔ ایسی بات کرو گی تو مجھے غصہ اے گا اور تم جانتی ہو پھر غصہ آگیا تو۔۔۔" روحان بولا

۔۔

حیا ڈر گئی۔۔

"س سوری۔۔" حیا جلدی سے بولی کہ کہیں سچ میں ہی ناں آجائے۔۔ روحان بے اختیار ہنس پڑا۔۔

حیا منہ بنا گئی۔۔

"او کے او کے۔۔۔"

تو پھر میری پیشکش کے بارے میں کیا سوچا میری جان نے؟؟ "روحان پیار سے بولتا حیا کے قریب ہوا۔۔ اب سہی طرح حیا پھنسی تھی۔۔

"ک کون سی؟؟" حیا گلاتر کرتی بولی۔۔

"۔۔ کہ کب تک یوں دور رہنا ہے؟" روحان نرم لہجہ میں حیا کے کان میں آہستہ سے بولا۔۔

حیا کو اپنی سانس رہتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

"وہ میں۔۔" حیا الفاظ ترتیب دے رہی تھی۔۔

"حیا!!۔۔۔" روحان نے بوجھل آواز میں حیا کو پکارا۔۔

حیا کئی دھڑکن تیز سے تیز تر ہو گئی تھی۔۔

"میری آنکھوں میں دیکھو۔۔" روحان اپنا چہرہ قریب لا کر آہستہ سے حیا کا چہرہ اوپر کرتا بولا۔۔

حیا ناچاہتے بھی دیکھنے لگ گئی۔۔

"تم مجھ سے پیار کرتی ہو حیا؟؟" روحان نے ایک مان سے پوچھا۔۔ حیا کو لگا جیسے روحان کے الفاظ میں کوئی جادو ہے جو اسے اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔۔

اسی لیے حیا بے اختیار ہاں میں سر ہلا گئی۔۔ روحان دل سے مسکرا اٹھا۔۔ اور بڑھ کر حیا کے ماتھے کو چوم لیا۔۔

حیا نے آنکھیں بند کیں۔۔

"سب کچھ بہت جلدی ہو آ۔۔ کبھی تم سے اپنے دل کئی بات نہیں بول سکا۔۔ لیکن آج میں کہنا نہیں چاہتا بلکہ اپنے پیار کا اظہار کرنا چاہتا ہوں حیا۔۔" روحان آہستہ آہستہ بولتا حیا کے قریب ہوا۔۔ اور حیا کو خود سے قریب تر کیا۔۔

"روحان۔۔۔" حیا مچلی تھی لیکن روحان کے پیار بھرے انداز سے کچھ کہہ ناں سکی۔۔

"You are just mine ..."

میں نہیں چاہتا کہ ہم ایک دوسرے سے مزید دور رہیں۔۔ یہ دوری ہمارے رشتے کو کمزور کرے گی۔۔ اور میں کبھی تمہیں خود سے دور نہیں ہونے دوں گا۔۔" روحان آہستہ آہستہ حیا کے حواس پر قابض ہو رہا تھا۔۔۔

حیا دل میں ایک خوف لیے تھی۔۔

لیکن روحان چاہتا تھا کہ آج وہ سارے خوف ختم کر دے۔۔

روحان نے نرمی سے حیا کو باہوں میں اٹھالیا۔۔ حیا آنکھیں بند کیے تھی۔۔

اور چلتا ہوا بیڈ تک آیا۔۔۔

"روحان۔۔۔" حیا آنکھیں کھولتی آہستہ سے احتجاج کرتی بولی۔۔

"بولو جانِ روحان۔۔" روحان بے خود ہوتا حیا کے چہرے کو دیکھتا بولا۔۔

"م مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔" حیا آخر بول دی۔۔

حیا کی بات پر روحان مسکرا دیا۔۔

"تمہارا ڈر ہی تو ختم کرنا چاہتا ہوں۔۔ میں چاہتا ہوں تم بس مجھے سوچو۔۔ تمہرے دل و دماغ میں میرے علاوہ کوئی ناں ہو۔۔" روحان پیار بھرے انداز میں بولتا حیا پر جھکتا گالوں پر لب رکھ کر بولا۔۔ حیا شرم سے لال ہو رہی تھی۔۔ روحان کی باتیں اور اس حد تک قربت اس کے حواس ختم کرنے کو کافی تھی۔۔

"تم بہت خوبصورت ہو میری جان۔۔" روحان مسکرا کر بولتا حیا کئی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔

حیا اپنی تعریف پر شرما گئی۔۔۔

روحان حیا کئی شرماہٹ پر دل بے قابو ہوتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔ اور جھک کر حیا کے لبوں پر قابض ہو گیا۔۔۔

حیا آنکھیں بند کیے روحان کئی شدت کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"اجازت ہے؟؟" روحان کان کئی لوچو متا بولا۔۔ حیا شرما کر روحان کے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔ جس پر روحان اندر تک سرشار ہو گیا تھا۔۔۔

"بھول جاؤ سب کو۔۔

بس اتنا یاد رکھو۔۔۔ یہاں صرف ہم دونوں ہیں۔۔۔ ایک دوسرے کے لیے۔۔۔

and I always Love you my love from my all hearts ... (٩)"

روحان حیا کو اپنی باہوں میں سمیٹتا محبت سے بولا۔۔ حیا پر سکون تھی۔۔ اور روحان کے گرد باہیں پھیلاتی خود کو روحان کے سپرد کر گئی تھی۔۔۔۔

ایک نئی زندگی کئی شروعات تھی جہاں ماضی کے سائے نہیں تھے جہاں بس روحان کی محبت تھی کر حیا کا یقین

شاہ فریش ہو کر بیڈ پر آیا اور ساتھ لیٹی اپنی بیوی کو دیکھا۔۔

"مسز شاہ۔۔" شاہ دلف کئی جانب جھک کر سرگوشی کرتا بولا۔۔

لیکن دلف نے کوئی جواب ناں دیا۔۔

شاہ دلف کے چہرے کو غور سے دیکھتا اس طرف سائیڈ کر تالیٹ گیا۔۔

دلف سوتے ہوئے کتنی حسین لگ رہی تھی کہ شاہ ہی جانتا تھا۔۔

"بہت مس کیا میں نے۔۔ بہت تڑپا ہوں" شاہ دلف کے چہرے پر اے بال پیچھے کرتا بولا۔۔

"کہا بھی تھا انتظار کرنا۔۔ لیکن یہ کیا۔۔" شاہ افسوس سے بولا۔۔

دلف کئی معصومیت پر شاہ کا دل کیا اسے اپنی پناہ میں لے لے۔۔ لیکن دلف تو جیسے کوئی نیند کئی گولی لے کر سوئی تھی۔۔

"یہاں میں اتنا تڑپ رہا ہوں اور محترمہ ہیں کہ کوئی فکر نہیں شوہر کی۔۔" شاہ جل کر دلف کو دیکھتا رہ گیا۔۔ اور خود بھی اگے بڑھ کر مزدلفا کو کھینچ کر پاس کیا۔۔

"اس نیند کی تو ایسی کی تھیں۔۔ کیسی لڑکی ہے یار۔۔ کونسا نشہ کرتی ہے آخر۔۔" شاہ منہ بنا کر دلف کے چہرے پر انگلی پھیرتا بولا۔۔ لیکن دلف تو بے ہوش تھی جیسے۔۔

آخر تنگ آ کر شاہ دلف پر جھکا۔۔۔

"اب دیکھتا ہوں کیسے نہیں اٹھتی تم۔" شاہ لب دبا کر کان میں بولا۔۔ اور ساتھ ہی دلف پر دباؤ ڈالتا گالوں پر لب رکھ دیے۔۔

دلف کو محسوس ہوا جیسے کوئی اس پر جھکا ہوا ہے اور پھر دباؤ کئی وجہ سے سانس رکتا محسوس ہوا۔۔ اور جلدی سے آنکھیں کھولی۔۔ لیکن شاہ کو خود پر جھکا پا کر گھبرا کر دور ہونے لگی لیکن شاہ تو جیسے آج سارے حساب کتاب پورے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

"ش شاہیر۔۔" دلف گھبراہٹ سے بولی۔۔

"شش۔۔

کب سے تڑپ رہا ہوں لیکن میری بیوی تو جیسے کوئی نشہ کر کے سوئی ہوئی تھی۔۔ کوئی فکر نہیں شوہر کی۔۔" شاہ منہ بنا کر بولا۔۔ لیکن ابھی تک دلف پر جھکا ہوا تھا پر دباؤ نہیں تھا۔۔

"وہ میں بس۔۔ آپ کاھی انتظار کر رہی تھی۔ بس ابھی 2 منٹ پہلے نیند آئی۔" دلف جلدی سے بولی۔۔ شاہ ہنس دیا۔۔

"محترمہ۔۔ مجھے اے ہوئے 20 منٹ ہو چکے۔۔ اور کب سے آپ کا سوکھا دیدار کر کر کے تھک گیا پھر سوچا کیوں ناں اپنا طریقہ سے اٹھالوں۔۔" شاہ شوخ ہوتا بولا۔۔

دلف شر مائی۔۔

"سوری۔۔" دلف بولی۔۔ اور بھاگنے کا دیکھنے لگ گئی۔۔

"اونہو۔۔۔۔۔"

بلکل نہیں سوچنا بھی مت۔۔

اب مزید انتظار نہیں کرنے والا میں۔۔ آج تو سب حساب برابر کرنے۔۔" شاہ لب دبا کر دلف کے کان میں بولا۔۔

دلف گھبرا کر اچھلی۔۔

شاہ نے دلف کے گرد بازو کر کے بھاگنے کے سارے رستے ختم کر دیے۔۔

"مز دلفا!!" شاہ جھک کر دلف کے چہرے پر لب رکھتا بولا۔۔

شاہ کئی آواز پر دلف کا دل کی رفتار تیز ہوئی تھی۔۔

"مجھے سمیٹ لو۔۔۔ سکون دو مجھے پلینز۔۔۔ میں کچھ پل کے لیے سب بھولنا چاہتا ہوں۔۔۔ بس چاہتا ہوں کہ اس وقت تم مجھے چاہو۔۔۔ میری محبت کو وصول کرو۔۔۔ اب یہ دوری نہیں۔۔۔" شاہ محبت سے بولتا دلف کے چہرے پر جگہ جگہ لب رکھتا بولا۔۔۔

دلف مزاحمت کر نہیں پار ہی تھی۔۔۔

"بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔ اتنا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ کبھی میرے پیار پر شک ناں کرنا۔۔۔ کبھی مجھ سے دور ناں ہونا۔۔۔ تم سے میں ہوں۔۔۔" شاہ بے خود ہوتا دلف کے ہونٹوں پر شدت سے جھک گیا۔۔۔ دلف کی سوچنے کی صلاحیت ختم ہو چکی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ آج چاہتا تھا کہ دلف اسے سمجھ جائے۔۔۔ اس کی محبت کو سمجھے۔۔۔ اب وہ بھی بے بس تھا۔۔۔

شاہ نے نرمی سے دلف کے وجود کو اپنی پناہ میں لیا تھا جیسے کوئی کانچ کی گڑیا ہو۔۔۔ دلف اس کے لیے نازک ہی تو تھی۔۔۔ دلف شرم سے سرخ ہوتی اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی۔۔۔ جبکہ شاہ مسکرا دیا۔۔۔ اور جھکتا گیا۔۔۔ اور دلف پر اپنی محبت کی بارش برسا دی۔۔۔

شیری سر کے نیچے بازو دیے گہری سوچ میں تھا۔۔۔

"یہ سب آخر کیوں ہوا؟؟؟ تو اس کا مطلب یہی ہے کہ روحان ٹھیک تھا۔۔۔ لیکن افسوس کسی نے بھی ان کی بات کا یقین نہیں کیا۔۔۔" شیری آخر سوچ کر بولا۔۔۔

"خیر یہ بات تو ماننی پڑے گی کہ اس چڑیل ماہی کی عقل وقت پڑ کام کر گئی۔۔" شیریں برا منہ بنا کر بولا۔۔
 اور پھر آج والا سین آنکھوں کے سامنے سے گھوم گیا۔۔ جب ماہی خوشی سے لپٹ گئی تھی۔۔
 "توبہ توبہ۔۔"

میں بھی کیا سوچ رہا ہوں۔۔ "شیریں جلدی سے اپنے خیال جھٹک کر اٹھ کر بیٹھتا بولا۔۔
 "اتنا بھی کیا بندہ۔۔ مانا خوشی تھی پر کچھ تو دیکھ لے۔۔" شیریں بری شکل بنا کر بولا۔۔ کیونکہ جب ماہی نے اسے
 ہگ کیا تھا تب ڈاکٹر نے شرارت سے دیکھا تھا۔۔ جس سے شیریں شرم سے پانی پانی ہو گیا تھا۔۔
 "پتہ نہیں کیا سوچا ہو گا انہوں نے بھی۔۔ لیکن اس لڑکی کو نا تو عقل ہے ناھی تمیز۔۔" شیریں تپ کر بولا
 ۔۔ لیکن پھر خودھی حیران ہوا۔۔

"یہ میں کیوں سوچ رہا ہوں اس کو آخر۔۔" شیریں پریشانی سے بولا۔۔ اور کمرے میں چکر لگانے لگ گیا۔۔
 "نہیں نہیں۔۔"

شہیر بیٹا۔۔

اس سے دور رہنا ہی عقل مندی ہے۔۔ ورنہ یہ دوفٹ کی لڑکی اچھی خاصی بینڈ بجا دے گی میری۔۔ اسے
 تھوڑی دیر کے لیے جھیلنا مشکل ہوتا ہے۔۔ "شیریں کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا تھا۔۔

اپنی دل کی حالت کو بار بار جھٹلا رہا تھا۔۔ لیکن کچھ تو تھا جو اسے ماہی جیسی الفت کے بارے میں سوچنے پر مجبور تھا

--

آخر تھک کر باہر نکل آیا۔ تاکہ کھلی ہوا میں بھلا سکے۔ لیکن کمرے سے آتی آواز نے اسے اپنی جانب مبذول کیا۔

ماہی سونے کو لیٹ گئی تھی۔ آج خوش تھی آخر حیا کا مسئلہ جو حل تھا۔

"اب بس۔۔ جلدی سے اپنی کا ولیمہ ہو جائے۔ تاکہ میں اپنی فراک پہن سکوں۔۔" ماہی خوشی سے بولی۔
اسے سب سے زیادہ فکر اپنی فراک کی تھی جو ولیمہ ناں ہونے کی وجہ سے ناں پہن سکی تھی۔
"شیری کا بچہ۔۔"

سمجھتا کیا ہے خود ہو۔۔ جب تک میں ہوں تیر کی طرح سیدھا کر کے جاؤں گی اس کو۔۔" ماہی آخر میں شیری کا تپا ہوا چہرہ سوچ کر بولی۔

"ویسے۔۔ اگر یہ میرا ہیرو بن جائے تو کتنا اچھا ہو گا ناں۔۔ سینڈ وچ بنانا اتا ہے تو ظاہر ہے اور بھی کافی کچھ اتا ہو گا اس کو۔۔ اور مزے کی بات پڑھائی سے اور دادی سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔۔" ماہی سوچوں میں گھیری بولی۔۔

"پر یہ کریلا ہی کیوں؟؟ شکل سے ہی بورنگ لگتا ہے۔۔ اور میں تو اپنے والے کا اتنا کچھ سوچا ہوا۔۔ وہ میری ہر بات مانے۔۔ مجھے دیکھ کر وہیں فلیٹ ہو جائے۔۔ اور تو اور روز روز اچھے اچھے کھانے بنا کر کھلائے۔۔" ماہی آنکھیں بند کیے اپنے شوہر کی خوبیاں گن رہی تھی۔

"ہاں سچ ایک چیز تو رہی گئی۔۔" ماہی فٹ سے کچھ یاد کرتی بولی۔۔۔

"میرے وہ جی، رومانٹک بھی ہوں ناں۔۔ خیر ناں بھی ہوئے تو میں خود ہو جایا کروں گی بھی شرم کر کر کے ایسے ہی رہ جاؤں کیا۔۔" ماہی شرمناک آخر میں اکڑ کر بولی۔۔

"اچھا دفعہ کرو۔۔ ابھی تو میری شادی اللہ جانے کب ہونی۔۔ میرے وہ جی پتہ نہیں پیدا بھی ہوئے کہ نہیں۔۔" ماہی برا منہ بنا کر بولی۔۔ اور جلدی سے لیٹ گئی۔۔

کمرے سے آتی آواز بند ہو گئی تھی۔۔

شیری ماہی کی ساری باتیں سن چکا تھا۔۔

ماہی کی باتوں پر اسے ہنسی رہی تھی۔۔

"تم سے جو شادی لرے گا سمجھ لو وہ اسی دنیا میں اپنے گناہوں کی سزا پالے گا۔" شیری ہنستا ہوا بولا۔۔ اور وہاں سے چلا گیا۔۔ لیکن اپنے بارے میں اچھے خیالات جان کر دل میں کچھ گڑبڑ ہوئی تھی۔۔

روحان کی صبح 4 بجے آنکھ کھل گئی تھی۔۔ حیا ابھی تک اس کی باہوں میں سکون سے سو رہی تھی۔۔ حیا کو سوتے ہوئے دیکھ کر روحان کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔۔ اور جھک کر ماتھا چوما۔۔

" Thanks a lot my love .."

روحان حیا کے چہرے کو غور سے دیکھتا آہستہ سے بولا۔۔ کہیں حیا کی نیند ناں خراب ہو جائے۔۔ اور اپنے ہاتھوں سے حیا کو اپنے پاس ہونے کا یقین کرنے لگ گیا۔۔

" تم سوچ نہیں سکتی میں کتنا خوش ہوں حیا۔۔ تم نے مجھے سب کچھ دے دیا ہے۔۔ ساری دنیا مل گئی ہے۔۔ "

روحان محبت سے بولتا حیا کے ایک ایک نقش پر لب رکھتا بولا۔۔

حیا کی اسی وقت کسی کے چھونے کی وجہ سے آنکھ کھل گئی۔۔ لیکن روحان کو جھکا دیکھ کر شرم سے لال ہو گئی۔۔

" Good morning my love.."

نئی زندگی کی پہلے صبح مبارک ہو۔۔ "روحان حیا کو کھینچ کر قریب کرتا بولا۔۔

" آپ کو بھی۔۔ "حیا آہستہ سے شرماتا کر بولی۔۔ حیا کی بات پر روحان مسکرا اٹھا۔۔

" بہت حسین لگ رہی ہو۔۔ "روحان حیا کے چہرے کو دیکھ کر بولا۔۔

روحان کی بات پر حیا کی مسکان گہری ہوئی۔۔

" جب تک مجھ میں۔۔ آخری سانس بھی ہے تب تک وعدہ کرتا ہوں تمہارے چہرے کی مسکراہٹ کبھی نہیں دور

ہوگی۔۔ "روحان محبت سے چور لہجہ میں بولا۔۔

جبکہ حیا خاموش بس آنکھیں بند کیے لیتی ہوئی تھی۔۔

"آنکھیں کھولو۔۔۔" روحان بولا۔۔

حیا نے ناں میں سر ہلا دیا۔۔

"سوچ لو پھر۔۔" روحان لب دبا کر ہنسی روک کر بولا۔۔

حیا نے پھر بھی ناں کھولی۔ تو روحان کے چہرے پر گہری سائل آگئی۔۔

اور جھک کر حیا کے چہرے پر شدت سے لب رکھنے لگ گیا۔۔

حیا گہرا کر آنکھیں کھول گئی۔۔ لیکن روحان آنکھ مار گیا۔۔ حیا کا منہ کھل گیا۔۔ روحان مزید جھک کر حیا کے لبوں پر قابض ہو چکا تھا۔۔ حیا ایک دفعہ پھر سے مدہوش ہو رہی تھی۔۔ روحان حیا میں بے خود ہوتا ایک بار پھر سے حیا کو اپنے رنگ میں رنگ رہا تھا۔۔۔

دلف کی آنکھ کھلی تو اپنے ساتھ لیٹے شاہ کو دیکھنے لگ گئی۔۔ شاہ کی محب سے دلف نکھر گئی تھی۔۔ بے شک شاہ نے دلف کی ایک نازک گڑیا کی طرح سمیٹا تھا۔۔ اس کی ایک ایک حرکت میں دلف کے لیے محبت ہی محبت تھی۔۔۔ دلف خود کو خوش قسمت سمجھ رہی تھی۔۔

"مجھے کبھی کسی نے پیار نہیں دیا۔۔ امی بھی ابو کے ڈر سے مجھے خود سے دور ہی رکھتی تھی۔۔ پھر دادی کی باتیں۔۔ لیکن شاہ نے محبت کا مان رکھا تھا۔۔ اور اتنا پیار دیا تھا جسے دلف کے لیے سمیٹنا مشکل تھا۔۔" یہ سوچ کر بھی

دلف کی آنکھوں میں آنسو آگے۔۔ شاہ جو جان بوجھ کر آنکھیں بند کیے ہوا تھا۔۔ دلف کیا حرکت کو دیکھ رہا تھا۔۔ آنسو دیکھ کر کھینچ کر زور سے خود میں بھینچ لیا۔۔

"میرے ہوتے ہوئے یہ آنسو کبھی نہیں انے چاہیے۔۔ ہاں اگر میں مر۔۔" شاہ آنسو صاف کرتا بول رہا تھا جب دلف نے جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

"فضول باتیں ناں کریں۔۔ اللہ آپ کو میری بھی عمر لگا دے۔۔" دلف پھوٹ کر روتی بولی۔۔ شاہ مسکرا دیا۔۔ اور دلف کو گلے لگا لیا۔۔

"غلطی سے بولا۔۔ بس ناں اب۔" شاہ کمر پر ہاتھ پھیر کر بولا۔۔

دلف آخر اپنا شوق پورا کر کے ہی دور ہٹی۔۔ لیکن شاہ نے پھر سے اپنے قریب کیا۔۔

"رونادھونا ادھر بھی ہو سکتا تھا۔۔ لیکن یہ دور جانے والا کام بہت غلط ہے۔۔" شاہ آنکھوں میں شرارت لیے بولا۔۔ دلف نے گڑبڑ آکر نظر پھیری۔۔ جس پر شاہ کی۔ ہنسی چھوٹ گئی۔۔

"اف ایک تو یہ تمہارا گھبرا کر نظر پھیرنا۔۔ قسم سے میرے ہوش اڑا دیتا ہے۔۔" شاہ دلف کے گال چوم کر بولا۔۔ جبکہ دلف اب بھاگتے کی تیاری میں تھی۔۔ لیکن شاہ جانتا تھا اس لیے دلف کو قابو کیے ہوئے تھا۔۔

"میری زندگی میں انے کا شکریہ۔۔" شاہ دلف کے بالوں میں چہرہ چھپا کر بولا۔۔ دلف سانس روکے تھی۔۔

"تم خوش ہونا میرے ساتھ؟؟" شاہ کچھ سوچ کر بولا۔۔

دلف نے حیرت سے دیکھا۔۔

"آپ نہیں جانتے میں نے ساری زندگی محرومی میں گزاری ہے۔۔ آپ واحد ہیں جس نے مجھے یہ یقین دلایا ہے کہ میں خوبصورت ہوں۔۔ میرے لیے یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ آپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں۔۔"

دلف آہستہ آہستہ بولتی اپنے دل کی بات بول گئی۔۔ لیکن خود ہی بات کا مطلب سمجھ کر شرم سے سرخ ہو گئی۔۔ دلف کا یہ اقرار شاہ کے لیے کسی خزانہ سے کم ناں تھا۔۔

"ابھی م نے میری محبت دیکھی کہاں ہے مسز شاہ۔۔" شاہ بوجھل آواز میں بولتا دلف کی گردن پر جھکا تھا۔۔ دلف کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔۔ شاہ کی شدتوں کو سہنا دلف کے لیے مشکل ہو۔ رہا تھا۔۔ لیکن اتنے مضبوط مرد کے سامنے وہ نازک جان کیا کر سکتی تھی۔۔

"ڈرو نہیں۔۔ میں ہوں ناں۔۔" شاہ دلف کی آنکھوں میں ڈر دیکھ کر محبت سے بولا۔۔ جس پڑ دلف پر سکون ہو گئی۔۔ اور شاہ پھر سے دلف کی خوشبو میں مدہوش ہوتا دلف کو باہوں میں لیتا جھک چکا تھا۔۔

"اماں!!"

کچھ چاہیے تو نہیں؟؟" پھوپھو ماہی کی دادی کے پاس بیٹھ کر پیار سے بولی۔۔

"نہیں۔۔ بس اب حمید اے تو میں واپس جاؤں۔۔" دادی سوچ کر بولی۔۔

پھوپھو کا منہ بن گیا۔۔

"ہائے اماں۔۔"

میں یہاں کونسا آپ کو تنگ کر کے رکھا ہوا؟؟ کچھ دیر آپ ادھر ہی رہیں۔۔" پھوپھو بولی۔۔

دادی آج کل بیٹی کے رویہ سے حیرت میں تھی۔۔

"وہ تو ٹھیک ہے پر ایسے بیٹی کے گھر رہنا اچھا نہیں لگتا۔۔" دادی بولی۔۔

"کیسی باتیں کرتی ہیں آپ۔۔ دیکھیں تو یہاں سب کتنا خیال رکھتے ہیں اور زارا کو دیکھیں کتنی خوش ہے آپ

کے ان سے۔۔" پھوپھو قہقہہ بیٹی کی طرف اشارہ کرتی بولی۔۔ جو ہر وقت نانی کے ساتھ رہتی۔۔

"زارا تو میری جان ہے۔۔" زارا کو پیار کرتے بولی۔۔

"ویسے اماں۔۔ آپ نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔" پھوپھو شکواہ کرتی بولی۔۔

اماں نے حیرت سے دیکھا۔۔

"کیوں کیا کر دیا؟" دادی بولی۔۔

"دیکھو اماں۔۔ آپ کا سب کچھ مجھ میں اور بھائی میں برابر کا تقسیم ہونا چاہیے پر آپ تو سارا سونا اور باقی سب

بھائی حمید کو دینے والی ہیں۔۔ یہ تو انصاف ناں ہوا۔" آخر کار پھوپھو اپنی اصل بات پر آگئی۔۔ جو کافی دن سے

بول ناں سکی تھی۔۔ لیکن آج اماں کی چوٹ ٹھیک تھی تو سوچا کیوں ناں موقع دیکھ کر بات کی جائے۔۔

بیٹی کی بات سن کر پریشان سی رہ گئی وہ کون سی زیور اور نا انصافی کی بات کر رہی تھی اسے نہیں پتہ تھا۔۔

"بیٹا کونسی نا انصافی کی میں نے اور کون سے زیور کی بات کر رہی ہو تم جو میں نے حمید کو دے دیا؟؟" دادی بولی۔

"اماں اب زیادہ بھولی تو مت بنو سب کچھ پتہ ہے مجھے۔ ماہی نے سب کچھ بتا دیا تھا مجھے لیکن میں سوچ رہی تھی کہ شاید آپ خود ہی انصاف کی بات کر لے اور مجھے نہ کہنا پڑے۔۔ لیکن آپ نے وہی کیا جو سب باقی بھی کرتے ہیں اپنی بیٹی کے ساتھ۔ صرف بیٹوں کو ہی حق دیتے ہیں بیٹی کا تو کوئی پتہ ہی نہیں ہوتا۔ بس جہیز کے نام پر دو تین چیزیں دیں اور جان چھڑالی آرام سے۔۔" پھوپھو منہ بنا کر افسوس سے بولی۔۔

بیٹی کی بات سن کر دادی ہکا بکارہ گئی کونسی انصاف کی بات کر رہی تھی آخر اور کونسا حق نہیں دیا تھا۔ اوپر سے یہ کہنا کہ اس نے بیٹی کو حق نہیں دیا زیادہ پریشان کن تھا۔۔ ہمیشہ سے جب سے اس کی شادی کی تھی تب سے لے کر آج تک ہمیشہ چھپا کر خالدہ سے کبھی پیسے تو کبھی گھر کی چیزیں دیا کرتی تھی۔۔ اور حمید سے بھی دلویا کرتی تھی یہی بات تھی کہ آج بیٹی اس حال میں تھی کہ اچھا خاصا گھر بنا چکی تھی۔۔ لیکن حمید کے گھر کے حالات نہ بدلے۔ بدلتے بھی کیسے؟ ماں نے ہمیشہ اپنی بیٹی کا ہی تو حق دیا تھا بیٹے اور بہو اور پوتیوں کو کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔۔ لیکن آج بیٹی کا اس طرح بات کرنا اور حق کی بات کرنا دل دکھا گیا تھا۔۔

"سکینہ!! تم بول رہی ہوں؟؟ آج تک ہمیشہ میں نے تمہیں کبھی بھی گھر آئیں خالی ہاتھ واپس نہیں جانے دیا۔ ہمیشہ کچھ نہ کچھ دیکھ کر ہی بھیجتی ہوں۔۔ اور کون سے زیور کی بات کر رہی ہوں؟ ایک ایک کر کے میں نے اپنا سارا زیور تو تمہیں دے چکی ہوں جب تمہارے حالات خراب ہوتے اور تم روتی دھوتی آتی تھی تو میں تمہیں اپنا ہی تو دیا کرتی تھی۔ میرے پاس باقی رہ گیا ہے جس کی تم بات کر رہی ہو؟" ماں دکھی ہوتی بولی۔۔ ماں کی بات پر سکینہ کو تھوڑی سی بھی غیرت یا شرمندگی محسوس نہ ہوئی اس کے مطابق ماہی سچی تھی اور وہ واقعی ہی اپنا چھپا ہوا زیور حمید کو دینا چاہتی تھی۔۔ اس لیے ابھی تک اپنی بات پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ لیکن ماں کی بات اور طنز کرنے سے غصے سے بولی۔۔

"ہاں تو اماں کون سی دولت دے دی؟ آخر مجھے اپ نے چند پیسے ہی تو دیے تھے جب میرے حالات خراب تھے۔۔ اور شادی بھی آپ نے کروائی تھی میری یہاں۔۔ اب آپ سے ناں مانگتی تو کس سے مانگتی؟؟" سکینہ بولی۔۔

بٹی کی بات پر چپ کر کے دیکھتی رہ گئی۔۔

شاہ اذان کی آواز پر اٹھا۔۔ اور دلف کو دیکھا جو مزے سے سو رہی تھی۔۔ لیکن سونے کا انداز آج بھی وہی تھی۔۔ ایک ہاتھ شاہ کے اوپر اور دوسرا بیڈ پر ایک ٹانگ شاہ کے اوپر تھی تو دوسری بیڈ سے نیچے۔۔

"اف۔۔ اس کے سونے کا طریقے کا بھی کچھ کرنا ہو گا اب۔۔" شاہ گہری نظر سے دیکھتا بولا۔۔ پر دلف کے چہرے پر نظر ڈال کر مسکرا دیا۔۔

"اف یہ معصومیت۔۔" شاہ بولتا دلف کے ماتھا چوم گیا۔۔ اور آہستہ سے اٹھ کر واشروم گھس گیا۔۔

شاہ اور لیا۔۔ باہر آیا تو ابھی تک دلف سو رہی تھی۔۔ یہ دیکھ کر شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔۔ اور بڑھ کر دلف کو باہوں میں اٹھالیا۔۔

دلف جو گہری نیند میں تھی۔۔ ڈر کر چیخ اٹھی لیکن بروقت شاہ نے ہاتھ سے منہ بند کیا۔۔

"کیا کر رہی ہو یہ۔۔" شاہ گھور کر بولا۔۔

دلف نے نیچے دیکھا اور پھر خود کو دیکھا۔۔

"یہ آپ نے اٹھایا کیوں ہے؟؟" دلف حیرت سے بولی۔۔

شاہ کی ہنسی نکل گئی۔۔

"وہ کیا ہے ناں کہ میں سوچ رہا تھا کہ تمہاری نیند ناں خراب ہو اس لیے اٹھا کر واشروم لے کر جا رہا ہوں۔۔"

شاہ مزے سے بولا۔۔ شاہ کی بات پر دلف کا منہ کھل گیا۔۔

"توبہ۔۔"

آپ کو شرم نہیں آتی۔۔" دلف سرخ ہوتی بولی۔۔ شاہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔

"ہاہا۔۔ اتنی بھولی کیوں ہو آخر۔۔" شاہ واشروم کا دروازہ ٹانگ سے کھول کر بولا۔

"یہ یہ آپ کیا کر رہے؟؟" دلف گھبرا کر بولی۔۔

"پتہ چل جائے گا۔۔" شاہ لب دبا کر بولا۔۔ اور دلف کو پتہ تب چلا جب شاہ نے اسے شاور کے نیچے کر کے اوپر سے شاور کھول دیا۔۔

دلف بھاگ کر سائیڈ پر ہوئی پر تب تک پانی سے بھیگ گئی تھی۔۔

"یہ کیا مذاق ہے؟" دلف غصے سے بولی۔۔

"میری مرضی۔۔ میری بیوی سو۔۔" شاہ دروازہ سے ٹیک لگا کر بولا۔۔

دلف گھور کر رہ گئی۔۔

"ویسے تم غصے میں زیادہ کیوٹ لگ رہی ہو۔۔" شاہ مسکرا کر بولا۔۔

دلف نے گھور کر دیکھا لیکن شاہ کی نظروں سے گھبرا کر نظر جھکا لی۔۔

شاہ دلف کے اس انداز پر مسکرا دیا۔۔ اور قدم اٹھاتا دلف کے قریب آیا۔۔ دلف گھبرا کر پیچھے ہوئی۔۔

"دور جانے والا کام نہیں مسز شاہ۔۔ پاس رہو چاہیے اس چھوٹی سی ناک پر غصہ ہی رکھو۔۔" شاہ دلف کی ناک کو دبا کر بولا۔۔

"وہ م میں نماز پڑھ لوں۔۔" دلف جلدی سے بولی۔۔

شاہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔ اور جھک کر دونوں گال پر پیار کرتا دور ہوا۔۔

"پڑھو۔۔ میں بھی جا رہا ہوں۔۔" شاہ مسکرا کر پیار سے بولا۔۔ لیکن شاہ کھولنا نہیں بھولا تھا۔۔ دلف جو شرمائے انجانے مکن شاہ کے نیچے ہی کھڑی تھی۔۔ اچانک پانی پڑنے پر ہوش میں آئی۔۔

"بہت برے ہیں آپ۔۔" دلف غصے سے بولی۔۔

"جیسا بھی ہوں اب تو مسز آپ کا ہی ہوں۔۔" شاہ دروازہ پر رک کر جواب دیتا بولا۔۔ دلف جواب سن کر زبان دانتوں میں دبا گئی۔۔ اس نے تو ایسے ہی کہا تھا پر شاہ تو سن چکا تھا۔۔ شاہ مسکراتا ہوا باہر چلا گیا۔۔

شاہ عالم ساری رات ٹھیک سے سوناں سکے تھے۔۔ فیصلہ کرنا بہت مشکل تھا۔۔

لیکن ایک بات تو اٹل تھی کہ روحان واقع بے گناہ تھا۔۔ لیکن کیسے وہ اس انجان لڑکی کی باتوں میں اگے آخر۔۔

شاید بیٹی کی محبت تھی کہ ایسی بات برداشت ناں ہوئی لڑکچھ سوچنا بھی گوارا ناں کیا۔۔ لیکن پھر شاہ لم دل سے شکر ادا کر رہے تھے کہ اللہ نے ان کی بیٹی کا گھر تباہ ہونے سے بچا لیا تھا۔۔ اگر وہ ایسے ہی غصے میں طلاق دلوا لیتے تو حیا کبھی ان کو معاف ناں کرتی۔۔ اور روحان؟؟ وہ غصے کا تیز تھا لیکن اس سب کے بعد نا جانے کیا کر بیٹھتا۔۔

لیکن شکر تھا کہ ایسی کوئی غلطی ناں ہو سکی۔۔ اور اللہ نے اپنا کرم کیا۔۔

ناشتہ میں سب تھے۔۔ لیکن حیا نہیں تھی۔۔

شیری کا دھیان سارا ماہی کی طرف تھا جو بغیر کسی کی پرواہ کیے بس کھانے

میں لگی تھی۔۔ کسی کا ہوش نہیں تھا۔۔ بس کھانے میں لگی تھی۔۔

شیری ناچاھتے ہوئے بھی رات کی باتوں پر توجہ دے رہا تھا لیکن ماہی کو دیکھ کر کانوں کو ہاتھ لگا رہا تھا۔۔

"میں کب سے الو کا پٹھان بن گیا ہوں جو اس چوہیا کو سوچ رہا ہوں۔۔ اللہ معاف کر دے۔۔ پلیز۔ مجھے اور کوئی سزا دے دینا گناہوں کی پر یہ افت نہیں۔۔" شیری جو س پکڑ کے توبہ کرتا دل میں بولا۔۔

تب تک شاہ اور دلف بھی آچکے تھے۔۔

"السلام علیکم بابا۔۔" شاہ مسکرا کر بولا۔۔ اور ساتھ ہی دلف کے لیے کرسی ٹھیک کی۔۔۔۔ جسے دیکھ کر شیری کھانس دیا۔۔

ماہی نے گھور کر شیری کو دیکھا۔۔

"جل رہیں لوگ۔۔" ماہی طنز کرتی بولی اور پھر سے پراٹھا میں لگ گئی۔۔

"ہاں جیسے کہ تم۔۔ مجھ سے جل جل کر کالی ہو گئی ہو۔" شیری بھی بدلہ پورا کرتا بولا۔۔

"جیسی بھی ہوں پھر بھی تم سے کافی حد تک اچھی اور پیاری ہوں۔۔" ماہی کسی بات کو خاطر میں ناں لاتی بولی۔۔

شیری کچھ بولتا لیکن پہلے ہی شاہ عالم بول اٹھے۔

"کب اے شاہ؟" شاہ عالم بولے۔۔

"بس بابا۔۔ رات آیا تھا۔۔ افس میں کام تھا کافی۔۔ ایک نیا پروجیکٹ آرہا ہے تو کس لیے۔۔" شاہ بات بٹاتے

بولے۔۔۔

"ٹھیک سے بول دیں کہ بھئی بھابھی کی یاد آرہی تھی تو ہم سے ملے بغیر چلے گے۔۔" شیریں شرارت سے بولا۔۔ دلف کا چہرہ شرم s سے سرخ ہوا تھا جو شاہ نے دیکھ لیا تھا۔۔ شاہ عالم نے گھور کر دیکھا شیریں نے وہیں زبان کو بریک لگالی۔ جبکہ ماہی مسکرا دی۔۔ جیسے بولی ہو "اچھا ہوا۔۔ یہی علاج ہے۔۔" شیریں ماہی کی سمانل پر جل کر رہ گیا۔۔

"یہ لڑکی دن بہ دن سارے گھر میں مشہور ہو رہی تھی اور اس کی وجہ سے بابا ڈانٹ دیتے۔۔"

"شاہ۔!!"

۔ کل شیریں اور ماہی بیٹا ایک ڈو کٹر کے پاس گئے تھے اس دن کی اس لڑکی کی رپورٹ لے کر۔ "شاہ عالم بات شروع کرتے بولے۔۔"

شاہ دھیان سے بات سن رہا تھا۔۔

"اور انہوں نے کہا ہے یہ جھوٹ موٹ کی رپورٹ ہے۔" شاہ عالم نے کہا۔۔

شاہ سن کر حیرت زدہ ہوا۔ اور وہی حال دلف کا تھا۔۔

پھر شاہ عالم s نے اری بات بتادی۔۔ جسے سن کر سکتے میں آگے۔۔

"بابا۔۔ میں پہلے ہی کہا تھا روحان ایسا کر ہی نہیں سکتا۔۔" شاہ خوشی سے بولا۔۔

"ہمم۔۔"

خیر اب ہمیں جلدی سے حیا کی رخصتی کرنی چاہیے اور تمہارا بھی ولیمہ۔۔ "شاہ عالم فیصلہ کن انداز میں بولے
 جس پر دلف جی ہٹھکے جو س چھوٹ گیا۔۔

"مسز۔۔ کیا ہوا؟" شاہ نے پریشانی سے پوچھا۔۔

"بیٹا؟؟؟ آپ ٹھیک ہو؟" شاہ عالم نے بھی پوچھا۔۔

"ج جی۔۔" دلف پریشان ہوتی بولی۔۔

"یہ حیا کہاں ہے؟! ابھی تک سو رہی ہے کیا؟؟؟" شاہ عالم نے حیا کو ناپا کر کہا۔۔

"بابا۔۔ حیا تورات بھی کمرے سے باہر نہیں آئی۔۔ مجھے لگا شاید سو رہی ہے۔۔" شیریں نے سوچ کر کہا۔۔

جبکہ دلف کے چہرہ اب فق ہو چکا تھا۔۔ اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے۔۔

"اوکے۔۔ آپ بیٹھیں۔۔ میں دیکھ کر اتا ہوں۔۔" شیریں اٹھ کر بولا۔

دلف پریشانی سے ہاتھ مسل رہی تھی۔۔

"وہ وہ حیا نہیں ہے۔۔" دلف سر جھکا کر بولی۔۔

سب نے حیرت سے دلف کو دیکھا۔۔

"کیوں کیا مطلب؟؟؟ کہاں گئی ہے حیا؟؟؟" شاہ نے حیران کن انداز میں پوچھا۔۔

دلف ماتھے پر آیا پسینا صاف کر رہی تھی۔۔

"بولو بھی بیٹا۔۔ کہاں ہے حیا؟" شاہ عالم بھی نرم لہجہ میں بولے۔۔

"وہ، ایکچولی۔۔۔"

حیا روحان بھائی کے ساتھ چلی گئی ہے۔۔ "دلف آخر ہمت کر کے سر جھکا کر بولی۔۔

دلف کی بات ناں تھی گویا کوئی بم تھا جو سب پر گرا تھا۔۔

"What...??"

شاہ اچھل کر بولا۔۔

اور یہی حال باقی کا بھی تھی۔۔۔

لیکن دلف خود کو آنے والے وقت کے لیے تیار کر چکی تھی۔۔۔

"Come on ...

اٹھ جاؤ جانم۔۔" روحان حیا کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولا۔۔

"نہیں کریں پلیز۔۔۔"

مجھے سونے دیں۔۔" حیا نیند میں بولی۔۔

حیا کی بات پر روحان مسکرا اٹھا۔

"نہیں سونا۔۔ اٹھو شاباش۔۔" روحان حیا کو کھینچ کر بولا۔

"نہیں کریں ناں پلینز۔۔ بس تھوڑی دیر۔۔ پکا اٹھ جاؤں گی۔۔" حیا نیند سے بھری آنکھیں کھول کر بولی۔
۔۔ جبکہ روحان حیا کی ایک نہیں سن رہا تھا۔

"No more ...

Get up my baby.."

روحان جھک کر حیا کے چہرے کو چوم کر بولا۔

"اف کیا ہے؟؟ سکون نہیں ہے؟؟ بندہ دو منٹ سکون لے رہا ہے اور دوسرے کو بھی رہنے دے۔۔" حیا تپ کر اٹھ کر بولی۔

روحان ہنسی ضبط کر گیا۔

"بلکل نہیں تم سو جاؤ گی تو مجھے سکون کیسے آے گا؟؟" روحان ڈھیٹ بنا بولا۔

ج کہ حیا غصے سے دیکھتی رہ گئی۔

"اف یہ میری نازک جان کا نازک غصہ۔۔" روحان مسکرا کر حیا کو قریب کرتا بولا۔

حیا بھاگ کر دور ہوئی۔

"اٹھ تو گئی ہوں۔۔" حیا جلدی سے بولی۔۔ جبکہ اس طرح کرنے پر روحان کی ہنسی نکل گئی۔۔

"او کے او کے۔۔" روحان ہاتھ کھڑے کرتا بولا۔۔

"چلو منہ ہاتھ دھو لو۔۔ شاور لو۔۔ پھر ناشتہ کرتے۔۔" روحان سائل پاس کرتا بولا۔۔ اور قدم اٹھاتا حیا کی طرف آیا۔۔ لیکن حیا بھاگ کر واشروم گھس گئی۔۔

روحان اس قدر تیزی پر ہنس دیا۔۔

"بھاگ لو۔۔ تمہارے سارے دروازے آجا کر مجھ پر بھی کھلنے ہیں سویٹ ہارٹ۔" روحان باہر سے آواز لگاتا چلا گیا۔۔ جبکہ حیا سانس نارمل کر رہی تھی۔۔

"ٹھہر کی۔۔" حیا تپ کر بولی۔۔

"بابا۔۔"

میں بات کرتا ہوں۔۔ "شاہیر شاہ عالم کی جانب دیکھ کر جلدی سے بولا۔۔ اور دلف کا بازو پکڑ کر روم میں لے گیا۔۔

جو بھی تھا لیکن سب کے سامنے اپنی بیوی کے ساتھ اس طرح غصے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

"کب گئی حیا؟؟؟" شاہ روم میں اکردروازہ لک کر کے مڑ کر بولا۔۔

"وہ کل۔۔" دلف زمین پر نظر گاڑھ کر بولی۔۔

"یہ تم کیا بول رہی ہو؟؟ کیسے چلی گئی؟" شاہ غصے سے بولا۔۔

"وہ روحان بھائی۔۔۔" دلف ڈر ڈر کر بولی۔۔

"کیا روحان؟؟ وہ یہاں آیا تھا؟ بولو؟" شاہ چیخ کر بولا۔۔

"نہیں۔۔ م میں کرح حیا باہر گئیں تھیں وہاں۔۔" دلف سر جھکا کر بولی۔۔

شاہ کا دل کیا اس بیوقوف کی عقل ٹھیک کرے۔۔ لیکن مجبور تھا۔۔

"یہ کیا کر دیا روحان۔۔۔"

سب ٹھیک کر رہا تھا ناں میں۔۔ لیکن یہ تم نے کیا کر دیا۔۔ "شاہ بیڈ پر بیٹھ کر سر تھام کر پریشانی سے بولا۔۔

بظاہر تو کوئی غلط بات ناں تھی لیکن اس طرح رخصتی سے پہلے روحان کا یوں لت جانا، لوگوں کو بات کرنے کا موقع دینے کے برابر تھا۔۔

دلف نادم ہوتی شاہ کے پاس آئی۔۔

"_سوری۔۔" دلف آنسو روک کر بولی۔۔

شاہ نے دلف کی آواز پر سر اٹھایا۔۔ اور دلف کو یوں نادم دیکھ کر کچھ حد تک خود پر قابو کیا۔۔

"ہمم۔۔ یہ آنسو نہیں پلینز۔۔۔ پہلے ہی بہت پریشان ہوں۔۔ اب تمہارے آنسو مزید میرے لئے پریشانی ہیں

۔۔" شاہ اٹھ کر دلف کے مقابل اکبر بولا۔۔ اور نرمی سے دلف کے آنسو صاف کیے۔۔

"آپ ناراض تو نہیں ہے نا؟؟ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔ وہ روحان بھائی نے کہا تھا۔۔ لڑ حیا بھی بہت دکھی تھی تو بس۔۔" دلف سر جھکا کر بولی۔۔

"اور تم نے سوچا کیوں نا یہ سب آپ محترمہ ختم کر لیں۔ اتنا بڑا کارنامہ۔۔۔" شاہ دلف کی بات سن کر بولا۔۔۔

"سوری۔۔" دلف بولی۔۔

"its ok .."

اب اس سے پہلے کہ سب کو پتہ چل جائے۔۔ مجھے روحان سے جا کر بات مرن ہوگی۔۔ تم کمرے سے ابھی باہر مت آنا۔۔ اوکے۔۔" شاہ کچھ سوچ کر بولتا دلف کا ہاتھ تھام کر بولا۔۔

"آپ پلیز حیا کو کچھ مت کہنا۔۔ اسے نہیں پتہ تھا اس سب کا۔۔" دلف جلدی سے بولی۔۔

شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔" لقل اس کا حساب تو اکر تم سے لوں گا۔۔ ابھی غصہ ختم نہیں ہوا۔۔ یاد رکھنا۔۔" شاہ بولا۔۔ اور بڑھ کر دلف کا ماتھا چومتا باہر نکل گیا۔۔

جبکہ دلف حیران تھی۔۔ دلف کی اتنی بڑی غلطی پر بھی شاہ نے اس پر غصہ نہیں کیا تھا۔۔ ورنہ ادھر اس گھر میں نا غلطی ہونے پر بھی بری طرح سے اس کی ذات کو نشانہ بنایا جاتا تھا۔۔ بات بات پر ذلیل کیا جاتا۔۔ اور

دادی تو کوئی بات ناں چھوڑتی تھی کہ دلف کی جان بخش ہو۔۔ لیکن شاہ کے واقع اسے عزت دی تھی اور پیار بھی۔۔ یہی سوچ کر دلف کی آنکھوں میں آنسو آگے۔۔ لیکن یہ آنسو دکھ کے نہیں تھے بلکہ شکر کے تھے۔۔

شاہ عالم کچھ بولے بغیر کمرے میں چلے گے۔۔

شیری بھی اٹھ کر جانے لگا لیکن ماہی کو دیکھا جس کو کوئی فکر نہیں تھی۔۔

"کتنی ڈھیٹ ہو یار؟؟؟ مطلب ہم یہاں پریشان ہیں لڑتم ہو کہ مزے اڑا رہی ہو۔۔" شیری طنز کرتا بولا۔۔

شیری کی بات پر ماہی نے سراٹھایا۔۔

"اوہ ہیلو۔۔"

پریشانی کی بات تو مجھ سے ناں کرو۔۔ جتنی مجھے پریشانیاں ہیں ناں شاید ہی کسی کو ہوں۔۔" ماہی نوالا کھاتی بولی

--

شیری نے حیرت سے دیکھا۔۔

"کونسی پریشانی ہے آپ محترمہ کو؟؟؟" شیری نے پوچھا۔۔

"کوئی ایک ہو تو بتاؤں۔۔" ماہی دکھی شکل بنا کر بولی۔۔

شیری پریشان ہوا۔

"پھر بھی۔۔ شاید میں کوئی مدد مڑ سکوں۔" شیری بولا۔

ماہی نے شیری کو دیکھا۔

"سچ؟؟؟" ماہی نے پوچھا۔

شیری نے سر ہلادیا۔

"تو سنو۔"

میری سب سے بری پریشانی میری پڑھائی ہے۔۔ فضول میں وقت ویسٹ ہوتا ہے میرا۔۔ مجبوری میں پر رہی ہوں۔۔ اس لیے میری پریشانی دوسری یہ بھی ہے کہ اگر میں نے پڑھائی چھوڑ دی تو دادی کی وہیں پرانی فضول باتیں سننی پر نے مجھے۔۔ لیکن وہ کیا ہے نا کہ کوئی شادی کا بھی نہیں سوچ رہا ناں میری کا۔۔۔۔۔ بھئی میں تو بہت پریشان ہوں۔۔ میری زندگی پریشانیوں سے بھری ہوئی ہے۔۔ "ماہی رونی شکل بنا کر جو س پتی بولی۔

شیری جو سن رہا تھا ماہی کی بات پر غصے میں اگیا۔

"ایک پریشانی میری بھی ہے۔۔" شیری بولا۔

ماہی نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔

"کیا؟؟؟؟" ماہی نے پوچھا۔

"تم جو میری پریشانی۔۔ پتہ نہیں کونسا منحوس وقت تھا کہ تم سے ٹکڑ ہو گئی۔۔ جان چھوڑو۔۔" شیریں ہاتھ باندھ کر غصے سے بولا۔۔ ماہی منہ کھول کر دیکھتی رہ گئی۔۔

"دفعہ دور۔۔ تم کونسا کوئی نیک بخت۔۔ ہر وقت سڑا کر یلا رہتے ہو۔۔ مان لو تم سے کوئی لڑکی نہیں شادی کرنے والی۔۔ لکھو الو۔۔" ماہی آخری نوالا کھاتی بولی۔۔

شیریں جلتا ہوا ہاں سے غصہ میں چلا گیا۔۔ ورنہ کچھ اٹھا کر ماہی کے سر میں تو ضرور دے مارتا۔۔

"یہ تمہاری ماں ابھی تک یہاں ہے؟؟ رات بھی کہا تھا اپنے بھائی سے کہو اگر لے جائے۔۔" پھوپھو کا شوہر ساس کو دیکھ کر بگڑ کر بولا۔۔

"نوید!!"

اماں چلی جائے گی بس کچھ دن اور۔۔ بس باتوں باتوں میں پوچھ رہی جان زیور کا آج یہ کل یہ کام ہو جائے گا تو بس پھر بھیج دیں گے۔۔۔" پھوپھو بیٹھ کر بولی۔۔

"ہاں بس جتنا جلدی ہو سکے بھیجو۔۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہاری ماں کی وجہ سے ہمارے گھر میں لڑائی ہو۔۔ جانتا ہوں ان کو اچھے اس خالدہ بچاری کا کیا حال کیا ہوا ہے۔۔" نوید بولا۔۔

پھوپھو خاموش رہ گئی۔۔۔

جبکہ دروازہ پر کھڑی ماں سب کچھ سن کر واپس جا چکی تھی۔۔ لیکن سوچوں کا نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔۔۔

شاہ جلدی سے روحان کے فلیٹ پر پہنچا۔۔ لیکن وہاں پر لاک لگا ہوا تھا۔۔

شاہ نے لاک کھولا۔۔ اور اندر گیا۔۔ لیکن روحان وہاں ناں تھا۔۔

اس کمرے میں پہنچا جہاں روشا کو بند کر رکھا تھا۔۔ وہاں دیکھا کہ روشا بیڈ سے نیچے گری ہوئی تھی۔۔

شاہ نے بھاگ کر روشا کو اٹھایا۔۔ کر بیڈ لڑ ڈالا۔۔ اور پانی کے چھٹے ڈالے۔۔ لیکن روشا کو کوئی ہوش ناں آئی۔۔ شاہ نے دیکھا۔۔ روشا بخار میں تپ رہی تھی۔۔ اور نبض بھی بوسلو تھی۔۔

پریشانی سے روحان کو کال کی مگر اس نے سیل بند کر رکھا تھا۔۔

آخر خود ہی روشا کو اٹھا کر گاری میں ڈالا۔۔ لڑھو سپٹل لے گیا۔۔

حیا شاور لینے گئی تو دیکھا وہاں پر وہی ڈریس تھا جو روحان سے بولا تھا مگر یا نے نہیں لے کر دیا تھا۔۔ ڈریس کو دیکھ کر حیا کی چیخ نکل گئی۔۔

روحان جو کچن میں تھا۔۔

پریشان سا بھاگ کر آیا۔۔

"حیا؟؟؟"

"What happened ?? "

روحان دروازہ سے بولا۔۔

حیا جلدی سے چیخ کو منہ پر ہاتھ رکھ کر بند کیا۔۔

"کچھ نہیں۔۔" حیا نے کہا۔۔

:"اف لڑکی۔۔ تم میری جان کے کر رہو گی۔۔" روحان نارمل ہوتا بولا۔۔

"جلدی سے فریش ہو جاؤ۔۔ میں ناشتہ بنا چکا ہوں۔۔" روحان وض دیتا باہر چلا گیا۔۔ جبکہ حیا خوش ہوتی ڈریس کو دیکھ رہی تھی۔۔

"بے بی ڈول۔۔ اجاؤ۔۔"

آپ کا خادم ناشتہ بنا چکا۔۔۔۔۔" روحان کمرے میں اتا بولا لیکن سامنے ہی کھڑی بال سکھاتی حیا کو دیکھ کر حیرت انگیز طور پر رکا۔۔

حیا نے روحان کی آواز پر پلٹ کر دیکھا۔۔

اور جلدی سے بھاگ جڑ بیڈ سے ڈپٹہ لیا۔

روحان مسکرا دیا۔ لڑ قدم قدم چلتا ہوا پاس آیا۔

"so beautiful My love ...

اتنی پیاری لگ رہی ہو کہ دل کر رہا ہے۔۔۔" روحان شرارت سے بولتا روکا۔

حیا نے حیرت سے دیکھا۔

"کیا؟؟؟" حیا نے پوچھا۔

"دل کر رہا ہے کہ ناشتے کی جگہ تمھیں کھا جاؤں۔۔" روحان ہنسی روک کر بولا۔

حیا کو منہ کھل گیا۔

"انسان تو بننا نہیں۔۔" حنا بگڑ کر بولی۔

روحان مسکرا دیا۔ لڑا گے بڑھ کر حیا کے بالوں میں ٹوول پھیرا۔

"

I swear ..

بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔" روحان حیا کو پیچھے سے کمر سے پکڑ کر بولا۔۔ اور ساتھ ہی تھوڑی حیا کے کندھے پر رکھ دی۔۔ حیا شرم سے نظر جھکا گئی۔۔

"م مجھے بھوک لگی ہے۔" حیا جلدی سے بولی۔۔

"ہاہا۔۔ اوکے۔۔۔"

چلیں پھر۔۔" روحان ہنس کر محبت سے بولا۔۔ اور بڑھ کر حیا کا ہاتھ تھاما۔۔

"آج ایک سرپرائز بھی ہے۔۔" روحان ساتھ چلتا ہوا بولا۔۔ حیا نے جلدی سے پوچھا۔۔۔

"no ..."

ٹائم پر بتاؤں گا۔۔ ابھی میرا بے بی ناشتہ کرے گا۔۔" روحان حیا کو بٹھا کر اُن سے ناشتہ کرواتا بولا۔۔۔ جس پر حیا گھور کر رہ گئی۔۔

"گھورنے پر تم اور بھی پیاری لگتی ہو۔۔ اور جب پیاری لگتی ہو تو پھر پیارا تا ہے اور پھر جب پیارا تا ہے تو میں۔۔" روحان شرارت سے لب دبا کر بول رہا تھا۔۔ جب حیا نے جلدی سے بات کاٹ دی۔۔

"پتہ ہے۔۔۔ پھر آپ ٹھہر کی بن جاتے ہیں۔۔" حیا بولتی وہاں سے بھاگ گئی۔۔ جبکہ روحان کامنہ کھل گیا۔۔

"میری انمول پیار کو ٹھہرک بول گئی لڑکی۔۔" روگن پیچھے سے بولا۔۔ لیکن حیا تو دروازہ بند کر چکی تھی۔۔

روحان ہنس دیا۔۔

شاہ بار بار روحان کو کال کر رہا تھا لیکن ابھی تک نمبر بند تھا۔۔

آخر تھک ہار کر سر ٹکا کر بیٹھ گیا۔۔

روشا کی حالت کافی خراب تھی۔۔

شاہ نے اسے آدمیٹ کروا دیا تھا۔۔

"اماں!!"

آپ کیسے آگئی؟؟ کال کروالیتی۔۔ میں لے آتی یا پھر حمید۔۔ "خالدہ دروازہ میں آتی ساس کو دیکھ کر بولی۔۔

لیکن ساس نے کوئی جواب ناں دیا۔۔ خالدہ نے جلدی سے ہاتھ پکڑ کر سہارا دیا اور کمرے میں لے گئی۔۔ اور بھاگ کر پانی دیا۔۔

"آپا نے بتایا نہیں کہ آپ ارہی ہیں۔۔ لڑناں ہی آپ نے؟ سب ٹھیک تو ہے؟" خالدہ پریشان ہوتی بولی۔۔

"سب ٹھیک ہے خالدہ۔" ساس آہستہ سے بولی۔۔

خالدہ پاس بیٹھ گئی۔۔

"اماں!! کوئی بات ہے کیا؟؟ آپ ایسے خاموش کیوں ہیں۔۔" خالدہ ساس کو چپ پا کر بولی۔۔ جو کہ واقعہ حیران کن تھا کہ وہ خاموش تھی۔۔

"خالدہ مجھے معاف کر دے۔۔"

میں نے بہت برا کیا ہے ترے ساتھ۔۔ معاف کر دے۔۔ "دادی ہاتھ جوڑ کر روتی ہوئی بولی۔۔ لیکن۔ خالدہ نے جلدی سے ہاتھ پکڑے۔۔

"اماں کیوں مجھے گناہگار کر رہی ہیں آپ۔۔ آپ نے کبھی کچھ غلط نہیں کیا۔۔ اور آپ تو میری ماں ہیں۔۔ ماں بھلا کب اوئی بیٹی سے معافی مانگتی ہے۔۔" خالدہ روتی ہوئی بولی۔۔

دادی روتی ہوئی خالدہ کو گلے لگا گئی۔۔

"میں نے بہت غلط سلوک کیا لیکن کبھی تو نے اف نہیں کیا۔۔ مجھے معاف کر دے۔۔ معاف کر دے۔۔" دادی روتی ہوئی بولی۔۔

خالدہ مسکرا دی۔۔

"اماں۔۔ میں نے کبھی آپ کی بات کو دل میں نہیں رکھا۔۔ آپ مدد ماں ہیں۔۔" خالدہ ساس کے ہاتھ چوم کر بولی۔۔

لیکن دادی آج اُننے گناہوں پر نادام تھی جو اس نے جان کر اور کچھ انجانے میں کیے تھے۔۔ اور آج سب ختم کرنے کا دن تھا۔۔

شاہ ابھی تک 20 منٹ سے بیٹھا ہوا تھا۔۔ جب سیل پر ایک مسج آیا۔۔

جسے پڑھ کر شاہ حیرت میں آگیا۔۔

"روحان روحان روحان۔۔۔" شاہ غصے سے بولا۔۔ اور بھاگتا ہوا نکل گیا۔۔

"چلیں پھر بے بی؟؟" روحان کمرے کے دروازہ پر تیار کھڑا ہو کر بولا۔ روحان نے بلیک پینٹ کوٹ پہن رکھا تھا اور اچھے سے بال سیٹ کیے ہاتھ میں گھڑی پہنے، اچھے اور نفیس جوتے۔۔ خوبصورت ٹائی میں نظر لگ جانے کی حد تک وجہ لگ رہا تھا۔۔ روحان نے حیا کو دیکھا جو تیار کھڑی تھی۔۔ لمبے میرون گاؤن میں ایک پری لگ رہی تھی۔۔ اوپر سے روحان کا پیار، اسے مزید حسین بنا گیا تھا۔۔

کہتے ہیں کہ اگر عورت کو اپنے شوہر کی محبت ملتی رہے تو وہ ہر آنے والے دن کے ساتھ ساتھ مزید حسین ہوتی جاتی ہے۔۔ شوہر کا پیار اب حیات کا کام کرتا ہے۔۔

اور روحان ہر پل اپنی محبت کا اظہار کرتا رہتا تھا جس سے کبھی حیا شرماتا جاتی تو کبھی گھور دیتی۔۔ لیکن روحان کا یہ محبت بھرا روپ حیا کے لیے بہت الگ تھا اور دل و جان سے پسند بھی۔۔

"کیا سوچنے لگ گئی؟؟" روحان حیا کو خاموش پا کر پاس اتا بولا۔۔

"کچھ نہیں۔۔ بس ایسے ہی۔۔" حیا آنسو پتی بولی۔۔

روحان حیا کا چہرہ اوپر کرتا تھا چوم گیا۔۔

"Dont be sad..."

مجھ پر بھروسہ ہے ناں؟؟" روحان آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔

حیا نے سر ہلا دیا۔۔

"میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔ بس یہ اپنی خوبصورت سی آنکھیں مت نم کرو۔" روحان حیا کو اپنے ساتھ لگا کر بولا۔۔

حیا چپ کھڑی رہی۔۔

"ایک سیلفی ہو جائے؟؟" روحان اپنی پینٹ کی جیب سے سیل نکال کر بولا۔۔

مسکرا دی۔۔

اور روحان نے حیا کے ماتھے پر لب رکھے کر اسی پل سیلفی لے لی۔۔۔

"so cute ..."

روحان سیلفی دیکھ کر بولا۔۔ جہاں دونوں ایک ساتھ ایک خوش اور خوبصورت جوڑا لگ رہا تھا۔۔ دونوں ایک سنگ بیچ رہے تھے۔۔

"چلیں؟؟" روحان ہاتھ بڑھا کر بولا۔۔

"کہاں؟؟" حیانے ہاتھ میں ہاتھ دیتے پوچھا۔۔

"یہاں سے بہت دور۔۔ جہاں تم اور میں ہوں۔۔ اور ہماری محبت بھری دنیا۔۔" روحان آنکھ دبا کر بولا۔۔
حیانے گھور کر دیکھا۔۔

جس پر روحان کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔ اور حیا کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔
اور دونوں ایک ساتھ قدم سے قدم ملاتے چلنے لگے۔۔

"شاہ!!"

یہ کیا بد تمیزی ہے؟؟ تم ہی وکالت کر رہے تھے ناں روحان کی۔۔ اب دیکھ لو کیا کرنے والا ہے وہ لڑکا۔۔ "شاہ عالم غصے سے بولے۔۔ اور ہاتھ میں پکڑا انویٹیشن کارڈ دور پھینکا۔ جسے اٹھا کر شیریں نے دیکھا۔۔ اور ہکا بکارہ گیا۔۔

جو کہ روحان vs حیا عالم کے ولیمہ کا کارڈ تھا۔۔ اور شاہ عالم اور سب کو بلایا گیا تھا۔۔

"بابا۔۔

I know ..

روحان ہو کرنے والا ہے غلط ہے پر ہمیں جانا چاہیے۔۔ ورنہ بات بڑھ جائے گی۔۔ "شاہ نادم ہوتا بولا۔۔

"ہاں اب رہ ہی کیا گیا ہے؟؟" شاہ عالم بولے۔۔

"بابا۔۔ پلیز۔۔" شاہ مناتا بولا۔۔

آخر منت سماجت کے بعد شاہ عالم مان گے۔۔

شاہ تھکا تھکا کمرے میں گیا۔۔ دلف کو پہلے ہی وہ میج کر چکا تھا۔۔ یس لیے اوہ دلی طور پر خوش تھی لیکن ظاہر طور پر غصہ۔۔۔ لیکن تیار تھی۔۔

شاہ ایک نظر دلف پر ڈال کر واشروم گھس گیا۔۔

"دیکھ لو۔ کیا کرتوت ہیں تمہرے بیٹے کے؟؟ اتنا کھلا ذہن کب سے ہو گیا اس کا۔۔ اپنے ولیمہ کا کارڈ بھیج دیا ہم سب کو۔۔ ناجانے کیا منہ دکھاؤں گا میں سب کو۔۔" حمدان غصے سے بولے۔۔
کوثر خاموش تھی۔۔

"میرا بیٹا کبھی غلط نہیں کر سکتا۔۔ آپ نے نہیں۔ جانا تو۔ ناجائیں۔۔ میں جاؤں گی۔۔" کوثر بولی۔۔ اور اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔

روحان حیا کا ہاتھ پکڑ کر کار سے اترا۔ اور با اعتماد چلتا ہوا ہوٹل میں آیا۔ جبکہ حیا حیران تھی۔۔ اتنا رش دیکھ کر حیا کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔۔
"روحان!! یہ ہم کہاں جا رہے؟" حیا پریشان ہوتی بولی۔۔

روحان مسکرا دیا۔۔

"سب کٹ سامنے تمہیں اپنا بنا رہا ہوں۔۔ تاکہ کسی کو بات کرنے کا موقع ناں ملے۔۔" روحان چلتا ہوا بولا۔۔
 حیا ساکن ہو گئی۔۔ وہ کسے اپنے بابا اور بھیا کا سامنا کرے گی آخر۔۔۔ کس منہ سے ان کے سامنے جائے گی۔۔
 "حیا!!"

تم میری بیوی ہو۔۔ اور میں تمہیں عزت کے ساتھ ہی یہاں لایا ہوں کر لے کر بھی گا۔۔ گھبرانا نہیں۔۔
 روحان حیا کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگا کر بولا۔۔
 لیکن حیا سہم گئی تھی۔۔ اور انے والے وقت کا سوچ سوچ کر ڈر رہی تھی۔۔

سب مہمان حیران تھے۔۔ اور پریشان بھی۔۔ اس لیے شور تھا۔۔
 لیکن روحان اور حیا کو اندر اتے دیکھ کر خاموشی چھا گئی۔۔۔
 سب روحان کے ساتھ قدم قدم چلتی حیا کو دیکھ رہے تھے۔۔ اسی طرح دونوں چلتے ہوئے اسٹیج پڑا کر بیٹھ گے۔۔
 جسے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔
 شاہ عالم نظر جھکا کر بیٹھے تھے، اور یہی حال حمد ان کا تھا۔۔ جبکہ ماہی خوشی سے بھاگ کر آگے آگئی۔۔۔

"ماشاء اللہ۔۔۔"

اپنی آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔ اور دولہا بھائی آپ بھی۔۔ اللہ آپ دونوں کو خوش رکھے۔۔ "ماہی خوشی سے حیا کو ملتی بولی۔۔"

روحان ماہی کی بات پر مسکرا دیا۔۔

"شکریہ میری چھوٹی بہن۔۔" روحان مسکرا کر بولا۔۔

اور ایک نظر سامنے کھڑے شاہ کو دیکھا۔۔ جس کی آنکھوں میں غصہ تھا۔۔

لیکن۔۔ روحان مسکرا دیا۔۔

اور حیا کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔

"Excuse me everyone ...please ..."

روحان سب سے مخاطب ہو کر بولا۔۔

حال میں خاموشی چھ گئی جبکہ شاہ عالم کا سر مزید جھک گیا جسے دیکھ کر حیا شرمندہ ہو گئی۔۔

"آپ سب کا یہاں آنا، میرے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ یہ تقریب میں نے خود سے رکھی۔۔ لیکن اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ اس میں کوئی مسئلہ وغیرہ تھا،" روحان پروقار انداز میں ٹھہر ٹھہر کر بات کرنے لگ گیا۔۔

"میں تو اسی دن سمجھ گئی تھی جب شاہ صاحب نے بیٹی کا اچانک نکاح کا اعلان کیا تھا۔۔" ایک انٹی روحان کی بات پر بری شکل بنا کر آہستہ سے بولی۔۔ جسے پاس کھڑے شاہ نے با آسانی سے سنا تھا۔۔ اور غصے سے مڑا۔۔

"کوئی تکلیف ہے آپ کو؟؟ کوئی مسئلہ ہے؟؟ یہاں باعزت طور پر آپ سب کو بلایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ بالکل نہیں ہے کہ آپ کا جودل کرے گا منہ اٹھا کر بول دیں گیں۔۔ عزت سے آئیں ہیں تو بہتر ہے عزت سے رہیں۔۔" شاہ سخت انداز میں لفظ چبا چبا کر بولا۔۔

انٹی وہی خاموش ہو گئی۔۔۔

"شاہیر۔۔۔ پلیز۔۔" دلف نے شاہ کا بازو پکڑا۔۔ جبکہ شاہ گھور کر ایک طرف چلا گیا۔۔ جسے روحان نے دیکھا تھا۔۔ شاہ اگر اسے جانتا تھا تو وہ بھی شاہ کی ایک ایک حرکت کو پہچانتا تھا۔۔ پھر کیسے وہ اپنے بھائی جیسے دوست کو یوں اب کے سامنے نادم کر سکتا تھا۔۔ اسی لیے تو اس نے یہ آج کی تقریب رکھی تھی۔۔ تاکہ لوگوں کے سامنے حیا اور شاہ عالم کی عزت کو برقرار رکھ سکے۔۔۔

"دراصل کچھ وجوہات کی بنا پر ہماری فیملی نے خاموشی سے رخصتی کی تھی۔۔ جسے ہم لوگوں کو بتاناں سکے۔۔ لیکن آج کی تقریب اسی لیے ہے کہ آپ لوگ کوئی فضول سوال ناں کر سکیں۔ اور ساتھ ہی ولیمہ بھی ہو جائے۔" روحان سنجیدہ انداز میں بولا تھا۔۔۔

لیکن شاہ عالم نے حیرت سے روحان کو دیکھا۔۔ وہی حمدان صاحب بھی اپنی سیٹ سے اٹھے۔۔ شاہ نے ایک نظر دیکھا۔۔ جبکہ دلف خوش تھی۔۔۔

"مسائل ہر گھر میں ہوتے ہیں۔۔ لیکن ہمارا معاشرہ ایسا ہے کہ کئی بات کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔۔ تو اسی لیے، اس سے پہلے کہ آپ لوگ طرح طرح کی باتیں بنانا شروع کرتے۔۔ میں نے سوچا آپ سب کو اپنی شادی کا کھانا کھلا دوں۔۔ کیونکہ یہاں ہمیں کسی کے مرنے جینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ بس فرق پڑتا ہے تو کھانا کھانے سے۔۔ تو آپ اے۔۔ اس کے لیے آپ کا شکریہ۔۔ اور آپ سب پلیز کھانا کھا کر جائیے گا سب۔۔ ہاں اگر کوئی دعا دینا چاہتا ہو تو دے سکتا ہے۔۔" روحان سب پر ایک نظر ڈال کر طنز کرتا ہوا بولا۔۔۔

لوگ نادم سے سر جھکا گئے۔۔۔

جبکہ روحان حیا کا ہاتھ تھام کر آہستہ آہستہ اتر ا۔۔ اور چلتا ہوا شاہ عالم کے پاس آیا۔۔۔

"انکل۔۔" روحان بولا۔۔

شاہ عالم نے حیا کو دیکھا اور ساتھ کھڑے ہاتھ پکڑے روحان کو۔۔ اور نظر پھیر لی۔۔

"انکل۔۔ اس سب میں حیا کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔ آپ۔۔ کو جو بولنا ہے آپ مجھ سے بول سکتے ہیں لیکن۔ ان سب میں۔ حیا معصوم ہے۔۔ اس کی کوئی غلطی نہیں۔۔" روحان سر جھکا کر تمیز سے بولا۔۔۔

شاہ عالم نے کوئی جواب ناں دیا۔۔ تو حیا سر جھکائے آنسو بہانے لگ گئی۔۔

"انکل۔۔ پلیز۔۔۔

آپ کو جو سزا دینی ہے مجھے دے دیں حیا سے دور جانے کے علاوہ۔۔ لیکن میں اس طرح حیا کے آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ ساری زندگی آپ لوگوں سے دور ہو جائے۔۔ "روحان منت سماجت والے لہجہ میں بولا۔۔

شاہ عالم نے روحان کو دیکھا۔۔ جو ابھی تک سر جھکا کر جواب کا منتظر تھا۔۔

"تم نے اتنا بڑا قدم کیسے اٹھالیا؟؟ کچھ اندازہ بھی ہے اگر یہ بات باہر نکلتی تو ہماری کتنی بے عزتی ہوتی؟؟" شاہ عالم غصے سے بولے۔۔

"I'm sorry uncle ...

میں یہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن جب یادن آپ نے اس لڑکی کی باتوں پر حیا کو مجھ سے دور کرنے کا بولا تھا تو میں مجبور تھا یہ سب کرنے کے لیے۔۔ لیکن وعدہ کرتا ہوں کہ اس بات پر کسی کو ایک لفظ تک نہیں بولنے دوں گا۔۔ پلیز انکل معاف کر دیں۔۔ "روحان نادم سا بولا۔۔

شیری بھی کچھ قدم پر کھڑا تھا لیکن کچھ بول نہیں سکتا تھا۔۔ کیونکہ سمجھ نہیں رہی تھی کہ وہ غصہ ہو یا خوش؟؟ ایک طرف سب ٹھیک ہو گیا تھا لیکن دوسری طرف یہ غلطی۔۔

جبکہ ماہی منہ بند کیے سب سن رہی تھی۔۔ آخر روحان اور حیا کی شکل دیکھ کر ترس اگیا۔۔

"انکل۔۔۔ آپ تو بہت اچھے ہیں۔۔ معاف کر دیں حیا اپنی کو۔۔ اور دولہا بھائی کو بھی۔۔ جو بھی کیا غلط تھا۔۔ لیکن ان کی نیت تو غلط نہیں تھی۔۔" ماہی بولی۔۔

شیری نے گھور کر دیکھا۔۔ اور نظر ہی نظر میں خاموش رہنے کا بولا۔۔ جس پر ماہی کڑھ کر رہ گئی۔۔ اور جس کا عمل اس نے چٹکی سے کیا تھا۔۔ جس پر شیری اچھل پڑا۔۔

"کیا ہوا؟؟؟" ماہی معصوم بن کر جلدی سے بولی۔۔

"کچھ نہیں کسی منحوس کیڑی نے کاٹ لیا۔۔" شیری غصے سے دیکھ کر بولا۔۔۔

ج کہ روحان نے مشکل سے مسکراہٹ قابو کی۔۔۔ کیوں۔ کہ ماہی کی حرکت کو دیکھ چکا تھا۔۔

جبکہ شاہ عالم ابھی چپ تھے۔۔

"بابا۔۔۔" حیانم آواز میں بولی۔۔

جس پر شاہ عالم کا دل تڑپ اٹھا۔۔

"بابا۔۔"

پلیز معاف کر دیں آپ جو سزا دیں۔۔ لیکن ایسے ناراض ناں ہو مجھ سے۔۔ "حیا پاؤں میں بیٹھ کر بولی۔۔ شاہ عالم نے جھٹکے سے حیا کو اٹھایا۔۔

"حیا میری گڑیا!! یہ کیا کر رہی ہو؟" شاہ عالم دکھ سے بولے۔۔

"جب تک آپ معاف نہیں کریں گے میں یہاں سے نہیں اٹھو گی۔۔" حیا روتی ہوئی بولی۔۔

"انکل معاف کر دیں۔۔ جو ہوانا دان سمجھ کر بھلا دیں۔۔" مزدلفا نظر جھکا کر بولی۔۔ حیا کی حالت اس سے نہیں دیکھی جارہی تھی۔۔

"ہاں بابا۔۔"

جو ہوا سو ہوا۔۔ لیکن۔۔ اب ان غلطیوں کو ختم کر دیتے ہیں۔۔ "شیری بھی حیا کے آنسو دیکھ کر بولا۔۔
سب کی بات پر شاہ عالم نے حیا کو مسکرا کر دیکھا۔۔

"ی آخری بار تھا۔۔" شاہ عالم بولے۔۔ اور حیا جلدی سے گلے لگ گئی۔۔

جس پر روحان دل سے خوش ہوتا مسکرا دیا۔۔ اور باقی سب بھی۔۔

"دیکھو بر خودار۔۔۔ میری گڑیا کو اگر تھوڑی سی بھی پریشانی ہوئی تو پھر بھول جانا کہ دوبارہ معافی ملے گی کبھی
۔۔" شاہ عالم روحان کو دیکھ کر بولے۔۔ جس پر روحان سر خم کرتا قبول کر گیا۔۔ اور شاہ عالم نے مسکرا کر
روحان کے لے بازو کھولے۔۔ جس پر روحان مسکرا دیا۔۔ اور بڑھ کر گلے ملا۔۔

"سدا خوش رہو۔۔ کوئی دکھ تکلیف کبھی تم لوگوں کے پاس ناں اے۔۔ پھلو اور پھولو۔۔" شاہ عالم مسکرا کر
دعا دیتے بولے۔۔

"انکل یہ پھولو والی بات تو ذرا غلط۔۔ سی نہیں ہے؟؟ بھلا بندہ موٹا کیوں ہو؟" ماہی پریشانی سے بولی۔۔

ماہی۔۔ کی بات پر سب ہنس پڑے۔۔ جبکہ شیری افسوس کرتا رہ گیا۔۔

"عقل کی کمی ہے اور کچھ نہیں۔۔" شیری طنز کرتا بولا۔۔

"تم تو میرے منہ ناں لگی کڑوا کر یلا کہیں کا۔۔۔" ماہی آنکھیں دکھا کر بولی۔۔۔

"اف کتنا لڑتے ہو تم دونوں۔۔۔" حیا مسکرا کر بولی۔۔۔

"جہاں لڑائی ہوتی ہے اصل میں پیار بھی وہی ہوتا ہے۔۔۔ جیسے کہ ہم۔" روحان آہستہ سے حیا سے بولا۔۔۔ جس پر حیا گھور کر رہ گئی۔۔۔

روحان شاہ کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر آخر ایک طرف آیا۔۔۔ جہاں شاہ سرگرا کر بیٹھا ہوا گہری سوچ میں تھا۔۔۔
روحان شاہ کے پاس اکر کر سی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔

"شاہ۔" روحان نے آواز دی۔۔۔ لیکن شاہ نے سر ناں اٹھایا۔۔۔ روحان نے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"i'm sorry shah..."

روحان نے کہا۔۔۔

روحان کی بات پر شاہ نے روحان کو دیکھا۔۔۔

"just a simple word ..sorry.. ???"

تم جانتے ہو تم نے کتنا دل دکھایا ہے میرا۔۔ تم سے ایسی حرکت کی امید نہیں تھی مجھے۔۔ "شاہ پھٹ پڑا تھا۔۔ جبکہ روحان چپ چاپ سن رہا تھا۔۔ ظاہر ہے اوہ کی غلطی تھی۔۔ اور وہ چاہتا تھا کہ شہا اپنا غصہ نکال لے۔۔ "سب تمہارے خلاف تھے۔۔ لیکن میں نے تمہارا ساتھ دیا۔۔ اور تم نے اتنا بڑا فیصلہ کتنے آرام سے کر لیا۔۔ " شاہ بھڑک کر بولا۔۔

"تم نے میرا بھرم توڑا ہے روحان شاہ۔۔" شاہ افسوس سے بولا۔۔

"شاہ!!

جو ہوا اتنی جلدی ہوا کہ کچھ کہنے کا موقع ناں ملا۔۔ لیکن اگر تم مجھے سہارا ناں دیتے تو نا جانے میں کیا کر جاتا۔۔ " روحان نے کہا۔۔

"اور اسی لیے تم نے یہ سب کیا؟؟" شاہ نے پوچھا۔۔

روحان نے شاہ کو دیکھا۔۔ اور اٹھ کر شاہ کو گلے لگا لیا۔۔ شاہیر نے روحان کو دھکا دیا لیکن روحان کی گرفت سخت تھی۔۔

"روحان۔۔ تم یا بار مجھے منا نہیں سکتے۔۔" شاہ نے کہا۔۔

جا پر روحان ہنس دیا۔۔

"ہاں ویسے بات تو ٹھیک ہے۔۔ اس بار میرا طریقہ اب تمہیں پسند کہاں آنا۔۔ لیکن۔۔ خیر کوئی بات نہیں بھابھی سے بولوں گا وہ تمہیں اپنے طریقے سے منالیں گیں۔۔" روحان آنکھ دبا کر بولا۔۔

جس پر شاہ نے ایک پنچ روحان کے پیٹ میں مارا۔۔

روحان ہنستا ہوا دور ہوا۔۔

"اف"

یار میں تو یہی سوچ رہا ہوں۔۔ اگر کبھی تم بھا بھی مئے غصہ ہو گے تو کیا ان کو بھی ایسے ہی پنچ مارو گے؟؟ "روحان دلف کے لیے دکھی بولا۔۔ شاہ نے ایک اور پنچ مارا۔۔

روحان ہنستا ہوا شاہ کو پکڑ کر گلے لگا گیا۔۔

"اھ"

میرا بے بی مجھ سے ناراض ہے؟ "روحان شرارت لیے مناتا ہوا بولا۔۔

ہمیشہ شاہ جب بھی ناراض ہوتا تھا تو روحان ایسے ہی الٹی سیدھی حرکت کر کے مناتا تھا۔۔ اور شاہ بھی آخر ہنس دیتا تھا۔۔

"دفع ہو جاؤ کمینے۔۔" شاہ چڑ کر بولا۔۔

"ویسے جانی۔۔"

اب تو ہمارا دوہرا رشتہ ہے۔۔ اس خوشی میں ٹریٹ تو بنتی ہے۔۔ اور ٹریٹ تم دو گے یعنی شاہیر شاہ عالم۔۔۔ "روحان شاہ کے غصے کو نظر انداز کرتا بولا۔۔

"بہت ڈھیٹ دیکھے ہیں پر تم جیسا نہیں۔۔" شاہ تاسف سے بولا۔۔ جس پر روحان نے ڈھیٹ پن کا مظاہرہ ڈانٹ نکال کر کیا۔۔

"ہاں کیونکہ میں ایک ہی پیس ہوا کھوتا۔۔" روحان اکڑ کر بولا۔۔

"شرم کرو روحی" شاہ گھور کر بولا۔۔

جبکہ روحی پر روحان چپ ہو گیا۔۔

شاہ بھی روحان کو دیکھنے لگ گیا۔۔

"انٹی انکل کو بھی منالو۔۔" شاہ نے کہا۔۔

"شاہ۔۔" میرا موڈ نہیں ہے بلکل بھی۔۔ پلیز۔" روحان سنجیدہ ہوتا بولا۔۔

جبکہ شاہ خاموش ہو گیا۔۔

کوثر جو روحان کی طرف ارہی تھی، روحان کی بات پر رک گئی۔

"روحان!!"

ماں باپ سے غلطی ہو جائے تو فضول میں ضد نہیں لگا کر بیٹھ جاتے مانا کہ انہوں نے غلط کیا تم پر بھروسہ نہیں کیا تھا لیکن۔۔ تم اپنا دیکھو۔۔ کتنی غلط حرکت کی۔۔ لیکن پھر سب نے معاف کر دیا۔۔ اب تم بھی ایسی کوئی فضول حرکت ناں کرو۔۔" شاہ روحان کو سمجھا کر بولا۔ جبکہ روحان ادھر ادھر دیکھنے لگ گیا۔ شاہ نے اتے ہوئے دیکھ لیا تھا اس لیے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔

کوثر چلتی ہوئی ائی۔۔۔

روحان نے نظر پھیر لی۔۔

"روحان بیٹا۔۔" کوثر نے پکارا۔۔

روحان نے دکھ سے دیکھا۔۔ آنکھوں میں ایک شکوہ تھا جسے کوثر نے دیکھا۔۔ بچپن سے ہی کوثر روحان کو روحی بلاتی تھی لیکن۔۔ آج پہلی دفعہ تھا کہ اس نانا نام لیا تھا۔۔ جس پر روحان کو دکھ ہوا تھا۔۔

"ماما۔۔"

مانا کہ میں ناراض ہوں۔۔ لیکن اس کا مطلب یہ بالکل بھی نہیں ہے کہ آپ یوں میرے ساتھ ایسے کریں۔۔" روحان ماما کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔

"بیٹا۔۔ ہمیں معاف کر دو۔۔ جو ہم نے اس انجان لڑکی پر بھروسہ کیا۔۔ اور اپنی ہی اولاد کو اکیلا کر دیا۔۔" کوثر نم آنکھوں سے بولی۔۔ کیونکہ کوثر اور حمدان کو شاہ عالم نے سب کچھ بتا دیا تھا جس پر دونوں روحان سے شرمندہ تھے۔۔

"ماما!!"

پلیز۔۔ یہ آنسو آپ پر اچھے نہیں لگتے۔۔ جو بھی ہوا۔۔ اب مزید بات نہیں کرنی چاہیے۔۔" روحان آنسو صاف کرتا بولا۔۔

"میں چاہتی ہوں کہ تم اور میری بہو اپنے گھر چلو۔۔" کوثر نے مسکرا کر کہا۔۔

"ماما۔۔

میں ابھی اپنی بیگم کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔۔" روحان آنکھوں میں شرارت لیے لب دبا کر بولا۔۔

"ہاں تو ٹھیک ہے جاؤ۔۔ اپنی بیوی کو لے جاؤ۔۔ لیکن میری بہو میرے ساتھ میرے گھر جائے گی۔۔" کوثر نے گھور کر کہا۔۔

جس پر روحان کی ہنسی نکل گئی۔۔

"آپ شاید بھول رہی ہیں کہ آپ کی بہو بھی میری ایک عدوی ہے۔۔ اور بھی میں تو اپنی بیوی کو ایک ظالم ساس کے پاس کبھی ناں چھوڑوں۔" روحان مذے سے بولا۔۔

جس پر کوثر نے روحان کا کان پکڑا۔۔

"روحی۔۔۔

بچ جاؤ۔۔ نہیں تو یہاں ہی تمہارے سسرال کے سامنے جوتے لگاؤ گی۔۔" کوثر نے گھور کر کہا۔۔ جس پر روحان نے ہنسی روکی۔۔

"اوکے اوکے۔۔

بس اب پلیز۔ یہ روحی ناں بولنا آپ سب کے سامنے۔۔ ورنہ مجھ معصوم کا سارا رعب ختم ہو جائے گا۔۔۔" روحان منہ بناتا بولا۔۔

جس پر کوثر مسکرا دی۔۔۔

سب خوش تھے۔۔۔ روحان حیا کو خوش دیکھ کر مزید دل خوشی سے بھر گیا تھا۔۔

"اب تو خوش ہونا؟؟؟" روحان نظر بچا کر حیا سے آہستہ سے بولا۔۔ جس پر حیا مسکرا دی۔

"آپ نے میری اتنی بڑی خواہش پوری کر دی۔۔

I'm so happy .."

حیا خوشی سے ہاتھ پھلا کر بولی۔۔۔ جس پر روحان مسکرا دیا۔۔

"تو پھر آپ مجھے کب خوش کر رہی؟" روحان جھکا کر آہستہ سے شرارت سے بولا۔۔۔ جس پر حیا نے سرخ چہرہ سے روحان کو گھورا۔۔۔

"ہاں بھی اب مکن نے خوش کیا ہے ناں۔ تو جلدی سے مجھ معصوم پر بھی ترس کھا لو۔۔" روحان مزید شریر ہوا تھا۔۔ جس پر حیا کا منہ کھلا۔۔

"اللہ توبہ کریں اچھا۔۔۔ کتنے بے شرم ہیں آپ۔۔ یہاں سب کے سامنے بھی ایسے بول رہے۔" حیا اطراف پر نظر ڈال کر آہستہ سے گھور کر بولی۔۔ لیکن۔ روحان بھی کیا جس پر کوئی اثر ہو۔۔

"ohh my baby ..."

ایک بات تو تم اپنے چھوٹو سے مائنڈ میں بٹھا لو کہ میں کوئی۔ لوگوں سے ڈرتا نہیں ہوں۔۔ میری بیوی ہو تو میں جس وقت چاہے جو مرضی کروں۔۔" روحان آنکھ دبا کر بولا۔۔

حیا نے حیرت سے دیکھا۔۔

"اللہ توبہ ہے۔۔"

بڑے ہی کوئی بے شرم ہیں آپ تو۔۔ "حیا منہ کھول کر بولی۔۔ سب کیسار و حان کا بے باک بولنا حیا کو گھبراہٹ میں ڈال رہا تھا۔۔

"ہائے جان۔۔ کہاں کی شرم؟؟"

اب شرم سے کام تو نہیں چل سکتا جب کہ میرے پاس اتنی کیوٹ بیوی بھی ہے تو۔۔ "روحان محبت پاش نظر ڈال کر بولا۔۔ جس پر حیا مسکرا دی۔۔

"ویسے ایک بات تو کنفرم ہے۔۔ "حیا دانتوں میں زبان لے کر بولی۔۔

"کیا؟" روحان حیا کا چہرہ نظروں میں لیے بولا۔۔

"کہ آپ ایک نمبر کے ٹھکر کی ہیں۔۔ "حیا شرارت سے بولتی بھاگ کر دلف کی طرف چلی گئی۔۔

روحان کا منہ پھول گیا۔۔

"that's not fair..."

آنا تو میرے پاس ہی ہے پھر بتاؤں گا ٹھکر اور پیار میں کیا فرق ہے۔۔ "روحان حیا کو دیکھ کر بڑبڑایا جو مسکرا کر اس طرف ہی دیکھ رہی تھی۔۔

"اللہ رحم کرنا۔۔ اس بچارے پر جس کے نصیب میں اس جیسی پیٹو لڑکی لکھی ہو۔۔۔" شیریں ماہی کو پلیٹ پکڑے دیکھ کر طنز کرتا بولا۔۔

ماہی۔ نے پلیٹ وہی چھوڑ دی۔۔ اور ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی۔۔

"ایک بات آج کنفرم کرو۔۔

آخر مسئلہ کیا تمہارا؟؟ ہر وقت مجھ پر کم اور میرے کھانے پر زیادہ نظر ہوتی تمہاری۔۔" ماہی غصہ سے بولی۔۔۔
شیریں نے منہ بنایا۔۔

"اتنا ویلا سمجھ رکھا؟؟ اور بھی کام ہیں۔۔ اتنا ٹائم فضول نہیں میرا کہ تم اور نظر رکھو اور ناہی اتنے کوئی برے دن اے میرے۔۔" شیریں بھی بنالحاظ کے بولا تھا۔۔

"تو پھر بار بار میرے کھانے پر کیوں بات کرتے؟؟ جب سے شادی میں آئی ہوں تب سے ایک دن بھی تم نے سکون سے کھانا نہیں کھانے دیا مجھے۔۔ دیکھو کتنی کمزور ہو گئی ہوں۔۔" ماہی اپنے چہرے کی جانب اشارہ کرتی افسوس سے بولی۔۔

شیریں کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔"

مذاق تھا؟ کمزور اور تم۔۔ اللہ اللہ کرو لڑکی۔۔ خدا کا خوف کھاؤ۔۔ کمزور کق تو پتہ نہیں پر ایسے ہی کھاتی رہو تو بہت جلد ڈھول بن جاؤ گی۔۔ "شیری ہنس ہنس کر بولا۔۔۔"

شیری کی ہنسی پر ماہی غصے سے تپ گئی۔۔

"تم سے تو لاکھ گنا اچھی ہوں سو کھے کر لے۔۔"

یم تو اپنی چونچ بند کرو۔۔ شکل دیکھو جیسے پتہ نہیں کتنی چیزوں کی کمی ہے۔۔ اور رنگ دیکھو اپنا۔۔

اللہ لگ رہا جیسے پیلیا ہو گیا ہو۔۔ "ماہی شیری کے چہرے کو دیکھ کر دکھی سی بولی۔۔"

جس پر شیری بے اختیار اپنے چہرے کو ہاتھوں سے چھونے لگ گیا۔۔ اور سیل نکال کر شکل دیکھی۔۔ لیکن اہر ماہی کا طنز سمجھ کر خود پر بے انتہا غصہ آیا۔۔

"تم۔۔ تم۔۔۔"

بچ جاؤ۔۔ چوہیا۔ "شیری دونوں ہاتھوں کو وں کر تا غصے سے بولا۔۔"

"اور تم مجھ سے بچ جاؤ۔۔ ایسے ناں ہو کہ تم اپنے بابا کا الہ پیس میرے ہاتھ سے ضائع ہو جاؤ۔۔" ماہی بدلہ لیتی منہ بگاڑ کر بولی۔۔

شیری تپ جل کر رہ گیا۔۔

"اب حساب پورا ہو گیا۔۔ چلو نکلو کھانا ختم ہو جانا اس لیے میں کھالوں کچھ۔۔" ماہی شیر کی سائیڈ سے گزر کر پلیٹ پکڑ کر بولی۔۔ جبکہ شیر کی کڑھ کر رہ گیا۔۔

"اچھا، کھاؤ کھاؤ اور کھاؤ۔۔"

کھا کھا کر موٹی سے موٹی ہو جاؤ۔۔ پھر تمہارا شوہر تمہیں موٹی موٹی بولا کرے گا۔۔ "شیری پیچھے سے بولا۔۔ جبکہ ماہی آنکھ دبا کر مڑی۔۔

"ہاں اور تمہاری بیوی سوکھا کر یلا۔۔" ماہی ہنسی دبا کر بولی۔۔ لیکن شیر کی شکل دیکھ کر ہنسی چھوٹ گئی۔۔
"دفعہ ہو جاؤ۔۔" شیر غصے سے باہر چلا گیا۔۔ جبکہ ماہی کچھ سوچتی کھانا کھانے لگ گئی۔۔

"شاہیر!!"

میں بہت خوش ہوں۔۔ آپ نے بلا وجہ غصہ نہیں کیا۔۔ "دلف شاہ کے پاس کھڑی نظر جھکا کر بولی۔۔ جس پر شاہ مسکرا دیا۔۔

"اوہ۔۔"

تو اس خوشی میں مجھے کیا ملے گا پھر؟ "شاہ آنکھوں میں شرارت لیے بولا۔۔

دلف نے حیرت سے دیکھا۔۔

"اپ کو کیا چاہیے؟؟" دلف نے پوچھا۔۔ شاہ نے مسکرا کر دیکھا۔۔

اور پھر اگے بڑھ کر دلف کا ہاتھ تھاما۔۔

"مجھے تم چاہیے ہو زندگی بھر کے لیے، میری آخری سانس تک کے لیے۔۔۔ یا یوں سمجھ لو کہ تم سے بھی میں تمہیں چرا لینا چاہتا ہوں۔۔۔" شاہ محبت بھرے انداز میں آہستہ آہستہ بولا۔۔

جبکہ دلف نظر جھکا گئی۔۔ شاہ کی۔۔ محبت اس کے دل میں شاہ کا مقام مزید بڑھا دیتی تھی۔۔۔ اور شاہ ہو و تھا جس نے۔۔ محبت کرنا لڑ محبت نبھانا سکھایا تھا۔۔ ورنہ وہ تو بس نفرتوں کی عادی تھی۔۔

دلف کو چپ پا کر شاہ نے دلف کا چہرہ اوپر کیا۔۔

"آج میری خوشی کی انتہا ہے۔۔ میری جان سے عزیز گڑیا کو چاہت بھری زندگی مل گئی ہے۔۔ روحان بہت اچھا ہے اور وہ کبھی حیا کو دکھ نہیں دے گا۔۔ اس لیے اب میں آزاد ہوں ہر فکر سے۔۔" شاہ دل سے خوشی کا اظہار کرتا بولا۔۔

دلف مسکرا دی۔۔۔۔

"حیا اور روحان بھائی کے لیے میں بھی بہت خوش ہوں۔۔ اللہ ان کو۔ ہمیشہ خوش رکھے۔۔" دلف مسکرا کر روحان کو حیا کو دیکھ کر بولی جہاں حیا کا چہرہ شرم سے سرخ تھا اور روحان مسکرا رہا تھا۔۔ بلاشبہ وہ دونوں ایک ساتھ بچ رہے تھے۔۔ جیسے ایک دو بچے کے لیے ہی بنے ہو۔۔ شاہ بھی مسکرا دیا۔۔

"اب ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔" شاہ دلف کے بال ڈوپٹے کے اندر کرتا بولا۔۔

دلف نے حیرت سے دیکھا۔۔

"کس چیز میں۔۔؟" دلف نے پوچھا۔۔

"اپنے بے بی کے انے میں۔۔" شاہ جھک کر دلف کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔ شاہ کی بات پر دلف کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوئے تھے۔۔

"بس اب جلدی سے ہمارا ایک پیارا سے بلکل تمہارے جیسا بے بی آنا چاہیے۔۔" شاہ دلف کے چہرے کو دیکھ کر محبت سے بولا۔۔

جس اور دلف کا چہرہ شرم لڑ گھبراہٹ سے سرخ ہو گیا تھا اور نظر مزید جھک گئی تھی۔۔

"آپ۔۔ آپ۔۔" دلف گھور کر بولی۔۔

"گن میں بہت اچھا ہوں۔۔ اور تمہارا ہوں۔۔" شاہ دلف کے کان میں بولتا رس گھول گیا تھا۔۔ جس پر دلف ہڑبڑا گئی۔۔

دلف کی گھبراہٹ اور شرم، شاہ کو دل تھامنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

اس سے پہلے کہ شاہ کچھ کہتا، حیا وہاں آگئی تھی۔ جس پر دلف نے شکر کیا۔۔
جبکہ شاہ مسکرا دیا۔۔

"دیکھو شاہ!!"

شادی کے معاملے میں تم s مجھ سے بازی لے گے تھے لیکن اب اگے تم s مجھ سے جیت نہیں سکو گے۔۔"
روحان شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھے بولا۔۔

شاہ نے روحان کو دیکھا جو کافی سنجیدہ تھا۔۔

"کس کی بات کر رہے ہو؟؟" شاہ نے روحان سے پوچھا۔۔

"میں اپنے بچوں کی بات کر رہا میری سیکنڈ جان۔۔ یاد رکھو۔۔ وی بی ان شا اللہ میرا پہلے اے گا۔۔ اور تم ہار جاؤ گے۔۔" روحان فل موڈ میں بولا۔۔ جس پر شاہ کی ہنسی نکل گئی۔۔

"شرم کرو شرم۔۔"

یہ تو اللہ کے کام ہیں۔۔۔ جب بے چاہے اونی نعمت سے نواز دے۔۔ "شاہ ہنسی روک کر بولا۔۔۔"

روحان کچھ بولنے لگا تھا کہ شاہ کی کال آگئی۔۔

شاہ نے کال اٹینڈ کی۔۔۔

لیکن۔ اگلے کی بات سن کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

روحان نے شاہ کو دیکھا جس کے چہرے پر پریشانی تھی۔۔

"کیا ہوا؟؟؟" روحان بھی کھڑا ہو کر بولا۔

"روحان۔۔

روشا۔۔۔" شاہ تھکا تھکا بولا۔۔

روشا کے نام پر روحان کا حلق کڑوا ہوا تھا۔۔

"کیا تکلیف ہے اسے؟" روحان نفرت لیے بولا۔۔

"وہ ہو سہیل سے بھاگ گئی ہے۔۔ اور کے بابا بھی کس کو تلاش کر رہے مگر وہ نہیں مل رہی۔۔" شاہ پریشانی

سے بولا۔۔

روحان شاہ کی بات پر حیران ہوا۔۔

"ہسپتال؟؟؟" روحان نے۔ پوچھا۔۔

تب شاہ نے بتایا کہ وہ بھی اسے وہاں لے گیا تھا۔۔

شاہ کی بقت پر روح۔ گھور کر رہ گیا۔۔

"ایک تو تم شاہ۔۔ اتنے بھی کیا نرم پڑ جاتے ہو۔۔ مرنے دیتے اسے۔۔ اچھا تھا مر جاتی۔۔ جان چھوٹ جاتی ہماری بھی۔۔" روحان نفرت لیے بولا۔۔

شاہ نے ایک نظر روحان کو دیکھا۔۔

"چلو۔۔ اس کو ڈھونڈھ لیں۔۔ جوئی حادثہ ناں ہو جائے اس کے ساتھ۔۔" شاہ روحان کو دیکھ کر بولا۔۔

روحان نے شاہ کو دیکھا۔۔

"چلو بھی۔۔" شاہ روحان کی گھوری کو نظر انداز کرتا بولا۔۔ جس پر ناچاہتے ہوئے روحان کو شاہ کے ساتھ جانا پڑا۔۔ جاتے ہوئے شاہ نے شاہ عالم کو اور حمدان ہو بتا دیا تھا۔۔

"حامد انکل۔۔

کہاں گئی ہے روشا؟؟ آپ نے اسے جانے کیسے دیا۔۔" شاہ پریشانی سے بولا۔۔ جس پر روحان نے شاہ کو دیکھا۔۔ کیونکہ وہ تو بس شاہ کی وجہ سے آیا تھا لیکن اندر sy پر سکون تھا۔۔

"شاہیر۔۔ اتنے مریض ہوتے ہیں ہم کس کس کی نگرانی کریں اب؟؟ اور ہمیں نہیں پتہ چلا کب وہ لڑکی بھاگ گئی۔۔" ڈاکٹر نے جواب دیا۔۔

"اب کہاں ڈھونڈیں۔۔"

تم کچھ پھوٹ لو۔۔ "شاہ تیز رفتار سے باہر چلتا ساتھ روحان کو بولا۔۔

"میرا کوئی موڈ نہیں ہے کسی فضول لڑکی کے بارے میں پریشان ہونے کا۔۔ اور میرا مشورہ ہے ختم بھی مت ہو۔۔" روحان نے سکون بھرے انداز میں کہا۔۔ جس پر شاہ گھور کر رہ گیا۔۔

شاہ اور روحان نے روشا کو جہاں تک ممکن تھا تلاش کیا۔۔ مگر وہ ناجانے کہاں گئی۔۔ کسی کو کچھ پتہ ناں چل سکا

--

آخر تھک ہار کر اور روحان کے بگڑے موڈ کو دیکھ کر شاہ واپس آ گیا۔۔

حیا کو روحان کی ماما اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئیں تھیں۔۔ کوثر بیگم کے تو خوشی سے پاؤں ہی نہیں ٹک رہے تھے۔۔ گھر آ کر ناجانے کون کون سی رسمیں کر ڈالیں۔۔ آخر حیا کی تھکن کا احساس کرتے ہوئے تھوڑا رحم آیا

--

"حیا بیٹا۔۔"

اجاؤ روحان کے کمرے میں چھوڑاؤں۔۔" کوثر بیگم نے نہایت پیار سے کہا۔۔

حیا مسکرا کر ساتھ چل پڑی۔۔

"روحان کو میں نے بہت لاڈ سے پالا ہے۔۔ لیکن اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو تم مجھ سے ڈسکس کر سکتی ہو۔۔ اور یہ مت سمجھنا میں کوئی ساس بھو والا رول کروں گی۔۔ میری بہت خواہش تھی کہ میری بیٹی ہو لیکن اللہ نے تمہاری صورت میں مجھے بہت پیاری بیٹی سے نواز ہے۔۔ آج سے مجھے ماما بولنا۔۔ جیسے روحان بولتا ہے۔۔" کوثر حیا کا ہاتھ پکڑ کر محبت سے بولی۔۔

حیا کو اتنا پیار دیکھ کر اپنی موم یاد آگئی۔۔ اور نم آنکھوں سے کوثر کے گلے لگ گئی۔۔ کوثر بیگم نے حوصلہ دیا۔۔

"آب بس۔۔ نئی دلہن پر رونا اچھا نہیں لگتا۔۔ جاؤ آرام کرو۔۔ پتہ نہیں وہ روحی کہاں رہ گیا۔۔" کوثر نے کمرے کا دروازہ کھول کر کہا۔۔

حیا نے حیرت سے دیکھا۔۔

"سوری۔۔ روحان۔۔" کوثر حیا کا کھلا منہ دیکھ کر جلدی سے بولی۔۔

حیا ہنسی دبا گئی۔۔

"اچھا تو جناب کا نام روحی ہے۔۔ ہا ہا ہا۔۔" حیا دل میں ہنسی ہنس دی۔۔

لیکن کمرے میں لائٹ ان ہوتے ہی ہکا بکا رہ گئی۔۔

کمرے کو فریش گلاب سے چھپار کھا تھا۔۔ جگہ جگہ بھول تھے۔۔ اور کمرے میں اٹھتی مہک سے ایک دم حیاترو تازہ ہو گئی تھی۔۔

کوثر حیا کی حیرت اور پر شوق نگاہ دیکھ کر مسکرا دی۔۔

"جلدی میں زیادہ انتظام نہیں ہو سکا تھا۔۔ اور روہقں بھی بڑی تھا۔۔ اس لیے کچھ کمی ٹھ گئی ہو تو معذرت۔۔" کوثر نے حیا سے کہا۔۔

حیا نادام سی ہو گئی۔۔

"نہیں نہیں انٹی میرا مطلب ہے ماما۔۔ بہت خوبصورت ہے کمرہ۔۔ بالکل ایک خواب سا۔۔" حیا پھولوں کی مہک اندر اتار کر خوشی سے بولی۔۔

"تمہارے کپڑے میں نے رکھ دیے ہیں۔۔ باقی کچھ سیٹنگ رہ گئی ہے وہ بھی کل کڑوا دوں گی۔۔ آب تم آرام کرو۔۔ اور وہ تمہارا نکما شوہراے تو اچھے سے کان کھینچنا۔۔" کوثر آرام کا کہتی باہر چلی گی۔ جبکہ حیا شوق سے کمرہ دیکھنے لگ گئی۔۔

"بہت خوبصورت ہے۔۔"

داد دینی بنتی ہے۔۔ "حیا کمرے کا جائزہ لیتی بولی۔۔

اور پھر تھکن سے بے حال ہوتی چینیج کرنے چلی گئی۔۔

شاہ واپس گھر آیا تو دلف انتظار کرتی کرتی صوفہ پر ہی سوچکی تھی۔۔
شاہ کی تھکن دلف کت چہرہ دیکھ کر ایک دم اتر گئی۔۔ اور بڑھ کر دلف کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔

"so sorry ...

بہت انتظار کروایا۔۔"

شاہ محبت سے بولا۔۔ اور جھک کر دلف کے ماتھے پر لب رکھے۔۔

اور اٹھ کر چینیج کرنے چلا گیا۔۔

فریش ہو کر آیا تو دلف کی جانب آیا۔۔

لڑ جھک کر دلف کے نازک وجود کو نرمی سے اٹھالیا۔۔

کچھ پل معصوم چہرہ دیکھا۔۔ اور مسکرا دیا۔۔ اور آہستہ سے بیڈ پر لٹا دیا۔۔ اور جھک کر دلف کا چہرہ دیکھنے لگ گیا
۔۔ جیسے سارے دن کی تھکن بھلانا چاہ رہا ہو۔۔

"اتنی معصوم کیوں ہو آخر۔۔۔ مسز شاہ۔ تم نہیں جانتی، میں کتنا بے تاب ہوا جا رہا ہوں تمہارے لیے۔۔۔ اور ادھر محترمہ مدت سے سو رہی ہیں۔۔۔" شاہ نے ٹھنڈی اہ بھر کر کہا۔۔۔

اور اپنی جانب اکریٹ گیا۔۔۔ دلف کو پشت کو پکڑ کر اپنے قریب کیا۔۔۔ اور دلف کے گال پر بوسہ دیا۔۔۔ اور اسی طرح دلف کو سینے سے لگا کر لیٹے لیٹے ناجانے کب سو گیا۔۔۔

حیا شاہ لے کر باہر نکلی۔۔۔

اپنے ڈریس دیکھ کر حیا واقع حیرت میں تھی۔۔۔

"چوائس تو بہت کمال کی ہے ویسے۔۔۔ ماننا پڑے گا۔۔۔" حیا اپنے دھیان میں خود کو ششہ میں دیکھ کر بولی۔۔۔

"تم بھی تو میری چوائس ہو جانم۔۔۔" روحان چلتا ہوا حیا کے کان کے قریب سرگوشی میں بولا۔۔۔

جس پر حیا اچھل دی۔۔۔

"حد ہے۔۔۔ آپ نے تو ڈرا دیا۔۔۔" حیا تیز سانس لیتی بولی۔۔۔

حیا کی حالت اور روحان کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

"اے میرا بے بی ڈر گیا۔۔۔" روحان حیا کو اپنے سینے سے لگا کر پیار سے بولا۔۔۔

"ہاں تو ظاہر ہے جنوں کی طرح انہیں گے تو ڈر ہی لگے گا۔۔۔" حیا منہ بنا کر دور ہو کر بولی۔۔۔

"اجاؤ ڈر ختم کروں بے بی۔۔" روحان شوخ ہوتا آنکھ دبا کر بولا۔۔

حیا نے گھورا۔۔

"ڈیڈ!!"

اس لڑکی نے ساری سوسائٹی میں ناک کٹوا دیا ہمارا۔۔ اچھا تھا یہ مر جاتی یہ سب کرنے سے پہلے۔۔۔" روشا کا بھائی، روشا کی جانب نفرت سے دیکھ کر غصہ میں بولا۔۔۔

"ہمم۔۔"

ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔

آج ہی زاہد کو بلاو۔۔ اور شام ٹک اس کا نکاح کروا کر اس کے ساتھ یہاں سے ہمیشہ کے لیے گاؤں بھیج دو۔۔ مجھے اس کی شکل نا نظر ائے کبھی بس۔۔" روشا کا باپ ذلت کے ڈر سے جلدی میں فیصلہ کر کے بولا۔۔۔

لیکن باپ کے اس فیصلہ پر روشا کا بھائی خوش ناں تھا۔۔

"یہ کیا بات کر رہے ڈیڈ؟؟ وہ زاہد؟؟ وہ دو ٹکے کے ملازم سے اپنی بہن کی شادی کبھی نہیں ہونے دوں گا۔۔ میں اسے اپنے ہاتھ سے مار دوں گا۔۔" روشا کا بھائی غصے سے بیڈ پر پڑی بے ہوش روشا کی جانب بڑھ کر بولا۔۔۔ لیکن بروقت روشا کے باپ نے پکڑا۔۔

"تم۔ جانتے ہو روشا سے میں کتنا پیار کرتا تھا لیکن۔ اس نے میرے پیار کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔۔۔ میں نہیں مار سکتا اس کو لیکن یہاں سے بہت دور بھیج سکتا ہوں۔۔۔ تاکہ یہ کبھی میرے سامنے ناں اس کے "روشا کا باپ دکھ سے بولا۔۔۔"

باپ کی بات پر روشا کا بھائی بھی خاموش ہو گیا۔۔ اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

روشا ہو سہیل سے باہر نکلی تو یکدم ایک کار سے ٹکرائی۔۔ کار میں جو لڑکا تھا وہ rosha کی فیملی کو اچھے y جانتا تھا اور روشا کے بھائی کا دوست بھی تھا۔۔ اس لیے جلدی سے روشا کو اس کے گھر لے گیا۔۔۔

روشا کے گھر والوں کو روشا کی حرکت کا علم ہو چکا تھا۔۔ لیکن روشا غائب تھی۔۔۔ پھر روشا کے واپس آنے پر روشا کا بھائی روشا کو۔ مارنے پر تلا ہوا تھا لیکن روشا کا باپ یہ نہیں چاہتا تھا اس لیے فیصلہ یہی تھا کہ روشا کی زاہد (30 سال کا نوجوان وفادار ملازم) سے شادی کر کے ہمیشہ کے لیے اس کے ساتھ اس کے گاؤں (کسی دور دراز پہاڑی علاقے میں) بھیج دیا جائے۔۔۔ لیکن روشا اس سب سے بے خبر تھی۔۔۔

ماہی اپنا بیگ تیار کر کے رکھے ہوئے تھے لیکن دل میں افسوس بھی تھا کہ وہ اتنے دن اپنی آپنی کے ساتھ رہ چکی تھی اس لیے اب واپس آنے کا دل نہیں کر رہا تھا اور خاص طور پر دادی کے سامنے جانے کا تو بالکل بھی نہیں

لیکن مجبوری تھی گھر تو واپس جانا ہی تھا۔ وہ آخر جتنے دن بھی رہ لیتی لیکن اگر واپس تو جانا ہی تھا۔ مستقل تو نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔

سامان پیک کئے ہوئے منہ پھلا کر بیٹھی ہوئی تھی دلف بھی دکھی تھی کہ ماہی جا رہی ہے۔۔

"اچھا دکھی نہیں ہوتے اپنی۔۔ میں آتی جاتی رہی ہوگی۔ اب تو مجھے آپ کے گھر کا رستہ بھی معلوم ہے اس لئے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔۔" ماہی دلف کے گلے لگ کر بولی۔۔ جبکہ شیریں تو۔ ماہی کے جانے پر بھنگڑے ڈال رہا تھا۔۔

شاہ کو بھی ماہی بالکل حیا کی طرح ہی عزیز تھی اوپر سے اس کی باتیں۔۔ شاہ عالم تو واقعہ میں کے جانے پر دکھی تھی کیونکہ ماہی ان کو سارا دن باتیں سناتی رہتی تھی۔۔ ماہی سب سے مل کر جا رہی تھی جب صوفہ پر بٹھے شیریں پر نظر پڑی۔۔۔

"جا رہی ہوں میں۔۔ لیکن بھولنا مت آتی جاتی رہوں گی۔۔ اس لیے زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" ماہی شیریں کی سائل کو دیکھ کر بولی۔۔۔

ماہی کی بات پر شیریں نے دیکھا۔۔۔

"جاؤ بی بی کام کرو اپنا۔۔۔"

کوئی شرم ہوتی ہے اتنے رہ کر بھی کتنے مزے سے بول رہی کہ آتی جاتی رہوں گی۔۔ حد ہے۔۔ اپنے گھر سکون نہیں؟؟" شیریں اٹھ کر بولا۔۔۔

"کیوں تمہارا گھر ہے یہ؟؟ یا میں تم سے ملنے آؤں گی جو ایسے بول رہے؟" ماہی بھی تنک کر بولی۔۔۔

ماہی کی بات پر شیریں کا منہ بن گیا۔۔

"میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ۔۔۔"

I dont care..."

شیریں جل کر بولتا باہر نکلا۔۔

"لیکن میں تمہارے سینڈوچ مس کروں گی۔۔" ماہی نے کہا۔۔ جس پر شیریں نے رک کر دیکھا۔۔۔

"آئندہ سے کوئی امید مت رکھنا۔۔ آؤ جاؤ۔۔ لیکن میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں۔۔" شیریں گھور کر بولتا

چلا گیا۔۔

"بد تمیز۔۔"

بندہ جاتے مہمان سے تپ بات ٹھیک سے کر لے۔۔" ماہی نے غصے سے کہا۔۔۔

"ویسے۔۔۔"

میں بھی تمہاری بد تمیزی کو بھولوں گا نہیں۔۔۔" شیریں واپس مڑ کر بولا۔۔۔

جس پر ماہی نے گھورا۔۔۔

"کدو کے منہ والا۔۔۔" ماہی نے کہا اور اپنا بیگ اٹھا کر باہر نکل۔ گئی جہاں شاہ کار میں بیٹھا ماہی کا انتظار کر رہا تھا

۔۔۔

روشاکو ہوش آیا تو اپنے بھائی اور ڈیڈ کو پا کر بے حد خوش ہوئی لیکن ان کے چہرے دیکھ کر سب سمجھ گئی۔۔۔

پھر اپنے بھائی اور باپ کا فیصلہ سن کر چیخ پڑی۔۔۔

"میں نہیں کروں گی شادی۔۔۔"

کبھی نہیں۔۔۔ "روشاکو نے احتجاج کیا۔۔۔"

"شٹ آپ۔۔۔"

اتنا کچھ کر کے اب تم۔ سمجھ رہی ہو ہم تمہاری بات مان لیں گے؟؟ "روشاکو بھائی بولا۔۔۔"

"کیا کر دیا میں نے؟؟"

اپنی محبت پانے کے لیے کیا تھا سب۔۔۔ اس میں غلط کیا تھا آخر؟؟ "روشاکو چیخ کر بولی۔۔۔"

"ڈیڈ۔۔۔ دیکھ رہے ہیں آپ؟؟"

اس لڑکی کو ابھی تک اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوا۔۔ اور کس طرح بول رہی۔۔۔ "روشاکا بھائی غصے سے بولا

۔۔۔
"روشاکا۔۔

آب میں کچھ نہیں سننا چاہتا۔۔ اس لیے چپ چاپ ہماری عزت کو۔ مزید خراب مت کرو۔۔ "روشاکا کے ڈیڈ بولے۔۔

روشاکا نے ناں میں سر ہلایا۔۔

"آپ سب کو اپنی عزت عزیز ہے۔۔۔ میری زندگی کا کیا؟؟ میری خوشی کا کیا؟؟" روشاکا غصے سے بولا۔۔

"کونسی خوشی؟؟ کسی کے سٹگ زبردستی کر کے کون سی خوشی ملے گی آخر؟؟ اور اپنی بکواس بند کرو۔۔۔ آج تمہارا گلے 10 منٹ بعد نکاح ہو گا۔۔ چاہے زبردستی ہی۔۔ "روشاکا بھائی بول کر کمرے سے نکل گیا۔۔ اور روشاکا وہیں بیٹھ کر کچھ پلان کرنے لگ گئی۔۔۔

شاہ ماہی کو چھوڑ کر چلا گیا۔۔ گھرانے کا وقت نہیں تھا افس میں ضروری کام تھا۔۔۔

ماہی گھر گئی تو سامنے ہی دادی کو دیکھ کر منہ بنا گئی۔۔

"دادی کو۔ اتنے پلان سے بھیجا تھا بھر کیسے اگئیں؟" ماہی نے سوچا۔۔۔

لیکن زیادہ کچھ ناں سوچ سکی۔۔۔

"اگئی یاد گھر کی مہارانی کو؟؟؟" دادی ماہی کو دیکھ کر بولی۔۔۔

"ہاں تو گھر ہے اپنا۔۔ یاد تو انی ہی تھی۔۔" ماہی بھی اسی طرح بولی۔

"کوئی شرم و حیا ہے لڑکی؟؟؟ یا بیچ کے کھا گئی ہو؟؟؟" دادی اتنے دن وہاں رہنے پر طنز کرتی بولی۔۔۔

"مجھ میں تو ہے لیکن آپ کا پتہ نہیں۔۔ خیر جیسا خاندان ویسے ہم۔۔" ماہی اپنا بیگ رکھ کر مزے سے بولی۔۔

ماہی کی چلتی زبان سے دادی کو اچھا خاصا غصہ اگیا۔۔۔

خالدہ بھی آواز سن کر باہر اگئی۔۔

"شکر ہے ماہی۔۔ اگئی تم۔۔ ورنہ آج میں لینے جانا تھا۔۔" خالدہ بولی۔۔

"بس امی۔۔ میرا تو دل نہیں کر رہا تھا لیکن مجبوری تھی۔۔" ماہی سچ بول گئی۔۔ جس پر خالدہ نے گھورا۔۔

"کیسی ڈھیٹ ہو تم۔۔ اپنے گھرانے کا دل نہیں کر رہا تھا۔۔ شرم کرو تھوڑی۔۔۔" دادی بولی۔۔۔

"گھر میں ہے ہی کیا جو دل کرے گا؟؟؟ اور شرم آپ کے پاس ہے تو تھوڑی دے دیں میں کر لیتی۔۔" ماہی

ڈھیٹ بن کر بولی۔۔۔

جس پر ماہی کو خالدہ نے گھورا۔۔۔

"چلو کپڑے بدل لو۔۔ جاؤ۔۔" خالدہ نے کہا۔۔۔

ماہی چپ کر کے اندر چلی گئی۔۔۔

روشا کے ناں کرنے پر بھی روشا کا زبردستی نکاح کڑوا دیا گیا۔۔ اور زاہد اس کو لے کر اپنے گاؤں چلا گیا۔۔۔ زاہد کے چہرے پر کوئی احساس نہیں تھا۔۔ شاید اس نے مجبوری میں یا وفاداری میں نکاح کیا تھا۔۔۔ کچھ کہنا مشکل تھا۔۔۔

خیر روشا روحان اور اس کے سائے سے بہت دور جا چکی تھی لیکن اس کے دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا۔۔۔

"چلو اچھا ہوا چلی گئی جان چھوٹی۔۔۔" شیریں سکون محسوس کرتا بولا۔۔۔

"ہاں تو اس کے جانے سے تو خوش ہونا تھا مجھے۔۔ لیکن خوشی کیوں نہیں ہے میرے اندر۔۔۔" شیریں اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

"نہیں تو میں تو بہت خوش ہوں۔۔۔" شیریں خود سے بولا۔۔۔

اور اٹھ کر ائینہ کے سامنے ا گیا۔۔۔

"ہاں میں خوش ہوں۔۔۔ اب میرے سامنے بولنے والا کوئی نہیں۔۔۔" شیریں خود کو دیکھ کر بولا۔۔۔

"تم خود سے جھوٹ بول کر خود کو خوش کر سکتے ہو شیریں۔۔ لیکن۔ اس بات کو۔ ماننے سے کب تک بھاگو گے کہ تم اس عذاب نما لڑکی پر دل ہار بیٹھے ہو۔۔۔" شیریں کو اپنا آپ ششہ میں نظر آیا۔۔۔

"نہیں۔۔ میں کسے پیار نہیں کرتا۔۔ اور اس سے تو کبھی نہیں۔۔۔" شیری جلدی سے ناں کرتا بولا۔۔

"ہاہاہ۔۔۔"

اپنے دل سے پوچھو۔۔۔

سب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔۔" شیری کا عکس بولا۔۔ اور ہنستا تھا شیری کے انکار پر۔۔

شیری نے بے اختیار اپنے دل کی جانب دیکھا۔۔ جہاں صاف لکھا تھا کہ وہ ماہی سے تسخیر ہو چکا ہے۔۔۔ لیکن شیری تھا جو ماننے کو تیار ناں تھا۔۔۔

سوچ سوچ کر شیری کے سر میں درد شروع ہو گیا۔۔ لیکن کچھ سمجھ ناں آیا۔۔ ناں نیند ارہی تھی ناں سکون

۔۔۔

نا جانے کیا ہوا تھا۔۔۔

"کمینہ۔۔۔"

کیا تھا جو بول دیتا۔۔ مجھے مس کرے گا۔۔" ماہی چار پائی پر لیتی بولی۔۔

"پر میں اس لنگور + کدو کو کیوں سوچ رہی۔۔ دفعہ دور۔۔ اس کے کہنے نا کہنے سے کیا مجھے بھلا۔۔" ماہی نے خود سے کہا۔۔۔۔

"پھر میں اتنا اداس کیوں ہو رہی ہوں۔۔۔" ماہی پھر سے بولی۔۔۔

"ہاں شاید اس کے ہاتھ کے سینڈوچ کو یاد کر رہی ہو گی ناں" ماہی اٹھ کر بولی۔۔

"میں خود بنا لیتی ہوں۔۔" ماہی آخر تھک ہار کر بولی۔۔

اور جو تا پہن کر کچن چلی گئی۔۔۔

آخر 1 گھنٹہ کھپ کر بھی سینڈوچ کی جگہ عجیب و غریب چیز بنالی۔۔

"شیری بھی تم اس کام میں ماہر ہو۔۔۔" ماہی اپنے ہاتھ میں پکڑے سینڈوچ نما چیز کو دیکھ کر بولی۔۔۔

اور وہیں پھینک کر چھت پر چلی گئی۔۔۔

دل اداس تھا۔۔۔ وجہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

1 ہفتہ بعد؛

"بھابھی!!"

آپ سے ایک کام تھا۔۔۔ "شیری دلف کے پاس آکر بولا۔۔۔"

"ہاں بولو۔۔۔" دلف جو شاہ کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی بولی۔۔۔

"وہ وہ آپ کو اپنی ممانہیں یاد رہی کیا؟؟؟" شیری سر پر ہاتھ پھیر کر بولا۔۔۔

"میرا مطلب ہے بھیا کو تو یاد نہیں ہے ناں کہ آپ کو انٹی سے ملوالائیں تو میں سوچ رہا آپ کو آج انٹی کی طرف لے جاؤں۔۔۔" شیری جلدی سے بات کلیر کرتا بولا۔۔۔

دلف کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

"آپ کو یاد نہیں، کل تو امی کی طرف گئی تھی۔۔۔ اپ شاید گھر نہیں تھے۔۔۔" دلف ہنسی دبا کر بولی۔۔۔

دلف کی بات پر شیری کا منہ کھل گیا۔۔۔

"تو کیا ہوا؟؟؟"

آج پھر چلی جائیں۔۔۔ "شیری جھٹ سے بولا۔۔۔"

"آج؟؟؟" دلف حیران سی بولی۔۔۔

"ہاں تو کوئی آج کوئی کام ہے؟؟؟" شیری نے پوچھا۔۔۔

"نہیں پر۔۔" دلف بولی۔۔

"پر کیا؟؟ آپ تیار ہو جائیں میں لے جاتا آپ کو۔۔" شیریں جلدی سے بولا۔۔

دلف نے ہکا بکا دیکھا۔۔

"ایک منٹ؟؟"

یہ تم اتنے جلد باز کس لیے ہو رہے؟؟ دلف نے وجہ پوچھ۔۔

"نہیں تو۔۔" شیریں بولا۔۔

"شیریں۔۔ سچ بات بتاؤ۔۔" دلف نے کہا۔۔

"وہ بھابھی۔۔"

اصل میں۔۔۔۔ "شیریں منہ جھکا کر لفظ استعمال کے ڈھونڈھنے لگ گیا۔۔

"ہاں بولو۔۔ سن رہی۔" شیریں کو دیکھ کر دلف بولی۔۔

"میں ماہی کو پسند کرنے لگا ہوں۔۔" شیریں ایک سانس میں بول گیا۔۔

یہ سن کر دلف کا منہ کھل گیا۔۔

"کیا بول رہے ہو؟؟" دلف نے حیرت سے کہا۔۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔"

میں بہت مس کر رہا ہوں۔۔۔ جب سے گئی ہے ایک دن بھی سکون ے نیند نہیں آئی۔۔۔" شیر ی جھنجھلا کر بولا

دلف کا تو خوشی سے برا حال تھا۔۔۔

"پھر میں آج ہی تمہارے بھیا سے بات کرتی ہوں۔۔۔" دلف خوشی سے کمرے میں جاتی بولی۔۔۔ جا پر شیر ی
شر ماسا گیا۔۔۔

"کہاں تھیں مسز شاہ؟؟

کب سے انتظار کر رہا تھا۔۔۔ لیکن کوئی فکر نہیں؟؟" شاہ دلف کو کمرے میں اتادیکھ کر بولا۔۔۔

اور تیزی سے دلف کو کمرے سے پکڑ کر قریب کیا۔۔۔

"ایک خوشی کی بات ہے۔۔۔" دلف چہرک کر بولی۔۔۔

جس پر شاہ نے حیرت سے دیکھا۔۔۔

"اتنی جلدی خوشی اگئی ہمارے گھر میں؟؟" شاہ حیران ہوا بولا۔۔۔

جس پر دلف کے گال سرخ ہو گئے۔۔۔

"اف۔۔

آپ کو تو بس موقع چاہیے۔۔ "دلف منہ بنا کر بولی۔۔ جس پر شاہ ہنس دیا۔۔

"ہاں to آپ باتیں ہی ایسی کرتی ہیں مسز۔۔ مجھ جیسا معصوم بندہ کیا کرے؟" شاہ جھک کر دلف کے کان میں بولتا گال چوم گیا۔۔ دلف سرخ پڑ گئی۔۔

"اچھا سنیں بھی۔۔۔" دلف نے کہا۔۔

"سن رہا ہوں۔۔ تم بولو۔۔" شاہ اپنے کام میں مصروف بولا۔۔۔

"جائیں میں نہیں بتاؤں گی۔۔ آپ سن نہیں رہے۔۔" دلف منہ بنا کر بولی۔۔

جس پر شاہ نے دلف کو باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لٹا دیا۔۔ اور خود دلف پر جھک کر بات کا انتظار کرنے لگا۔۔

"بولیں۔۔ مادام آپ کے حکم کو بجالائے گا۔" شاہ جھک کر شریر سا بولا۔۔

"وہ شیر ی بھائی۔۔۔

وہ ماہی کو پسند کرتے ہیں۔۔" دلف خوشی سے بولی۔۔

یہ سب کر شاہ کا منہ کھل گیا۔۔

"جس نے کہا یہ؟" شاہ نے پوچھا۔۔

"شیر ی بھائی نے خود بتایا۔۔ اور آپ کو پتہ مکن بہت خوش ہوں بہت زیادہ۔۔" دلف خوشی سے بولی۔۔

شاہ بھی مسکرا دیا۔۔۔

"چلو اچھا ہے اس بے لگام گھوڑے کو بھی لگام ڈالنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔" شاہ مسکرا کر بولا۔۔۔

"اف۔۔ میں بتا نہیں سکتی مکن کتنی خوش ہوں۔۔ میری بہن، میری جان عزیز ماہی۔۔ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی۔۔۔ کتنا مزہ اے گاناں۔۔" دلف چہک کر بولی۔۔

"پہلی بات تو یہ کہ تمہاری جان بس ایک ہی ہے اور وہ میں ہوں۔۔۔ اور دوسری بات۔۔۔ یہ واقع خوشی کی بات ہے۔۔ ماہی اور شیریں ایک جیسے ہی ہیں۔۔۔" شاہ نے کہا۔۔۔

دلف شاہ کی پہلی بات سن کر سمٹ کر رہ گئی۔۔

"بہن ہے میری۔۔ آپ اس سے بھی ایسے جلیں گے آب۔۔" دلف بگڑ کر بولی۔۔

جس اور شاہ جھکا اور لب دلف کے ماتھے پر رکھے۔۔

"تم کسی اور کے لیے اتنا پریشان ہو یہ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔۔ تو کہاں یہ جان والی بات۔۔۔ تمہاری جان، تمہارے دل و دماغ پر صرف میرا حق ہے۔۔۔ صرف شاہیر شاہ عالم کا۔۔" شاہ دلف کے چہرے پر جا بجا محبت کی مہر لگا کر بولا۔۔۔

یہ سن کر دلف کے چہرے پر محبت کے رنگ بکھر گئے۔۔۔ اور دل ہی دل مکن اللہ کا شکر ادا کیا جس نے ساری تکالیف لے بعد اس کو ساری زندگی کے سکھ دیا تھا۔۔ شاہ دلف کا ایک ڈول کی طرح خیال رکھتا تھا۔۔۔

1 ماہ بعد۔۔۔

"جانم۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔ ہم لیٹ جو رہے ہیں۔۔۔ تمہارے بھیا تو بہانہ مل جائے گا مجھ معصوم کو باتیں سنانے کا پھر۔۔۔" روحان تیار کھڑا حیا کا انتظار کرتا بولا۔۔۔

آج شیریں کی برات کا دن تھا۔۔۔

روحان نے پینٹ کوٹ، قیمتی شوز، کلائی پر گھڑی، اچھے سے ٹائی۔۔۔ ان سب میں نکھر انکھرا لگ رہا تھا۔۔۔

"اف آپ بھی ناں۔۔۔"

کہا بھی تھارات وہاں رک جاتے ہیں۔۔۔ لیکن نہیں آپ کو تو ہمیشہ اپنی بات منوانی ہوتی۔۔۔ آپ یہ شور کیوں کر رہے۔۔۔ خریداری کرنے میں وقت لگتا ہے۔۔۔ "ہے غصے سے اپنا ڈوپٹا سیٹ کرتی باہر آئی۔۔۔

حیا نے ہلکا فیروزی لمبا فراق پہن رکھا تھا۔۔۔ روحان کی محبت نے حیا کے حسن کو مزید نکھار دیا تھا۔۔۔ ہلکا ہلکا میک آپ کی حیا روحان پر بجلی گرا رہی تھی۔۔۔

حیا کی باتوں کو اگنور کرتا روحان نے بڑھ کر حیا کو کمر سے پکڑ کر قریب کیا۔۔۔

" You are looking so so so beautiful ..."

روحان خمار زد لہجہ میں بولا۔۔۔

جس پر حیا نے گھورا۔۔۔

" thanks..

چلیں آہ؟؟ پہلے آپ نے جلدی جلدی لگا رکھی تھی۔۔۔ "حیا منہ بنا کر بولی۔۔۔ جس پر روحان بے ساختہ مسکرا اٹھا۔۔۔ اور حیا کے ہاتھوں پر بوسہ دیا۔۔۔

"ویسے میں سوچ رہا۔۔۔" روحان لب دبا کر بولا۔۔۔

"نہیں آپ ناں سوچیں کچھ بھی۔۔۔ ایک منٹ بے پہلے ٹھہرک سٹارٹ ہو جاتی آپ کی۔۔۔" حیا نے کہا۔۔۔

حیا کی بات پر روحان کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

"چھوڑو۔۔۔ شادی کو۔۔۔ کیوں ناں یہ وقت ہم ایک ساتھ گزار لیں۔۔۔ ویسے بھی جانم بہت پیاری لگ رہی ہوں۔۔۔ قسم سے دل خراب ہو رہا۔۔۔" روحان جان بوجھ کر حیا کو تنگ کرتا بولا۔۔۔

"شرم مڑ لیں تھوڑی۔۔۔ بہن ہوں میں دولہا کی۔۔۔ اتنی رسم ہوتی بہن کی۔۔۔ چلیں۔۔۔ چپ کر کے۔۔۔" حیا گھور کر بولی۔۔۔

روحان مسکرا کر حیا کے ڈوپٹہ کو ٹھیک کر کے ماتھا چوم گیا۔۔۔ جس پر حیا بھی مسکرا دی۔۔۔ اور روحان حیا کا ہاتھ تھام کر نکل گیا۔۔۔

چٹ منگنی پٹ بیاہ۔۔۔ والا کام ہوا تھا۔۔

شاہ عالم خالہ سے ماہی کا ہاتھ مانگنے کے to خالہ انکارناں کر سکی۔۔ اور اتنا اچھا رشتہ کہاں ملتا ہے۔۔ اس لیے ہمد بھی خوش تھا۔۔ اور ساتھ ہی دلف سے اپنے کیے کی معافی مانگ چکا تھا۔۔

ماہی کے تودل میں لڈو پھوٹ رہے تھے۔۔

شیری کی تو عید تھی۔۔ اس لیے جلدی ہی شادی کی ڈیٹ رکھ دی گئی تھی۔۔

شاہ اور دلف سب کام سمجھالے ہوئے تھے۔۔ دلف نے گہرے مہرون رنگ کا فراک پہن رکھا تھا جس میں بالکل ایک ڈول لگ رہی تھی اور شاہ نے سادہ سا سفید رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا جس میں سمارٹ لگ تھا۔۔

جبکہ شیری نے شیروانی پہن رکھی تھی۔۔ ساتھ میں کھسہ۔۔ بالکل ایک شہزادہ لگ رہا تھا۔

ماہی نے سنہری کرتی اور لہنگا فنا ہوا تھا جس پر بے حد کام ہوا تھا۔۔۔ اور پھر بالوں پر موتی لگائے۔۔ ڈوپٹہ سیٹ کیے۔۔ اچھے میک آپ میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

نکاح کے بعد شیریں ساتھ ا بیٹھا۔۔۔

"کیسی کو بیگم نمادشمن؟" شیریں آہستہ سے بولا۔۔ شیریں کی بات پر ماہی نے گھورا۔۔

"زیادہ خوش مت ہو۔۔ یہ شادی مکن نے اس لیے کی ہے تاکہ پڑھائی سے جان چھوٹ جائے۔۔ بس۔۔ اس لیے زیادہ پھیلو مت۔۔" ماہی مزے سے بولتی شیریں کو جلا گئی۔۔

"میں بھی کس سے امید لگا کر بیٹھا تھا۔۔ تم تو ہو ہی چڑیل۔۔" شیریں جل کر بولا۔۔

دونوں سٹیج پر ہی شروع ہو چکے تھے۔۔۔ دونوں کو دیکھ کر شاہ عالم نے سر پکڑا۔۔

"اللہ۔۔ ان کو عقل دے۔۔" شاہ عالم بولے۔۔

"شرم کر لو تھوڑی۔۔ شیریں۔۔ شادی ہے تمہاری اور تم یہاں محاز کھول کر بیٹھے۔۔" حیانے ڈانٹ کر کہا۔۔

جس پر شیریں منہ بنا کر بیٹھ گیا۔۔۔

جبکہ روحان کی سارے وقت میں نظر حیا پر ہی رہی۔۔ حیا بار بار گھورتی لیکن اثر کہاں تھا۔

آخر جیسے کیسے فنکشن ختم ہوا اور سب نے شکر ادا کیا۔۔۔

"اللہ کا شکر ہے سب اچھے سے ہو گیا۔۔" دلف کمرے میں تھکی تھکی اکرز پور اتار کر بولی۔۔۔
شاہ نے پیچھے سے پکڑ لیا۔۔

"آج سارا دن بہت دور دور رہی ہو مسز۔۔"

یہ جانتے ہوئے بھی ایک عدد شوہر بھی ہے آپ کا۔۔ جس کو بالکل لفٹ نہیں کر رہی تھی۔۔ "شاہ ناراض سا بولا۔۔

جس پر دلف نے گھورا۔۔

"آپ جانتے ہیں کتنا کام تھا۔۔" دلف بولی۔۔

"جو بھی تھا۔۔ پر شوہر کا حق پہلے ہوتا۔۔ خیر اب مجھے دیکھنے تو دو میری کیوٹی کیسی لگ رہی تھی۔۔" شاہ لب دبا کر دلف کا چہرہ موڑ کر اپنی جانب کرتا بولا۔۔

دلف کو سر سے پاؤں تک دیکھ کر شاہ دیکھتا رہ گیا۔۔ اور دلف کو قریب کیا۔۔

"تم تو ہر حال میں مجھے پیاری لگتی ہو۔۔۔ لیکن آج تو بات ہی کچھ اور ہے۔۔" شاہ دلف کو دیکھ کر مسکرا کر بولا

--

اپنی تعریف پر دلف لال ہو گئی۔۔

شاہ نے جھک کر دلف کے گالوں پر لب رکھے۔۔۔

"شاہ۔۔" دلف مچل کر بولی۔۔

"جی جان شاہ۔۔" شاہ خمار لیے بولا۔۔

"ماہی اور شیر کی کتناڑتے ہیں۔۔" دلف نے بے تکی بات کی تھی۔۔ جس پر شاہ نے گھورا۔۔

"اس وقت صرف اپنا سوچو۔۔ چھوڑو۔۔ دونوں ایک جیسے ہیں۔۔" شاہ جھک کر دلف کو اٹھا کر محبت سے بولا

--

دلف نے منہ بنا لیا۔۔ شاہ مسکرا دیا۔۔

"آب ہمیں اپنے بے بی کی تیاری کرنی چاہیے۔۔" شاہ جھک کر دلف کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔ شاہ کی بات پر دلف نے نظر جھکالی۔۔ اور شرم سے سرخ ہو گئی۔۔

"I always love you my life..."

شاہ محبت بھرے لہجہ میں بولتا دلف پر جھکا تھا۔۔

ماہی کب سے بیٹھی انتظار کر رہی تھی لیکن شیر کی دوست جان نہیں چھوڑ رہے تھے۔۔ آخر جان چھڑا کر آیا تو سامنے ہی حیا کھڑی تھی۔۔

"کدھر؟؟ پہلے پیسے نکالو۔۔" حیات تک کر بولی۔۔

"تم رہ گئی تھی ولن بننے کو۔۔

روحان کہاں ہے؟" شیریں بری شکل s سے بولا۔۔

"پیسے؟؟؟" حیات نے کہا۔۔

آخر بحث سے بچنے کے لیے شیریں نے سارے پیسے حیات کے حوالے کر دیے۔۔۔

اور شیریں کو اندر جانے کی اجازت مل گئی۔۔

حیات جو پیسے لیے خوشی سے گن رہی تھی۔۔ روحان ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر آیا اور حیات کو پتہ لگتے سے پہلے ہی منہ پر ہاتھ رکھ کر چپکے سے اٹھا کر کمرے میں چلا گیا۔۔

"کب سے ڈھونڈھ رہا ہوں۔۔ اور یہ ہیں کہ پیسے بٹور رہی۔۔" روحان ناراض سا بولا۔۔ جس پر حیات منہ بنا کر رہ گئی۔۔

"روحان!!

کوئی دیکھ لے گا۔۔" حیات ادھر ادھر دیکھ کے بولی۔۔

"کوئی نہیں دیکھ رہا۔۔ لیکن تم ایسے بول بول کر ضرور کسی کو قوز ڈے دو گی۔۔" روحان نے کہا۔۔ جس اور حیات غصے سے گھور کر رہ گئی۔۔

آخر حیا کے کمرے میں لا کر روحان نے حیا کو بیڈ پر آہستہ سے بٹھا دیا۔۔۔

"حد کرتے ہیں آپ بھی۔۔۔" حیا بولی۔۔۔ جس پر روحان نے حیا کے لبوں پر انگلی رکھی۔۔۔

"Be quite ..."

دیکھنے تو دو۔۔۔ جانتی بھی ہو سارا دن کیسے نکالا میں نے پھر بھی نکھرے۔۔۔ "روحان آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔۔

حیا شرم sy نظر جھکا گئی تھی۔۔۔

"میں چیخ کر لوں۔۔۔" حیا اٹھ کر بولی۔۔۔ لیکن روحان نے بازو سے پکڑ کر کھینچ کر اپنے اوپر گرالیا۔۔۔

"کہیں نہیں جا رہی جانم۔۔۔ اور ناں بھی کوئی جانے دے رہا۔۔۔" روحان حیا کے گرد گھیرا تنگ کرتے حیا کی خوشبو خود میں اتار کر بولا۔۔۔

حیا سمٹ کر رہ گئی۔۔۔

جبکہ روحان حیا پر محبت کی بارش کرتا، اسے خود میں سمانے لگا۔۔۔

ماہی مزے سے سارے بیڈ پر قبضہ کیے سو رہی تھی۔۔۔ شیریں کمرے میں اکرد دیکھتا رہ گیا۔۔۔

لیکن ہوش آنے پر غصے سے اگے بڑھ کر ماہی کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا۔۔۔

"اوہ ہیلو۔۔۔"

اٹھو شہناش۔۔۔ میرا بیڈ ہے اٹھو۔۔۔ "شیری صدمہ سے بولا۔۔۔"

ماہی جو گھبرا گئی تھی شیری کی بات پر آب غصہ میں گئی تھی۔۔۔

"تمیز نہیں سکھائی کسی نے؟؟"

ڈرا کر رکھ دیا۔۔۔ "ماہی دل پر ہاتھ رکھ کر غصے سے بولی۔۔۔"

شیری نے ایک نظر ماہی کو دیکھا۔۔۔ جہاں ڈر اور غصہ تھا۔۔۔ اوپر سے ماہی پر روپ بھی بے حد آیا تھا۔۔۔ اور

حسن جو پہلے ہی بے حد تھا، سب ملا کر شیری کو زیر کر رہے تھے۔۔۔

"کہاں تھے؟؟ کوئی عقل نہیں ہے؟؟" ماہی تنک کر بولی۔۔۔

"اچھا تو تم انتظار کر رہی تھی؟" شیری پہلے والا غصہ ختم کیے بولا۔۔۔

ماہی نے غصے سے دیکھا۔۔۔

"کسی بھول میں مت رہنا۔۔۔ بڑے اے۔۔۔" ماہی مزے سے بولتی پھر سے لیٹ گئی۔۔۔

"اتنے سپیشل دن پر سو رہی ہو تم؟" شیری حیران سا بولا۔۔۔

"تو کیا آب ڈانس کروں؟؟" ماہی بولی۔۔۔

"لڑکی ہو؟؟ کچھ تو شرم کو لو s مجھ سے۔۔۔ کیا کیا سوچ کر آیا تھا اور ملا کیا۔۔۔" شیری دکھ sy بولا۔۔۔

ماہی شیر کی شکل دیکھ کر ہنس پڑی۔۔

"ہاہاہا۔۔"

تم۔۔ سے اور میں شرم کروں۔۔

مذاق اچھا تھا۔۔ "ماہی ہنس ہنس کر بولی۔۔

شیر کی ماہی کی ہنسی میں کھو گیا۔۔

اتنی پیاری ہنسی اس نے پہلے نہیں دیکھی تھی۔۔

شیر کے عجیب طرح دیکھنے پر ماہی کی ہنسی کو بریک لگی۔۔

"کیا ہوا؟؟ کچھ کھاپی تو نہیں اے تم؟؟؟" ماہی اٹھ کر شیر سے بولی۔۔

ماہی کی بات پر شیر ہوش میں آیا۔۔

"تم جیسی قاتل دشمن ہو تو کھانے پینے کی کیا ضرورت بھلا۔۔۔" شیر کی ماہی کو کمر سے پکڑ کر قریب کر تا بولا۔۔

شیر کے پکڑنے اور کچھ الفاظ کا اثر تھا کہ ماہی کی زبان تالو سے چپک گئی تھی۔۔۔ اور نظر جھک گئی۔۔

"ایک بات تو ہے تم واقع بہت بڑی چیز ہو یا۔۔۔ ایسے ہی تو نہیں یہ دل تم پر ہارا۔۔" شیر کی آہستہ آہستہ بولتا
ماہی کی دھڑکن تیز کر گیا تھا۔۔

"شرم انی چاہیے۔۔ کیسی باتیں کرتے ہو تم؟؟ اللہ معافی۔۔" ماہی شرم سے سرخ ہوتی بولی۔۔

جس پر شیر کی ہنسی نکل گئی۔۔

"اچھا خیر میں تو ایسی ہی باتیں کروں گا۔۔" شیر پر پھر سے ماہی کا بازو پکڑ کر قریب ہوتا بولا۔۔۔

آب صحیح معنی میں ماہی گھبرا رہی تھی۔۔۔

شیر نے ایک ہاتھ اپنی جیب میں ڈالا اور ایک ڈبی نکالی۔۔

ماہی نے حیران ہو کر دیکھا۔۔۔

شیر نے ڈبی کھولی تو اس میں ایک نتھلی تھی۔۔۔

دلف کے زریعے شیر کو پتہ چلا تھا کہ ماہی کو کتنا شوق ہے نتھلی کا۔۔۔ اس لیے اس نے منہ دکھایا میں یہی لی تھی۔۔

نتھلی دیکھ کر ماہی خوشی سے چیخ پڑی۔۔۔ اور شیر کے گلے لگ گئی۔۔

"تم کتنے اچھے ہو۔۔۔" ماہی نتھلی کو دیکھ لڑ بولی۔۔۔ یہ جانے بغیر کہ شیر کے دل کی دھڑکن کو چھیڑ کر خود مزے سے نتھلی دیکھ کر رہی تھی۔۔۔

"ادھر لاؤ مکن پہنا دیتا ہوں۔۔" شیر نے ماہی ناکام کوشش دیکھ کر کہا۔۔ اور خود پہننانے لگ گیا۔۔۔ شیر کی اتنی قربت میں ماہی کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو رہے تھے۔۔۔ اور دل تھا کہ ابھی پسلیوں نے باہر اجائے گا۔۔۔

شیری نے ایک نظر ماہی کی جھکی نظر کو دیکھا۔۔۔ اور پھر چہرہ اوپر کیا۔۔۔ بلاشبہ ماہی ایک مکمل حسن کا پیکر تھی۔۔۔

شیری بے خود ہوتا ماہی کا ماتھا چوم گیا۔۔۔ جس پر ماہی گھبرا کے دور ہوئی۔۔۔ شیری کے لبوں پر مسکان آگئی۔۔۔ اور بڑھ کر ماہی کو باہوں میں بھر لیا۔۔۔

" You know what ??

"I'm crazy about you ..."

شیری مدھم لہجہ میں بولتا ماہی کی دھڑکن تیز کر گیا۔۔۔

"م م مجھے سونا ہے۔۔۔" ماہی جلدی سے خود کو چھڑاتی بولی۔۔۔

" No way ...

تم نہیں جانتی میں کتنا بے چین رہا ہوں۔۔۔ ایک رات بھی سکون سے نہیں سو سکا۔۔۔ ہر وقت بس تم ہی تم یاد آتی تھی۔۔۔" شیری مدھوش سا اپنی بے چینی بیان کر رہا تھا۔۔۔ ماہی شیری کی قربت میں موم ہو رہی تھی۔۔۔

"کیا تم نے بھی یاد کیا؟" شیری ایک نظر ماہی ک. سرخ چہرے کو دیکھ کر بولا۔۔۔

ماہی نے نظر اٹھا کر دیکھا جہاں شیری کی آنکھوں میں ایک سمندر آباد تھا۔۔۔ اور خود بخود نظر جھکا جھک گئی۔۔۔

شیری میں سکون سا آ گیا۔۔۔

اور ماہی کو اپنی پناہ میں لے کر دنیا جہان سے بے خبر ہو تالیبوں پر جھک کر اپنا نشہ اتارنے لگا۔۔۔ ماہی بھی ہوش سے بیگانہ ہوتی، خود کو شیر کی محبت میں گم کر رہی تھی۔۔۔

زاہد کا گھر ایک عام گھر جسا تھا۔۔۔ روشا کو سارا رستہ کچھ بھی ناں کہا۔۔۔
گھر دیکھ کر روشا ہکا بکا رہ گئی۔۔۔

"میں یہاں نہیں رہوں گی۔۔۔" روشا نے کہا۔۔۔ زاہد نے ایک نظر دیکھا۔۔۔ اور کوئی جواب ناں دیا۔۔۔
"تم نے سنا نہیں؟؟؟" روشا چیخ کر بولی۔۔۔

زاہد نے قہر برساتی نظر سے دیکھا۔۔۔

"تمہارے باپ کی طرح امیر نہیں ہوں۔۔۔ یہی سب کچھ ہے میرے پاس۔۔۔ کچھ بھی بکو اس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھی۔۔۔" زاہد غصے سے کہتا باہر چلا گیا۔۔۔ جبکہ روشا ملازم کے اس طرح بات کرنے پر غصے سے پاگل ہو گئی۔۔۔

"تمہاری اتنی ہمت۔۔۔ زندگی عذاب کر دوں گی۔۔۔" روشا غصے سے بولی۔۔۔

اور گھر سے چپکے نکل کر باہر چھپ کر نکل گئی۔۔۔ گھر کے ارد گرد کوئی گھر ناں تھا۔۔۔ شاید یہ اکیلا ہی گھر تھا۔۔۔
زاہد جو باہر گیا تھا لیکن نظر روشا پر ہی تھی۔۔۔ غصے سے روشا کے پیچھے گیا۔۔۔ اور بازو سے پکڑ لیا۔۔۔

"کیا سمجھ رکھا ہے؟؟ میں کوئی بے غیرت ہوں؟؟" زاہد نفرت سے بولا۔۔

"تم جیسے جاہل کے ساتھ میں مر کر بھی ناں رہوں۔۔ اور اپنی حد میں رہو۔۔" روشا تنک کر بولی۔۔۔

جس پر زاہد کے چہرے پر انجان مسکراہٹ اگئی۔۔

"تمہارے پرکاٹ دوں گا تا کہ تم کبھی اڑناں سکو۔۔ مس روشا۔۔" زاہد سختی سے کہتا روشا کو زبردستی گھر لے آیا۔۔ اور کمرے میں لا کر دھکا دیا۔۔۔

"تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔" روشا غصے زاہد کو دروازہ بند کرتی دیکھ کر بولی۔۔

"_ زبردستی کوئی؟؟ میں تو اپنا حق لے رہا ہوں۔۔۔ جو کہ میرا فرض ہے کہ تمہیں تمہارا حق دوں۔۔" زاہد قدم اٹھاتا قریب آکر بولا۔۔ اور جھٹکے سے روشا کو بالوں سے پکڑ کر اوپر کیا۔۔ اور جھک کر روشا کے ہونٹوں کو بے رحمی سے کاٹا۔۔۔ روشا سسکا اٹھی۔۔۔

"تم میرا جسم لے سکتے ہو بس۔۔۔ میں کبھی تمہیں اپنا شوہر نہیں مانوں گی۔۔۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔" روشا آنسو بہا کر بولی۔۔۔ پاس بیٹھا زاہد مسکرا اٹھا۔۔

"اور تمہیں لگتا ہے میں تمہارا پیارا چاہتا ہوں؟؟ تم جیسی لڑکی سے؟؟

Really ??

تم جیسی سے بس ضرورت پوری کی جاتی ہے۔ عزت عزت کے قابل نہیں ہوتی۔۔" زاہد نفرت سے بولتا روشا کو بالوں سے پکڑ کر بیڈ پر پھینک دیا۔۔۔

"نہیں۔۔ تم۔ ایسے نہیں کر سکتے۔۔" زاہد کو خود پر جھکا دیکھ کر روشا چیخ اٹھی۔۔

"ohh just shut up .."

کیا سمجھ رکھا ہے؟؟ سب سے دور تمہارے نکھرے اٹھانے آیا ہوں؟؟ نہیں مس روشا۔۔ تم سے نکاح کیا ہے تو اپنا حق تو سود سمیت لوں گا۔۔ اور تمہارا یہ ٹونادھونا کچھ نہیں ہے میرے لیے۔۔" زاہد سختی سے بولتا، روشا کو سختی سے دبوچ چکا تھا۔۔۔ روشا تکلیف سے کراہ کر رہ گئی۔۔ اور خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگ گئی۔۔

لیکن زاہد طاقت ور نوجوان مرد تھا۔۔۔ روشا کی کوشش بیکار گئی اور زاہد پھر سے ہوش کھوتا روشا پر جھکتا چلا گیا۔۔ اور زاہد اپنا حق وصول کرنے لگ گیا۔۔۔

2 سال بعد۔۔۔

شاہ اور دلف کے ہاں بہت پیارا بے بی آیا تھا۔۔ اور روحان کے ہاں اک بہت پیاری سی گڑیا۔۔۔ لیکن روحان اس بار جیت گیا تھا۔۔۔ اور یہ بات بار بار شاہ کو جتا تا تھا۔۔

"میرا شیر!!"

بیٹے اپ کیا رہے ہو؟؟؟" شاہ عالم پوتے کو گود میں لیے بولے۔۔۔ وہ 1 سال کا گول مٹول سفید روئی جیسا بچا شاہ اور دلف کا تھا۔۔۔

"دادو۔۔۔ میں تمام کر رہا۔۔۔ (میں کام کر رہا ہوں۔)" ماہیر ہاتھوں میں کار کے پرزے لیے بولا۔۔۔

پوتے کی بات پر شاہ عالم مسکرا دیے۔۔۔

"میرا شیر۔۔۔ کیا کام کر رہا ہے۔۔۔ اپنے دادو کو نہیں بتائے گا؟؟" شاہ عالم بولے۔۔۔

"آپ بولے ہونا۔۔۔ آپ نی دانتے۔۔۔" (آپ بوڑھے ہوناں آپ نہیں جانتے۔) ماہیر دادا کو دیکھ کر سر پر ہاتھ کیا کر بولا۔۔۔

جس پر گھر میں اتے شاہ کی ہنسی نکل گئی۔۔۔ اور بچن میں کھڑی دلف بھی مسکرا دی۔۔۔

"میرا بیٹا تو کما ہو گیا بھئی۔۔۔" شاہ ماہیر کا گال چوم کر بولا۔۔۔

"تاہ دانی۔۔۔"

آپ سے دادہ تام کرتا ہوں۔۔۔" (شاہ جانی۔۔۔ آپ سے زیادہ کام کرتا ہوں۔) ماہیر منہ بنا کر بولا۔۔۔

شاہ کو وہ دلف کا ایک دفعہ کا سنا ہوا "شاہ جان" ہی بولتا تھا۔۔۔ شاہ کی ہنسی نکل گئی اور دلف کا منہ کھل گیا۔۔۔ جبکہ شاہ عالم بھی مسکرا دیے۔۔۔

"آج لینے دو تمہارے پاپا کو۔۔۔ تم دونوں کی کلاس لوں گی میں۔۔۔" حیا غصے سے چیزیں سمیٹ کر بولی۔۔۔

"خبردار۔۔۔"

جو جانم نے میرے پاپا کو کچھ کہا۔۔۔ "بیڈ پر بیٹھی مہر 1 سال کی بہت پیاری اور خوبصورت بالکل روحان کی طرح شرارتی، غصے سے ماں کو دیکھ کر بولی۔

"ماما بولا کرو۔۔۔ یہ جانم کیا ہوتا؟" حیا کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔۔

"کیوں۔۔۔ پاپا بھی تو جانم ہی کہتے۔۔۔ میں بھی پاپا کی ڈول۔۔۔" مہر دروازے پر کھڑے روحان کو دیکھ کر بولی۔۔۔

"ڈول نہیں چمچی ہو بیٹا آپ۔۔۔

ا۔ لینے دو ذرا۔۔۔ تیر کی طرح سیدھا کتوں کی آج۔۔۔" حیا غصے سے بولی۔۔۔

لیکن روحان چپکے سے اکر حیا کو پشت سے گلے لگا گیا۔۔۔

"روحان۔۔۔

شرم کریں۔۔۔ بیٹی سامنے ہے۔" حیا گھور کر بولی۔۔۔

"جانم۔۔۔ میرے پاپا کو کچھ ناں بولو۔۔۔" مہر حیا کو دیکھ کر بولی۔۔۔ جو روحان کو گھور رہی تھی۔۔۔

مہر کی بات پر روحان کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

"دیکھ لو ڈول۔۔۔ یہ جانم کتنی خراب ہوتی جا رہی ہے۔۔۔" روحان مہر کو اٹھا کر پیار کرتا حیا کو آنکھ مار کر بولا۔۔۔

جبکہ حیا غصے سے گھور کر باہر وہی گئی۔۔۔

"پاپا۔۔۔

جانم بہت پیاری ہے۔۔۔" مہر روحان کے بالوں کو ننھے ہاتھوں سے ٹھیک کرتی بولی۔۔۔ جس پر روحان مسکرا دیا۔

۔۔

شیری کو شاہ عالم نے دوسری جگہ افس بنا کر وہاں بھیج دیا تھا۔۔۔ اور ماہی بھی ساتھ گئی تھی۔۔۔

ماہی شیری کے ہاں 6 ماہ پہلے ہی ایک عدد پیار سا بیٹا ہوا تھا۔۔۔

"چپ کر کے بیٹھ جاؤ۔۔۔ کتنا کھاتے ہو۔۔۔" ماہی گھور کر برگر لیتی بولی۔۔۔ جو خاص اس نے اپنے لیے منگوایا تھا۔۔۔ لیکن محب تھا جو انتہا کا شرارتی تھا۔۔۔ مجال ہے جو تھوڑا سکون سے بیٹھ جائے۔۔۔ شیری کہتا تھا یہ ماہی پر گیا ہے اور ماہی شیری پر گیا ہے کہتی۔۔۔ سچ تو یہ کہ وہ دونوں کا مکسچر تھا۔۔۔

"دو لگاؤں گی۔۔۔ اپنے باپ کی طرح بد تمیز ہو تم بھی۔۔۔" ماہی شیری کی جانب اشارہ کرتی بولی۔۔۔ جس پر شیری نے گھورا۔۔۔

"خود پر گیا ہے۔۔۔ اور الزام مجھ معصوم پر۔۔۔ خبردار جو میرے بیٹے کو میرے خلاف کیا تو۔۔۔" شیری لیپٹاپ بند کرتا محب کو اٹھا کر بولا۔۔۔

"ہاں تو سمجھال کر رکھا کرو اس نمونے کو۔۔۔" ماہی سکون سے برگر کھاتی بولی۔۔۔ جبکہ شیری سر پیٹ کر رہ گیا۔۔۔

۔۔۔

روشا کو زاہد کچھ ماہ بعد اپنی ماں کے پاس لے گیا تھا جب وہ امید سے تھی۔۔ اور وہاں لے جا کر بھی روشا پر سختی
 ہی رکھی۔۔۔ جبکہ روشا ٹوٹ چکی تھی لیکن ایک نفرت کی آگ تھی جو کبھی ختم نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔ وہ انتقام
 کی آگ تھی۔۔۔ ہاں روشا نے دل میں قسم کھائی تھی جب کبھی وہ آزاد ہوئی و سب کو خاک کر دے گی
 ۔۔۔ لیکن ایسا زاہد کے ہوتے ہوئے ممکن نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ وہ ہر وقت روشا پر نظر رکھتا تھا۔۔۔ اور آب تو اس
 بچہ بھی تھا۔۔۔ اس لیے وہ زیادہ ہوشیار تھا۔۔۔ روشا آہستہ آہستہ زاہد کی ہر بات مانتی تھی۔۔۔ شاید مجبوری تھی یا
 زاہد کی سختی۔۔۔ لیکن روشا کی ذات میں عجیب تبدیلی آگئی تھی۔۔۔ جسے دیکھ کر زاہد خوش تھا اور حیران بھی۔۔۔

سب ایک ساتھ خوش تھے۔۔۔ زندگی میں طرح طرح کی مشکلات آتی رہتی ہیں لیکن انسان کو چاہیے کہ وہ صبر
 اور حمت سے کام لے۔۔۔

رشتے کوئی ریت کے بنے گھر کی مانند نہیں ہوتے جو پل بھر میں ٹوٹ جائیں۔۔۔

بے شک رشتہ بنانے مکن سالوں سال لگ جاتے ہیں اور ٹوٹنے میں پل لگتے ہیں۔۔۔ اس لیے ایک دوسرے پر
 اعتبار کرنا سیکھیں۔۔۔ بھروسہ اور یقین ہی ہر رشتہ کی اصل بنیاد ہے۔۔۔

اللہ پاک ہر گھر میں خوشیاں بکھیر دے۔۔۔ امین۔۔۔ ☺☺

_____ # ختم شد